ثلاثہ غسالہ

ڈاکٹر عارف نوشاہی

کتابیات اسلام (۴)

مغربی پاکستان اردو اکیڈمی لاہور

Collection of Prof. Muhammad Iqbal Mujaddidi
Preserved in Punjab University Library.

پروفیسر محمد اقبال مجددی کا مجموعہ
پنجاب یونیورسٹی لائبریری میں محفوظ شدہ

Marfat.com

Marfat.com

ثلاثه غسّاله

Marfat.com

کتابیات اسلام (۴)
سلسلۂ مطبوعات :- ۱۲۹/۶۴

جملہ حقوق محفوظ

مارچ ۱۹۹۵ء

ناشر	ڈاکٹر وحید قریشی جنرل سیکرٹری مغربی پاکستان اردو اکیڈمی
تعداد اشاعت	۵۰۰
صفحات	۴۴۸
قیمت	۱۲۵ روپے

مطبع

ظفر سنز پرنٹرز شمع پلازہ فیروز پور روڈ لاہور

Marfat.com

ترتیب

حرف تشکر	۷
تقریظ از محترم ڈاکٹر مختار الدین احمد،علی گڑھ	۱۲
تقدیم	۱۵
فہرست عنوانات کتب	۳۳
ثلاثہ غسالہ (متن):	۱-۲۱۸
اردو کتب	۱-۱۱۸
فارسی کتب	۱۱۹-۲۰۳
عربی کتب	۲۰۵-۲۱۸
تعلیقات:	۲۱۹-۳۰۹
اردو کتب	۲۱۹-۲۷۳
فارسی کتب	۲۷۵-۳۰۷
عربی کتب	۳۰۸
اشاریہ:	۳۰۹-۳۷۶
مصنفین، مترجمین، شارحین	۳۱۰-۳۲۳
موضوعات	۳۲۵-۳۷۰
کتب و رسائل	۳۷۱-۳۷۵
کتابیات مآخذ تعلیقات	۳۷۷-

Marfat.com

Marfat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ تشکر

"ثلاثۂ غسالہ" کا چرچا تو اگست ۱۹۵۴ء میں ڈھاکہ سے شائع شدہ اقبال عظیم کی تصنیف "مشرقی بنگال میں اردو" کے ذریعے ہو چکا تھا مگر میرے کانوں تک یہ نام ۱۹۸۵ میں اسلام آباد سے چھپنے والے ایک مقالے کے حوالے سے پہنچا۔ "ثلاثۂ غسالہ" سے میری اکتیس سال تک لاعلمی کی دو ٹھوس وجوہات موجود ہیں۔ پہلی تو یہی کہ خود میں اقبال عظیم کی کتاب سے سات ماہ چھوٹا ہوں لہٰذا اسے پڑھنے سمجھنے کے لیے مجھے کم از کم پندرہ بیس سال کی عمر تو چاہیے ہی تھی۔ دوسرا یہ کہ پندرہ بیس سال کا عرصہ تو گذر ہی گیا لیکن جب زندگی میں پیشے کے انتخاب کا موقع آیا تو میں نے اردو ادب کا بجائے فارسی ادب کا انتخاب کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اردو ادب کی تاریخوں اور تذکروں سے نسبتہً بے خبر اور بے تعلق سا رہا۔ فروری ۱۹۸۹ء میں جب میں نے "ثلاثۂ غسالہ" کی ترتیب اور تعلیقات نویسی کا کام اپنے ذمے لیا تو اس دوران اردو ادب کے متعدد تذکروں، تاریخوں، فہرستوں اور جائزوں کے مطالعے کا موقع ملا۔ انہی میں سے ایک "مشرقی بنگال میں اردو" ہے۔ جس میں مصنف نے "ثلاثۂ غسالہ" کی گمشدگی کی الم ناک اور افسوسناک سرگذشت درج کی ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ یہ لعلِ گمشدہ اب دستیاب ہو گیا ہے اور یہ قیمتی کتاب اشاعت پذیر ہو رہی ہے۔

Marfat.com

ڈھاکہ سے ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر سابق صدر نشین شعبۂ اردو و فارسی دانش گاہ ڈھاکہ (بنگلادیش)، نے "ثلاثۂ غسالہ" کے اردو حصّے کی عکسی نقل اور فارسی اور عربی حصّے کی دستی نقل فراہم کی ہے۔ ان نقول کو طباعت کے لیے تیار کرتے وقت بھی کئی بار اصل مسودے کے بارے میں فنی سوالات اور دشواریاں درپیش رہیں جنھیں رفع کرنے کے لیے ہر بار محترمہ کلثوم ہی سے رجوع کرنا پڑا اور انہوں نے کئی بار اوّل کی طرح ہر موقع پر میرے سوالات کا جواب دیا۔

تعلیقات نویسی کے لیے مجھے نہ صرف مآخذ کی نشاندہی کی ضرورت تھی بلکہ ان کی دستیابی بھی ایک مسئلہ تھا۔ اس کے لیے میں نے کراچی کا سفر اختیار کیا۔ وہاں محترم مشفق خواجہ زید عزہ اور مکرم ڈاکٹر معین الدین عقیل (استاد شعبۂ اردو جامعۂ کراچی) سے استفادے کا موقع ملا جو پاکستان میں اردو کتابیات پر سند کا درجہ رکھتے ہیں۔ انہیں نہ صرف پاکستان بلکہ اردو زبان کی قلمرو میں شائع ہونے والی حوالے کی کتابوں کا علم ہی نہیں ہے بلکہ ان میں سے اکثر ان کے ہاں دستیاب بھی ہوتی ہیں۔ اردو "کتاب الفہرست" میں ان حضرات کے تبحر کا یہ عالم دیکھا کہ اِدھر میں نے "ثلاثۂ غسالہ" کے مسودے سے کتاب اور مصنف کا نام لیا اُدھر انہوں نے اس بارے میں شائع شدہ کتب یا مقالات کا حوالہ بتا دیا بلکہ اپنے ہی کتاب خانے سے وہ مآخذ میرے استفادے کے لیے فراہم کر دیے۔

شعبۂ اردو جامعۂ کراچی کے ایک اور فاضل استاد ڈاکٹر ظفر اقبال صاحب نے میرے موضوع سے متعلق کئی اہم کتابیں اپنے ذاتی کتب خانے سے نکال کر اسلام آباد روانہ کیں۔ تاکہ میں اطمینان سے کام کر سکوں۔

"ثلاثۂ غسالہ" کے متن کے عربی، فارسی اور اردو کے بعض الفاظ کی قرأت میں علی الترتیب ڈاکٹر پیر محمد حسن (اسلام آباد)، ڈاکٹر سید علی رضا نقوی (اسلام آباد) اور ڈاکٹر محمد انصار اللہ (شعبہ اردو مسلم یونیورسٹی علی گڑھ جو اتفاق سے پاکستان آئے ہوئے تھے) سے مدد ملی ہے ان کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔

ثلاثۂ غسالہ کا فارسی حصّہ چونکہ پہلے شائع کر چکا ہوں، اس پر کچھ تبصرے موصول ہوئے۔

Marfat.com

سب سے جامع تبصرہ مکرمی ڈاکٹر کلیم سہسرامی (راجشاہی) کا تھا۔ اس سے میں نے موجودہ اشاعت میں استفادہ کیا ہے اور بعض توضیحات انہی کے نام "کلیم" سے درج کی ہیں۔ میں ان کا بھی بے حد ممنون ہوں۔

حالیہ برسوں میں پاکستان میں اردو کتابیات پر جو مواد شائع ہوا ہے اس میں سے بیشتر مخدومی ڈاکٹر وحید قریشی کی دلچسپی اور سرپرستی کا مرہون ہے۔ "ثلاثہ غسالہ" بھی کتابیات ہے اس کی اشاعت کی تجویز ڈاکٹر صاحب کو پیش کی جاتی اور وہ اسے رد کر دیتے، یہ بھلا کیسے ہو سکتا تھا۔

یہ تھی مختصر روداد اس کرم فرمائی کی جو احباب کی طرف سے "ثلاثہ غسالہ" کی فراہمی سے لے کر اشاعت کے مراحل تک میرے شاملِ حال رہی۔ ان بزرگوں کو جو زحمت دی گئی اس کی تلافی شکریے سے نہیں دعا سے ہو سکتی ہے اور وہ حاضر ہے:

خاطرش شاد کہ شرمندۂ احسانم کرد

عارف نوشاہی
۳۱ مئی ۱۹۸۹ء

۶۹ - ماڈل ٹاؤن ہمک
اسلام آباد

Marfat.com

پس نوشت

ثلاثۂ غسالہ پر میرا کام ختم ہو چکا تھا اصطلاحاً یہ فائل بند ہو چکی تھی کہ اوائل جولائی ۱۹۸۹ء میں علی گڑھ سے مخدومی ڈاکٹر مختار الدین احمد مدظلہ، اسلام آباد تشریف لائے۔ وہ ڈاکٹر جمیل جالبی صاحب کے ہاں ٹھہرے تھے۔ مجھے بھی ملاقات کے لیے بلایا اور استفسار فرمایا کہ آج کل کیا کر رہے ہو؟ میں نے بتایا ابھی ثلاثۂ غسالہ کے کام سے فارغ ہوا ہوں۔ کہنے لگے میں ۱۹۳۶ء سے اس کتاب سے واقف ہوں، قاضی عبدالودود مرحوم کو یہ کتاب دیکھنے کی حسرت ہی رہی۔ پھر فرمایا ثلاثۂ غسالہ پر اپنا کام مجھے دکھایے۔ میں نے مسودہ حاضر کیا جو تقریباً تیس گھنٹے ان کے پاس رہا۔ اگلے روز مجھے واپس لوٹاتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اپنے علم کی نہیں، عمر میں بزرگی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کچھ تصحیحات کی ہیں اور ہدایات لکھی ہیں۔ آپ ان پر غور کر لیجیے گا۔ بزرگ اور علوم مشرقیہ و اسلامیہ پر گہری نظر رکھنے والے خلیق محقق کی طرف سے ایک کم عمر مشق نویس کی حوصلہ افزائی اور راہنمائی کا یہ منفرد مشفقانہ انداز تھا۔ میں نہایت مسرت اور یک گونہ سرافرازی محسوس کرتا ہوں کہ محترم ڈاکٹر صاحب نے اسلام آباد میں اپنی نجی ملاقاتیں اور مصروفیات کم کر کے یہ مسودہ ملاحظہ فرمایا اور محض اپنے استحضارِ ذہنی کے کمال کے ساتھ کچھ اشارات قلمبند فرمائے جن کی عکسی اشاعت کی اجازت میں نے اسی وقت حاصل کر لی تھی۔[۱]

۱۔ ڈاکٹر صاحب کی تحریر میں میرے دست نویس مسودہ کے صفحات کے شمار کا حوالہ دیا گیا ہے۔

Marfat.com

ثلاثہ غسالہ کے محتویات کے بارے میں انہوں نے جس رائے کا زبانی اظہار فرمایا تھا اور حکیم حبیب الرحمٰن مرحوم کے پاسِ ادب کی بنا پر اسے تحریر نہیں کیا، یہ تھی کہ اس فہرست میں کسی اہم کتاب کا ذکر نہیں ہوا۔ پھر خود ہی اس رائے کا دفاع کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں حکیم صاحب بھی قصوروار نہیں ہیں کیونکہ انہوں نے تو دوسروں کی لکھی ہوئی کتابوں کا اندراج کرنا تھا۔

میرے خیال میں کسی کتاب کی اہمیت کا مسئلہ زمان و مکان کے ساتھ ساتھ قاری کی ذاتی دلچسپی سے بھی وابستہ ہے۔ محترم ڈاکٹر صاحب کی ترجیحات میں دواوین اور شعرا کے تذکرے شامل ہیں اور ثلاثہ غسالہ میں مندرج دواوین اور تذکرے شاید ان کے لیے نئے اور نادر نہ ہوں لیکن کسی اور علاقے میں کسی دوسرے موضوع پر کام کرنے والے محقق کے لیے شاید اس کتاب میں تازہ مواد موجود ہو اور یہ کتاب اس کے لیے مفید واقع ہو۔

میں مخدومی ڈاکٹر صاحب کی شفقت اور راہ نمائی کے لیے سپاس گزار ہوں اور ثلاثہ غسالہ پر میری تعلیقات کے بارے میں انہوں نے جو مکتوب نما علمی یادداشت تحریر فرمائی ہے اس کا عکس تبرک اور یادگار کے طور پر یہاں شائع کر رہا ہوں۔

۸ جولائی ۱۹۸۹ء
اسلام آباد

عارف نوشاہی

Marfat.com

باسمہ حامداً و مصلیاً

مکرمی عارف نوشاہی صاحب السلام علیکم

آپ کی کتاب ثلاثۂ غسالہ کا مسودہ کچھ گزشتہ رات اور کچھ آج صبح سرسری طور [?] دیکھ لیا۔ دوران مطالعہ کچھ باتیں خیال میں آئیں ان کی طرف آپکی توجہ منعطف کرا رہا ہوں، [?] ہیں سے ممکن ہے بعض سے آپ اتفاق کریں:

۱) ثلاثۂ غسالہ مؤلفۂ حکیم حبیب الرحمٰن سے علمی وادبی حلقہ ۱۹۳۶ سے واقف ہے جب [?] رسالہ معیار (پٹنہ) میں قاضی عبد الودود صاحب نے اس کا ذکر کیا۔ اس زمانے میں حکیم صاحب اسکی ترتیب میں مصروف تھے۔ یاد آتا ہے کہ علامہ سید سلیمان ندوی نے بھی معارف کے شذرات [?] میں اس کتاب کا اور ان کے ذخیرۂ مسکوکات کا بھی ذکر کیا تھا۔ ان کا ارادہ تھا کہ [?] وہ یہ ذخیرہ دار المصنفین کو دے دیں گے۔ پھر بعد کو ان کی رائے میں تبدیلی آئی اور اسے انہوں نے [?] ڈھاکا کے عجائب خانے کی نذر کر دیا۔ سید صاحب نے اس بات کا ذکر قدرے شکایت کے لہجے میں [?] ایک شذرات میں کیا تھا۔

۲) تعلیقات ص ۱۴۲ بہار بلبل پروفیسر کلیم سہسرامی نے کتابی شکل میں اپنے مقدمے کے ساتھ [?] ادیب سہیل صاحب کے اڈیشن سے پہلے شائع کیا ہے اسکا ذکر ضروری تھا۔

۳) ص ۲۱۷ حاجی لعل خاں صاحب، امام اہلسنت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ [?] (متوفی ۱۳۴۰ھ) کے معتقدوں اور مریدوں میں تھے۔ کلکتہ میں اپنی سنیت اور رضویت کی بنا [?] خاص شہرت رکھتے تھے۔ یہ مشہور عرب تاجر الحاج زینل علی رضا (مقیم جدہ) کی کمپنی سے تعلق [?] رکھتے تھے اور کلکتہ کی شاخ کے منتظم و منصرم تھے۔ ان کا دفتر ۲۲ ذکریا اسٹریٹ میں تھا جسکی [?] اوپر کی منزل میں وہ رہا کرتے تھے۔ میں اپنے بچپن میں والد ماجد حضرت مولانا ظفر الدین قادری [?] رضوی کے ساتھ یہاں کئی بار قیام پذیر ہو چکا ہوں۔ اس وقت اس کمپنی کی کلکتے کی شاخ [?] انتظام ان کے داماد حاجی عبد العزیز خاں کے ہاتھ میں تھا۔ بعد کو ان کے بیٹے حاجی احمد خاں [?]

Marfat.com

[illegible] دفتر کے منتظم ہوئے۔ حاجی لعل خان کے نام فاضل بریلوی کا ایک اردو خط حیاتِ اعلیٰحضرت
[illegible]ملک العلماء فاضل بہار حضرت مولانا ظفر الدین قادری (کراچی ۱۹۳۸) میں لکھا ہے۔ ان کے
[illegible] حالات علمائے اہلسنت مؤلفہ محمود احمد قادری (کانپور سنہ ۱۳۹۰) میں دیکھے جائیں۔

۴۲۳ تذکرہ دیوانِ حالیؔ کے نسخے ہندوستان اور انگلستان میں ملتے ہیں، اسے ڈاکٹر [illegible]
[illegible] کلیم الدین احمد نے پٹنہ یونیورسٹی سے شائع کرایا لیکن ایک اچھے ایڈیشن کی ضرورت اب بھی باقی ہے
۴۲۴ مناقب کلیے "مناقبات" کا ٹکڑا کیوں کرتے ہیں، مناقب تو منقبت کی جمع ہے۔

۴ دیوانِ حسرت [illegible] نے [illegible] سے [illegible] لی
دیوان [illegible] دہلی سے شائع ہوا ۱۹۵۰ء
۴ [illegible] دیکھیے [illegible] گارساں دتاسی کے [illegible]
[illegible] شائع ہوا ہے۔
[illegible] ہے۔

۴ [illegible] دیکھیے [illegible] (مارچ [illegible])
۴ [illegible] شائع ہوئے [illegible]
[illegible] شائع ہوا۔

[illegible]
[illegible]
[illegible]

[illegible] "[illegible]" [illegible] ہے۔
[illegible] اور [illegible]
[illegible]
[illegible] ۱۹۳۶ء میں شائع ہوا تھا [illegible]

۴ [illegible]
[illegible]
[illegible]

Marfat.com

[illegible] ہے مزید [illegible] کیجیے۔

[illegible]

ص ۱۰۵ تذکرۂ یوسف کلیانی کے اقتباسات [illegible] نے رسالہ [illegible] میں شائع کیے تھے وہاں حاشیے کو [illegible] کے رسائل [illegible]

ص ۱۳۰ آغا احمد علی اور صفت اسمائے پر [illegible] ایک مضمون ماہِ نو میں چھپا تھا۔ یہ غالباً ذاکر حسین شوکت سبزواری کا لکھا ہوا تھا۔ اسے دیکھ لیجیے ممکن ہے بعض کام کی باتیں اس میں مل جائیں۔

ص ۱۳۴ آپ نے جن کتابوں کے موضوعات لکھے ہیں ان میں آغا [illegible] بہبہانی کی مراۃ الاحوال بھی ہے۔ یہ غالباً سفرنامہ ہے اس کا جو حصہ عظیم آباد سے متعلق ہے اس کا اردو ترجمہ سید یوسف الدین احمد بلخی مرحوم نے کیا تھا اور قاضی عبدالودود نے رسالہ معاصر ۱۹۴۶ میں شائع کیا تھا۔

جب لاہور جا کر [illegible] چند دنوں کے لیے ان شاء اللہ ڈاکٹر [illegible] کو خط لکھوں گا [illegible] وہاں ذرا تکلیف تو ہے ضروری معلومات بھیج دیں۔ یا آپ رسالہ معاصر دیکھ لیجیے۔ یہ رسالہ [illegible] کے سارے شمارے بھی پروفیسر وحید قریشی صاحب کے پاس ضرور محفوظ ہوں گے۔ یہ [illegible] مشفق خواجہ صاحب کے ذاتی کتب خانے اور [illegible] لائبریری [illegible] آباد میں محفوظ ہیں۔

ص ۱۵۵ گلدستۂ نشاط [illegible] اور [illegible] مجموعہ [illegible] کسی زمانے میں [illegible] اس کا اختصار شائع کرنا [illegible] دوسرے کاموں میں لگ گیا اور اس کی طرف توجہ نہ کر سکا۔

[illegible] شاہ رفیع الدین دہلوی یا جن حضرات کے سنین ولادت و وفات آسانی سے مل جاتے ہیں [illegible] میں درج کر دینا مناسب ہوگا۔

آپ نے ثلاثہ غسالہ کی ترتیب و تحشیہ کا کام محنت سے انجام دیا ہے۔ آپ کے تعلیقات مفید اور قیمتی ہیں۔ ان سے اصل کتاب کی اہمیت و افادیت میں اضافہ ہوا ہے۔ مجھے یقین ہے اہلِ نظر آپ کی محنت کی داد دیں گے۔

مختار الدین احمد

اسلام آباد

[illegible]

Marfat.com

تقدیم

مصنفِ ثلاثۂ غسالہ

یہ ہیں رئیس الاطباشفا الملک حکیم حبیب الرحمٰن اخون زادہ۔ نسبت "اخون زادہ" سے صاف ظاہر ہے کہ تعلق افغان / پشتون نشین علاقے سے ہے جہاں علماء "اخوند" کہلاتے ہیں اور واقعتاً ایسا ہی ہے۔ ان کے والد اخوند محمد شاہ عرف بادشاہ میاں بونیر۔ سوات (پاکستان کا شمالی علاقہ) کے رہنے والے تھے اور یہیں سے ترکِ وطن کرکے دیوبند گئے اور دارالعلوم میں داخلہ لے لیا۔ مولانا اشرف علی تھانوی (م ۱۳۶۲ھ / ۱۹۴۳ء) ان کے ہم درس تھے۔ تعلیم مکمل ہوئی تو معاش کا فکر ہوا۔ اس کی تلاش میں ڈھاکے پہنچے۔ ڈھاکہ اس وقت نواب احسن اللہ (م ۱۳۱۹ھ / ۱۹۰۲ء) کے تصرف میں تھا جن کی علم پروری سے ڈھاکہ آباد تھا۔ محمد شاہ بھی انہی کی مہربانیوں کے اسیر ہوئے اور وہیں آباد ہو گئے۔

حبیب الرحمٰن ۱۲۹۷ھ / ۱۸۸۰ء میں ڈھاکہ میں پیدا ہوئے۔ دس برس کی عمر میں شعر موزوں کرنا شروع کر دیا اور ۱۳۲۲ھ / ۱۹۰۴ء تک تعلیم سے فراغت پالی۔ اس کے بعد مطب کی مصروفیات اور متاہلانہ زندگی شروع ہوئی۔ تقسیم بنگال (۱۹۰۵ء) کے واقعہ کے بعد ان کی سیاسی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ سر سلیم اللہ (۱۸۸۴ء - ۱۹۱۵ء) ان کے سیاسی مرشد تھے۔ انہی کے ساتھ کام کیا اور بنگال میں مسلم لیگ کے جوائنٹ سیکرٹری مقرر ہوئے۔ ۱۳۲۴ھ / ۱۹۰۶ء میں وادیٔ صحافت میں قدم رکھا اور اخبار کا اجرا کیا۔ بعد میں تصنیف و تالیف

Marfat.com

حکیم حبیب الرحمٰن، مصنفِ ثلاثہ غسّالہ

Marfat.com

میں مشغول ہو گئے۔ ڈھاکہ میں انجمن اردو مشرقی بنگال اور حبیبیہ طبیہ کالج بھی انہی کا قائم کیا ہوا ہے۔ ان کے دولت کدے پر ہر مہینے محفلِ شعر و سخن بھی منعقد ہوتی۔ غرض حکیم صاحب ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے۔ اور وہ شاعر، عالمِ دین، طبیب، ادیب، سیاست دان، صحافی، مدرّس اور خدمت گزارِ قوم کی حیثیت سے بھرپور اور متحرک زندگی گزار کر یکم ربیع الآخر ۱۳۶۶ھ / ۲۳ فروری ۱۹۴۷ء کو اپنے خالق حقیقی سے جا ملے۔ (۱)

اب بھی بنگال میں اور وہاں سے ہجرت کر کے پاکستان آنے والے ایسے افراد یقیناً موجود ہوں گے جو حکیم صاحب کے معاشر اور معاصر رہے ہیں انہیں حکیم صاحب کی مجلسی زندگی کے بارے میں اپنی یادداشتیں محفوظ کرادینی چاہئیں۔ مجھے یہاں ان کی علمی مصروفیات کے بارے میں کچھ کہنا ہے۔

علمی آثار

جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا، حکیم حبیب الرحمٰن نے کم سنی ہی میں شعر کہنا شروع کر دیا تھا۔ "ثلاثہ غسالہ" میں "سوز ابد" کے مصنف منشی عبدالرحیم ابد عظیم آبادی کا تذکرہ کرتے ہوئے حکیم صاحب لکھتے ہیں،

"میری سب سے پہلی غزل بعمر دہ سالگی کی انہوں نے اصلاح فرمائی تھی"۔ (۲)

ان کا تخلص "احسن" ہے۔ انہوں نے اپنی تصنیفی زندگی کا آغاز بھی منظوم کتاب سے کیا۔

۱۔ نعت ہی نعت ۔ حصہ سوم

اس کتاب کے بارے میں خود حکیم صاحب کا بیان ہے،

"مطبوعہ شکل میں میری پہلی کوشش یعنی نعتیہ قصائد و غزلوں کا مجموعہ، اور آج سے چالیس برس اُدھر کی تالیفی یادگار، وطن دوستی کا پتہ اس سے بھی لگتا ہے کہ کچھ کلام اس میں شعرائے ڈھاکہ کا ایسا موجود ہے جو سوائے اس کے کہ ں

Marfat.com

اور طرح میسر ہی نہیں آسکتا۔ ۴۴ صفحات ا میرے پاس جو نسخہ ہے وہ ۱۹۰۰ء میں مطبع رزاقی کانپور کا چھپا ہوا ہے۔

اوّلہٗ؎
ہر عمل میں بندگانِ باخدا
کرتے بسم اللہ سے ہیں ابتدا
نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات
پہلے بسم اللہ مجریہا کہا" (۳)

۲- الفارق

یہ حکیم صاحب کے تعلیمی دور کا کام ہے یعنی ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء کی تصنیف۔ یہ دو مقالوں پر مشتمل ہے۔ پہلا مقالہ طبِ نظری پر اور دوسرا طب عملی پر۔ مجموعی طور پر ۱۲۸۵ امراض کا ذکر ہے اور اطبا کا تذکرہ بھی ہوا ہے۔

مطبوعہ، ۸۰ صفحات۔ (۴)

حکیم محمد اجمل خان دہلوی نے یہ رسالہ دیکھا تو اس کے پچاس نسخے خریدے اور نوجوان مصنف کی حوصلہ افزائی کی۔ (۵)

۳۔ حیات سقراط

نام سے ظاہر ہے کہ یونانی فلسفی سقراط کے حالات پر ہے۔ یہ بھی مصنف کے طالب علمی دور کا لکھا ہوا رسالہ ہے جو چھپ چکا ہے۔ (۶)

۴۔ ترکِ موالات پر مستند علمائے ہند کی رائے

اس رسالے کو ہم حکیم صاحب کی سیاسی بصیرت کا ترجمان قرار دے سکتے ہیں۔ ۱۹۲۰ء میں گاندھی جی کے ایما پر تحریک ترکِ موالات چلی تھی۔ حکیم صاحب کے بقول :

"نن کواپریشن نے جس کا ترجمہ "ترک موالات" مسلمانوں کی ترغیب کے لیے کیا

Marfat.com

گیا تھا سب سے زیادہ نقصان بنگال کے مدارس . . . کو پہنچا یا ...ںن کواپریشن کی دیگر شرائط سے ہم لوگوں کو اختلاف نہ تھا لیکن تعلیمی مقاطعہ ہمارے خیال میں محض فضول بلکہ بنگال کے مسلمانوں کے لیے سمّ قاتل تھا اور پھر کم از کم ہندو لیڈروں کی ذہنیت پر ہم کو معقول شبہات تھے۔ اس لیے ڈھاکہ میں ہمدرد مسلمانوں نے "حفاظتِ تعلیم مسلمانان کے نام سے ایک کمیٹی بنائی تھی"۔

حکیم حبیب الرحمٰن نے ترکِ موالات کے مسئلے پر علمائے ہند کی آراء جمع کیں اور انہیں رسالہ کی شکل میں مرتب کیا۔ جو مذکورہ کمیٹی کی طرف سے کثیر تعداد میں شائع کیا گیا۔ بعد میں اس کا بنگالی میں ترجمہ بھی طبع کرا کر تقسیم کیا گیا۔ یہ رسالہ دوبارہ چھپا اور اس نے اچھا اثر پیدا کیا۔

مطبوعہ حقیقت پریس، لکھنو، ۴۴ صفحات (۷)

۵۔ مقدماتِ دیوانی کا دستور العمل

ولیم میکفرسن سپریم کورٹ کلکتہ کی انگریزی کتاب کا ترجمہ۔

مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ، ۵۸۷ صفحات (۸)

قبل ازیں اسی انگریزی کتاب کا جس کے شریک مصنف ماسٹر ایکوٹی اور جارج اسمولٹ فیگن بھی ہیں، منشی نصیر الدین احمد نے بامحاورہ سلیس اردو ترجمہ کیا تھا جو "دستور العمل عدالتِ دیوانی حکومت فورٹ ولیم" کے نام سے ۱۸۵۱ء میں چھپا مگر یہ ترجمہ صرف پہلے نو ابواب پر مشتمل تھا۔ (۹)

"آسودگانِ ڈھاکہ" حکیم صاحب کی وفات سے صرف چار ماہ پہلے شائع ہوئی تھی۔ اس کے دیباچے کی تاریخ ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۶ء موجود ہے اور مصنف نے اپنی بیماری اور چل چلاو کا یوں ذکر کیا ہے:

"اب کہ داہنی آنکھ میں پانی اتر رہا ہے۔ قویٰ مضمحل ہو چکے ہیں۔ کتب خانہ جو ساری زندگی کا اندوختہ ہے بے ترتیب پڑا ہے۔ کام بہت اور زندگی

Marfat.com

ختم ہو رہی ہے۔ ساتھ والے جا چکے ہیں، جو ہیں چلنے پر طیار (کذا) بیٹھے ہیں۔ اگر اس عمر میں اپنے رسائل و کتب کی اشاعت ہی کرا سکا تو سمجھوں گا کہ میں نے زندگی بیکار نہیں کھوئی۔" (۱۰)

اسی کتاب کے شروع میں "معذرت و شکریہ" کے عنوان کے تحت حکیم صاحب نے یہ اطلاع دی ہے:

"آسودگانِ ڈھاکہ سلسلۂ تاریخ ڈھاکہ کی پہلی کڑی ہے۔ دوسری کڑی مساجد ڈھاکہ اور تیسری کڑی ڈھاکہ اب سے پچاس برس پہلے اور چوتھی کڑی شعرائے ڈھاکہ ہے۔ مگر مسک الختام ثلاثہ غسالہ ہے۔ زندہ رہا اور توفیقِ الٰہی شامل رہی تو (انشاء اللہ) یہ سارے خرافات چھپ جائیں گے ورنہ میری وصیت کے مطابق تمام مسودے ڈھاکہ یونیورسٹی کو نذر کر دیے جائیں گے یا میرے بعد کن فیکون شد، شدہ باشد۔"

آسودگان ڈھاکہ تو حکیم صاحب کے جیتے جی چھپ ہی گئی۔ ڈھاکہ اب سے پچاس برس پہلے بھی ان کی وفات کے بعد شائع ہوئی۔ ثلاثہ غسالہ بھی جیسے تیسے دستیاب ہے۔ مگر مساجد ڈھاکہ اور شعرائے ڈھاکہ کا کچھ اتا پتا نہیں ہے۔ حالانکہ آسودگان ڈھاکہ کی طباعت کے وقت:

"مساجد ڈھاکہ کے بارے میں ایک رسالہ تیار ہے جو اس رسالہ (آسودگان ڈھاکہ) کے متصل بعد ہی اشاعت پائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ" (۱۱)

یہ الفاظ خود مصنف کے ہیں۔ یعنی کتاب موجود تھی اور صرف پریس میں جانا باقی تھی، مگر اقبال عظیم نے حکیم صاحب کے حالات میں عجیب بات لکھی ہے:

"دو کتابیں ان کے نام سے اور منسوب ہیں یعنی شعرائے ڈھاکہ اور مساجد ڈھاکہ۔ لیکن پہلی کتاب کا کہیں وجود نہیں۔ خاندانِ خواجگان کے معتبر حضرات اس سے لاعلمی کا اظہار کرتے ہیں۔ غالباً یہ سہو ثلاثہ غسالہ سے ہوا ہو۔ مساجد ڈھاکہ ہنوز نامکمل تھی کہ حکیم صاحب کا انتقال ہو گیا۔ آخر الذکر کتاب کا علم خواجہ محمد عادل صاحب کو ہے کہ اس کی ترتیب میں حکیم صاحب نے اُن سے بہت امداد لی تھی۔" (۱۲)

Marfat.com

بعض اوقات الفاظ کا بے احتیاطی سے استعمال کس قدر ابہام بلکہ غلط فہمی پیدا کر دیتا ہے۔ منقولہ بالا عبارت کے ٹکڑے میں اقبال عظیم کے استعمال کردہ الفاظ "منسوب" اور "سہو" اس کی مثال ہیں۔ ہم نے حکیم صاحب کا بیان بھی اوپر درج کیا ہے یہ سب کتابیں ان کی اپنی تصنیف کی ہوئی ہیں لہٰذا "منسوب" سے کیا مراد؟ اور جب وہ صراحت کے ساتھ شعرائے ڈھاکہ اور ثلاثہ غسالہ کو الگ الگ کڑیاں دے رہے ہیں تو ثلاثہ غسالہ کو شعرائے ڈھاکہ کیسے مان لیا جائے۔ اور اگر "ثلاثہ غسالہ سے سہو" سے مراد ثلاثہ غسالہ میں حکیم صاحب کا شعرائے ڈھاکہ کے بارے میں کوئی بیان ہے تو میری نظر سے ایسا کوئی بیان نہیں گذرا۔ یعنی کم از کم دستیاب مسودے میں ایسی کوئی بات موجود نہیں ہے جو "سہو" ہو۔

مساجد ڈھاکہ کا مسودہ بھی مکمل تھا اور چھپنے کے لیے تیار، مگر اقبال عظیم صاحب اسے بھی نامکمل بتاتے ہیں۔

یہ الگ بات ہے کہ حکیم صاحب کی وفات کے بعد شعرائے ڈھاکہ اور مساجد ڈھاکہ کے مسودات عدم توجہ کے باعث ضائع ہو گئے ہوں (۱۴) جیسا کہ ان کے دیگر نوادر ہوئے ہیں اور اقبال عظیم صاحب نے اس کی داستان رقم کی ہے۔

تاریخ ڈھاکہ کی پہلی اور تیسری کڑی دستیاب ہے اور ان کا تعارف حسب ذیل ہے۔

۶۔ آسودگان ڈھاکہ

۱۵۸ صفحات کا یہ رسالہ اکتوبر ۱۹۴۶ء میں بحسن سعی مرزا منظر علی منظر، منظر پریس، ابہاوٹ ٹولی ڈھاکہ میں چھپا اور امدادیہ لائبریری چوک بازار ڈھاکہ سے شائع ہوا۔ اس کے سرورق پر یہ عبارت چھپی ہے:

ہندوستان کے مشرقی گہوارۂ تمدن اور بنگال کے

مرکز تہذیب و معاشرت

یعنی

ڈھاکہ اور اوسکے ملحقات کے قبور مسلمین کے حالات

Marfat.com

آسودگان ڈھاکہ

جس میں

تلاش و تحقیق کے گراں مایہ نتائج پہلی بار پیش کیے گئے ہیں اور بنگال کی ضمنی تاریخ پر ایسی روشنی ڈالی گئی ہے کہ ہر زاویۂ مستور جگمگا اوٹھا ہے۔

اس زمانے میں بلدیۂ ڈھاکہ نے شہر کے جو سات وارڈز بنائے ہوئے تھے مصنف نے اسی کے مطابق ہر وارڈ میں موجود مزارات کا حال لکھا ہے اس کے بعد مضافاتِ شہر کے مزارات اور شیعہ حضرات کی قبروں کا الگ الگ ذکر کیا ہے۔

حکیم صاحب نے اپنے طرزِ تحریر کے بارے میں یہ وضاحت کی ہے:

"اس رسالے میں جو زبان اختیار کی گئی ہے وہ آج کل کی زبان اور اسلوب تحریر سے علیحدہ ہے کہ میں پرانے مکتب کا طالب علم ہوں۔ بزرگوں کے حالات میں نئی زبان مجھے پسند نہیں ہے کہ میری تربیت اس کو بے ادبی اور گستاخی سمجھتی ہے۔ میں رح اور صلعم لکھنا بہت برا سمجھتا ہوں اور اس کی جگہ رحمتہ اللہ اور صلی اللہ علیہ وسلم ہی میرے قلم سے نکلے گا۔" (۱۴)

۷۔ ڈھاکہ اب سے پچاس برس پہلے

حکیم صاحب کی ان تقریروں کا مجموعہ ہے جو انہوں نے ۱۹۴۵ء میں آل انڈیا ریڈیو ڈھاکہ سے نشر کی تھیں۔ آسودگان ڈھاکہ کے پیش لفظ میں اس کتاب کی اشاعت کے بارے میں حکیم کا یہ خدشہ موجود ہے:

"ڈھاکہ ریڈیو نے یہ اقرار کر کے کہ وہ طبع کرا دیں گے۔ ۱۶ مقالے "ڈھاکہ اب سے پچاس برس پہلے" مجھ سے لکھوائے اور پھر "کچھ پرانی باتیں" کے عنوان سے ۲۰ مقالے پڑھوائے۔ پھر اسی وعدہ پر اور اسی طرح ڈھاکہ کی تاریخی عمارات پر ۱۲ مقالے پڑھوائے مگر ایفائے وعدہ کی امید نہیں۔ اگر مجھے خود اجازت دے دیں

137962

Marfat.com

تو طبع کراوں گا۔ ان تینوں مقالے (مقالوں) میں ڈھاکہ کے سابق حالات لتنے آگئے ہیں کہ اون کا چھپنا ضروری ہے مگر جہاں برادران وطن مالک حل وعقد ہوں وہاں اس اسلامی شہر کی تاریخ پر کیا روشنی ڈالنے کی امید کی جا سکتی ہے (۹)

مصنف کا خدشہ درست نہ نکلا اور یہ کتاب نہ صرف ان کی وفات کے بعد ریڈیو پاکستان ڈھاکہ نے شائع کی بلکہ ۱۹۴۹ء میں کتاب منزل لاہور سے شیخ نیاز احمد نے بھی اسے "ڈھاکہ پچاس برس پہلے" کے عنوان سے عام کیا اور اس پر خواجہ ناظم الدین گورنر جنرل پاکستان سے تعارفِ مصنف لکھوایا۔ اس ایڈیشن میں سولہ عنوانات ہیں:

۱۔ ڈھاکہ تاریخ کی نظر میں۔ ۲۔ ڈھاکے کی صنعت (ململ)۔ ۳۔ ٹوپیوں کی کہانی۔ ۴۔ رمضان کی آمد آمد۔ ۵۔ ڈھاکے کی روٹی۔ ۶۔ پیشے۔ ۷۔ طعام داریاں۔ ۸۔ ڈھاکے کے مخصوص کھانے۔ ۹۔ مشہور کھانے۔ ۱۰۔ کشتی اور ورزش۔ ۱۱۔ مٹھائیاں۔ ۱۲۔ کھیلیں۔ ۱۳۔ مشاغلِ موسیقانہ۔ ۱۴۔ میلے ٹھیلے۔ ۱۵۔ طبلہ اور گلنے۔ ۱۶۔ حقہ، پان، چائے۔

اس کتاب کا قلمی مسودہ ڈھاکہ یونیورسٹی میں بشمارہ HR: موجود ہے جو ڈھاکہ ریڈیو کے محمد اعجاز حسین اعجاز مراد آبادی نے ۱۹۴۸ء میں نقل کیا تھا۔ (۱۶)

۸۔ بیداری

حکیم صاحب کا لکھا ہوا یہ ڈرامہ ۱۹۲۰-۱۹۲۴ء کے دوران ڈھاکہ میں کھیلا گیا۔ (۱۰)

۹۔ بیاضیں

سید اقبال عظیم کو حکیم صاحب کے انتقال کے بعد ان کی دو بیاضیں دستیاب ہوئی تھیں "ان بیاضوں میں الف سے شروع ہونے والی تمام عربی، فارسی اور اردو کتابوں (جن کا اندراج ثلاثہ غسالہ میں ہولے ہے) کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسری بیاض کے صفحات ہنوز سادہ ہیں"۔ (۱۸)

مگر ڈھاکہ یونیورسٹی کے ذخیرۂ حبیب الرحمٰن میں نمبر HR-62 کے تحت حکیم صاحب کی

Marfat.com

۲۰ صفحات پر مشتمل ایک اور بیاض موجود ہے جس میں کچھ لطائف اور اسمائے مونث و مذکر کی لسٹ درج ہے۔

۱۰۔ مقالات

حکیم صاحب دو جرائد کے ایڈیٹر تھے۔ ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ سے "المشرق" نکالا اور ۱۹۲۱ء میں "جادو"۔ المشرق ڈھاکے کا سب سے پہلا اردو رسالہ تھا جو ہفتہ وار اخبار بن کر غروب ہو گیا۔ مگر جادو کوئی اڑھائی برس تک سر پر چڑھ کر بولا۔ ظاہر ہے ان پرچوں میں خود مدیر بھی کچھ نہ کچھ لکھتا ہو گا۔ حکیم صاحب برصغیر کے دیگر پرچوں میں لکھتے رہتے تھے۔ مثلاً ماہنامہ ادیب، الہ آباد بابت نومبر ۱۹۱۰ء میں ان کا مقالہ "شمس البیان فی مصطلحات ہندوستان" تصنیف مرزا جان طپش کے بارے میں شائع ہوا ہے۔ ضرورت ہے کہ حکیم صاحب کے متفرق مقالات جمع کیے جائیں مگر ان کی نشان دہی تب ہو جب رسائل کے مقالات کے اشاریے چھپیں اور ہمارے ہاں یہ کنواں کھودنے کے لیے کوئی تیار نہیں ہے۔

حکیم صاحب نے کئی اور رسائل عربی اور اردو میں لکھے جو چھپنے سے رہ گئے۔(۳۰)

رموز الاخلاق کا اردو ترجمہ

رموز الاخلاق عبدالکریم خاکی الاچی پوری کی فارسی تصنیف ہے۔ خود انہوں نے ہی اس کا اردو ترجمہ کیا تھا جس کا ذکر ثلاثۂ غسالہ میں ہوا ہے(۳۱) مگر سید اقبال عظیم نے یہ اردو ترجمہ حکیم صاحب سے منسوب کیا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔(۳۲)

حکیم حبیب الرحمٰن کا نوادر خانہ

حکیم صاحب کی دلچسپی صرف کتابوں تک ہی محدود نہ تھی بلکہ انہوں نے فرامین، کشمیری شالوں اور سکوں کا ایک نادر ذخیرہ بھی جمع کر رکھا تھا۔ اپنے کتب خانے کو انہوں نے زندگی بھر کی کمائی کہا ہے اور یہ سچ ہے کہ بنگال کی تاریخ اور ثقافت سے متعلق جو ماخذ انہوں نے فراہم کیے تھے

Marfat.com

وہ کسی دوسرے ذاتی کتب خانے میں نہیں تھے۔ آسودگانِ ڈھاکہ اور ثلاثہ غسالہ کا بیشتر مواد انہی کتابوں سے حاصل کیا گیا ہے۔ حکیم صاحب نے وصیت کی تھی کہ ان کے نوادر ڈھاکہ یونیورسٹی میں محفوظ کردیے جائیں چنانچہ ان کی وفات کے بعد ڈاکٹر عندلیب شادانی کی کوشش سے ۹۰ مخطوطات یونیورسٹی لائبریری میں منتقل ہوئے(۲۴) اے۔ بی۔ ایم حبیب اللہ کی مرتبہ فہرست

Descriptive Catalogue of the Persian, Urdu and Arabic Manuscripts in the Dacca University Library, Dacca, Vol. I, 1966, Vol. II, 1968.

میں اپنے اپنے مقام پر ان مخطوطات کا ذکر ہوا ہے اور اس کے لیے HR کا مخفف استعمال کیا گیا ہے۔

اسی طرح ان کے جمع کردہ سکے ڈھاکہ میوزیم چلے گئے۔ ان کی فہرست بھی چھپ چکی ہے۔ دیکھیے:

Bhattasali N.K.: Catalogue of Coins in Hakim Habibur Rahman Collection in the Dacca Museum, Dacca, 1938.

یہ تھا مختصر حال حکیم حبیب الرحمن مغفور کے علمی مشاغل کا، اب ہم اپنی توجہ زیر نظر کتاب ثلاثہ غسالہ کی طرف مبذول کرتے ہیں۔

ثلاثہ غسالہ

"ثلاثہ غسالہ" کتابوں کی کسی فہرست کے لیے عجیب وغریب سا عنوان ہے۔ مگر یہ اپنے محتویات کے حوالے سے بلاجواز نہیں ہے کیونکہ اس میں بنگالہ میں تصنیف شدہ تین زبانوں (اردو، فارسی، عربی) کی کتابوں کا تذکرہ ہے۔ اور اگر ہم حافظ شیرازی کی معروف غزل کا مطلع:

ساقی حدیثِ سرو و گل و لالہ می رود
وین بحث با ثلاثہ غسالہ می رود

اور اس کا یہ بیت:

Marfat.com

شکر شکن شوند ہمہ طوطیانِ ہند
این قند پارسی کہ بہ بنگالہ می رود

خاطر میں رکھیں تو حکیم صاحب کی نکتہ رسی سمجھ میں آجاتی ہے۔

حکیم صاحب کی عمر کا چھبیسواں سال تھا کہ ان کے ذہن میں ہندوستانی کتابوں کے قاموس کی تیاری کا خیال گذرا۔ خود بتاتے ہیں:

"سن ۱۹۰۶ء میں یہاں (ڈھاکہ) ایجوکیشنل کنفرنس کی تقریب سے متکلم اسلام علامہ شبلی مغفور تشریف لائے تو میں نے ان کی خدمت میں یہ خیال پیش کیا کہ حاجی خلیفہ کی کشف الظنون کی طرح صوبہ وار کتابوں کے حالات مع مصنفین کے مختصر ترجمہ کوئی لکھ دے تو ہندوستان کی یہ ایک بڑی علمی خدمت ہو۔ علامہ نے تحسین فرمانے کے ساتھ حکم دیا کہ بنگال کا حصہ تو پورا کر۔" (۲۴)

گویا پنجابی ضرب المثل "جو بولے وہی دروازہ کھولے" کے مصداق حکیم صاحب کو اپنی پیش کردہ تجویز پر خود ہی کام کرنا پڑا۔

ثلاثہ غسالہ کے مآخذ

ایک طرف علامہ شبلی نعمانی کا حکم، دوسری طرف حکیم صاحب کا اپنا ذوق، حکیم صاحب نے تعمیلِ ارشاد اور تکمیلِ ذوق کے لیے باقاعدہ منصوبہ بندی کی اور کتابوں کے بارے میں معلومات کی فراہمی کے لیے ایک گشتی مراسلہ تیار کیا اور اسے چھپوا کر مختلف لوگوں کے پاس بھیجا۔ یہ مراسلہ بہت معلوماتی اور مصنف کے اندازِ کار کا ترجمان ہے اسے یہاں نقل کیا جاتا ہے:

"۔۔۔ بنگال میں مسلمانوں نے پانسو برس سے زیادہ حکومت کی۔ اس لیے یہاں کے باشندوں نے کچھ نہ کچھ علمی آثار بھی چھوڑے ہیں یعنی عربی، فارسی اور اردو زبان میں کتابیں اور رسائل تصنیف کیں۔ جن میں سے کچھ مطبوع ہو سکیں اور بہت کچھ قلمی رہ گئیں۔ اس کارِ خیر میں نہ صرف مسلمان ہی ہیں بلکہ ہندو بھی شریک ہیں اور ان کی تعداد بھی معقول ہے۔ مسلمانوں نے جب وہ زندہ تھے تاریخ سے متعلق تمام شاخوں

Marfat.com

کی معقول خدمت کی بلکہ واقعہ ہے کہ بہت سے تاریخی شعبوں کے دیگر علوم و فنون کی طرح وہ موجد و مخترع ہیں۔ چنانچہ ابن الندیم کی کتاب الفہرست اس فن کی غالباً پہلی کتاب ہے اور آج بھی اس کی قدر اسی قدر ہے جتنی تصنیف کے دن تھی۔ کتاب الفہرست کے تقریباً چھ سو برس بعد حاجی خلیفہ چلپی نے کشف الظنون نام (کی) ایک کتاب لکھی جو معلومات، اسامی کتب اور حجم کے لحاظ سے بہت بڑی کتاب ہے لیکن قدر و قیمت کی حیثیت سے کتاب الفہرست سے ادنیٰ۔ اس میں عربی، فارسی، ترکی زبان میں مسلمانوں نے ان کے زمانے تک جتنی کتابیں لکھی تھیں سب کی فہرست مع مختصر حال کے ہے۔ اس کے بعد مصر میں ایک عیسائی نے عربی زبان میں اکتفاع القنوع بماھو المطبوع* نام کتاب ایک لکھی۔ یہ گویا کشف الظنون کا تکملہ ہے۔ اگرچہ اس کی خصوصیت دوسری ہے۔ کشف الظنون میں ہندوستان کی مصنفہ کتابوں کا ذکر بھی آیا ہے لیکن اون کی تعداد برائے نام ہے۔ اس لیے بہت دنوں سے مجھے یہ خیال تھا کہ سارے ہندوستان کی عربی، فارسی، اردو کتابوں کی فہرست بن جاتی اور ساتھ ہی ساتھ مصنفین کا مختصر حال اور کتابوں کی کسی قدر تفصیل بھی لکھی جاتی تو اس طرح ہندوستان کی ایک علمی تاریخ مرتب ہو جاتی۔ اس خیال کو میں نے سن ۱۹۰۶ء میں علامہ شبلی مرحوم سے عرض کیا تھا۔ انہوں نے اسے بہت پسند کیا۔ لیکن کام کی وسعت دیکھ کر کامیابی کے متعلق شبہ کا اظہار بھی فرمایا۔ میں نے اسی وقت اون کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی کہ پنجاب اور ممالک متحدہ کو الگ کر کے ہر ایک صوبے کو ایک ایک فرد اپنے اپنے ذمے لے لے اور اپنے اپنے صوبے کی فہرست مرتب کرے۔ پنجاب اور ممالک متحدہ میں ایک ایک شہر یا ضلع ایک ایک شخص کے ذمے ہوں تو یہ کام سہولت سے ہو

---

* ۔ اکتفاع القنوع بماھو مطبوع من اشہر التألیف العربیہ فی المطابع الشرقیہ والغربیہ، تالیف ایڈورڈ فنڈیک بتصحیح سید محمد علی البیلاوی، قاہرہ ۱۸۹۶ء، ۶۷۷ صفحات۔

Marfat.com

ہو سکتا ہے۔ علامہ مرحوم نے یہ تجویز بہت ہی پسند فرمای اور میں نے اس وقت سے اس کام کا داغ بیل ڈالا یعنی بنگال و آسام کو اپنے ذمے لیا اور تب ہی سے مواد فراہم کرتا رہا۔ چنانچہ اب قریباً تین سو کتابیں عربی، فارسی اور اردو میرے ذخیرے میں ہیں یا اون کا حال مجھے معلوم ہے۔ اب صلائے عام ہے یاران نکتہ دان کے لیے، کہ آسام و بنگال کے اہل علم میری اتنی مدد کریں کہ ان کی اطلاع میں اگر ان زبانوں کی کوئی کتاب مطبوعہ یا قلمی ہو تو اس کے متعلق مجھے حسب ذیل امور کا جواب لکھ کر بھیج دیں۔ نہایت احسان مند ہوں گا۔ اور ایک جلد مجوزہ کتاب بھی حاضر خدمت کروں گا۔

نام کتاب، موضوع کتاب، نام مصنف، زبان، قلمی یا مطبوعہ، نام مطبع، سنہ تصنیف وطباعت، صفحات، مصنف کا مختصر حال اگر معلوم ہوں اور کتاب کی شروع سے ابتدا کی کئی سطر عبارت۔" (۲۵)

یقیناً اس گشتی مراسلے کے ذریعے مصنف نے کچھ نہ کچھ مواد جمع کر لیا ہوگا لیکن بعض نہایت پڑھے لکھے لوگوں نے حکیم صاحب کو مایوس کیا۔ مثلاً انہیں دیوان علی کے شارح شمس العلماء مولوی ولایت حسین کے حالات اور دیگر تصانیف کے کوائف درکار تھے۔ "الولد سر لابیہ" کے مصداق شارح کے صاحبزادے مولوی ڈاکٹر شمس العلماء خان بہادر ہدایت حسین سے بہتر کون ہو سکتا تھا جو یہ معلومات فراہم کرتا۔ حکیم صاحب نے کئی خطوط لکھے لیکن بقول حکیم صاحب "افسوس ہے کہ یہ اخلاف، اسلاف کی یاد تازہ کرنا نہیں چاہتے" (۲۶) یعنی ڈاکٹر ہدایت حسین نے کوئی جواب نہیں دیا۔

اسی طرح کنز السعادۃ کے مصنف مولوی محمد فاضل کا سنۂ وفات مطلوب تھا لیکن "اس کے وارث اس کا سنۂ وفات باوجود متواتر تقاضوں کے مجھے نہ بتلا سکے۔" (۲۷)

اس بخل کا مظاہرہ ہمیشہ سے لوگ کرتے آئے ہیں اور اب بھی موجود ہے۔ اس کے نتائج آگے چل کر برآمد ہوتے ہیں۔ جب ہم تاریخ مرتب کرتے ہیں تو بہت سی کڑیاں گم ملتی ہیں۔

Marfat.com

ثلاثۂ غسالہ میں مندرج معلومات کا عمدہ ترین مآخذ وہی مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کتابیں ہیں جو مصنف نے اپنے کتب خانے میں جمع کی تھیں۔ مصنف نے متعلقہ مقامات پر صراحت بھی کر دی ہے کہ یہ مخطوطہ ان کے پاس موجود ہے۔ بعد میں اس کی تایید اور تصدیق ڈھاکہ یونیورسٹی میں مخطوطات کی فہرست سے بھی ہو جاتی ہے جہاں اب ذخیرۂ حبیب الرحمان موجود ہے۔

علاوہ ازیں حکیم صاحب نے مخطوطات کی فہرستوں، شعراء کے تذکروں اور ادب کی تاریخوں سے بھی مدد لی ہے۔ جو مآخذ سامنے آئے ہیں وہ یہ ہیں۔

۱۔ ارمغانی۔ عبدالغفور نساخ کا چوتھا دیوان جو ۱۳۰۲ھ میں مرتب ہوا اور ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء میں مطبع نامی لکھنو سے طبع ہوا۔ حکیم صاحب نے "نظم معظم" کی طباعت کی اطلاع اس دیوان سے حاصل کی کیونکہ اس میں متعدد معاصر کتابوں کے قطعات تاریخ طباعت درج ہوئے ہیں۔

۲۔ تذکرۃ المعاصرین (فارسی) عبدالغفور نساخ۔

۳۔ سخن شعرا (اردو)۔ عبدالغفور نساخ۔

۴۔ گلدستۂ نیر سخن۔

۵۔ گلزار اعظم۔

۶۔ گلزار خلیل۔

7- A Catalogue of the Arabic, Persian and Hindustani Manuscripts of the Libraries of Oudh. By A. Sprenger, Baptist Mission Press Calcutta, 1854.

8- Catalogue of Persian Manuscripts in the Buhar Library, Vol. I, by Qasim Hasir Radvi & Abdul Muqtadir Calcutta, 1921.

Vol. II by Hidayat Hussain, Calcutta, 1923.

9- Catalogue of the Arabic and Persian Manuscripts in the Oriental Public Library at (Bankipur) Patna, by Abdul Muqtadir.

Marfat.com

10- Catalogue of the Persian Manuscripts in the Library of the India Office, by Herman Ethe, Vol. I 1903, Vol. II 1937, London.

11- A History of Urdu Literature, by Ram Babu Saksena, Allahabad, 1927.

۱۲- مصنف نے بعض اردو مخطوطات کی نشاندہی انڈیا آفس لائبریری لندن میں کی ہے۔ مجھے معلوم نہیں ہو سکا کہ ان کی اطلاع ماُخذ کیا تھا۔

مخنویاتِ ثلاثۂ غسالہ

"ثلاثۂ غسالہ کے بارے میں مصنف لکھتے ہیں کہ اس پر چالیس برس سے کچھ نہ کچھ کرتا رہا ہوں مگر مسلسل کام نہیں ہوتا۔ تاہم اب (یعنی ۱۹۴۶ء میں) کام ختم ہو چکا ہے۔ ممکن ہے کہ وہ بھی اب کے چھپ جائے کہ بنگال و آسام کی علمی تاریخ ہے اور میرے چہل سالہ جدوجہد کا نتیجہ"۔ (۲۸)

ثلاثۂ غسالہ کو بنگال و آسام کی علمی تاریخ کہنے کے بجائے علمی تاریخ کا مأخذ اور خام مواد کہنا زیادہ مناسب ہوگا۔

کسی تصنیف کے لیے چالیس سال کا عرصہ کافی ہوتا ہے۔ اگر ہمارا مصنف جم کر کام کرتا تو وہ اس مدت میں بہتر نتائج حاصل کر سکتا تھا۔ میرے خیال میں مصنف کی متنوع دلچسپیاں، گونہ گوں مصروفیات، مآخذ کی کمی اور لوگوں کی طرف سے تعاون میں سرد مہری کی وجہ سے بہت کچھ اس کتاب میں شامل ہونے سے رہ گیا ہے۔ با ایں ہمہ اس وقت ثلاثۂ غسالہ میں بنگال (یعنی مصنف کے وقت کا مشرقی بنگال، ۱۹۴۷ء سے ۱۹۷۱ء تک کا مشرقی پاکستان اور مابعد عرصے سے اب تک بنگلا دیش۔ اور موجودہ بھارتی ریاستوں مغربی بنگال اور آسام) میں تصنیف ہونے والی کتب

Marfat.com

دو سو چار اردو عنوانات *
ایک سو اکاسی فارسی عنوانات *
سینتیس عربی عنوانات *

اور ان کے مصنفوں کا تذکرہ موجود ہے۔ البتہ بعض ایسی کتابوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے جو غیر بنگالی مصنفین کی بنگال کے بارے میں ہیں۔ جب ہم ثلاثۂ غسالہ کو "بنگال میں تصنیف شدہ کتب کی کتابیات" کہتے ہیں تو اس سے یہ ابہام دور ہو جانا چاہیے کہ:

الف: یہ صرف بنگالی مصنفین کی کتابوں کی کتابیات نہیں ہے بلکہ اس میں وہ کتابیں بھی شامل ہیں جو کسی غیر بنگالی مصنف نے بنگال میں قیام یا سفر بنگال کے دوران تصنیف کی ہے۔

ب: یہ بنگال میں موجود مطبوعات یا مخطوطات کی فہرست نہیں ہے۔ وہ ایک الگ موضوع ہے۔

ثلاثۂ غسالہ زیادہ تر تیرہویں اور چودھویں صدی ہجری / انیسویں اور بیسویں صدی عیسوی کی تصانیف کا احاطہ کرتی ہے۔ اس سے قدیم تر کتابوں کا بہت کم تذکرہ ہوا ہے۔

مصنف نے اپنے معاصرین کی کتابوں اور ان کے حالات پر بھی روشنی ڈالی ہے۔ اور ایسا انداز اختیار ہے کہ بنگال کی تہذیب کا منظر سامنے آجاتا ہے۔ بنگال میں جاری مذہبی مناظروں، ادبی معرکوں، ثقافتی روایتوں اور بزرگوں کی اخلاقی قدروں کے بارے میں کئی نکتے مل جاتے ہیں۔

مصنف نے دستیاب کتابوں پر اپنا تبصرہ بھی لکھا ہے۔ بعض تبصرے سادہ ہیں اور بعض کاٹ والے۔

ان سب باتوں نے اور مصنف کے بے تکلف طرز تحریر نے ثلاثۂ غسالہ کو خشک کتابیات کی بجائے ایک دلچسپ علمی اور تہذیبی دستاویز بنا دیا ہے۔ میں نے متذکرہ نکات کے نمونے اس لیے نقل نہیں کیے کہ آپ کہیں سے بھی کتاب کھولیے آپ کو اس کی مثال مل جائے گی۔

---

* ۔ بعض کتابیں دو دو حصوں میں ہیں ان کے دونوں حصے شمار کیے گئے ہیں۔

Marfat.com

یہ کتاب ایک اور اعتبار سے بھی اہم ہے یعنی مصنف کے اپنے حالات کے لیے اس سے مدد لی جاسکتی ہے۔ بطورِ خاص معاصر مصنفین اور بزرگوں سے تعلقات کے بارے میں متعدد اشارات موجود ہیں۔ صرف اردو حصّے میں احسن، انشائے حمید، بس کا روکھ، بیمار بلبل، تحفۃ الطالبین، رکن اعظم، سوز ابد، گلزار نعت، مجموعۂ نقلیات، مختصر الاشتقاق، مشفقت برادری اور مفید القاری کے مصنفوں کے ساتھ حکیم صاحب کے تعلقِ خاطر کا پتا چلتا ہے۔

ثلاثۂ غسالہ سے استفادہ اور اعتنا

اپنی متذکرۃ الصدر خوبیوں کی وجہ سے ہی "ثلاثۂ غسالہ" مورخینِ ادبیات اور شائقینِ کتابیات کی توجہ کا مرکز رہی ہے۔ چنانچہ

۱۔ سید اقبال عظیم نے اپنی کتاب "مشرقی بنگال میں اردو" میں ثلاثۂ غسالہ کا اردو حصہ خوب خوب استعمال کیا ہے بلکہ اپنے الفاظ میں اس کا عطر کشید کرلیا ہے۔ (۲۹)

۲۔ ڈاکٹر عبداللہ کا بنگالی زبان میں لکھا ہوا ڈاکٹریٹ کا مقالہ "بنگلا دیش میں فارسی ادب: انیسویں صدی میں" ثلاثۂ غسالہ کے فارسی حصّے سے ملخص و مترجم ہے۔ اسی مقالہ نگار نے بنگالی زبان میں ایک کتابچہ بعنوان "حکیم حبیب الرحمٰن" لکھا ہے جو ڈھاکہ سے ۱۹۸۱ء میں شائع ہوا (۳۰) مجھے یہ دونوں کتابیں دستیاب نہیں ہوئیں اور اگر ہو بھی جاتیں تو میں بنگالی زبان نہ جاننے کے باعث ان سے فائدہ نہ اٹھا سکتا۔

۳۔ ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر کا مقالہ "بنگال کی فارسی، اردو اور عربی تصانیف کی فہرست "ثلاثۂ غسالہ"، ایک تعارف" مندرجہ سہ ماہی "دانش" اسلام آباد شمارہ ۳، سال ۱۳۶۴ شمسی، ص ۱۴۹-۱۵۸۔

۴۔ ثلاثۂ غسالہ (بہرۂ فارسی)۔ باہتمام عارف نوشاہی، بتعاون ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر۔ مشمولہ مجلّہ "کتاب شناسی" شمارہ دوم، سال ۱۹۸۸ء۔ یہ ثلاثۂ غسالہ کے فارسی حصّے کا متن ہے جو راقم الحروف کی تعلیقات اور اشاریے کے ساتھ شائع ہوا ہے۔ ۱۴۴ صفحات۔

۵۔ "بنگال میں تصنیف ہونے والی عربی کتب: ثلاثۂ غسالہ کا عربی حصہ"۔ یہ مقالہ بھی راقم الحروف کے ابتدائیہ کے ساتھ مجلّہ "فکر و نظر" اسلام آباد بابت اکتوبر دسمبر ۱۹۸۸ء، صفحہ ۳۹-۵۲

Marfat.com

میں شائع ہوا ہے۔

۶۔ ثلاثۂ غسالہ کے فارسی اور عربی حصوں کی متذکرۃ الصدر اشاعتوں کو سامنے رکھتے ہوئے میں نے اہل ایران کی دلچسپی اور افادہ کے لیے ان دونوں حصوں کا فارسی ترجمہ کر دیا ہے۔ تعلیقات اور اشاریے بھی موجود ہیں۔ بعض اضافات بھی ہوئے ہیں۔ یہ ترجمہ مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد نے ۱۹۸۹ء میں شائع کیا۔ ۲۵۰ صفحات۔

۷۔ ثلاثۂ غسالہ کی زیر نظر اشاعت، جو اس لحاظ سے اہم ہے کہ اس سے پہلے جو کچھ شائع ہوا ہے وہ ثلاثۂ غسالہ سے مقتبس تھا یا اس کا کوئی حصہ تھا مگر موجودہ ایڈیشن میں ثلاثۂ غسالہ کے تینوں حصے ایک ساتھ پیش کیے جا رہے ہیں۔

کیا یہ ثلاثۂ غسالہ کا مکمل متن ہے؟

ثلاثۂ غسالہ کی ترتیب اور نقل کے دوران کئی بار یہ سوال میرے سامنے آتا رہا کہ کیا یہ ثلاثۂ غسالہ کا مکمل متن ہے؟ وہ اس لیے کہ بعض اندراجات میں حکیم حبیب الرحمن نے لکھا ہے کہ اس مصنف کا حال میں نے اسی کتاب میں فلاں جگہ لکھا ہے مگر ورق گردانی کے بعد پتا چلا کہ جس اندراج کا حوالہ دیا گیا ہے وہ موجود نہیں ہے۔ اس سے یہ شبہ تقویت پاتا ہے کہ ثلاثۂ غسالہ اُس مکمل حالت میں ہم تک نہیں پہنچی جس میں مرحوم مصنف نے اسے چھوڑا تھا۔

مصنف کی وفات سے کوئی چار ماہ پہلے تک (اکتوبر ۱۹۴۶ء) یہ مسودہ طباعت کے لیے تیار تھا۔ وہ اس انتظار میں تھے کہ مساجد ڈھاکہ پر اُن کا رسالہ پہلے چھپ جائے اور ان کی صحت بہتر ہو جائے تو ثلاثۂ غسالہ کو مطبع میں بھیجا جائے (۳۱) مگر صحت ایسی بگڑی کہ نہ مساجد ڈھاکہ پر رسالہ چھپ سکا اور نہ ثلاثۂ غسالہ کی باری آسکی بلکہ فرشتۂ اجل حکیم صاحب کی وفات کا پیغام لے کر آ گیا۔ حکیم صاحب کی وصیت کے مطابق ان کے مسودات ڈھاکہ یونیورسٹی میں محفوظ ہونا تھے مگر ہوا کیا؟ اس کی روداد ۱۹۵۴ء میں ثلاثۂ غسالہ کو استعمال کرنے والے سید اقبال عظیم صاحب سے سنیے:

"ثلاثۂ غسالہ کے حصہ اردو سے متعلق جو دستاویزات اس وقت میرے پاس ہیں ان کی شکل یہ ہے۔ ہر کتاب کے متعلق فل اسکیپ سائز کے کاغذ پر حکیم صاحب نے مفصل

Marfat.com

نوٹ اور نمونۂ عبارت درج کر کے انہیں حروف تہجی کے اعتبار سے سلسلہ وار مرتب کیا ہے۔ تینوں زبانوں پر مشتمل کاغذات جن کی تعداد کئی ہزار ہے اور وزن میں کم و بیش ایک من ہیں، ایک گٹھری کی شکل میں دستیاب ہوئے جن میں دو بیاضیں بھی برآمد ہوئیں ان بیاضوں میں الف سے شروع ہونے والی تمام عربی، فارسی اور اردو کتابوں کا ذکر کیا گیا ہے اور دوسری بیاض کے آخری صفحات ہنوز سادہ ہیں۔ ... حکیم صاحب کے یہ مسودات مجھ تک کس طرح پہونچے، ایک طویل و عبرت ناک داستان ہے جس کا بیان رفع شر کی خاطر نہیں کرنا چاہتا ـــــ قصۂ مختصر یہ کہ ثلاثۂ غسالہ کا حصۂ اردو اب میری ملکیت ہے اور جائز ملکیت ہے اس لیے کہ میں نے نہ صرف اس کی بھرپور قیمت ادا کی ہے بلکہ اب تک ادا کر رہا ہوں اور اس وقت تک ادا کرتا رہوں گا جب تک میرا "قرض خواہ" زندہ و سلامت ہے۔" (۳۲)

اقبال عظیم صاحب کے منقولہ بیان میں کئی باتیں معنی خیز ہیں۔ انہوں نے ثلاثۂ غسالہ کے کاغذات کی تعداد "کئی ہزار" اور وزن "کم و بیش من" اور حجم "ایک گٹھری" بتایا ہے جب کہ ۱۹۸۵ء میں ڈھاکہ یونیورسٹی سے ایک باخبر شخص نے یونیورسٹی میں موجود ثلاثۂ غسالہ کے مسودات کے صفحات کی کل تعداد ۵۵۰ بتائی ہے۔ (۳۳) اس میں بھی صفحات ۴۵۳ تا ۴۸۸ ثلاثۂ غسالہ سے متعلق نہیں ہیں مجھے انہی پانچ سو پچاس صفحات کی عکسی و دستی نقل موصول ہوئی ہے اور اس کا وزن دو کلوگرام سے کسی طرح بھی زیادہ نہیں اور یہ کاغذات بڑی آسانی سے ایک نائل کور میں سما سکتے ہیں۔

اب یہ ہزاروں صفحات کہاں گئے؟ اس کا یقینی جواب تو اقبال عظیم صاحب ہی دے سکتے ہیں جنہوں نے بغیر کسی توجیہ کے ثلاثۂ غسالہ کے مسودات کو اپنا مال سمجھ لیا تھا۔ وہ اس تاریخی دستاویز کو نچوڑ چکے اور سقوطِ ڈھاکہ (۱۹۷۱ء) کے بعد پاکستان آنے لگے تو ثلاثۂ غسالہ کے مقبوضہ اوراق مصنف کے بڑے بیٹے حسام الدین کو پہنچا گئے اور انہوں نے ۱۹۷۰ء میں ڈھاکہ یونیورسٹی کے سپرد کر دیے جہاں اب یہ شعبۂ مخطوطات میں محفوظ ہیں۔

Marfat.com

مدائح المصطفیٰ من اشعار ازہر

بزبان فارسی - حضرت اہل بیت اور اصحاب ذوالعلم علیہم السلام کے مناقب میں رسالہ مشہور صدیقین
ثانی میں نیز مشہور کربلائیں اور السوی زمین اور ضیائے غیب بار فصیح پر مولانا نے جو بہت مفید
تصنیف فرمایا ہے - مشہور ہے کہ مولانا نے اس رسالہ کو فارسی زبان میں بڑی محنت سے لکھا ہے -
جنکی مدد سے علم پر درسگاہ کی بڑی افتخار تھی - موصوف جو اسوقت جامعہ میں ... تھے
اسی بنا پر مدرسہ کیلئے نسخہ ... نے اور نہ تک وہاں رہا تھا -

نسخہ کی آخر کتاب میں ... کر کے ... لکھا ... ہے کہ ... پر لکھا
دیکھا ہے - مدائح المصطفیٰ ضخیم کتاب ہے - جس سے متعلق بہت سی ... اکثر ضبط
اور منسوخ ... رہ گیا ہے ... جنانچہ نتائج ... ہوگیا ہے

المکتوب مطبع اطہری سنہ ۱۳۰۶ھ

اور -

الحمد من اجل الاذکار والشکر من اعظم الاشعار الخ

ثلاثۂ غسالہ کا مسودہ، بقلم مصنف

Marfat.com

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور

[illegible]

[illegible]

ثلاثۂ غسالہ کا مسودہ، بقلم مصنف

Marfat.com

ثلاثۂ غسالہ کی داخلی شہادتوں اور مذکورہ واقعہ کی روشنی میں یقین سے کہا جا سکتا ہے کہ ثلاثۂ غسالہ کے اوراق ضائع ہوئے ہیں اور جو کچھ پیش کیا جارہا ہے وہ "مے باقی" ہے۔

ثلاثۂ غسالہ کی نقل کی فراہمی

جیسا کہ میں حرفِ تشکر میں لکھ آیا ہوں ثلاثۂ غسالہ سے میری آشنائی ۱۹۸۵ء میں ایک مقالے کے ذریعے ہوئی۔ یہ مقالہ ڈاکٹر کلثوم ابو البشر صاحبہ کا ہے جس کا حوالہ اوپر گذر چکا ہے۔ مجھے فارسی کتابیات سے دلچسپی ہے۔ میری درخواست پر موصوفہ نے ثلاثۂ غسالہ کے فارسی اور عربی حصے کی نقل اپنے ہاتھ سے تیار کر کے مجھے روانہ کی جو الگ شائع ہوئی۔ اس کا ذکر بھی اوپر ہو چکا ہے۔ نقل در نقل میں کتابت کے جو ممکنہ سہو ہوتے ہیں وہ مذکورہ اشاعتوں میں موجود ہیں۔ ان سے بچنے کے لیے ان حصّوں کی عکسی نقل کی ضرورت تھی یا فاصلۂ مکانی طے کرنے کی، وہ کام ڈاکٹر صاحبہ نہ کر سکیں، یہ کام مجھ سے نہ ہو سکا۔ مگر ثلاثۂ غسالہ کے اردو حصّے کی اشاعت کی باری آئی تو میرے اصرار پر ڈاکٹر صاحبہ نے کمال مہربانی فرماتے ہوئے اور زرِ کثیر خرچ کر کے اس کی عکسی نقل تیار کی اور مجھے بھجوائی۔ یہاں اُن کا مکرر شکریہ ادا کرتا ہوں اور اس حصّے کی صحتِ نقل کا ذمہ دار خود کو سمجھتا ہوں۔

زیرِ نظر اشاعت

۱۔ ڈھاکہ یونیورسٹی میں ثلاثۂ غسالہ کا مسوّدہ مندرجہ ذیل ترتیب کے ساتھ رکھا گیا ہے (۳۲)

صفحہ ۱ تا ۱۶۰ فارسی کتب

صفحہ ۱۶۱ تا ۳۹۲ اردو کتب

صفحہ ۳۹۳ تا ۴۴۴ عربی کتب

صفحہ ۴۴۵ تا ۴۵۲ فارسی اور عربی کتب

صفحہ ۴۵۳ تا ۴۸۸ ڈھاکہ اور اس کے مضافات کے بارے میں انگریزی

Marfat.com

میں ٹائپ شدہ مضمون جو تلاثہ غسالہ سے متعلق نہیں ہے۔

صفحہ ۴۸۹ تا ۵۵۰ اردو، فارسی، عربی کتب۔

مجھے یقین ہے کہ اس بے ترتیبی کا مرتب فاضل مصنف نہیں ہو سکتے بلکہ جس طرح یہ اوراق ۱۹۴۶ تا ۱۹۷۹ دست بہ دست گھومتے رہے اور یونیورسٹی میں پہنچے اس کے بعد اس کی شیرازہ بندی کے وقت مذکورہ ترتیب قائم کی گئی۔ مگر میں نے اسے ملحوظ نہیں رکھا بلکہ متعارفہ کتب کی تعداد کی ترتیب کے مطابق پہلے ضخیم حصہ اردو، پھر فارسی اور آخر میں عربی کو رکھا ہے اور اردو حصہ میں کتاب کے عنوان کے آگے مسودہ کا صفحہ شمار لکھ دیا ہے۔

۲۔ عکسی نقل دیکھنے کے بعد پتا چلا کہ مصنف نے اپنے مسودے پر نظر ثانی بھی کی ہے اور کئی مقامات پر تنسیخ، تصحیح اور اضافہ موجود ہے۔ میں نے نقل تیار کرتے وقت اسے مدنظر رکھا ہے اور ان تصحیحات اور اضافات کو شامل کیا ہے۔ جو عبارتیں مصنف نے کاٹ دی ہیں انہیں نقل نہیں کیا البتہ اپنی صوابدید کے مطابق میں نے اسے اہم سمجھا ہے تو حاشیے میں نقل کر دیا ہے۔

۳۔ مصنف کا خط بہت اچھا اور واضح ہے اسے پڑھنے میں چنداں دشواری نہیں ہوتی مگر نہیں معلوم کہ بعض صفحات پھیکی روشنائی یا پنسل سے لکھے گئے تھے کہ عکس میں صاف نہیں آئے بلکہ دو ایک مقامات پر تو پورا صفحہ ہی عکسی چھاپ سے معرا ہے۔ بعض الفاظ میں بار بار کوشش، غور اور مشق کے باوجود نہیں پڑھ سکا۔ ایسے تمام مقامات پر تین نقطوں ... سے کام لیا گیا ہے اور حاشیے میں وضاحت کر دی ہے۔

۴۔ اگرچہ مصنف مرحوم نے کتب کے عنوانات حروف تہجی کی ترتیب سے درج کیے ہیں مگر وہ ترتیب دقیق اور قطعی نہیں ہے۔ میں نے اس ترتیب کو منظم کیا ہے۔

۵۔ مصنف مرحوم نے کتب کا تعارف درج کرتے وقت کہیں مصنف کا حال پہلے لکھا ہے اور کہیں نسخے کی خصوصیات کو مقدم رکھا ہے۔ میں نے تعارفی کوائف میں یکسانیت قائم کر کے کتاب کا عنوان درج کرنے کے بعد، پہلے مصنف کا ذکر کیا ہے اور نسخے (مطبوعہ

Marfat.com

یا مخطوطہ) کی خصوصیات کو موخر رکھا ہے۔ البتہ ترتیب کی اس تقدیم و تاخیر میں میں نے مصنف کی عبارت کو بالکل نہیں چھیڑا یعنی صرف جملوں کی جگہ بدلی ہے۔ جملے نہیں بدلے۔ یہ تصرف صرف فارسی حصے میں کیا گیا ہے۔

۶۔ مصنف نے اپنے زمانے کے طرزِ املا کے مطابق لفظ "اس" کو "اوس" اور "ان" کو "اون" درج کیا ہے مگر میں نے موجودہ رسم الخط کو ملحوظ رکھتے ہوئے "اس" اور "ان" تحریر کیا ہے۔

۷۔ جہاں مصنف کے قلم سے کوئی لفظ چھوٹ گیا ہے یا کہیں ابہام پایا جاتا ہے وہاں میں نے قوسین ( ) کے اندر قرینے کے مطابق اپنی طرف سے لفظ کا اضافہ کیا ہے۔

۸۔ بعض جگہوں پر خود مصنف نے بھی (غالباً نظرثانی کرتے وقت) اضافات کئے ہیں۔ ان اضافوں کا اندراج قلابین [ ] کے مابین ہوا ہے۔

۹۔ بعض یورپی رجال کے ناموں کا انگریزی تلفظ حاشیے میں درج کیا ہے اور ان کے حالات کے لیے ماخذ کی نشان دہی کی ہے۔

۱۰۔ بعض تصانیف اور ان کے مصنفوں کے بارے میں مجھے مزید معلومات حاصل ہوئی ہیں جو میں نے تعلیقات کی صورت میں پیش کر دی ہیں۔

۱۱۔ پیشِ نظر اشاعت سے بہتر استفادے کی خاطر آخر میں مختلف اشاریوں کا اضافہ کیا ہے۔

حرفِ آخر

برصغیر میں انگریزی کی عمل داری ہوئی تو عربی اور فارسی سے ہمارا تعلق تھی چھوڑ دیا گیا۔ برصغیر آزاد ہوا تو سب کو اپنی اپنی زبان کی فکر ہوئی۔ پاکستان کی قومی زبان "اردو" قرار پائی۔ مگر جب ۱۹۷۱ء میں پاکستان کا مشرقی بازو "بنگلا دیش" سے موسوم اور خودمختار ہوا تو طبعی طور پر اس رشتہ "اردو" سے بھی چھوٹا اور وہاں کی سرکاری زبان "بنگالی" ٹھہری۔

ثقافت پسند لوگوں کو قدیم ثقافتی قدریں اور روایتیں بھلی لگتی ہیں اور وہ ہر قیمت پر انہیں سینے سے لگائے رکھنا چاہتے ہیں مگر انسان جو تاریخ ساز بھی ہے کبھی کبھی تاریخ کے دھارے

Marfat.com

کا راستہ نہیں روک سکتا اور تاریخ اپنا عمل کر گذرتی ہے۔ پاکستان میں متنبی اور حافظ کے شعروں پر جھومنے والے اور بنگال میں اقبال کی شاعری کی داد دینے والے اب بھی موجود ہیں۔ اگر پاکستان میں حافظ دوستوں کی یہ خواہش ہو کہ وہی فارسی خط و کتابت والا زمانہ لوٹ آئے یا ڈھاکے میں حکیم حبیب الرحمٰن کے مطب جیسا پھر کوئی اڈہ بن جائے جہاں اردو مشاعرہ ہو اور اگلے روز اس کی روداد چھپ جائے تو اسے میٹھا خواب سمجھیے۔ اب گذشتہ تہذیب کی اقدار کا تحفظ تو ہو سکتا ہے مگر ان کا احیا ہمارے عمرانی تقاضوں سے متصادم ہے۔

اہلِ ایران برِصغیر میں فارسی زبان کی زبوں حالی پر جس دل سوزی کا اظہار کرتے رہتے ہیں ہمیں بھی بنگال میں اردو کے تحفظ کے لیے اسی دردمندی کا ثبوت دینا ہو گا۔ حکومتِ ایران نے پاکستان میں فارسی مخطوطات کی حفاظت، ان کی اشاعت اور فارسی شعر و ادب کی صدائے بازگشت سنانے کے لیے کئی اقدامات کیے ہیں۔ کیا یہ ممکن ہے کہ حکومتِ پاکستان۔ بنگلادیش کی برادر حکومت کی رضامندی سے بنگلادیش میں کوئی اردو مرکز قائم کرے جس کا کام صرف اردو زبان کی باقیات کا تحفظ ہو؟

عارف نوشاہی

Marfat.com

حواشی

۱۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۱۰، ۱۱۶ حکیم حبیب الرحمان کے حالات زندگی بیان ہوئے ہیں۔ میں نے ملخصاً وہاں سے اخذ کیا ہے۔ خواجہ ناظم الدین نے "ڈھاکہ پچاس برس پہلے" کے تعارف میں حکیم صاحب کی تاریخ وفات آزادی پاکستان (اگست ۱۹۴۷ء) کے بعد لکھی ہے جو درست نہیں۔ میں نے بھی ڈاکٹر کلثوم کے مقالہ کے تتبع میں کتاب شناسی شمارہ ۲ میں ۱۹۴۶ء لکھا ہے یہ بھی غلط ہے۔

۲۔ ثلاثہ غسالہ، ص ۵۳

۳۔ ایضاً، ص ۱۱۱

۴۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۱۱ - ۱۱۲۔

۵۔ آسودگانِ ڈھاکہ، ص ۱۔

۶۔ ایضاً، ص ۱۔

۷۔ ثلاثہ غسالہ، ص ۹ ۲۰۰

۸۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۱۳۔

۹۔ کتابیاتِ تراجم مرتبہ ڈاکٹر مرزا حامد بیگ، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء، ۱: ۲۸۷۔

۱۰۔ آسودگانِ ڈھاکہ، ص ۳۔

۱۱۔ ایضاً، ص ۲۔

۱۲۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۱۳۔

۱۳۔ خواجہ ناظم الدین نے "ڈھاکہ پچاس برس پہلے" کے تعارف میں یہ جملہ لکھا ہے"۔ ایک کتاب انہوں نے اپنی زندگی میں شائع کی تھی جس میں ڈھاکہ کی پرانی مساجد کی تاریخ اور حالات بیان کئے ہیں"۔ (ص ۸۔ طبع لاہور) کہیں خواجہ صاحب کو "آسودگانِ ڈھاکہ" سے التباس تو نہیں ہو رہا۔ ہر چند یہ مزارات کی تاریخ ہے۔

Marfat.com

۱۴۔ آسودگانِ ڈھاکہ، ص ۷۔

۱۵۔ ایضاً، ص ۲۔

۱۶۔ فہرست ڈھاکہ یونیورسٹی ۲ : ۱۰۲-۴۰۹۔

۱۷۔ سہ ماہی "اردو" شمارہ ۱، ۱۹۸۸ء ص ۲۱۔

۱۸۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۵۔

۱۹۔ فہرست ڈھاکہ یونیورسٹی ۲ : ۴۷۲۔

۲۰۔ آسودگانِ ڈھاکہ، ص ۱-۲۔

۲۱۔ ثلاثہ غسالہ، ص ۴۸

۲۲۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۱۳۔

۲۳۔ فہرست ڈھاکہ یونیورسٹی ۱ : ۵ (مقدمہ)

۲۴۔ آسودگانِ ڈھاکہ ص ۲۔

۲۵۔ سہ ماہی "دانش"، اسلام آباد، شمارہ ۴، ص ۱۵۳ - ۱۵۴۔

۲۶۔ ثلاثہ غسالہ، ص ۱۵۹

۲۷۔ ایضاً، ص ۱۸۴

۲۸۔ آسودگانِ ڈھاکہ، ص ۲۔

۲۹۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۵، ۱۱۲۔

۳۰۔ دانش ۳ : ۱۵۸۔

۳۱۔ آسودگانِ ڈھاکہ، ص ۲۔

۳۲۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۴-۱۵۔

۳۳۔ ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر کا بیان، مندرجہ دانش ۳ : ۱۵۶۔

۳۴۔ افسوس کہ مجھے ثلاثہ غسالہ کا ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں شمارہ اندراج یا شمارہ طلب معلوم نہیں ہو سکا۔

Marfat.com

فہرستِ عنواناتِ کتب

اردو کتب

احسن ۲، ۲۲۰

احکام المساجد ← تنویر العینین...

اربعین ۔ ترجمہ ۳

اشرف البیان فی تکمیل الایمان ۳، ۲۲۰

اصل الاصول فی سلوک الی اللہ ۳، ۲۲۲

انشاے حمید مع رسالہ راحت العاشقین ۴، ۲۲۳

باکورۃ الادب ۔ فرہنگ ۴، ۲۲۳

برہان الموحدین ۴، ۲۲۳

بستان دانش آموز، حصہ اول ۵

بس کا روکھ ۶، ۲۲۴

بہار دانش ۶، ۲۲۴

بیت بخشی ۶، ۲۲۵

بیمار بلبل ۷، ۲۲۶

پہیلی نامہ ۸، ۲۲۷

Marfat.com

تاریخِ آثام ۸، ۲۷۷
تاریخِ اسلام ۹
تاریخِ وہابیہ و دیوبندیہ ۹، ۲۲۸
تحریرِ فتوح ۹
تحریک البنان لتریک العثمان ۱۰
تحفۃ الاتقیا فی تذکرۃ الانبیاء ۱۱
تحفۃ الاحسان وخلعۃ الاخوان ← دافع الشبہات...
تحفۂ حسامیہ ۱۲
تحفۂ حنفیہ ۱۲
تحفۃ الطالبین الی طریق الحق ۱۳
تحفۂ قادری مع سفرنامۂ خلیلی ۱۴
تحفۂ مجددیہ ۱۵
تحفۂ محبوب سبحانی ۱۵
تذکرۃ الحمام ۱۵، ۲۲۸
تذکرۃ الراشدین ۱۶
تذکرۃ المولیٰ، حصہ اوّل ۱۶
تذکرۃ المولیٰ، حصہ دوم ۱۷
ترانۂ خامہ معروف بہ مرغوب جان ۱۷، ۲۲۹
ترتیب ختم الشفا ۱۸
ترغیب التالیف ۱۸
ترغیب اللمعہ فی توحد الجمعہ ۱۹
ترکِ موالات پر مستند علمائے ہند کی رائے ۱۹
تزکیۃ التعلوب ← تزکیۃ القلوب، ترجمہ

Marfat.com

تزکیۃ النسا ۲۰

تعلیم العبادات ۲۱

تعلیم المنطق ۲۲

تفسیر سورۂ کوثر فی بیان فضائل خیر البشر ۲۳

تفسیر فتح الکریم ← مواہب المرام . . .

تفسیر مقبول ۲۳، ۲۳۰

تلخیص المسائل ۲۴، ۲۳۱

صحیح خلاصہ المسائل یا تلخیص المسائل ۲۵

تنبیہ الغافلین ۲۵، ۲۲۱

تنویر التوضیح فی حل غوامض التنقیح ۲۶

تنویر العینین فی فتاوی الجمعہ والعیدین معروف بہ احکام المساجد ۲۶

تنویر القلوب، ترجمہ = تزکیۃ القلوب ۲۷، ۲۳۲

تواریخ حیدرِ کرار ← خاوران نامہ، ترجمہ

تواریخ کشائش قلعۂ خیبر ← خاوران نامہ، ترجمہ

توشۂ خلیل ۲۷

تہذیب الاطفال ۲۸

چیچک، رسالہ ۲۸، ۲۳۲

حرز جان عارفان فی مناقب محبوب سبحان ۲۸، ۲۲۳

حسن و عشق ← گلشنِ عشق، ترجمہ

حصول الرفق باصول الرزق، ترجمہ = وظیفۂ روزی ۳۰

حکمتِ افلاطون ۳۰

خاوران نامہ، ترجمہ = تواریخ حیدرِ کرار معروف بہ تواریخ کشائش قلعۂ خیبر ۳۰، ۲۳۴

خرد افروز ← عیار دانش، ترجمہ

Marfat.com

خزائنِ کرامت ۳۱

خطبت عزیزی ←وعظ عزیزی

خلاصۃ المسائل ۳۲، ۲۳۴

خواص الادویہ ۳۳

خوبیِ قسمت ۳۳

دافع الشبہات فی جواز الاستیجار علی الطاعات الملقب بہ تحفۃ الاحسان و خلعۃ الاخوان ۳۴

دعواتِ مسنونہ ۳۴، ۲۳۵

دولتِ ہند ۳۵، ۲۳۵

دیوانِ آمیختہ ۳۶، ۲۳۶

دیوانِ اخلاص ۳۶، ۲۳۶

دیوانِ الم ۳۷، ۲۳۷

دیوانِ اوحد ۳۷، ۲۳۷

دیوانِ حسرت ۳۸، ۲۳۸

دیوانِ دردمند مع ساقی نامہ ۳۸، ۲۳۹

دیوانِ شائق ۳۹، ۲۰۴۱

دیوانِ طپان ۴۰، ۲۴۱

دیوانِ عبیدی ۴۱، ۲۴۲

دیوانِ فراق ۴۲، ۲۴۲

دیوانِ فرحت ۴۲، ۲۴۳

دیوانِ قوس ۴۳، ۲۴۳

دیوانِ کنور ۴۳، ۲۴۴

دیوانِ مخلص ۴۴، ۲۴۵

Marfat.com

دیوانِ ولا ۴۵، ۲۴۶
راحت العاشقین ← انشائے حمید
رامائن، مختصر خاکہ ← مشفقت برادری
رباعیات شہباز ۴۵، ۲۴۷
رسالہ عظیم الدین حنفی ۴۶
رشیدیہ، نوٹ ۴۷
رفیق السالکین ۴۷
رکن اعظم ۴۷
رموز الاخلاق، ترجمہ کنوز الاخلاق ۴۸، ۲۴۸
روضۃ الافادات ۴۹
رہبر گراموفون ← زمزمۂ حقانی، نغمہ حقانی
زبانِ ریختہ ۴۹، ۲۴۸
زمزمۂ حقانی معروف بہ رہبر گراموفون ۵۰
ساقی نامہ ← دیوان دردمند
سراپا سوز ۵۰، ۲۴۹
سراج القرأۃ ۵۰
سفر نامۂ بلوقیا ۵۱
سفر نامۂ خلیلی ← تحفۂ قادری
سلم العلوم. نوٹ ۵۲
سنگھاسن بتیسی ۵۲، ۲۵۰
سوالات العشرین ۵۲
سوز ابد ۵۲، ۲۵۰
شاہد عشرت ۵۳، ۲۵۱

Marfat.com

شرح مرغوب فی کشاف القلوب ← کشاف القلوب، شرح
شفاء العیل فی حکم ختم القرآن والتہلیل ۵۴
شمس العارفین ۵۴
صحیح خلاصۃ المسائل ← تلخیص المسائل
صحیفۂ شہبازیہ ۵۵
صنعت الحروف ۵۵
صولتِ عالمگیری ۵۵، ۲۵۲
طریق الرشاد فی تحقیق جواز اقامۃ الجمعہ والاعیاد فی ھذہ البلاد ۵۷
طریقۂ نقشبندیہ ۵۸
طومار اغلاط ۵۸، ۲۵۲
عیار دانش ۔ ترجمہ = خرد افروز ۵۹، ۲۵۴
غایۃ الانتباہ لمن جعل اذنہ فی قفاہ ۶۰، ۲۵۴
فتاوی حسام الذاکرین والقارئین علی رؤس المنکرین والمقلدین ۶۱
فرامش یاد ۶۲
فریاد شرف ۶۲
فضائل بسم اللہ ۶۳
فضائل رمضان ۶۴
فضیلت مکہ ۶۴
فیض معظم ۶۴
قاتل الفجار ۶۵
قاعدہ ابتدائی جدید ۶۵، ۲۵۵
قاعدہ زبان پنجابی ۶۶
قرع الضالین ← نصرۃ المسلمین ...

Marfat.com

قصائد عزیزیہ ۶۶
قصص الانبیاء، ترجمہ ← قصۂ خلاصۃ الانبیاء
قصۂ خلاصۃ الانبیاء ترجمہ قصص الانبیاء ۶۷
قصۂ جادوگر ۶۷
قطعۂ منتخب ۶۸، ۲۵۵
قواعد بے نظیر ۶۸
قلوب الفرقان فی ذکر الرحمان ۶۸
قوت الایمان ۶۹
قوت لایموت ۶۹، ۲۵۶
قول الحق ۷۰
کام کلا ۷۰، ۲۵۶
کتاب الخفا فی ذکر الضعف والضعفا ۷۱
کریما، ترجمہ ۷۲، ۲۵۸
کشاف القلوب، شرح = شرح مرغوب فی کشاف القلوب ۷۲
کشتی، رسالہ ۷۳، ۲۵۸
کلمۃ الحق ۷۳، ۲۵۹
کلیاتِ افسوس ۷۴، ۲۵۹
کلیاتِ حرق ۷۴، ۲۶۰
کلیاتِ ضیا ۷۵، ۲۶۱
کلید تاریخ ہندوستان ۷۶
کلیلہ ودمنہ، حل = مفتاح الخزانہ ... ۷۷
کنز تواریخ ۷۷، ۲۶۱
کنوز الاخلاق ← رموز الاخلاق، ترجمہ

Marfat.com

کوکب دری ۷۸

کونل ۷۹

گلدستۂ خیال ۸۰، ۲۶۱

گلدستۂ نشاط ۸۱، ۲۶۳

گلزارِ ظرافت و سعادت ۸۱

گلزارِ نعت ۸۲، ۲۶۳

گلستان، ترجمۂ ۸۳

گلشن عشق، ترجمۂ حسن و عشق ۸۴

لالی صدیقیہ ۸۴

لطائف شافیہ بر تردید تحریفات مرضیہ غلو و تحریفات وہابیہ ۸۵

لطائف المثانی لمختصر المعانی ۸۵، ۲۶۴

لطائف ہندی ۸۶، ۲۶۴

لغات اربعہ ۸۶

لونِ کلب ۸۷، ۲۶۵

مائتہ عامل ۸۷

مثنوی چندان ۸۸

مثنوی راجہ ۸۸، ۲۶۶

مثنوی نجم نظم بختیاری ۸۹

مجمع الصنائع ۸۹، ۲۶۶

مجموعہ نقلیات ۹۰، ۲۶۷

مچھلی نامہ ۹۰

مخبر الواقعات ۹۱

مختصر الاشتقاق ۹۲، ۲۶۷

Marfat.com

مختصر جغرافیہ ۹۳
مختصر المعانی، نوٹ ۹۳
مخزن الفتاوی ۹۴
مذہب عشق ۹۴، ۲۶۸
مراتب الدین ۹۴
مراۃ الحق ۹۵
مرغوب جان ← ترانۂ خامہ
مسائل ضروریہ ۹۵
مشفقتِ برادری ۹۶، ۲۶۸
معراج نامہ ۹۶
مفتاح الجنۃ ۹۷
مفتاح الخزانہ فی حل کلیلہ و دمنہ ← کلیلہ و دمنہ، حل
مفتاح المنتخبات ← منتخباتِ جدیدہ فارسی، ترجمہ و شرح
مفید المعین ۹۷
مفید القاری ۹۸
مفید الواعظین ۹۹
مقامات محبوب سبحانی ۹۹
مقامع المبتدعین ۱۰۰
ملخص العقائد ۱۰۰، ۲۶۹
منتخباتِ جدیدہ فارسی، ترجمہ و شرح = مفتاح المنتخبات ۱۰۰
منظومۂ اختر در نعت سید البشر ۱۰۱
منہاج المؤمنین من احادیث سید المرسلین ۱۰۱
موعظۂ حسنہ ۱۰۳، ۲۷۰

Marfat.com

مواہب المرام فی تفسیر الاحکام معروف بہ تفسیر فتح الکریم ۱۰۲
مولد صمدانی ۱۰۴
نزہتہ القاری ۱۰۴
نسخۂ دلکشا ۱۰۵، ۲۷۰
نصاب المسائل ۱۰۷
نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین معروف بہ قرع الضالین ۱۰۷، ۲۷۱
نظارۂ فانی ۱۰۹
نظم معطر ۱۰۹
نعت احمد ۱۱۰
نعت عزیزی حصہ اول ۱۱۰
" " حصہ دوم ۱۱۰
نعت ہی نعت ۱۱۱
نغمۂ حقانی معروف بہ رہبر گراموفون ۱۱۱
نغمۂ عندلیب ۱۱۲، ۲۷۱
نوابی دربار ۱۱۲، ۲۷۲
نو بہار کلکتہ ــــ نونہال روشن
نور الانوار، نوٹ ۱۱۲
نور ایمان فی فضائل شہر رمضان ۱۱۳
نونہال روشن عرف نو بہار کلکتہ ۱۱۳
وسیلۃ الرزق ۱۱۳
وسیلۂ محبوب سبحانی ۱۱۴
وشاح الدلائل ۱۱۴
وظیفہ روزی ــــ حصول الرفق باصول الرزق، ترجمہ

Marfat.com

وعظ بے نظیر ← ہدیۂ ضمیر
وعظ عزیزی مع خطبت عزیزی ۱۱۵
ہادی العقائد ۱۱۵، ۲۷۳
ہدایۃ الاسلام ۱۱۵، ۲۷۳
ہدایۃ التمیذ الی مدارج الترجمہ ۱۱۶
ہدایۃ الوریٰ فی اثبات الجمعہ فی القریٰ ۱۱۶
ہدیۂ ضمیر معروف بہ وعظ بے نظیر ۱۱۷
ہیضہ وطاعون، رسالہ ۱۱۷، ۲۷۴
یادگارِ صحیفہ ۱۱۷

فارسی کتب

احسن الانشا ۱۲۰
احکام عشر وخراج دمالکان زمین وبیان عاشر وآنچہ متعلق بآن است ۱۲۰، ۲۷۵
اشتقاق ۱۲۰، ۲۷۵
انشاے بشیر معروف بہ مکتوب دلپذیر ۱۲۱
انشاے جان بخش ۱۲۱
ایکٹ ہشتم ۱۸۵۹ء، ترجمہ ۱۲۱
ایکٹ نہم، دہم، یازدہم، چہاردہم ۱۸۵۹ء، ترجمہ ۱۲۲
بحر العبارت ۱۲۲، ۲۷۵
بدء الامالی، شرح ← مصباح الجنان
" " ← نظم العقائد
بدا سندر ۱۲۳
بدر الشروح ۱۲۴، ۲۷۶

Marfat.com

برء الامراض ۱۲۵

برہان العارفین ۱۲۵

بیرنگ نامہ ۱۲۵، ۲۷۶

پندنامۂ بہرامی ۱۲۶، ۲۷۷

پندنامۂ حشمت ← دفتر منفعت

پندنامۂ کاظم ۱۲۷

تاریخ جلالی ← سہیل یمن

تاریخ حسینی دالان ۱۲۷

تاریخ سلاطین افاغنہ ۱۲۸، ۲۷۸

تاریخ کشمیریان ڈھاکہ ۱۲۹، ۲۷۸

تاریخ نصرت جنگی ۱۲۹، ۲۷۹

تبصرۃ الاطفال ۱۲۹

تبصرۃ النحو ۱۳۰

تجارب صحیحہ ۱۳۱، ۲۸۰

تحفۃ الاحباب ۱۳۱، ۲۸۱

تحفۂ مجددیہ ۱۳۱

تحفۃ المحسنین ۱۳۱، ۲۸۱

تحفۃ الودایع فی حل دقائق الوقایع ۱۳۲، ۲۸۱

تخفیف ہمزہ و اعلال و ادغام ۱۳۲

تذکرۂ یوسف علی خان ۱۳۲، ۲۸۱

تراند. رسالہ ۱۳۳

ترجمۂ خلاصۃ الحساب ۱۳۳، ۲۸۲

ترجمۂ رسائل حکمیہ ۱۳۴

Marfat.com

ترجمۂ کتاب الجنایات ۱۳۴، ۲۸۲

ترجمۂ کتاب الحدود ۱۳۵، ۲۸۲

تعلیم اشرف ۱۳۵

تفسیر قرآن ۱۳۵

تنویر القلوب ۱۳۵، ۲۳۲

جبروت نامہ ۱۳۶، ۲۸۳

جواہر خمسہ ۱۳۶

حدیقۃ الارشاد ۱۳۶، ۲۸۳

حکایت زن و مرد غریب ۱۳۶، ۲۸۳

حل دیوانِ علی ۱۳۷

حل مقامات حریری ۱۳۷

حملۂ حسینی ۱۳۷، ۲۸۴

خزائن ترانہ ۱۳۸

خلاصۃ الافکار ۱۳۸، ۲۸۴

خلاصۃ الحکمۃ ۱۳۸، ۲۸۵

خورشید جہان نما ۱۳۹، ۲۸۵

داستان بخت یار ۱۴۰، ۲۸۶

دبستان دانش ۱۴۰

دُرِّ مکنون ۱۴۱

دستور عشق ۱۴۱، ۲۸۶

دستور العمل ۱۴۱، ۲۸۶

دستور مبتدی ← مفید الانشا

دفترِ منفعت معروف بہ پندنامہ حشمت ۱۴۱

Marfat.com

دیوانِ آزاد ۱۴۲، ۲۸۷

دیوانِ اذکی ۱۴۲

دیوانِ بہرام سقا ۱۴۳، ۲۸۸

دیوانِ توفیق ۱۴۳، ۲۸۸

دیوانِ جمیل ۱۴۳

دیوانِ جودت ۱۴۴

دیوانِ حامد ۱۴۵

دیوانِ خادم ۱۴۵، ۲۸۸

دیوانِ خلاق ۱۴۶

دیوانِ ریحان ۱۴۶

دیوانِ سلطان ۱۴۷، ۲۸۹

دیوانِ عاشق ۱۴۸

دیوانِ فاضل ۱۴۹

دیوانِ ہجری ۱۴۹، ۲۸۹

راہِ جنت ۱۵۰، ۲۸۹

ردّ المعقول ۱۵۰، ۲۸۹

رسالہ النکاح و الطلاق حالا یقع فی حالتہ الغضب دیباج عند عدم موافقتہ الاخلاق ۱۵۰

رقعاتِ مومن ۱۵۱، ۲۹۰

رموز الاخلاق ۱۵۱، ۲۹۰

روایتِ المصطفیٰ من ازہار المرتضیٰ ۱۵۲، ۲۹۱

ریاض السلاطین ۱۵۲، ۲۹۱

ریاض القلوب ۱۵۳

ریحانۃ الانشا ۱۵۳

Marfat.com

سفینۂ منتخب ۱۵۳، ۲۹۲
سفینۂ نوح ۱۵۳
سلوک سالکان ۱۵۴
سوالات نعیم الدین محمد ۱۵۴، ۲۹۲
سوانح اکبری ۱۵۵، ۲۹۳
سہیل یمن، تاریخ جلالی ۱۵۶، ۲۹۳
سیر سرورتی ——— کارنامۂ حیدری
شجرۃ الاضافت ۱۵۸
شجرۂ طریقۂ علیہ ۱۵۹
شرح دیوان علی ۱۵۹
شرح دیوانِ متنبی = محیتی ۱۵۹، ۲۹۳
شرح سبعہ معلقہ ۱۶۰، ۲۹۴
شرح قصائد عرفی ۱۶۰، ۲۹۴
شرح گلستان ۱۶۰، ۲۹۵
شرح المعلقات الاربعہ ۱۶۱
شکرستان ۱۶۱، ۲۹۵
شگرف بیان ۱۶۱، ۲۹۵
صبح صادق ۱۶۲، ۲۹۶
صحت اللغات ۱۶۲
صحیفۃ الاعمال ۱۶۲، ۲۹۶
صرف فارسی ۱۶۳
ضرب امثال علی وجوہ اخوان ۱۶۴، ۲۹۶
ضوابط فارسی، حصہ اول ۱۶۴، ۲۹۷

Marfat.com

ضوابط فارسی، حصّہ دوم ۱۶۵
طبقہ محسنیہ ۱۶۵، ۲۵۷
رسالۃ العروض والقوافی ۱۶۶
عقود فارسی، حصّہ اول ← ضوابط فارسی
غم ماہ پیکر ۱۶۶
فارسی نامہ ۱۶۷
فارسی نامہ ۱۶۸
فتح عبریہ ۱۶۸، ۲۹۷
فرہنگ القاب ۱۶۹
فرہنگ عزیز الصبیان ۱۶۹
فرہنگ منتخب اسد ۱۶۹
فریاد عاصی ۱۷۰
فضائل العلوم ۱۷۱
فواد الفواد ۱۷۱
فوائد شمسیہ ۱۷۱
فوائد المبتدی ۱۷۳، ۲۹۸
فیوضات غوثیہ ۱۷۳
قانونِ اول ۱۷۹۳ء ۱۷۴
قانونِ دوم ۱۷۹۳ء ۱۷۵
قانونِ سوم ۱۷۹۳ء ۱۷۵
قانونِ چہارم ۱۷۹۳ء ۱۷۵
قانونِ پنجم ۱۷۹۳ء ۱۷۵
قانونِ ششم ۱۷۹۳ء ۱۷۶

Marfat.com

قانون ہفتم ۱۷۹۳ء ۱۷۶

قانون ہشتم ۱۷۹۳ء ۱۷۷

قانون نہم ۱۷۹۳ء ۱۷۷

قانون دوازدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۸

قانون سیزدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۸

قانون چہاردہم ۱۷۹۳ء ۱۷۸

قانون پانزدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۸

قانون شانزدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۸

قانون ہفدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۹

قانون ہجدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۹

قانون نوزدہم ۱۷۹۳ء ۱۷۹

قانون بستم ۱۷۹۳ء ۱۸۰

قانون بست ویکم ۱۷۹۳ء ۱۸۰

قانون بیست ودوم ۱۷۹۳ء ۱۸۱

قانون بیست وسوم ۱۷۹۳ء ۱۸۱

قصائد منتخب ۱۸۱، ۲۹۹

قصۂ تاج الملوک ۱۸۲، ۲۹۹

قواعد فارسی ۱۸۲، ۳۰۰

قیامت نامہ ۱۸۲، ۳۰۰

کارنامۂ حیدری = سیر سرورتی = مآثر صفدری ۱۸۳، ۳۰۰

کنز السعادۃ ۱۸۳

گرد پاہنگ غالب ۱۸۴

گلدستۂ محبت ۱۸۵، ۳۰۱

Marfat.com

گلشن صبیان ۸۶ ، ۳۰۰
گلشن نفضل ۱۸۶
مثنوی گنج راز ۱۸۶، ۳۰۱
گوہر دانش، حصہ اوّل ۱۸۷
مثنوی لطیفہ ۱۸۷
مآثر صفدری ← کارنامۂ حیدری
مجموع الفتاوی ← واقعات ودوری
مجموعۃ الانشا ۱۸۸، ۳۰۲
محامد حیدری ۱۸۹، ۳۰۲
مختصر مفید ۱۸۹، ۳۰۳
مختصر مفید (مکرّر اندراج) ۱۹۰
مخزن الاخلاق ۱۹۱، ۳۰۳
مخزن حقیقت، حصہ اوّل ۱۹۱
مخزن حقیقت، حصہ دوم ۱۹۱
مخزن الفتاوی ۱۹۱
مرآۃ الاحوال ۱۹۲
مسدس حامد ۱۹۲
مسلک الاحناف فی مسائل الاعتکاف ۱۹۳
مصباح الجنان ۱۹۴
مظفر نامہ ۱۹۴، ۳۰۴
مظہر معمّا ۱۹۴، ۳۰۴
معیار الامراض ۱۹۶
معیار المنطق، شرح میزان المنطق ۱۹۶

Marfat.com

مفتاح التہجی ۱۹۶
مفید الانشا معروف بہ دستور المبتدی ۱۹۷
مفید الصبیان ۱۹۷، ۳۰۵
منتخب مثنویات و دیوانات ۱۹۸
میزان المنطق، شرح ــــ معیار المنطق
ناظورہ جان فزا ۱۹۸
نالۂ حسینی ۱۹۸
نجاۃ النحاۃ ۱۹۹، ۳۰۵
نجم السعادت ۲۰۰
نسیم السحر = ہدیۃ الاولی الالباب یعنی رقعات اختر و اصحاب ۲۰۰
نشاۃُ الطالبین ۲۰۰
نظم العقائد ۲۰۱
نقد الجواہر ۲۰۱
نہال خیال ۲۰۱
واقعات ورودی = مجموع الفتاوی ۲۰۲، ۳۰۶
وقایۃ الصرف ۲۰۲
ہدیۃ الاولی الالباب ــــ نسیم السحر
ہفت آسمان ۲۰۳، ۳۰۶

عربی کتب

الارشاد الی تربیۃ الاولاد ۲۰۶
باکورۃ الادب ۲۰۶
براہین قطعیہ ۲۰۶

Marfat.com

بستان الادب ۲۰۶
بسیط ... ۲۰۷
تحفۃ العرب والعجم فی مدح سید ولد آدم ۲۰۷
تحقیق الاضابیر فی سماع المزامیر ۲۰۷
تسہیل الفرائض ۲۰۷
تعلیم الفرائض ۲۰۸
تمرین الطلاب لحصول الآداب ۲۰۸
تیسیر المنطق ۲۰۹
حاشیۂ بدیع المیزان ۲۰۹
حزب الارواح ۲۰۹
خطب النبی والصحابہ ۲۱۰
درایۃ الادب فی لسان العرب ۲۱۰
سوانح النعم فی تفسیر الجزء عم ۲۱۰
شرح بدیع المیزان ۲۱۱
شرح سلم العلوم ۲۱۱، ۳۰۸
صروزۃ المسلمین فی الصلوٰۃ علی سید المرسلین ۲۱۱
ضمیمہ درایۃ الادب ۲۱۲
طرائف الازہار فی سیر الفلاسفۃ الکبار ۲۱۲
قانونِ الٰہی ۲۱۳
کنایات (کفایات) منوری ۲۱۳
لُبّ الاعراب ۲۱۳
لؤلؤ المکنون فی الامثال اللتی تمثل بہا الامین المامون ۲۱۳
مرقاۃ الادب ۲۱۴

Marfat.com

مصباح اعظم ومفتاح الحکم فی مدح سیّد العرب والعجم ۲۱۴
مفتاح الادب، حصہ اوّل ۲۱۳
مفتاح الادب، حصہ ثانی ۲۱۵
مفتاح الادب ۲۱۵
منتخبات البہیہ فی لسان العربیہ ۲۱۵
نخبۃ العلوم ۲۱۶
نسیم الحرمین الشریفین ۲۱۶
نفحۃ الادب ۲۱۶
ھدایۃ الادب ۲۱۷
ھدایۃ التلمیذ الی مدارج الترجمہ ۲۱۷
وصیۃ النبیؐ ۲۱۷

Marfat.com

Marfat.com

ثلاثہ غسّالہ

اُردو کُتب

Marfat.com

احسن (ص ۱۶۱)

اردو ناول۔ کلکتے کے نامور گریجوایٹ کی داستانِ عشق و محبت از مولوی بدرالزمان بدر سابق ایڈیٹر "تنویرالشرق" کلکتہ، حال اڈیٹر "کوا پریٹو سوسائٹیز بنگال" کی تصنیف۔

محبی بدر سنہ میں کلکتے میں پیدا ہوئے[1] کلکتہ مدرسہ کے اینگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ سے انگریزی کی تعلیم حاصل کی۔ فارسی اور اردو زیادہ تر گھر کی حاصل کردہ ہے۔ شعروشاعری کا مشغلہ بچپن سے ہے۔ شرفِ تلمذ جناب شمس مرحوم سے حاصل ہے۔ قلم کی رفتار نظم و نثر دونوں میں یکساں ہے اور سب سے بڑا کمال ان کا انگریزی نظموں کو اردو جامہ پہنانا ہے۔ مولانا شرر لکھنوی مرحوم بھی" دلگداز" میں اس کی داد دے چکے ہیں۔ حضرت بدر کی ذہانت اور محنت پسندی خرقِ عادت ہے کہ آڈٹ جیسی خشک خدمت کے بعد بھی وہ شعروشاعری کا چرچا رکھ سکے ہیں۔ خاص کر جب یہ خیال کیا جائے کہ ان کو مہینوں اردو بولنے کا موقع تک نہیں ملتا ہے۔

احسن کا ایک حصہ ۱۹۸ صفحے میں شوکت المطابع میرٹھ میں ۱۹۰۷ء میں چھپا اور دوسرا حصہ عنقریب ڈھاکہ سے شائع ہوگا۔

اس ناول میں جہاں جہاں انہوں نے ضرورت سے کلکتہ کی خاص زبان کا چربہ اتارا ہے کمال کیا ہے۔

بدر بڑی خوبیوں کی ہستی ہیں۔ دوست پرست۔ وضع دار اور اپنے احباب کے عاشق ہیں۔ سلمہ والبقاہ۔ جب وہ کلکتے سے "تنویرالشرق" نکالتے تھے اور میں ڈھاکہ سے "المشرق"، ہر دونوں کی معاصرت نے مغایرت کی جگہ دوستی پیدا کی اور الحمد للہ اب تک ہے۔

افسوس ۱۹۳۵ء میں بعارضہ فالج کلکتے میں رحلت فرمائی۔ خدا بخشے بڑی خوبیوں کے آدمی تھے۔

---

[1] مصنف نے سال ولادت نہیں لکھا۔ ع۔ ن۔

Marfat.com

اولہ: بترانۂ ہوس طرب تہی از خود یم و پُر از طلب
چو دمد ز ضعف صفیر نے بجز اینکہ نالہ فزوں کند

احکام المساجد ___ تنویر العینین فی فتاوی الجمعہ والعیدین

اربعین، ترجمہ (ص ۱۹۳)

حضرت شاہ ولی اللہ دہلوی قدس سرہ العزیز کی چہل حدیث کا ترجمہ از سید عبداللہ خلف سید بہادر علی حسینی ساکن چھچھڑا متعلقہ ہوگلی۔ یہ ترجمہ حامل المتن "تفسیر مقبول" کے ساتھ چھپا ہے۔ چھوٹی چھوٹی حدیثیں یاد کرنے کے لیے بہترین اربعین ہے۔

۱۶ صفحات، مطبوعہ احمدی چھچھڑا، ۱۲۶۷ھ

اولہ: پہلے حمد اور درود کے یہ چالیس حدیثیں ہیں۔

اشرف البیان فی تکمیل الایمان (ص ۲۵۳)

اردو...! ترجمہ۔ از حکیم اشرف علی مست رئیس سلہٹ۔ ۱۲۹۱ھ میں چھپی تھی ا... ب ملتی۔ مست کا مختصر حال دوسری جگہ ملاحظہ فرمائیے ۲ نقل عبارت سے قاصر ر...۔

... صل الاصول فی سلوک الی اللہ (ص ۱۶۲)

فارسی میں بیانِ تصوف ہے۔ مگر اخیر میں اذکار کی توضیح اردو میں ہے ... از ... مو... عبدالرحمٰن عرف لعل میاں مرحوم علی نگر، قصبہ گر ... پاڑہ تھانہ مانک گنج ڈھاکہ کے ... سے تھے۔ ۱۲۱۱ھ، محرم کو تصنیف سے فراغت ملی ہے۔ اب تک یہ کتاب ... محترمی خان صاحب مولوی سعید الرحمٰن بی لے ریٹائرڈ ڈپٹی مجسٹریٹ کے پاس ... ہے۔

اولہ: الحمد للہ الذی نور قلوب اولیاء بانوار العرفان۔ والصلوٰۃ والسلام علی محمد ن الذی انزل علیہ القرآن۔

ا۔ ... ۲۔ دیکھیے، رسالہ کشتی صفحہ ۳۔

Marfat.com

انشائے حمید مع رسالہ راحت العاشقین (ص ۱۶۳)

اردو زبان میں مولوی حافظ عبدالحمید حمید مرحوم نے مجموعہ خطوط لکھا ہے۔ تین فصل میں ۱۷ صفحے کا رسالہ ہے۔ پھر ۱۶ صفحہ میں رسالہ" راحت العاشقین" کے نام سے ان کے (کی) چند نعتیہ غزلیں ہیں۔ مطبع شوکت الاسلام لکھنؤ میں ۱۳۰۹ھ میں چھپا۔

حافظ صاحب مرحوم حاجی محمد قابل کے لڑکے تھے اور اس شہر ڈھاکہ کے صلحا اور اہل عمل لوگوں میں سے تھے۔ مولانا محمد عارف صاحب ولایتی کے مرید و خلیفہ تھے۔ تعلیم معمولی تھی لیکن پرہیزگاری اور تقویٰ نے لوگوں میں ان کو بہت مقبول بنا دیا تھا۔ سنہ میں انتقال فرمایا۔ اللہ مغفرت کرے کہ بہت خوش اخلاق آدمی تھے۔ بچپن میں میں نے ان کو دیکھا تھا۔

اوّل از انشائے حمید:

ہزار ہزار آفرین اس دبیر یکتا کو سزاوار ہے۔ الخ۔

ابتدا از رسالہ راحت العاشقین:

کروں پہلے حمدِ خدائے جہان
کہ ہے جس کے قبضے میں کون و مکان

باکورۃ الادب۔ فرہنگِ (ص ۲۸۲)

اسی رسالہ باکورۃ کی فرہنگ الفاظ اردو زبان میں، متعدد بار چھپی۔ بہت مقبول ہے افسوس ہے کہ مصنف کا نام معلوم نہ ہوسکا۔ غالباً ڈھاکہ کے کسی مولوی صاحب نے اسے بنایا تھا۔ پبلشر نے بھی نام بتانے سے احتراز کیا۔

اوّلہ: پہلا سبق۔ اب باپ، اخ بھائی۔ الخ۔

برہان الموحدین (ص ۱۶۴ و ۱۶۵)

از حاجی اللہ بخش ابن محمد مہدی مجموعہ دار زمیندار سلہٹ، شاگردِ مست مرحوم۔ ان ۔ سنہ درج نہیں کیا۔ ع۔ ن

Marfat.com

کے ورثا کے قبضہ میں قلمی رسالہ ہے۔ تفصیل معلوم نہیں۔

بستان دانش آموز۔ حصہ اول (ص ۲۲۵و۲۲۶)

طبعیات قدیم وجدید کو سمو کر مولانا عبید اللہ العبیدی مرحوم نے اردو میں یہ رسالہ تحریر فرمایا ہے زبان ایسی پیاری کہ بچہ بھی سمجھ لے۔ علوم قدیمہ کے ساتھ نئی معلومات بیان کرتے ہیں اور ایسے دلچسپ انداز سے کہ حیرت ہوتی ہے۔ اس رسالہ کی آج بھی ایسی ضرورت ہے اور میری رائے ہے کہ قدیم مدارس میں ترمیم کر کے پھر سے داخلِ نصاب کیا جائے۔ مولانا مرحوم نے یہ رسالہ ۱۸۷۱ء میں تحریر فرمایا ہے جب کہ وہ ہوگلی کالج میں عربک پروفیسر تھے۔

توضیح کے لئے فہرستِ ابواب نقل کرتا ہوں [مگر اپنی زبان میں]

بیانِ موجودات، خواص اجسام، خاصیت عدمِ تداخل، خاصیتِ بُعد، خاصیتِ شکل، خاصیتِ قبول انقسام، خاصیت قوۃ تدافع، خاصیت تجاذب، شکل وحرکت زمین، بیانِ ہوا، بیانِ ابر، باران، شبنم، برف، بجلی، کڑک، بیان قوس قزح، بیان زلزلہ، بیان نظام عالم، گہن، چاند کا گھٹنا بڑھنا، نظام فیثا غورث وبطلیموس کا مقابلہ وترجیح، حرکت زمین کے اعتراض کا جواب، موالید ثلاثہ، حواس خمسہ۔ حیوان ناطق وغیر ناطق۔ عقل سلیقہ۔ نفس نباتی انسان حیوانی

۶۸ صفحات تقطیع خورد، مظہر العجائب پریس، کلکتہ، ۱۸۷۱ء۔

اولہٗ: زمین سے لے کر آسمان تک جتنی اشیاء نظر میں آتی ہیں ان سب کو موجودات اور مخلوقات اور مصنوعات اور کائنات کہتے ہیں۔

بس کا روگ (ص ۱۶۶و۳۲۲)

بنکم بابو[۱] مشہور بنگالی ناولسٹ کے ناولوں کا ترجمہ بہت لوگوں نے کیا ہے اور خود

۱۔ دوسرے اندراج بمطابق صفحہ ۳۲۲ میں بنکم چندر چترجی لکھا ہے۔ ع۔ ن۔

Marfat.com

"بشا برکھا" کا بھی اردو زبان میں اس سے پہلے دو بار ترجمہ ہو چکا ہے۔ لیکن یہ ترجمہ میرے مخدوم محترم خان بہادر مولانا قدر علی خان صاحب رامپوری سابق صدر شعبۂ فارسی ڈھاکہ یونیورسٹی نے کیا ہے۔ مولانا نے یہ دکھلایا ہے کہ اردو زبان بلا عربی آمیزش کے بھی پیاری ہو سکتی ہے۔ بلکہ عربی اور فارسی کی زیادہ آمیزش زبان کی شیرینی غارت کر دیتی ہے۔ اس کا مختصر دیباچہ اس لئے نقل کرتا ہوں کہ وہ خود اس دعویٰ پر دلیل ہے۔

۲۶۵ صفحات، مطبوعہ مسلم اتشی پریس ڈھاکہ۔

دیباچہ[۲]

بہار دانش - اردو (ص ۱۶۸ و ۱۶۹)

یعنی ترجمۂ بہار دانش از مرزا محمد اسماعیل عرف مرزا جان طپش دہلوی۔ طپش جن دنوں نواب شمس الدولہ نائب ناظم ڈھاکہ کے ساتھ کلکتہ میں قید تھے یہ مثنوی اسی عہد میں لکھی ہے۔ اب تک نہیں چھپی ہے۔ فہرست کتب خانۂ اودھ سے پتہ لگتا ہے کہ طپش نے مسٹر ڈبلیو ہنٹر اور مسٹر ٹیلر کے نام اس مثنوی کو معنون کیا ہے۔ ۸۰۰ صفحات

اول،

بیاں کیا کروں حمد پروردگار
کہ عجز بیاں سے ہوں بس شرمسار

رسالہ بیت بحشی (ص ۲۵۲)

اردو کا نظم، جناب خواجہ عتیق اللہ صاحب عرف شہزادہ میاں مرحوم متخلص بہ شیدا جہانگیر نگری نے اپنے صاحبزادہ بلند اقبال خواجہ محمد معظم کے لئے ۱۹۰۸ء میں نظم فرمائی۔ اشعار کا خاتمہ "لام" پر ہوتا ہے اگرچہ ابتدا بترتیب حروفِ تہجی ہے۔

۲۔ مصنف نے دیباچہ نقل نہیں کیا۔ ع۔ ن۔

Marfat.com

غیر مطبوعہ قلمی، ۱۳ صفحات۔

اولہ: اے خدائے پاک ذات و بے مثال
توہی ہے بندہ نواز و ذوالجلال

بیمار بلبل (ص ۱۶۷ و ۱۷۰)

اردو ناٹک ہے۔ مصنف اس کے ماسٹر احمد حسین صاحب وافر جہانگیر نگری ہیں۔ ماسٹر صاحب مدرسۂ محسنیہ کے انگلو پرشین ڈیپارٹمنٹ کے انگلش ٹیچر تھے۔ جب جناب نساخ ڈھاکہ میں ڈپٹی کلکٹر تھے اور ان کے دم سے شعر و سخن کا بازار گرم تھا وافر مرحوم باوجودِ کم سنی شریکِ بزم رہتے تھے۔ وہ بنگلہ، انگریزی، فارسی، اردو، ہندی زبانوں میں شعر کہتے تھے اور اردو، فارسی میں اصلاح نساخ مرحوم سے لیتے تھے۔ عنفوانِ شباب میں خواجہ صبا مرحوم کی پوتی کے ساتھ شادی ہوئی اور کچھ ہی دنوں کے بعد دیوانگی شروع ہوئی۔ اخیر میں ڈھاکے کے پاگل خانہ میں داخل کر دیے گئے تھے۔ وہیں آج کئی برس ہوئے انتقال ہوا۔ بڑے ذہین اور ذکی تھے۔ غلط اردو بولنے سے شاگردوں کو بہت تنبیہہ کرتے تھے۔ ہر زبان کے تلفظِ صحت کا بہت خیال رکھتے تھے۔ ان کے ایسے شاگرد نہیں ہیں جنہوں نے ان کی قمچی نہیں کھائی ہے۔ یہ فقیر بھی ایامِ طالب علمی میں جغرافیہ کے سبق میں ایک بار پٹ چکا ہے۔

ڈھاکہ میں کیا ہندو اور کیا مسلمان، دونوں میں ناٹک دیکھنے اور ناٹک کھیلنے کا شوق ایک زمانے میں جنون کے حد تک پہنچا تھا۔ ہر ایک محلے میں اس کا چرچا تھا۔ خود درو شاعری اس کی پشت پناہی کرتی تھی۔ وافر مرحوم کی جوانی ان کو اس طرف ہی لے گئی اور انہوں نے ایک اچھا ناٹک بہت کم زمانے میں لکھ کر اپنے محلہ والوں کو دے دیا۔ چنانچہ یہ "بیمار بلبل" اس زمانے میں سٹیج بھی ہوا اور اس کے بعد بھی کئی بار کھیلا گیا بلکہ اب تک کبھی کبھی کھیلا جاتا ہے۔ دیباچہ میں ایک جگہ کہتے ہیں کہ زبان کی خامی نظر آتی ہے وہ قصداً ضرورتِ ناٹک کے بنا پر کی گئی ہے ورنہ مصنف اس خامی کو دور کرنے پر قادر ہے۔

اخیر میں وافر مرحوم کی کچھ غزلیں ہیں اور ان کی شاگردوں کی تاریخ ہائے تصنیف۔

Marfat.com

لیکن یہ معلوم ہے کہ یہ سارے شاگرد شعروشاعری سے معرّا تھے۔
مطبع محمدی ڈھاکہ میں ۱۸۶۷ء میں چھپی۔ ۴۰ صفحات۔
اولہٗ : بعد حمد خدائے عزوجل ونعت احمد مرسل ہیچ میرز سراپا قصور شیخ احمد حسین متخلص بہ وافر۔

پہیلی نامہ (ص ۳۲۹ و ۳۳۰)

از خواجہ عبدالرحیم لنگ متخلص بہ اثیم از خاندان خواجگان ڈھاکہ۔ [اثیم کا حال کہیں اور درج ہے]۔ اثیم مرحوم کو دیگر کمالات کے ساتھ پہیلی، کہہ مکرنی، اور معمّا کا بھی شوق تھا اور واقعہ یہ ہے کہ انہوں نے پہیلیوں میں عجب کمال پیدا کیا تھا۔ "پہیلی نامہ" میں اپنے اور دوسروں کی پہیلیاں جمع کیں (کی) ہیں جن کی تعداد ہزار سے زیادہ ہے۔
کتاب اب تک نہیں چھپی۔ ان کے بعض عزیزوں کے پاس موجود ہے۔
ابتدا : در بیاض زعفشانِ آسمان
مدّ بسم اللہ کشید از کہکشان

تاریخ آشام (ص ۱۷۱)

اردو۔ فتح عبریہ [فتح العبریہ] کا اردو ترجمہ حسب الحکم ڈاکٹر جان گلکرسٹ میر بہادر علی حسینی ملازم فورٹ ولیم کالج کلکتہ نے کیا اور کلکتہ ہی میں ۱۸۰۵ء میں چھپا۔ ایک قلمی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے کتب خانہ میں میں نے دیکھا تھا۔
اولہٗ:[۲]

۱۔ دیکھیے، قلوب الفرقان فی ذکر الرحمٰن
۲۔ مصنف نے آغاز نقل نہیں کیا۔ ع۔ ن۔

Marfat.com

تاریخ اسلام ۔ حصہ اول (ص ۱۷۲)

اردو میں سیرت نبویہ پر مختصر رسالہ ہے ۔ طلباء کے لیے بہت مفید از محترمی ڈاکٹر ابو المکارم فضل الوہاب صاحب مہتمم کتب خانہ مدرسۂ عالیہ کلکتہ ۔

۸۵ صفحات ، تقطیع خورد ، ناماپی بھاکر پریس ، کلکتہ ، ۱۹۳۴ء

اولہ ، عرب ایک ملک ہے جو برّ اعظم ایشیا کے جنوب مغرب میں واقع ہے ۔ اس کے شمال کی جانب صحرائے شام ، مشرق کی طرف فارس ، جنوب کی طرف بحر ہند اور مغرب کی طرف بحیرۂ قلزم ہے ۔

تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ (ص ۱۷۳)

مرتبہ منشی لعل خان مدارسی مقیم و مدفون کلکتہ ۔ منشی صاحب مولانا احمد رضا خان بریلوی مرحوم کے پُرجوش خلیفہ اور ان کے خاص قسم کے لٹریچر کی اشاعت و تقسیم (کے) ذمہ دار تھے ۔ کچھ دن ہوئے انتقال ہوا ہے ۔

اردو میں وہابی دیوبندیوں کے تردید میں ضخیم رسالہ ہے ۔ [دیوبندیوں کو وہ اور ان مرشد وہابی کہتے ہیں] ۔

۹۶ صفحات ، مطبوعہ کلیمی پریس کلکتہ ، ۱۳۴۳ھ

اولہ : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین شفیع المذنبین محمد و آلہ الطیبین واصحابہ الطاہرین ۔ الخ

تحریر فتوح (ص ۱۷۴)

اردو ۔ کلکتہ میں آج (سے) پچیس تیس برس پہلے دو جھنڈ بند شاعر حشمت اور شمیم کا دور دورہ تھا اور دونوں کے تلامذہ میں خوب نوک جھونک رہتی تھی ۔ محبوب علی محبوب اور صداقت حسین اکشمیری نے مولوی عبد الاحد مرحوم حشمت کے کلام پر ایرادات شائع

۱ - حاشیہ اگلے صفحہ پر

Marfat.com

کیا تھا۔ محبوب کئے (رسالے کا نام)[1] "توضیح ملیح" اور صداقت کے رسالے کا نام "عنوان دلخراش تھا۔ تحریر فتوح، توضیح ملیح کا جواب ترکی بترکی ہے اور آخیر میں حشمت مرحوم کے اشعار اور اپنے اشعار بھی چیلنج کے ساتھ شائع کیے ہیں کہ مدعی اعتراض کرے۔ اس ہنگامہ آرائی کی ایک یادگار رسالہ "نشیب وفراز" بھی ہے جو میری نظر سے نہیں گذرا۔

۴۸ صفحات، مطبوعہ سیدی کلکتہ، ۱۳۱۲ھ۔

اولہ، الحمد للہ الذی خلق آدم وعلمہ الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملائکۃ فقال لہم مشیراً الی ارتفاع شانہ۔ الخ

تحریک البنان لتریک العثمان (ص ۱۸۱)

زبان اردو۔ نماز مغرب کے بعد صلوٰۃ الاوابین بیٹھ کر پڑھی جائے یا کھڑے ہو کر؟ اس مولانا محمد حامد سوداراجی خلف مولانا کرامت علی مغفور نے "المغتنم" نام ایک رسالہ لکھا تھا جس میں یہ ادعا تھا کہ صلوٰۃ الاوابین کھڑے ہو کر پڑھی جائے۔ اس کے خلاف کوئی صاحب عثمان غنی ساکن رامپوری تھانہ بامتی؟ ضلع نواکھالی نے بنگلہ زبان میں ایک اشتہار شائع کیا تھا۔ اس پر مولوی عنایت اللہ ابن قاری ریحان الدین مرحوم ساکن عنایت پور تھانہ بیگم گنج ضلع نواکھالی نے یہ رسالہ لکھا ہے۔ کہتے ہیں "چونکہ وہ اشتہار بنگلہ زبان میں تھا لہذا مفید مطلب (نہ) تھا۔ جنگل میں مور ناچا کس نے دیکھا۔ بنا براں اس وقت مضامین اشتہار مذکور زبان اردو میں باضافہ مضامین دیگر بطور ایک رسالہ بنام "تحریک البنان لتریک العثمان" آپ لوگوں کے پیش نظر ہے۔" مولانا حامد مرحوم کا حال دوسری جگہ ہے۔[2]

۱۱ صفحات، جادو پریس کانپور، ۱۹۱۲ء

ابتدا، لک الحمد یا من ہدیت من شئت الی صراطک المستقیم۔ الخ

۱، عکسی نقل میں بعض الفاظ مفقود ہیں۔ موجود حروف اور قرینے کے مطابق، الفاظ قوسین میں لکھ دیے ہیں۔ ع۔ ن۔

۲، ثلاثہ غسالہ کے دستیاب مسودے میں مولانا حامد کا تذکرہ میری نظر سے نہیں گذرا۔ ع۔ ن

Marfat.com

تحفۃ الاتقیا فی تذکرۃ الانبیاء (س ۱۷۵)

اردو زبان کی ضخیم کتاب ہے جسے مولوی غلام نبی جان ماہر متوطن کلکتہ و مالک مطبع نبوی واقع محلہ نالتلا نے ۱۲۷۱ ہجری میں لکھا۔ خود کہتے ہیں:

ہوا ختم جس دم کہ یہ تذکرہ
کی ماہر نے تاریخ کی اس کے پے
تو بے ساختہ ہاتفِ غیب نے
ندا کی "یہ اچھی تواریخ ہے" [۱]

وجہ تصنیف لکھتے ہیں "یارانِ ہمدرد نے اس خاکسار کو چہ گرد کی طرف متوجہ ہو کے فرمایا مرحبا مرحبا اس وقت جذب (و) اشتیاق ہمارا تم کو یہاں کھینچ لایا۔ اس محفل نشاط سراپا انبساط میں ایسا تیرا انتظار تھا کہ دیدۂ نگران بر روزنِ دیوار تھا۔ اب صلاح یہ ہے کہ تو بھی اپنے لالی شاہوار کو رشتۂ تقریر میں پروا اور ہمارے گوشِ ہوش کے زیب (و) زینت کا باعث ہو کہ اتنے میں دوست عمدہ ترین جناب حافظ امیرالدین صاحب تشریف فرما ہوئے اور اس بے مقدار کے ہم پہلو بیٹھ کے قدردانی سے یوں سخن آرا ہوئے کہ تو ہماری خاطر محنت و مشقت گوارا کر کے پیغمبروں کے قصّے اردو میں صاف صاف بیان رقم کر... قصّہ کوتاہ جب احباب کا اصرار حد کو پہنچا بجا آوری حکم سے مفر نہ پایا۔ ناچار کتب تواریخ اور احادیثِ معتبر سے لکھنا شروع کیا"۔

نفسِ کتاب کی عبارت سلیس ہے۔ البتہ قصۂ یوسف علیہ السلام میں نظم و نثر دونوں میں ہے اور عبارت بھی رنگین ہے۔

ماہر کا حال "سخن شعرا" میں بھی نہیں ملا۔

۵۱۲ صفحات، تقطیع کلاں، مطبوعہ نبوی کلکتہ، ۱۲۷۶ (م) [بار دوم]

۱۔ میرے حساب سے اس مادّہ سے ۱۲۶۶ برآمد ہوتا ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

اوّلہ : شکرِ خالق چاہیے کرنا رقم
ہاتھ میں کاتب کے ہو جس دم قلم
روشنائی سے سواد دیدہ کی
لوح دل پر حمد حق لکھیے جلی

سپاس قدسی اساس اس مسبّب کارساز کو سزا ہے کہ جس نے بے سبب عالم اسباب کو لباسِ موجودات پہنایا۔

تحفۃ الاحسان وخلعۃ الاخوان ← دافع الشبہات . . .

تحفۂ حسامیہ (ص ۱۷۶)

اردو زبان میں فن تجوید کی ترغیب وتحریص (پر) ایک مضمون ہے جسے رسالہ کی شکل میں مولوی حافظ قاری صغیر محمد ابن مولوی حافظ قاری عزیز محمد کانپوری نے لکھ کر کمرلہ کے رئیسِ اعظم نواب سیّد حسام حیدر خان مرحوم کے نام سے معنون کیا۔
حافظوں کا یہ خاندان ایک مدّت سے شہر کمرلہ میں بس گیا ہے۔ مسجد شاہ شجاع واقع کمرلہ شہر کی امامت اس خاندان میں ہے۔

۲۸ صفحات، مطبوعہ نامری جونپور۔

اولہ: انسان کے (کا) پہلا فرض اپنی اصلاح اور اپنے نفس کا سنوارنا ہے" الخ

تحفۂ حنفیہ (ص ۱۷۸)

بیس تیس برس سے بنگال میں ایک جماعت پیدا ہوگئی ہے جو اپنی علمی کمزوری پر (بنگلہ) زبان کی اشاعت کے ذریعہ پردہ ڈالتی ہے اور بآوازِ دہل کہتی پھرتی ہے کہ بنگال میں نہ اردو کا رواج ہے اور نہ کبھی اردو یہاں مروّج تھی۔ تعجب ہے کہ سر حاجی غزنوی [نواب بہادر حاجی سر اے۔ کے غزنوی سابق ممبر ایگزکٹو کونسل گورنمنٹ بنگال] تک اس خیال کے مؤید بلکہ مروّج ہیں حالانکہ اب تو مدرسوں کا جال

Marfat.com

گاؤں گاؤں اور قصبہ قصبہ پہنچ چکا ہے اور اردو خواہ کس درجہ کی ہو گھر کر رہی ہے۔ مگر اس کو کیا کریں گے کہ خود ان کے گھر میں ۱۲۸۶ھ میں مابین مقلدین وغیر مقلدین جو مناظرہ ہوا تھا اس کی روئداد اردو زبان میں چھپی ہے اور یہ "تحفۂ حنفیہ" اسی کارنامہ کا نام ہے۔

کروٹیہ کے زبردست زمیندار سعادت علی خاں صاحب پنی کی تحریک سے یہ مناظرہ دل دوار ضلع میمن سنگھ [یعنی غزنوی صاحب کے یہاں] میں ہوا تھا۔ احناف کی طرف سے مولوی محمد علی اسلام آبادی تھے اور غیر مقلدین کی طرف سے مولوی ابراہیم ساکن دل دوار تھے۔ یہ رسالہ مولوی محمد علی مرحوم نے لکھا ہے مگر مولوی ابراہیم مرحوم نے بھی کچھ لکھا یا نہیں، معلوم نہیں۔

۴۰ صفحات، مطبوعہ بشیری کلکتہ، ۱۲۸۷ھ

اوّلہ: الحمد للہ الذی جعل شریعتنا مستقیمۃ ظاہرہ وطریقتنا راجحۃ غالبہ۔

تحفۃ الطالبین الی طریق الحق و ...[1] (ص ۱۷۷)

اردو زبان میں نواب سیّد معظم حسین خاں بہادر کی تصنیف ہے۔ نواب مرحوم کے آبا و اجداد مقیم پور ضلع ڈھاکہ کے سادات مستند میں تھے۔ مقیم پور اب اُجڑ گیا، لیکن یہ عجیب مردم خیز بستی تھی۔ یہیں سے سید عبداللہ مرحوم بریسال گئے ان کی اولاد شایستہ آباد ضلع بریسال کی بڑی زمینداری کے مالک بنے اور نواب کہلائے۔ یہیں سے مولوی عبدالسبحان چودھری بوگرہ گئے اور نواب بوگرہ بنے۔ یہیں سے مولوی سیّد عبدالجبار مرحوم دل دوار میمن سنگھ گئے اور ایک بڑی زمینداری کے مالک ہو گئے۔ نواب سیّد معظم حسین مغفور کی عربی فارسی قابلیت بہت اعلیٰ درجہ کی تھی۔ صورۃً بھی مولوی نظر آتے تھے۔ بہت متشرع اور پاکیزہ اخلاق بزرگ تھے۔ کثیر الاولاد تھے لیکن اکثر نے ان کے سامنے قضا کی۔ حکومت میں سب جج تک رہے اور غالباً ان سے زیادہ پنشن کم کسی نے گورنمنٹ سے وصول کی۔ ۹۷ برس تک زندہ رہے

۱۔ عکسی نقل میں یہاں سے ایک لفظ مفقود ہے شاید "الیقین" ہو۔ ع۔ ان

Marfat.com

اور سنہ میں وفات پائی! تصنیف وتعلیم کا شوق بہت تھا۔ کتابوں کے شائق اور صحبت علماء کے عاشق تھے۔ میں کئی بار حاضر خدمت ہوا ہوں۔ میں نے بنگال میں کسی کو ان سے زیادہ صحیح اردو بولتے نہیں دیکھا۔ فن زمینداری اور معاملہ فہمی کی شہرت دور دور تھی اور لوگ ....۲ آتے تھے۔

یہ رسالہ اخیر عمر کی تصنیف ہے۔ ۱۴۴ صفحات، مطبوعہ کلکتہ ۱۸۹۹ء

اوّلہ: الحمد للہ الذی خلق الموت والحیوٰۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

نکر تکیہ کبھی اس زندگی پر
جدائی کی گھڑی سر پہ کھڑی ہے
موت اک ماندگی کا وقفہ ہے
یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

تحفۂ قادری مع سفر نامۂ خلیلی (ص ۱۷۹)

اردو میں مولوی شاہ خلیل الرحمن نندن پوری کا سفر نامۂ بغداد وکربلا ہے۔ نندن (پور) ضلع کمرلہ میں ایک قصبہ ہے۔ مولوی صاحب کثیر التصانیف شخص ہیں اور ہر یک رسالہ

بہ بسم اللہ کنم آغاز مدح شاہ جیلانی
کہ بر قدش درست آمد قبای اعظم ثانی

سے شروع ہوتا ہے۔ یکم ربیع الاوّل ۱۳۲۶ھ میں بغداد گئے تھے۔ سفر کے لئے جتنی باتیں ضروری ہیں اور بنگال کے زائر (ین) وحجاج کے زیر عمل ہیں سب اس میں ہیں۔ فرماتے ہیں" قسطنطینہ میں حکم سلطانی ہے فقیر کا محصول معاف مگر گنیں۳ زیر پائجامہ رکھے دس بیس روپیہ

۱۔ مصنف نے سال وفات نہیں لکھا۔ ۲۔ عکسی نقل میں یہاں سے تحریر غائب ہے۔ ع۔ ن
۳۔ سونے کا سکہ جو اشرفی سے زیادہ قیمتی ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

دکھادے اور عجز و انکساری کرے وہ لوگ تلاشی اسباب کی (نہیں) کرتے ہیں"۔ انہیں (انہی) حرکتوں سے بنگال کے حاجی اور زائر تمام دنیا میں بدنام ہیں اور بے چارے کیا کریں کہ ان کے متقدم خود اسی فریب کی تعلیم دیتے ہیں۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

صرف دس صفحہ غالباً تحفۂ قادری ہے اس کے بعد سفرنامہ ہے۔ ۶۰ صفحات مطبوعہ قیومی ۱۳۳۴ھ

اوّلہ: بلحاظ یادگار زمانہ و موجب راحت زائرین کے لیے اس کتاب کا تصنیف کرنا مناسب سمجھا۔

تحفۂ مجددیہ

دو حصے ایک ساتھ ہیں۔ پہلا فارسی میں، دوسرا اردو میں۔
تفصیل کے لیے دیکھیے (فارسی کتب)

تحفۂ محبوب سبحانی (ص ۱۸۰)

اردو۔ از مولوی شاہ خلیل الرحمٰن صاحب نندن پوری [نوا کھالی] مختصر رسالہ ہے جس میں طریقۂ فاتحہ کا ذکر ہے۔

۶۴ صفحات، تقطیع خورد (خرد)۔ مطبوعہ قیومی کانپور، ۱۳۴۴ھ

اوّلہ: راہِ ولایت کے پیشوا اور اس گروہ کے راہبر اور وسیلہ شہنشاہ ولایت علی رضی اللہ عنہ ہے۔ الخ

تذکرۃ الحمام (ص ۱۸۰و ۱۸۸)

اردو زبان میں کبوتر کے متعلق معلومات اور کبوتر بازی کی ممانعت میں محققانہ بحث از مولانا حافظ عبدالاوّل صاحب مرحوم۔ مولانا مرحوم کے حالات درج ہو چکے ۱

۱۔ ثلاثہ غسالہ کے دستیاب مسودے میں یہ حالات نظر سے نہیں گذرے۔ ع۔ ن

Marfat.com

مطبوعہ آسی پریس لکھنو، ۱۹ صفحات

ابتدا: اس رسالے میں کبوتر کے محاسن واخلاق وعادات اور اس کے اڑانے کی مذمت کا بیان ہے۔ الخ

تذکرۃ الراشدین (ص ۱۸۹)

اردو زبان میں خلفاء راشدین کے عہد خلافت وسیرت کا بیان۔ از مولوی محمد سعید الرحمن صاحب سابق مدرس مدرسہ حمادیہ ڈھاکہ۔ مولوی صاحب خرولیہ ڈاک خانہ راموضلع چاٹگام کے باشندے ہیں۔ کتاب بطور سوال وجواب ہے اور طلباء کے لیے اچھی کتاب ہے۔

۱۲۱ صفحات، مطبوعہ ڈھاکہ پرنٹنگ ورکس۔

اوّلہ: الحمد لولیہ الذی وعدفوفی واوعدفعفی وجعل علم التاریخ عبرۃ للغافلین والتذکرۃ وسیلہ۔ لہدایۃ المہتدین۔ الخ

تذکرۃ المولی۔ حصہ اوّل (ص ۱۸۲)

اردو زبان میں حضرت سید عبدالقادر شمس القادری رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری جناب مولوی ابوطاہر محمد عبدالرحمن صاحب بردوانی کی تصنیف۔ کہنے کے لیے یہ ایک سوانح عمری ہے لیکن مسائل شرعیہ، نکات فقہیہ اور معاملاتِ تصوف کا ایک دریائے ذخار ہے اور پھر کہیں بھی حسنِ عبارت اور سلاستِ بیان میں خلل نہیں پڑا۔ باوجود مولویت ایسی پاکیزہ اردو اور ایسی بے نظیر ادبی قابلیت کی نظیر بنگال میں بہت ہی کم ہے۔ مولانا نے جس والہانہ جوش سے یہ کتاب لکھی تھی چاہیے تھا کہ ہر رطب ویابس کی یہ حامل ہوتی ہے لیکن وہ ایک انچ بھی اصولِ روایت ونقد درایت سے متجاوز نہیں ہوئے۔ مولانا کی عربیت اور فارسیت کے ثبوت کے لیے اس کتاب کے دونوں خطبے نقل کرتا ہوں تاکہ معلوم ہو کہ ایسے لوگوں کے لیے ۳۰۰ سو صفحوں سے زیادہ کی اردو کتاب پیاری اور سلیس زبان میں لکھنا کتنا دشوار ہے[۱]

۱- مصنف نے یہ خطبات نقل نہیں کیے۔

Marfat.com

مولانا کی عمر فی الحال تقریباً ...[1] ہے اور وہ بعد فراغتِ علومِ عربیہ اب بطورِ شغل علمی سینٹ سینٹر کالج کلکتہ کے مدرس عربی و فارسی ہیں اور دل بیار و دست بکار میں مشغول۔ اللہ پاک ان کو خدمت گزارانِ خانقاہ قادریہ میں تادیر قائم رکھے۔

افسوس ہے کہ سنہ[2] میں رحلت فرما گئے)۔

۳۱۵ صفحات، مطبوعہ مفید عام آگرہ

اولہ[3]

تذکرۃ المولیٰ۔ حصہ دویم (ص ۱۹۰)

از مولانا ابو طاہر عبد الرحمٰن صاحب متوطن کلکتہ۔ اس جلد میں اپنے مرشد حضرت سیّد علی عبد القادر شمس القادری المیدن پوری رحمۃ اللہ علیہ کی تعلیمات و کرامات کا بیان ہے۔ یہ حصہ بھی ۱۷۶ صفحوں تک پہنچا ہے اور مولانا کے قلم نے یہ سحر کاری دکھائی ہے کہ شروع سے اخیر تک یکساں دلچسپ، دلکش، دلفریب ہے۔ اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

مطبوعہ ستارۂ کلکتہ۔

اولہٗ: سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العالمین۔ اما بعد

جز یاد دوست ہرچہ کنی عمر ضائع است

جز سرّ عشق ہرچہ بخوانی بطالت است

سعدی بشوی لوح دل از نقش غیر حق

علمی کہ رہ بحق نماید جہالت است

ترانۂ خامہ معروف بہ مرغوب جان (ص ۱۸۴)

جناب نساخ مرحوم کی اردو رباعیات کا مجموعہ بلکہ ردیف وار ہونے کی وجہ سے دیوان رباعیات کہنا زیادہ موزوں ہے۔

۱،۲،۳۔ مصنف نے جگہ خالی چھوڑ دی ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

۳۲ صفحات، مطبع بحر العلوم لکھنؤ میں ۱۳۰۲ھ میں چھپا۔

اوّلہ، بے آنکھ کے اللہ ہے تو ہے بینا
بے کان کے اللہ ہے تو ہے شنوا
فرمایا جو تو نے قل ہو اللہ احد
بے شبہ و شک ہے ذات تیری یکتا

ترتیب ختم الشفا (ص ۱۸۵)

دعاے شفا پڑھنے کی ترکیب و اسناد اردو زبان میں از مولوی قاسم علی صاحب۔ مولوی صاحب غالباً میمن سنگھ کے رہنے والے ہیں۔

۱۲ صفحات، مطبوعہ اسلامیہ پریس ڈھاکہ۔

اوّلہ، الحمدللہ ۴۰، ۴۵ برس کی محنت و مشقت۔ الخ۔

ترغیب التألیف (ص ۱۹۶)

اردو زبان میں مولانا حافظ عبدالاوّل مرحوم مغفور کا ایک مختصر رسالہ ہے جس میں مولانا نے نہ صرف علماء کو تالیف و تصنیف کی طرف رغبت ہی دلائی ہے بلکہ بہت ہی ضروری موضوع کا نشان بتلایا ہے کہ اب تک تشنہ ہے یا کسی نے استیعاب کے ساتھ نہیں لکھا ہے۔ مزید توضیح کے خیال سے دو چار سطریں مقصدِ تالیف سے نقل کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں: "جس طرح حضرت ملّا جیون صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے احکامی آیتوں کو عربی زبان میں تفسیرات احمدیہ میں جمع کر دیا ہے اس طرح اگر کوئی عالم صاحب احکامی حدیثوں کو جن کی تعداد میں اختلاف ہے جمع کر کے فصیح اردو میں اس کا ترجمہ بھی لکھ دیں اور ابوابِ فقہ کے موافق احکام کی حدیثوں کو مرتب بھی کر دیں تو بڑا ثواب ملے گا اور بہت اچھا ہوگا۔ یہ کام فقیر کے نزدیک اب تک ہوا نہیں۔" الخ

۲۰ صفحات مطبوعہ جادو پریس جونپور۔ ۱۳۲۵ھ

Marfat.com

اوّلہ : بعد حمد و صلوٰۃ کے فقیر عبدالاوّل بن مولانا کرامت علی مرحوم جونپوری ارباب علم و عمل کی خدمت میں بعد سلام مسنون کے عرض کرتا ہے۔

ترغیب اللُمعۃ فی توحد الجُمعۃ (ص ۱۹۲)

ڈھاکہ کثرتِ مساجد کے اعتبار سے عجیب و غریب جگہ ہے۔ ہندوستان میں بہت کم شہر اس امر میں اس کا مقابلہ کرسکتے ہیں اور تقریباً سب ہی میں جمعہ اور عیدین کی نماز ہوتی تھی اور اب بھی ہوتی ہے۔ مولانا محمد نعمان مرحوم موضع موسیٰ خیل تھانہ صوابی ضلع پشاور کے باشندے تھے اور مولانا عبدالحیٔ صاحب فرنگی محل رحمۃ اللہ علیہ[1] کے جلیل القدر شاگرد تھے۔ انہوں (نے)، چاہا کہ لال باغ کی بڑی مسجد میں سب مسلمان جمعہ پڑھیں تاکہ شوکتِ اسلام کے سوا جماعتِ کثیر کا ثواب بھی حاصل ہو۔ اس ہنگامہ آرائی کی روئداد میں نے کہیں اور لکھی ہے۔ مولانا مرحوم کا یہ مختصر رسالہ اسی بیان میں ہے۔

۳۳ صفحات، مطبوعہ چشمہ فیض، لکھنؤ۔

اوّلہ : علمائے دینِ اسلام و مفتیانِ شریعت نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام اس مسئلہ میں کیا فرماتے ہیں۔ الخ

ترکِ موالات پر مستند علمائے ہند کی رائے (ص ۱۸۶)

نن کواپریشن نے جس کا ترجمہ "ترکِ موالات" مسلمانوں کی ترغیب کے لیے کیا گیا تھا سب سے زیادہ نقصان بنگال کے مدارس و اسکول (لز) کو پہنچایا۔ یعنی مسلمانانِ بنگال کی تعلیمی جد و جہد ....[2] ۱۹۰۴ء سے شروع ہوئی۔ مختصر زمانہ گذرا تھا کہ ہندو اور مسلمان لڑکے ابتدائی (مدارس[3])

۱۔ ولادت ۲۶ ذیقعدہ ۱۲۶۴ھ، وفات ۲۹ ربیع الاول ۱۳۰۴ھ، دیکھیے تذکرہ علمائے فرنگی محل از محمد عنایت اللہ، لکھنؤ ۱۹۳۰ء، ص ۱۳۱ - ۱۳۲۔ ع۔ن

۲۔ عکسی نقل میں یہاں سے کچھ الفاظ غائب ہیں۔ ع۔ن

۳۔ عکسی نقل میں یہاں سے ایک لفظ معدوم ہے میں نے قیاساً مدارس لکھ دیا ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

میں برابر برابر نظر آنے لگے ہیں کہ نن کواپریشن کی وبا پھیلی اور بنگال میں مولوی صاحبوں .....[1] مسلمانوں کی تعلیم پر اس کا بے حد بُرا اثر پڑا۔ حالانکہ تمام ہندو اسکول تقریباً محفوظ تھے۔ نن کواپریشن کی دیگر شرائط سے ہم لوگوں کو اختلاف نہ تھا لیکن تعلیمی مقاطعہ ہمارے خیال میں محض فضول بلکہ بنگال کے مسلمانوں کے لئے سمِ قاتل تھا اور پھر کم ازکم ہندو لیڈروں کی ذہنیت پر ہم کو معقول شبہات تھے۔ اس لیے ڈھاکہ میں چند ہمدرد مسلمانوں نے "حفاظتِ تعلیم مسلمانان" کے نام سے ایک کمیٹی بنائی تھی۔[2] میں نے یہ رسالہ ترتیب دیا تھا۔ اس کمیٹی کی طرف سے اردو زبان میں یہ رسالہ کثیر تعداد میں شائع کیا گیا تھا اور بنگالہ زبان میں ترجمہ بھی طبع کراکر تقسیم کیا گیا تھا یہ رسالہ دوبارہ چھپا اور واقعتہً اس نے اثر اچھا پیدا کیا۔

مطبوعہ حقیقت پریس لکھنؤ ۴۴ صفحات۔

اوّلہ : سب سے پہلے یہ بات جان لینی چاہیے کہ آج کل اخبارات میں ترکِ موالات اور عدم تعاون۔ الخ

تزکیۃ القلوب ← تنویر القلوب، ترجمہ

تزکیۃ النساء

(پہلا اندراج بمطابق ص ۱۹۱)

پردہ، نکاح، طلاق، عدّت وغیرہ کے مسائل سلیس اردو میں از مولوی حاجی عبدالجبار صاحب فریدپوری۔

مطبع احمدی سیالدہ کلکتہ میں ۱۲۸۲ بنگلہ میں چھپی تھی۔ میں نے نہیں دیکھی۔

۱: نقل میں الفاظ غائب ہیں۔ قرینے کے مطابق یہ الفاظ ہو سکتے ہیں" کی طرف سے مقاطعۂ تعلیم کی ترغیب سے"

۲: اس کے بعد مصنف نے یہ عبارت لکھی ہے مگر کاٹ دی ہے: "جس کے روح رواں ہمارے مخدوم خان بہادر مولوی کاظم الدین احمد صدیقی چودہری زمیندار بلیاڈی ضلع ڈھاکہ تھے" ع۔ن

Marfat.com

(دوسرا اندراج بمطابق ص ۱۹۷)

اردو۔ مسائل عقائد اور اخلاق کا بیان خاص عورتوں کے لیے، مرحوم مولوی الحاج عبدالجبار صاحب فریدپوری شرمنگل[1] خلف المرحوم صوفی منیرالدین کی تصنیف۔ مولوی صاحب مشہور عالم، واعظ اور مناظر مولوی حاجی شریعت اللہ مغفور کے خلیفہ تھے۔ انہوں نے عرب میں جاکر تعلیم دینیہ حاصل کی تھی اور مفتی محمد جمال مفتی مکہ ان کے استاد تھے۔ اردو تصانیف کے علاوہ بنگلہ زبان میں بھی ایک کتاب ان کی مؤلفہ "دافع الشرور" نامی موجود ہے جو ۱۲۸۳ھ میں کلکتہ (کے) مطبع ستاریہ میں چھپ گئی ہے۔ مولانا کی اردو تصانیف حسب ذیل ہیں جن میں اکثر بالکل نایاب ہیں حتیٰ کہ ان کے ورثار کے پاس بھی کوئی نسخہ موجود نہیں ہے:

حاضر نامہ۔ مطبوعہ

تقریر خلاصہ۔ مطبوعہ

سوالات العشرین۔ مطبوعہ مطبع احمدی سیالدہ کلکتہ، زبان اردو۔ درحقیقت بیس فقہی سوالوں کا جواب ہے۔

نصاب المسائل۔ قلمی درفقہ۔ باب الطہارت سے لے کر روزہ، حج، زکوٰۃ تک مسائل کا بیان اردو میں۔

تزکیۃ النسار کی ابتداء: الحمد للہ الذی خلق من الماء بشرا وبث رجالاً کثیرا ونساء فجعلہ نسبا وصہراً۔ الخ۔

تعلیم العبادات (ص ۲۰۲)

اردو زبان میں فضائل و فوائد صوم وصلوٰۃ و دیگر عبادات از مرحوم نواب مولوی سید معظم حسین خان بہادر رئیس و زمیندار شائستہ آباد [باقر گنج] نواب مرحوم کے آبا و اجداد بغداد سے آکر مقیم پور ضلع ڈھاکہ میں بس گئے تھے۔ ان کے والد ماجد سید امداد علی کے والد بوجہ مصاہرت قصبہ شائستہ آباد

---

[1] [شرمنگل فریدپور کے ضلع میں مشہور گاؤں ہے] حکیم حبیب الرحمن

Marfat.com

ضلع باقر گنج میں جا بسے تھے۔ نواب مرحوم بزرگان قدیم کی عمدہ یادگار تھے۔ علوم مشرقیہ کے فاضل جیں۔ علم و اہل علم کے بڑے قدردان بزرگ تھے۔ باوجودیکہ ساری عمر عہدہ ہائے جلیلہ پر ممتاز رہے اور سشن ججی سے پنشن لی اور تقریباً ۲۰ برس تک پنشن لیتے رہے لیکن لباس، پوشاک، عادات، اطوار سے خالص مولوی نظر آتے تھے۔ بغیر چوغہ اور پگڑی کے گھر سے باہر قدم نہیں نکالتے تھے۔ ان کی صحبت بھی علم و عمل کی درس گاہ تھی۔ اکثر ڈھاکے آتے رہتے تھے۔ ایک تو یہاں ان کی جائیدادیں تھیں۔ علاوہ ازیں شائستہ آباد سے یہاں اہل علم کی صحبت میسر ہوتی۔ مولانا محمد شاہ محدث رامپوری، مرزا احمد علی بیگ کوکب، حافظ اکرام ضیغم، مفتی محمد فاضل فاضل اور ایسے بہت لوگ شائستہ آباد جاتے تھے اور مہینوں ان کے یہاں رہتے تھے۔ ان کے دوسرے بھائی سید عبدالمجید خان بہادر بھی ڈپٹی مجسٹریٹ تھے اور برسوں ڈھاکہ میں رہے ہیں۔ سید عبدالسلطان ....[1] کے جج عدالت جو ڈھاکہ میں تھے ان کے چھوٹے بھائی تھے اور سب میں بڑی محبت اور اتحاد تھا۔ نواب مرحوم کی کتابوں کی خصوصیت یہ ہے کہ بہت صاف اردو ہے اور اپنے اندر ایک اثر رکھتی ہے ٹھیک ہے

آنچہ از دل خیزد بر دل ریزد

۱۱۶ صفحات، مطبوعہ نظامی کانپور، ۱۲۹۳ھ

اوّلہ: الحمد للہ الذی انزل علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجاً قیماً لینذر باساً شدیداً من لدنہ۔ الخ

تعلیم المنطق (ص ۱۹۸)

اردو میں منطق عربی کا صاف اور سلیس بیان از مولوی شیخ عبدالرحیم صاحب۔ بی اے آنرس۔ بنگال کے مدارس کے لیے اگرچہ لکھی گئی ہے مگر مثالیں عربی کی ہیں۔ اچھی کتاب ہے۔ مصنف کا زیادہ حال معلوم نہیں ہوا۔

۶۷ صفحات، مطبوعہ ڈھاکہ پرنٹنگ ورک ۱۹۲۹ء

اوّلہ: الحمد للہ الذی خلق الانسان وعلمہ البیان والصلوٰۃ والسلام علی نبی الامی الذی اوتی

۱: عکسی نقل میں یہاں سے ایک لفظ غائب ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

من البیان سحرا۔ الخ

تفسیر سورۂ کوثر فی بیان فضائل خیر البشر (ص ۱۹۹)

اردو۔ از مولوی نادر حسین خالص الدولہ خلف حیدر علی خان الطاف الدولہ۔ مولینا محلہ کڑایہ کرم حسین لین کلکتہ میں رہتے تھے۔ مضمون نام سے ظاہر ہے۔ زبان صاف مگر پرانی اردو ہے۔ ایک تصنیف ان کی "چشمۂ محبت" ہے جس میں آیۃ "قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی" ۱ کی تفسیر ہے۔ ایک رسالہ مستورات کے لیے بیان عقائد اسلامیہ کا ہے۔ معلوم نہیں یہ دونوں رسالے چھپے یا نہیں۔ ۱۳۲۱ھ کی تالیف ہے۔

۴۴ صفحات، مطبوعہ مصطفائی کلکتہ۔

ابتدا: مجلس میلاد شریف کے منعقد کرنے سے بزرگانِ سلف کی غرض یہ تھی کہ جناب سرورِ کائنات مفخرِ موجودات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے سچے حالات معلوم ہوں۔ اخلاقِ نبویہ کا تذکرہ ہو اور امتِ محمدیہ کو سنتِ نبوی کی پیروی کا موقع ملے۔ الخ

تفسیر فتح الکریم ← مواہب الکریم ...

تفسیر مقبول (ص ۲۰۰)

زبان اردو۔ ٹائیٹل اور مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ صرف پنج سورہ کی تفسیر ہے لیکن مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ یٰس، سورۂ نوح، سورۂ نبا، سورۂ واقعہ، سورۂ تبارک الذی، سورۂ رحمان، سورۂ مزمل اور سورۂ جن کی تفسیر ہے۔

حاجی سید عبداللہ مرحوم مالک مطبع احمدی کلکتہ اس کے مصنف ہیں۔ تحقیق کے بعد معلوم ہوا کہ حاجی صاحب موصوف چچڑا [ہوگلی] کے باشندے اور میر بہادر علی حسینی کے

۱۔ سورۂ آل عمران: ۳۱

Marfat.com

بیٹھے تھے۔

یہ ۱۵۷ صفحات کی تفسیر تیسری مرتبہ ۱۲۶۷ھ میں چھپی پہلی مرتبہ ۱۲۵۰ھ میں چھپی تھی۔ مصنف کی نظرثانی کے سترہ برس بعد پھر چھپی۔ زبان بہت سلیس ہے۔ سنہ ترتیب کا پتہ نہیں چل سکا۔

اوّلہ: سورہ یٰسٓ مکیّ ہے۔ اس میں تراسی آیتیں ہیں اور کوفیوں کے نزدیک براسی ۸۲۔ الخ

تلخیص المسائل (ص ۲۰۱)

زبان اردو۔ ازمولوی حکیم تفضل حسین مرحوم۔ حکیم صاحب کے حالات نہیں ملے۔ صرف اس قدر معلوم ہوا کہ بڑے عالم اور فاضل طبیب تھے۔ کلکتہ میں مطب کے علاوہ ان کا ایک مطبع بھی تھا جس کا نام "مطبع طبی" تھا۔ فورٹ ولیم کالج شعبۂ طب سے متعلق تھے۔ اس شعبہ میں طب پڑھاتے تھے اور طبی تصانیف شائع کرتے تھے۔ قانونچہ کی شرح بھی ان کی چھپ چکی ہے۔

دیباچہ میں ہے: "ایام سابق سے مجھے یہ خواہش تھی کہ اگر کوئی کتاب علم فقہ کے جس میں معاملات ضروری کے ہوتے تالیف کرتا تاکہ بےچارے عوام الناس مسلمانوں کو اس سے فائدہ پہنچتا اور سبب اس کے امور نامشروع سے کہ بالفعل اس میں مبتلا ہیں بچتے او۔ اجر اس کا ملتا: پھر کہتے ہیں: ایک کتاب دیکھنے میں آئی جس کا نام "خلاصۃ المسائل" ہے اور حقیقت میں یہ کتاب نہایت معتبر اور بہتر ہے مگر اکثر مسائل ضروری اس میں بسبب اختصار کے مصنف نے اس کتاب کے ترک کیا ہے بلکہ اکثر فصلیں اس میں متروک ہیں چنانچہ لعان وکفالۃ وحوالۃ وغیرہ اور لکھنا ان مسئلوں کا اہل مارب تھا۔"

مصنف نے بہت اضافہ کرکے "تلخیص المسائل" نام رکھا اور اب "صحیح خلاصۃ المسائل" کے نام سے ملتی ہے۔

۴۲۴ صفحات، مطبوعہ احمدی کلکتہ۔ بار دوم ۱۸۷۵ء

اوّلہ: الحمد للہ الذی قلوبنا بنور الفضل وارشد صدورنا بتنعاع عرفانہ الی خیر السبل والبعث

Marfat.com

لہدا ایتنا بکرمہ ختم الرسل سیدنا مولانا محمد اکمل المرسلین ۔ الخ

صحیح خلاصۃ المسائل یا تلخیص المسائل (ص ۲۰۳)

اردو زبان میں ابوابِ فقہی کی رعایت سے مفصّل کتاب ہے۔ مشہور کتاب خلاصۃ المسائل میں باب لعان، باب کفالۃ، باب حوالۃ وغیرہا کے (کا) اضافہ کر کے "تلخیص المسائل" نام رکھا گیا ہے۔ چونکہ "خلاصۃ المسائل" دیندار مسلمانوں میں بے حد مقبول ہے اس لیے اس کا دوسرا نام "صحیح خلاصۃ المسائل" رکھا گیا تاکہ یہ بھی مقبول ہو۔ ابتدا اس کی کتاب النکاح سے ہے۔

مؤلف اس کے مولوی حکیم تفضل حسین ہیں اور کلکتہ میں مولوی اصغر حسین مالک مطبع احمدی کلکتہ کی فرمائش سے لکھی گئی۔ مالک مطبع نے حق تالیف کی رجسٹری بھی کر لی ہے میرے پاس جو نسخہ ہے وہ تیسرا ایڈیشن ہے اور ۱۳۰۰ھ کا مطبوعہ ہے۔

اولہ: الحمد للہ الذی زین قلوبنا بنور العقل وارشد صدورنا بشعاع عرفانہ الی خیر السبل والبعث لہدا ایتنا بکرمہ ختم الرسل ۔ الخ۔

تنبیہ الغافلین (ص ۲۰۳)

مولانا شاہ رفیع الدین محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فارسی میں یہ رسالہ لکھا تھا اور اسی زمانہ میں اس کا اردو ترجمہ بھی شائع ہو گیا تھا مگر یہ ترجمہ صاف اور سلیس نہ تھا۔ اس لیے منشی بینی نراین متخلص بہ جہان نے ۱۸۱۴ء میں پھر سے یہ ترجمہ کیا۔ جہان قوم کے کھتری اور لاہور کے باشندے تھے۔ کلکتہ میں آئے اور بارہ برس تک رہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہیں انتقال بھی ہوا مسلمان ہو گئے تھے اور حضرت سید احمد بریلوی مشہور مجاہد کے مرید بھی تھے۔ کلکتہ میں وہ فورٹ ولیم کالج کے صیغۂ تالیف میں ملازم تھے۔ شیخ حیدر بخش حیدری نے کیپٹن ٹامس رو بک[1] سیکرٹری کالج مذکورہ کی خدمت میں ان کو پیش کیا تھا۔ ان سے بہت سی کتابیں یادگار ہیں۔ جن کا ذکر اپنی جگہ ہوگا۔

۱: حیدری نے ٹامس روبک سے جہان کے لیے ملازمت کی سفارش کی تھی ۔ ع ۔ ا ن

Marfat.com

اولہ: اچھی اچھی صفتیں اور تعریفیں اللہ تعالیٰ کو ثابت ہیں کہ خدا ہے تعالیٰ پیدا کرنے والا اور پالنے والا تمام خلق و عالم کا ہے اور درود نامحدود اس کے پیغمبر کے اوپر۔ الخ

تنویر التوضیح فی حل غوامض التنقیح

(پہلا اندراج بمطابق ۲۰۴)

اصول فقہ کا فن بہت نازک فن ہے۔ توضیح تلویح اس فن کی انتہائی کتاب ہے اور ہمارے ہندوستان کے مدارس میں داخلِ نصاب ہے۔ اس کے مسائل کو اردو میں بیان کرنا اور کتابی شکل میں لانا سہل نہیں ہے لیکن ہمارے مولوی عبدالحمید صاحب فاضل دیوبند باشندۂ انئت رامپور (؟) ضلع ڈھاکہ نے اردو زبان میں یہ کتاب لکھی ہے جو گویا توضیح تلویح کی اردو شرح یا اردو حاشیہ ہے۔

مطبوعہ، ڈھاکہ پرنٹنگ پریس ۱۹۲۸ء، ۱۸۱ صفحات۔

اولہ: الحمد لمن جعل اصول الفقہ مبنی للشرائع والاحکام واساساً لعلم الحلال والحرام۔ الخ۔

(دوسرا اندراج بمطابق صفحہ ۲۰۵)

مسائل اصول فقہ خاص کر توضیح تلویح کی مشکلات کا حل اردو میں مولانا محمد عبدالحمید فاضل دیوبند سابق مدرس مدرسۂ حمادیہ ڈھاکہ نے تحریر فرمایا ہے۔ مولوی صاحب ڈھاکہ کے باشندے ہیں۔ آپ ڈھاکہ میں خارجاً طلبا کو پڑھاتے ہیں۔ مستند مدرس ہیں۔

۱۸۱ صفحات (بقیہ بمطابقِ اندراجِ اول)

تنویر العینین فی فتاوی الجمعہ والعیدین معروف بہ احکام المساجد (ص ۲۰۶)

بنگال کے مشہور معرکہ الآرا مسئلہ پر [جمعہ کی نماز دیہات[۱] میں جائز ہوتی ہے یا نہیں] مولوی حاجی محمد امین عرف پنچو باشندۂ جسر نے یہ رسالہ مکہ معظمہ میں بیٹھ کر اردو میں لکھا ہے۔

مطبوعہ غوثیہ، کلکتہ، ۱۳۰۹ھ، ۵۲ صفحات۔

۱۔ مصنف نے ثلاثۂ غسالہ کے مسودے میں یہی املا یعنی "دیہیات" لکھی ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

اوّلہ: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم .... لکم[1] نفع اللہ بکم المسلمین۔

(تنویر القلوب ترجمہ =)

تزکیہ القلوب (ص ۱۸۳)

اردو میں سلوک وتصوف کا بیان ہے از مولوی عبدالکریم خاں بہادر خاکی الاچی پور۔

مطبوعہ مطبع نظامی، ۱۲۹۴ھ، کانپور۔

خاکی مرحوم نے اپنی "تنویر القلوب" فارسی میں لکھی تھی۔ تزکیہ القلوب اسی کا ترجمہ ہے جسے انہوں نے قیام مالدہ کے زمانے میں خود ہی ترجمہ کیا۔ ۱۲۰ صفحہ۔

خاکی کا مختصر حال اور کہیں ہے۔[2]

اولہ: الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین۔ الخ۔

تواریخ حیدر کرار ـــــ خاوران نامہ، ترجمہ

تواریخ کشائش قلعۂ خیبر ـــــ خاوران نامہ، ترجمہ

توشۂ خلیل (ص ۲۰۸)

کچھ اردو، فارسی، عربی نعتیہ ومنقبت کے اشعار، کچھ تعویذات واعمال از مولوی شاہ خلیل الرحمٰن صاحب نندن پوری۔ مولوی صاحب اردو صاف لکھتے ہیں۔ تصنیف وتالیف کی طرف بہت زیادہ میلان ہے۔

۱۔ ناخوانا۔ ع۔ ن

۲۔ دیکھئے اندراج: مواہب المرام فی تفسیر الاحکام۔

Marfat.com

۳۲ صفحات، مطبوعہ قیومی کانپور، ۱۳۳۳ھ

اوّلہ: الٰہی یادِ سرور میں یہ جانِ پُر الم نکلے
زباں سے یا محمد کہتے کہتے میرا دم نکلے

تہذیب الاطفال (ص ۲۰۹)

اردو زبان میں بچوں کی تہذیب اخلاق کے لیے مولوی ابوناظم محمد کاظم صاحب رحمتی سراج گنجی نے ۳۲ صفحے کی مثنوی ارقام فرمائی ہے۔ زبان صاف اور درست ہے۔ خوشی کی بات ہے کہ اس مثنوی کو افسر تعلیمات حیدرآباد دکن اور کشمیر نے اپنے تمام سکنڈری اسکولوں کے کتب خانوں میں رکھنے اور طلبا کو انعاماً دینے کا حکم دیا ہے۔

مولانا رحمتی بہت ہوشیار اور انٹرپرائزڈ شخص ہیں اور ان کی اردو شاعری اس اطراف میں بہت غنیمت ہے۔ سراج گنج ضلع پبنہ کا مشہور سب ڈویژن ہے۔

مطبوعہ حسنی پریس، بریلی ۱۳۳۸ھ

اوّلہ: حمد ہو اللہ کی کیوں کر بیاں
ہے وہ خلاقِ زمین و آسماں

رسالہ چیچک (ص ۲۵۳)

اردو۔ از حکیم اشرف علی مست رئیس سلہٹ شاگردِ ضیغم۔

رسالۂ مذکور لکھنؤ میں ۱۲۸۳ھ میں طبع ہوا۔ مگر اب نایاب ہے۔ نقلِ عبارت سے مجبوری ہے۔

حرز جان عارفان فی مناقب محبوب سبحان (ص ۲۱۰)

یعنی دیوانِ اردو حضرت سید شاہ ابوالارشاد علی عبدالقادر شمس القادری معروف بہ سید شاہ مرشد علی القادری البغدادی المیدنی پوری۔ آپ کے بزرگ مدتوں سے رونق بخشِ میدنی پور ہیں

Marfat.com

آپ حضرت محبوبِ سبحانی رحمۃ اللہ علیہ کے اولادِ امجاد سے ہیں۔ بنگال میں آپ کی خاندانی سیادت و نجابت کا ہر شخص معترف ہے۔ آپ کی ولادت ۲۷ شب رمضان المبارک ۱۲۶۵ھ میں ہوئی۔ ساری زندگی مریدین و معتقدین میں رشد و ہدایت میں بسر فرمائی۔ بنگال کے قدیم انگریزی گروہ میں جس قدر بھی پابندی مذہب و اعتقاد و اتقاد و پرہیزگاری ہے یہ سب آپ ہی کا فیضان ہے۔ اور یہ قافلۂ پیشین اگر دین و مذہب کی طرف سے ویسا غافل ... [1] ہوتا جیسا آج نظر آرہا ہے تو بنگال میں انگریزی تعلیم مسلمانوں میں ہرگز نہ پھیل سکتی۔ آج بھی اس قافلہ کے باقی ماندہ کچھ لوگ موجود ہیں اور عملاً و صورتاً مسلمان ہیں۔ غرض کہ آپ کے توجہات گرامی نے الحاد و زندقہ کے حملۂ اولیٰ کو خوب روکا اور اسی زمانہ میں سارے بنگال بھر میں ایک بھی انگریزی خوان ملحد تیار نہ ہوسکا۔

شاعری حضرت کی دونِ مرتبہ تھی لیکن اس طرف بھی یقیناً کبھی کبھی توجہ فرماتے تھے۔ رندانہ و عاشقانہ غزلیں ان کی پسند نہ تھیں۔ "عاصی" اور "جمال" تخلص کرتے تھے۔ حکیم جلال لکھنوی کو شرفِ استادی حاصل تھا۔ سنہ ھ آپ کا وصال ہوا [2] اور شہر میدنی پور میں مزار بنا۔ و قد یزار و تتبرک بہ۔

مطبوعہ مجتبائی پریس دہلی۔ ۱۳۱۹ھ، ۶۲۲ صفحات

اولہ:

پڑھ کے بسم اللہ مطلع میں لکھا نامِ خدا
نامِ حق نامے کا عنواں بن گیا نامِ خدا
حمد گوئی سے دل آئینہ بنا [3] نامِ خدا
بولتا ہے آج کیا طوطی مرا نامِ خدا

حسن و عشق ← گلشن عشق، ترجمہ

۱۔ عکسی نقل میں یہاں سے ایک لفظ مفقود ہے۔ قرینے کے مطابق "نہ" ہونا چاہیے۔ ع۔ ن
۲۔ مصنف نے سالِ وفات درج نہیں کیا۔ ع۔ ن۔
۳۔ دراصل: بنام۔

Marfat.com

(حصول الرفق باصول الرزق۔ ترجمہٗ) =

وظیفۂ روزی (ص ۳۸۵)

علاّمہ جلال الدین سیوطی کا رسالہ "حصول الرفق باصول الرزق" کا اردو ترجمہ جسے مولوی شیخ غلام قادر پابنای نے ۱۲۸۰ھ میں کیا۔ مولوی صاحب موصوف ضلع پبنہ کے متوطن تھے اور نثر کے علاوہ نظم پر بھی قادر ہیں۔

۵۰ صفحات، مطبوعہ مطبع مظہر العجائب کلکتہ، ۱۸۶۳ء

اوّلہ، حمد کرتے ہیں ہم اس خداوند بندہ پرور کی جو اپنے خوانِ کرم سے ہمیں وظیفہ روزی کا دیتا ہے۔ الخ۔

حکمت افلاطون (ص ۲۱۲ و ۲۱۳)

اردو زبان میں تہلیل میت، ختم جلالی، ختم افلاطون، ختم شفا، کچھ مجرب نسخہ جات، کچھ دفعیۂ سموم کی ترکیبیں، کچھ مسائل فقہیہ غرض کہ ایک کشکول ہے۔ از مولوی حکیم سیّد حمید الرحمٰن ساز کالوی چاٹگامی۔

۹۶۰ صفحات۔ مطبوعہ مجیدی کانپوری، ۱۳۳۳ھ

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی نبینا محمد وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ امّا بعد خاکسار برگشتۂ روزگار سیّد حمید الرحمٰن۔ الخ

(خاوران نامہ، ترجمہ) =

تواریخ حیدر کرار معروف بہ تواریخ کشائش قلعہ خیبر (ص ۲۰۷)

کسی نے عربی زبان سے تاریخ حسام کا فارسی زبان میں ترجمہ کرکے "خاوران نامہ" نام رکھا

Marfat.com

تھا۔ ۱۲۶۵ھ میں مولوی اصغر علی باشندۂ ہوگلی نے "خاوران نامہ" سے اردو ترجمہ کرکے "تواریخ حیدر کرار" نام رکھا۔ زبان صاف اور سلیس ہے۔

۱۵۱ صفحات، مطبوعہ بشیری پریس کلکتہ، ۱۳۰۰ھ

اولہ، سب تعریف اسی مالک الملک کو شایاں ہے کہ جس نے انبیائے عظام کو معجزات و آیات واضح عنایت کریں اور اولیائے کرام کو کرامات اور خوارق عادات لائق مرحمت فرمائیں۔ الخ

خرد افروز ← عیار دانش، ترجمہ

خزانۂ کرامت (ص ۲۱۶ و ۲۱۷)

اردو زبان میں ایک مختصر رسالہ ہے جسے منشی محمد لعل خان مدراسی نزیل کلکتہ نے ۱۳۲۲ھ میں لکھا۔ خان صاحب عقیدۃً بریلوی ہیں۔ انہوں نے عامہ مسلمین کے لیے نصیحتیں لکھی ہیں تاکہ لوگ وہابی رشیدی ندوی بن کر اپنا ایمان نہ بگاڑ بیٹھیں۔

مرحوم بڑے پُرجوش اور اپنے خیال میں بہت راسخ تھے۔ ابھی کئی سال ہوئے کلکتے ہی میں انتقال کیا۔ اللہ پاک ان کے زلات کو معاف فرمائے۔

۲۰ صفحات میں مطبع حنفیہ[1] پٹنہ میں چھپوایا۔

اولہ: نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ الخ۔

خطبت عزیزی ← وعظ عزیزی

---

[1]: مطبع حنفیہ جناب قاضی عبدالوحید صدیقی [illegible] بزرگوار [illegible] عبدالودود صاحب [illegible] پٹنہ [illegible] میں دینی کتابوں کی اشاعت کے لیے قائم کیا تھا۔ [illegible] رسالہ تحفۂ حنفیہ برسوں یہاں سے شائع ہوتا رہا۔ رسالے کی ترتیب میں ان کے معاون مولانا ضیاء الدین [illegible] تھے۔ اس رسالے کی کچھ جلدیں کتب خانہ خدا بخش پٹنہ میں اور کچھ پروفیسر مختار الدین احمد کے ذاتی کتب خانے میں محفوظ ہیں۔ اس مطبع سے بیسوں کتب و رسائل رد ندوہ، رد وہابیہ میں شائع ہوئی ہیں۔ ع۔ ن

Marfat.com

ملاحسنۃ المسائل (ص ۲۱۸ و ۲۱۹)

اردو میں فقہی مسائل کا واضح اور سلیس بیان ہے۔ نکاح و طلاق اور حضانت اور رضاعت وغیرہ ذلک کے مسائل ضروریہ جس کی آئے دن ضرورت رہا کرتی ہے بہت خوبی کے ساتھ بیان ہوئے ہیں۔ مؤلف اس کے مرحوم مولانا عبدالقادر رئیس و زمیندار سلہٹ ہیں۔ آپ نے اس کتاب کو ۱۲۸۲ھ میں لکھا اور تب سے اب تک متعدد بار چھپی۔ بے حد مقبول کتاب ہے۔

مولانا موصوف باوجودیکہ امیر کبیر رئیس تھے، فارغ التحصیل عالم بھی تھے کہ مدرسۂ عالیہ کلکتہ (سے) سندِ فراغت لی تھی اور مذاکرۂ علمی کا شغل تھا۔

مؤلف نے دیباچہ میں لکھا ہے "احقر اس قابل نہیں کہ کوئی کتاب تصنیف کرے اور مصنفوں کے زمرے میں اپنے نام کو داخل کرے لیکن ان دنوں عجیب ایک واقعہ نظر میں آیا کہ ایک شخص نے باعث نہ جاننے مسئلہ کے اپنی دادی سے نکاح کر لیا کہ جس سے نکاح کرنا شرع میں صراحتہً حرام آیا ہے اور ایک نے اپنے چھوٹے لڑکے کی طرف سے ولایۃً نکاح قبول کرنے میں سبب نادانی کے اپنے ہی واسطے کر لیا۔" اس لیے مؤلف نے کتب عربیہ فقہیہ سے احناف کے مسلک پر استخراج مسائل کر کے اس کتاب کو لکھا۔ اس میں مؤلفِ علام نے انہیں (انہی) مسائل کو لیا ہے جن کی "دیارِ بنگالہ کے کار (و) بار میں" ضرورت ہے۔ مؤلف کہتے ہیں کہ ان کے بوجہ بنگالی [آسامی] ہونے کے تانیث و تذکیر کی رعایت نہیں کر سکے۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ ساری کتاب میں کہیں بھی اس قسم کی کوئی غلطی نہیں ہے۔ یاد رکھیے کہ سلہٹ اس عہد میں متحدہ بنگال میں شامل تھا۔

افسوس اب اس خاندان میں اولاد ذکور نہیں ہیں (رہے) آخری یادگار خاندان خان بہادر مولوی محمد یحییٰ عرف جینو میاں[۱] تھے جنہوں نے لاولد قضا کی۔

اوّلہ: الحمد للہ الذی علی ما اولنا من النعم و فتح علینا ابواب الحکم و کشف عنا حجاب

---

۱ سلہٹ میں اردو ص ۹۴ پر "جیتو میاں" تحریر ہوا ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

الظلم احمدہ حمداً یران الذی فضلنا علی سائر الامم۔ الخ۔

خواص الادویہ (ص ۲۲۱ و ۲۲۲)

انگریزی ادویات کی قرابادین ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ یہ بھی کتاب ادویات انگریزی کی طرح کمیٹی فورٹ ولیم کی ہدایت سے لکھی گئی ہوگی۔ انڈیا آفس میں قلمی نسخہ موجود ہے اور میرے پاس بھی ایک ناقص قلمی نسخہ ہے۔

اوّلہ: سب چیزیں جو کہ دنیا میں موجود ہیں یا سالام یعنی یابس یا لیکوئڈ یعنی رطب یا ویپرم یعنی بخار یا بھاپ ہیں اور یہی تینوں یعنی رطوبت اور یبوست اور بخاریت چیزوں کی تین حالتیں کہلاتی ہیں۔

خوبیٔ قسمت (ص ۲۲۰ و ۲۲۳)

رینالڈس کے مشہور ناول "میڈلین" کا اردو ترجمہ از جناب محمد اشرف الدین مرحوم ابن خواجہ محی الدین[1] مرحوم رئیس ڈھاکہ۔ خواجہ اشرف مغفور جامہ زیب حسین اور بلند ہمت رئیس تھے۔ [نوجوانی میں کلکتے میں ۱۹۰۵ء میں انتقال فرمایا] چوگان بازی میں کمال رکھتے تھے ان کے دو صاحبزادے محترمی خواجہ نورالدین کلکتہ[2] کارپوریشن کے ممبر اور دوسرے صاحبزادے صلاح الدین صاحب نزیل یورپ یادگار ہیں۔ اوّل الذکر صاحب اردو پر مالکانہ قدرت اور اپنے ددھیالی وطن ڈھاکہ سے خاص انس رکھتے ہیں افسوس کہ چھوٹے نے ابھی ۱۹۳۳ء (میں) انتقال فرمایا۔

صفحات[3]

ابتدا:[4]

۱- اقبال عظیم نے مترجم کا نام خواجہ محی الدین عرف خواجہ محمد اشرف الدین لکھا ہے۔ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۳۶ [illegible]

[illegible] ←

دافع الشبہات فی جواز الاستیجار علی الطامات الملقب بتحفۃ الاحسان و خلعۃ الاخوان (ص ۲۲۴)

اردو زبان میں مولوی امین الحق صاحب اسلام آبادی نے بطور فتویٰ یہ کتاب لکھی ہے۔
موضوع نام سے ظاہر ہے۔
۹۴ صفحات، مطبوعہ مطبع قیومی کانپور ۱۹۰۲ء۔
[اصل کتاب مولوی صاحب نے عربی میں لکھی تھی۔ ان کے شاگرد مولوی عبدالجبار صاحب نے اردو ترجمہ کر کے چھپوایا ہے۔ مولوی امین الحق اور مولوی عبدالجبار دونوں صاحبان آباد تھانہ ہاٹ ہزاری چاٹگام کے رہنے والے ہیں]
اوّلہ: الحمد للہ الذی زین الانسان بخلعۃ الوجود وجعل من حسن خلقۃ الکرم والجود۔ الخ۔

دعواتِ مسنونہ (ص ۲۲۷)

ادعیۂ ماثورہ کو معہ اسناد و فضائل مولانا کرامت علی مغفور نے اپنے خلف الاکبر مولانا حافظ احمد مرحوم المتوفی ۱۳۱۵ھ [مدفون مسجد چوک ڈھاکہ] کے اصرار سے جمع فرمایا ہے اور اسناد و فضائل (کو) اردو میں تحریر فرمایا ہے۔
مطبوعہ مطبع مظہری کلکتہ ۱۲۷۸ھ، ۱۰۲ صفحات۔
اوّلہ:
الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ و ذریاتہ اجمعین۔ الخ۔

۲۔ دوسرے اندراج میں کلکتہ کے بعد یہ عبارت درج ہے: "میں رہتے ہیں اور وہاں کے ذی اثر لیڈر اور معاملہ فہم قائد ہیں"۔ ع۔ ن

۳۔ ۴ مصنف کی طرف سے صفحات کی تعداد اور ابتدائی کلمات نقل نہیں ہوئے۔ ع۔ ن

Marfat.com

دولتِ ہند (ص ۲۲۹)

فنِ زراعت و باغبانی پر اردو زبان میں میرے خیال میں سب سے پہلی کتاب۔ زبان قدیم، رنگانت[1] اور تشبیہ و استعارے کی وجہ سے سلیس نہیں۔ لیکن جب مصنف چاہتا ہے تو اپنی تحریر میں سلاست پیدا کرلیتا ہے۔ مسٹر[2] ہنری فتوک اس کے مصنف ہیں۔ میرے پاس "دولتِ ہند" کا جو نسخہ ہے وہ مطبع مصطفائی کانپور [۱۲۶۶ھ] کا چھپا ہوا ہے اور یہ مطبوعہ کلکتہ کی نقل ہے۔ کتاب باتصویر ہے اور تصویریں اصولِ فن کے موافق نہیں ہیں ۲۲ باب میں نہایت کارآمد اور مفید باتیں اس فن کی اور متعلقاتِ فن کی بیان کی ہیں۔ غالباً مسٹر ہنری فتوک نے یہ نسخہ کتاب ہارٹی کلچرل سوسائٹی کلکتہ کے لیے لکھا اور شروع انیسویں صدی میں کلکتہ میں چھپا۔ زبان اگرچہ رنگین ہے لیکن کہیں کہیں بنگال کے اردو محاورے لکھ جاتے ہیں۔ سو برس اوپر ہوئے کہ یہ کتاب لکھی گئی لیکن آج بھی اردو زبان میں بمشکل اس سے اچھی کتاب ملے گی۔ میں قصداً دیباچہ طویل نقل کرتا ہوں کہ مصنف کی زبان طرزِ بیان اور اس وقت کے تمدن کا جو اثر اس پر پڑا ہے ظاہر ہو۔

اولہ: ابتدا کہ یہ لفظ بسم اللہ سب سے افضل ہے ذکر اللہ۔ گلدستۂ حمد بے شمار اور ثنائے ہزار در ہزار باغبان گلزارِ ہمیشہ بہار کے واسطے ہے کہ جس نے ابوالبشر کو پہلے چمنستان رضوان کے سبزہ زاروں اور رنگین روشوں کو عشرت اور عسرت کی آنکھوں سے دکھایا۔ اور طرۂ شکر و سپاس لائق اس آرائش دینے والے حدیقۂ گیتی اور تازگی بخشنے ہارے گلشن ہستی کے ہے کہ جس نے بنی آدم کو مرغزار بہشت سے نکال کر واسطے انتظامات کائنات کے پیچھے تخت زمردین پر خاک کے بٹھا کر زراعت کے آئین کو ان کے پنجۂ اقتدار میں سپرد کیا اور رفعت بے پایاں تمام پیغمبران صلوٰۃ اللہ علیہم کے لیے ہے کہ جن کے قدوم میمنت لزوم کی برکت سے گلشن دہر نے

۱: یعنی رنگینی۔ ع۔ن

۲: اصل ہمسٹری، جو سہو القلم ہے۔ ع۔ن۔

Marfat.com

رونقِ تازہ پائی اور درخت وجود (امّت) ہی کے پھلوں سے بارور ہوا (کذا)"

دیوانِ آمیختہ (ص ۲۳۱)

انشاء اللہ خان انشا مرشد آباد میں پیدا ہوئے۔ ان کے باپ ماشاء اللہ خان معدر دربار طبیب تھے۔ انشاء اللہ دہلی چلے گئے۔ پھر لکھنو آئے اور یہیں رحلت کی۔

انڈیا آفس کے کتب خانہ میں جو دیوانِ آمیختہ انشا کی موجود ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسے انشا نے کلکتہ میں ترتیب دی تھی جب کہ وہ کلکتے میں دوسری مرتبہ آئے تھے [۱۲۲۰ھ] انشا کا یہ تیسرا قلمی دیوان ہزل میں ہے۔ انشا کا کلکتہ آنا میری نظر سے کہیں نہیں گذرا۔ خدا جانے فہرست نگار کو یہ دعوکا کیسے لگا۔

شروع میں ایک فارسی دیباچہ ہے جس کی ابتدا یہ ہے :

"اے عزیز دنیا مکانِ فانی است۔ اول از کارہائے بدتوبہ کن و در بندگی حق سبحانہ تعالی مشغول باش۔ الخ"

ابتدا از دیوان :

نہ ہوے کیوں تو سزاوار لعنت کا دلد،
تو واقف اس سے ہے جو کام ہے شرارت کا

دیوانِ اخلاص (ص ۲۳۰)

اردو۔ از منشی اسد اللہ معروف بہ علی جان اہل کار ہائی کورٹ کلکتہ خلفِ منشی حیدر علی باشندۂ ہوگلی۔ اخلاص نے تعلیم و تربیت کلکتے میں پائی۔ پہلے "منور" تخلص کرتے (تھے) اور فارسی و اردو دونوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ ناسخ کے شاگرد تھے۔ تذکرۃ المعاصرین کی تالیف کے وقت ان کی عمر چالیس سے زیادہ تھی۔[۱] دیوان نہیں چھپا۔

۱۔ تذکرۃ المعاصرین، ص ۷۔ ع۔ ن

Marfat.com

دیوانِ الم (ص ۲۳۲)

اردو از مولوی شاہ ابوالعزیز محمد اسماعیل فضل رحمانی "الم" تخلص ۔ قصبہ جیتہ کی نسبت سے جیتوی کہلاتے تھے اور یہ قصبہ اطرافِ سلہٹ میں ہے ۔ دیوان کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا الم حضرت مولانا فضل الرحمٰن رحمتہ اللہ علیہ کے دست گرفتہ تھے اور شمس العلماء مولانا عبدالوہاب مغفور کے شاگرد رشید ۔

۹۰ صفحات تک صرف نعتیہ غزلیں اور بزرگوں کی مدح میں قصائد ہیں ۔ پھر تقریباً بیس صفحے تک رندانہ و عاشقانہ کلام ہے ۔ معلوم نہیں کہ جناب الم کو فنِ شعر میں تلمذ کس سے ہے ۔

۸۰ صفحات ، مطبوعہ مطبع قیومی ، کانپور ۱۳۲۸ھ

اوّلہ ،

کیا جب وصف رب العالمیں کا
پڑا عالم میں غل اِک آفریں کا
کیا انجم سے اس نے چرخ روشن
گلوں سے بھر دیا دامن زمیں کا

ولہ فی النعت

محمد کو ہوا اس طرح قربِ کبریا حاصل
ہے آغوشِ احد میں جلوہ جیسے میم احمد کا
نف ذام احمد مختار ہوں سدا
گویا گلے میں طوق ہے احمد کے میم کا

ایک شعر رندانہ بھی سنیئے ،

سودائے زلف دے کہ مجھے دل مرا لیا
کیا خوب دل ربائے زماں نے دیا لیا

دیوانِ اوحد (ص ۲۳۳)

مولوی ابوالسعید محمد عبدالودود مرحوم خلفِ خان بہادر عبدالرؤف وحید مغفور رئیس

Marfat.com

کلکتہ [جن کا تذکرہ اپنی جگہ ہے[1]] کا اردو دیوان ہے۔ اوحد نے نوجوانی میں انتقال کیا بہت ذہین اور ذکی تھے۔ فارسی کلام اکثر ضائع ہو گیا۔ پھر بھی جو کچھ مل سکا باپ نے اپنے انتخاب دیوان کے ساتھ شائع کرا دیا ہے۔ یہ اگر زندہ رہتے تو اپنے فاضل باپ کے قائم مقام ہوتے۔ سنہ میں رحلت فرمائی۔[2]

مطبوعہ مطبع غوثیہ کلکتہ۔ ۶۴ صفحات۔

اوّلہ:

الف آہ ہے سر مطلع دیوان اپنا
دفتر دردو الم ہے دل نالان اپنا
تر زباں حمد میں ہے نعت میں نغمہ سرا
بلبل باغ جناں مرغ غزل خواں اپنا

دیوان حسرت (ص ۲۳۵)

اردو۔ میر محمد حیات نام ہیبت قلی خاں لقب، باشندۂ عظیم آباد شاگرد حضرت مظہر جانِ جاناں قدس سرہ۔ پہلے نواب شوکت جنگ کے دربار میں ملازم تھے پھر نواب سراج الدولہ کے یہاں داروغگی ملی۔ بہت لطیف گو اور بڑے حاضر جواب تھے۔ ساری زندگی مرشد آباد میں رہے اور کہا جاتا ہے کہ وہیں پیوند خاک ہوئے۔

دیوان اب نایاب ہے۔ ایک شعر سنئے:

فرہاد سے ہمسری کرے کون؟
سرکس کا پھرا ہے؟ یوں مرے کون؟

دیوان دردمند معہ ساقی نامہ (ص ۲۳۶)

از محمد فقیہ دردمند تلمیذ رشید حضرت مرزا مظہر جان جاناں قدس سرہ۔ آپ دکن کے

۱: دیکھیے: ناظورۂ جاں فزا۔ فارسی حصہ۔ ع۔ ل

۲: مصنف نے سال وفات نہیں لکھا۔ ع۔ ن۔

Marfat.com

باشندہ تھے مگر تعلیم و تربیت دہلی میں پائی۔ مرشدآباد میں بحیثیت شاعر آئے اور ۱۱۷۶ھ میں وہیں پیوندِ خاک ہوئے۔ مرشدآباد میں ان سے سلسلۂ شعر و سخن بھی جاری ہوا۔ نساخ لکھتے تھے کہ ۱۱۷۶ھ میں انتقال ہوا[1] دیوان اور ساقی نامہ دونوں نایاب ہیں اس لیے ایک رباعی درج ہوتی ہے۔

کوہسار میں جا گرا ہے ناحق کے تئیں
پرویز سے جا بھڑا ہے ناحق کے تئیں
کوئی ٹکر پہاڑ سے لیتا ہے
فرہاد کا سر پھرا ہے ناحق کے تئیں

دیوان شائق (ص ۲۳۸)

اردو۔ آخیر میں کچھ کلام فارسی بھی ہے قلمی صفحات تقریباً ڈیڑھ سو۔ میں نے لڑکپن میں دیکھا تھا۔ ہاں آخیر حصۂ دیوان جس میں واسوخت بھی ہے اس کے کچھ صفحات میرے پاس موجود ہیں۔ نواب زادہ افضل کے پاس جناب بیدار کا نسخہ جو شائق کے بھائی مشتاق مرحوم کے نواسہ ہیں موجود ہے لیکن یہ عجیب علمی ذوق ہے کہ نہ دیکھنے دیتے ہیں اور نہ تفصیل بتلاتے ہیں۔

شائق تخلص، خواجہ فیض الدین نام، خواجہ حیدر جان عرف، خواجہ خلیل اللہ کشمیری کے بیٹے، ڈھاکے کے شرفا سے تھے۔ شاعر مقبول اور نغز گفتار تھے جس زمانے میں آقا احمد علی احمد مرحوم اور غالب مغفور کا معرکہ ہو رہا تھا اور سارا بنگال مرزا کے خلاف تھا شائق اور میر تلام مصطفٰی مرحوم مرزا کے طرف دار تھے۔ اگرچہ قلمی معرکہ میں ان کی شرکت ثابت نہیں۔ شائق بذریعہ تحریر مرزا سے اصلاح لیتے تھے۔ میرے پاس مرزا غالب کے چند خط شائق کے نام محفوظ ہیں[2]۔ نساخ کہتے ہیں "بہر دو زبان فارسی و ریختہ شعر بامزہ می گوید"

۱: سخن شعراء کا حوالہ ہے۔ع۔ن

۲: ان کا حال مرزا غالب یا ان کے تلامذہ و احباب کی تحریروں میں راقم الحروف کو نہ مل سکا۔ ع۔ن

۳۔ یہ اور غالب کے کچھ دوسرے خطوط محترم ڈاکٹر مختار الدین احمد نے علی گڑھ میگزین کے غالب نمبر (علی گڑھ ۱۹۴۹ء) میں شائع کر دیے ہیں۔ع۔ن

Marfat.com

[تذکرہ[1]]۔ ۱۲۹۹ھ میں انتقال فرمایا۔ کوئی نام لیوا باقی نہیں ہے۔
ایک شعر فارسی کا اور ایک شعر اردو کا لکھتا ہوں:

ہمیں بس بود خون بہا بعد قتلم
بفرما کہ از کشتگانِ منست این

اوس نے کیا مجھ کو رسوائے عالم
کہ جس نے تجھے عالم آرا بنایا

دیوان طپان (ص ۲۳۷)

اردو۔ از میرزا احمد بیگ خان رئیس کلکتہ خلف نواب عطاء اللہ خان دہلوی۔ طپان عدالتِ دیوانی کلکتہ میں وکالت یا مختاری کرتے تھے۔ بڑے عالی خاندان تھے اور بڑی شان سے زندگی بسر کی۔ مرزا جان طپش دہلوی کے شاگرد تھے۔ طپان مرزا نوشہ غالب کے رشتہ دار بھی تھے۔ غالب مرحوم کے بہت سے خط "پنج آہنگ" میں طپان کے نام ہیں[2]۔ کچھ خطوط میرے پاس بھی ہیں جو "پنج آہنگ" میں نہیں۔ صرف اردو ہی کہتے تھے۔ ۱۸۳۴ء میں انتقال کیا۔ خاندان موجود ہے مگر دیوان کا پتہ نہیں چلتا۔ اس لئے "سخن شعراء" سے کچھ اشعار نقل کئے جاتے ہیں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ طپان پر طپش کا اثر کس قدر غالب ہے۔

طرفین کی الفت سے تکمیلِ محبت ہو
امکان نہیں بجنا اِک ہاتھ سے تالی کا

پڑ گئے داغوں سے کیا کیا نہ جگر میں سوراخ
پھول جڑ جڑ کے کئے ہم نے سپر میں سوراخ

۱۔ تذکرہ المعاصرین، ص ۶۱۔ ع۔ ن

۲۔ پنج آہنگ مرتبہ سید وزیر الحسن عابدی، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۹ء میں ایک خط بھی طپان کے نام نہیں ہے۔ ہاں ان کے نام کچھ خطوط "متفرقات غالب" مرتبہ پروفیسر مسعود حسن رضوی (رام پور) اور مآثر غالب (علی گڑھ میگزین غالب نمبر مرتبہ مختار الدین احمد) میں شائع ہوئے ہیں۔ ع۔ ن

Marfat.com

کون آئینہ رُو آج گیا ہے مرے گھر سے
پیدا ہے جو حیرت مرے ہر حلقہ دَر سے

دیوان عبیدی (ص ۲۴۰)

یعنی مولانا عبید اللہ العبیدی مرحوم کا اردو دیوان۔ مولانا کی ابتدائی زندگی سے لے کر آخیر تک شاعرانہ صحبتوں میں گذری۔ تمنا گورکھپوری (عبدالرحیم دہریہ) کے شاگرد تھے۔ توفیق اُن کے مربی تھے۔ وحید، وحشت سب دوست تھے۔ ڈھاکہ آئے تو یہاں خواجہ عبدالرحیم صبا۔ حافظ اکرام احمد ضیغم، سید محمود آزاد، عبدالغفور خان نساخ، منشی عبدالنعیم تائب جیسے سخن سنج شعراء کا مجمع ملا۔ یہ دیوانِ اردو اُن تمام اثرات کا نتیجہ ہے۔ اخیر میں کچھ عربی اشعار بھی ہیں۔ مولانا عبیدی عربی فارسی واقعۃً خوب کہتے تھے۔ ان کی اردو شاعری اس پایہ کی نہیں مگر پھر بھی اپنے ہم عصروں میں وہ ہیٹے نہیں۔

خیال[1] نے حضرت عبیدی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ فریاد عظیم آبادی کے شاگرد تھے۔ یہ بہتان عظیم اور صرف اپنے استاد فریاد کی ہی تعریف ہے۔

۲۸ صفحات، مطبوعہ میڈیکل پریس آگرہ۔

اوّلہ:
دل بے تاب پروانہ بنا ہے شمع وحدت کا
نہایت غم ہے اس ذرہ کو اس نیّر کی فرقت کا

ولہ:
ہو منتسب جنابِ ابوبکر سے عبید
لیکن ہوں خاک مَیں قدمِ بوتراب کا

ایک پوری غزل سن لیجیے:

موسمِ گل ہے اور عہدِ شباب
ساقیا اعطنی من الاکواب

۱: نصیر حسین خیال مراد ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

چشم فتاں سے اپنے ہے افسوس
سادنی شادن من الاحزاب
لبِ شیریں کے گرد خالِ سیاہ
عسل حولہ یطیر ذباب
چکنی باتوں پہ شیخ کی مت جا
لا تثق بہ فانہ کذّاب
گرچہ حسّاد ہمچو سگ لا بند
لا یضر منی نباح کلّاب
اے عبیدی خدا پہ کر تکیہ
حسبنہ اللہ من الیہ اناب

دیوان فراق (ص ۲۴۱ و ۲۴۵)

از میر مرتضیٰ قلی خان دہلوی۔ ایک فوجی افسر تھے۔ علی وردی خان کے عہد میں مرشد آباد میں بس گئے تھے۔ لیکن بوجہ بقایا خراج سرکاری، زندان میں محبوس تھے اور وہیں انتقال کیا۔ دو شعر "سخن شعرا" سے نقل کرتا ہوں۔ قلمی دیوان کا پتہ فہرست کتب خانہ اودھ سے لگا۔

گو دردِ سر لئے ناصح ہے گردشِ پیمانہ
پر ہم کو تو صندل ہے خاکِ درِ میخانہ

ولہ،

اسیروں کی قسم تجھ کو صبا سچ کہہ کے گلشن میں
کوئی اُن ہمنواؤں سے مجھے بھی یاد کرتا ہے

دیوانِ فرحت (ص ۲۴۲)

اردو۔ شیخ فرحت اللہ۔ بزرگوں کا وطن ماوراء النہر، مولد فرخ آباد۔ خان آرزو کے شاگرد تھے۔ نواب ناظم بنگالہ کے داروغہ بہادر علی خاں کے رفیق تھے۔ ۱۱۹۱ھ میں مرشد آباد میں انتقال کیا۔

Marfat.com

دیوان کا اب پتہ نہیں۔ "سخن شعرا" سے دو شعر نقل کرتا ہوں:

تری مژگان کو کب ہوتا ہے غم عشاق کے دل کا
نہیں ہے خنجر قصاب کو کچھ درد بسمل کا

رفتہ رفتہ میں ہوا عشق میں جان کا دشمن
دل ہے پہلو میں مرے ہائے کہاں کا دشمن

دیوان قوس (ص ۲۴۳)

اردو۔ از مرزا محبوب علی ولد مرزا ہمایوں بخت ابن مرزا زین العابدین دہلوی۔ قوس کانپور میں پیدا ہوئے۔ لیکن ساری زندگی کلکتے میں بسر کی۔ ناسخ کے شاگرد تھے۔ پہلے "شمس" تخلص کرتے تھے۔

دیوان کا پتہ "سخن شعرا" سے لگا۔ شاید چھپا نہیں اس لئے کچھ اشعار نقل کر دیتا ہوں:

جو کبوتر اس نے دیکھا نامہ بر سمجھا مرا
مار ڈالے ہائے دھوکے میں کبوتر سیکڑوں

جب نزع میں نہ آئے تو مرقد پہ آ چکے
وہ شمع و گل مزار پہ مرے چڑھا چکے

چلتا ہے رک رک کے کن اٹکھیلیوں کی چال سے
خنجر قاتل میں بھی رفتار معشوقانہ ہے

دیوان کنور (ص ۲۴۶)

از راجہ اپوربکشن دیب، کنور تخلص۔ ۱۸۵۴ء تک زندہ تھے۔ شوبھا بازار[۱] کلکتہ کے خاندان کے وہ بانی تھے۔

۱: شوبھا بازار بھی کہتے ہیں۔ ع۔ ن

Marfat.com

شروع میں تین قصیدے ہیں جو امجد علی شاہ کی مدح میں لکھے گئے ۱۹۰ صفحات غزلوں کے ہیں اور ۵ اصفحات میں رباعیات اور فرد ہیں۔

اوّلہ: رحیق العشق صب لی ایہا الساقی بعجلتہا

اس دیوان کا ذکر فارسی کتابوں کے ذیل میں ڈاکٹر اسپرنگر نے کیا ہے لیکن ان کا ایک اردو مطبوعہ دیوان بھی ہے اگرچہ وہ اب بالکل نایاب ہے۔ میں نے لپنے لڑکپن میں اسے دیکھا تھا۔ ٹائپ میں بڑی تقطیع میں چھپا تھا اور خاصہ ضخیم تھا کنور حافظ اکرام ضیغم کے شاگرد تھے۔ اردو شعر کا نمونہ یہ ہے:

شیدا ہے عشق میں تیرے دل شیخ و شاب کا
قالب تہی ہے یاد میں تیرے حباب کا

نہ پوچھ گذری ہے جو مجھ پہ بے قراری رات
مثالِ شمع کٹی روتے روتے ساری رات

دیوان مخلص (ص ۲۴۷)

از مخلص علی خان مرشد آبادی ہمشیر زادۂ نواب نوازش محمد خان شہامت جنگ تقریباً ۱۲۰۷ھ میں رحلت کی۔ ڈاکٹر اسپرنگر کی رائے ہے کہ مخلص یکرنگ تلمیذ مرزا مظہر قدس سرہ کے شاگرد تھے۔ مگر ان کو دھوکا ہوا۔ یکرنگ کے شاگرد میر باقر اکبر آباد کے رہنے والے تھے، مرشد آباد کے نہیں۔ بلکہ ڈاکٹر موصوف کو نام میں بھی دھوکا ہوا۔ مخلص کا نام مخلص علی خان تھا، نہ کہ باقر علی خان، یہ قدرت اللہ خان قدرت کے معاصر تھے۔

دیوان چھپا نہیں اس لئے دو شعروں پر اکتفا کرتا ہوں [از سخن شعرا]

مخلص نہیں زمانے میں اب خوبرو کوئی
عاشق کی چاہ جس کو ہو مدِ نظر کہیں
کوئی اپنے اسیروں سے تغافل یہ بھی کرتا ہے
قفس میں مر گئے ہم یہ خبر صیاد کو پہنچی

Marfat.com

دیوان ولا (ص ۲۴۸)

اردو۔ نام مظہر علی خاں دہلوی ولا ولد سلیمان علی خان و داد مدرس فورٹ ولیم کالج کلکتہ۔ ڈاکٹر اسپرنجر[1] کے دوست تھے۔ شاگرد نظام الدین ممنون اور مصنف بیتال پچیسی" جس کا ذکر مناسب جگہ میں ہے۔[2]

تقریباً ۲۰۰ صفحات کا دیوان تھا اب نایاب ہے۔ دیوان نہیں چھپا، اسپرنجر نے ذکر کیا ہے۔

اوّلہ:

اے دل تو سدا شکر کر اللہ صمد کا
الحق وہی مالک ہے ازل اور ابد کا

راحت العاشقین ← انشائے حمید

رامائن، مختصر خاکہ ← مشفقتِ برادری

رباعیات شہباز (ص ۲۴۴ و ۲۴۹)

اردو۔ شروع میں ۱۰ صفحے کا ایک مقدمہ لکھا ہے جس میں جدید شاعری پر ریویو ہے۔ از مولوی سید عبدالغفور صاحب شہباز۔ شہباز دانا پور کے شرفا میں سے تھے۔ حیدرآباد، بھوپال، دہلی بہت جگہ وہ بسبیل ملازمت اعلیٰ عہدوں پر رہے ہیں۔ بڑی قابلیت کے بزرگ تھے۔ ان کے علمی کارنامے بہت ہیں اور ایسے ہیں کہ اس پر الگ تبصرہ کیا جائے۔ "حیاتِ بے نظیر" ان کی شہکار تصنیف ہے جس میں نظیر اکبرآبادی کی سوانح زندگی تحریر

۱: نام کا صحیح تلفظ اشپرنگر ہے۔ ع۔ن

۲: تلاشۂ غالب کے دستیاب مسودے میں اس کا ذکر نہیں ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

کی ہے۔نواب سید محمد خاں بہادر کے سمدھی تھے۔اور انہی کے یہاں اخیر وقت رہتے تھے۔[1] کلکتے میں ۱۹۰۸ء میں اس جوہر کمال نے ایک طویل اور ممتد علالت کے بعد رحلت کی۔اولاد ذکور کی طرف سے محروم تھے۔نواسے زندہ اور برسر روزگار ہیں اور ایک ڈھاکہ اپنے سسرال میں رہتے ہیں۔

رباعیات شہباز نواب سر احسن اللہ مغفور نے اپنے جیب خرچ سے چھپوایا تھا۔

مطبوعہ اردو گائیڈ پریس کلکتہ، ۱۸۹۱ء ۵۲ صفحات

اوّلہ:
کیونکر کوئی اسرار الٰہی جانے
کیا تاب کہ انسان کماہی جانے
آنکھوں سے حجاب اُٹھنا معلوم
باتیں یہ خدا کی ہیں خدا ہی جانے

رسالہ عظیم الدین حنفی (ص ۲۵۴)

قصبہ گجاریا قریب ہیبت نگر جنگل باڑی ضلع میمن سنگھ کے منشی عظیم الدین خلف منشی برہان اللہ خلف صفی اللہ خلف گل محمد نے اردو زبان میں معتزلہ کی تردید میں یہ رسالہ لکھا ہے۔ ان کی زبان میں معتزلہ سے مراد غیر مقلد ہیں۔یہ منشی صاحب کی اپنی اصطلاح ہے۔

شروع میں پانچ صفحہ کی ایک اردو مثنوی ہے جو قید بحر سے آزاد ہے ختم قرآن پڑھنے پڑھانے اور دینے لینے کا بیان ہے۔آخر میں خطبے بھی ہیں۔

۶۴ صفحات، مطبوعہ احمدی کلکتہ، ۱۳۱۲ھ

اولہ:

الٰہی تو خالق ہے کل عالم کا
عرش و کرسی لوح اور قلم کا الخ

---

[1] دوسرے اندراج میں اس جملے کی جگہ یہ جملہ ہے "اور دوستی اور محبت بھی ساری عمر رہی"

Marfat.com

نوٹ رشیدیہ (ص ۳۷۷)

مناظرہ۔ رشیدیہ[1] پر اردو حاشیہ از مولوی ممتاز الدین صاحب جہانگیر نگری فاضل دیوبند و تاجر کتب کلکتہ۔

۲۰۰ صفحہ، مطبوعہ الطافی پریس کلکتہ۔

اول از حصہ اول: کیف یصح الاشارہ الی قواعد البحث فی قولہ ھذہ قواعد البحث۔

رفیق السالکین (ص ۲۵۶)

حضرت مولانا کرامت علی رحمۃ اللہ علیہ نے پہلے "راحت روح" نام ایک کتاب اعمال و اذکار سلوک اردو میں ارقام فرمایا تھا۔ "رفیق السالکین" اسی سے مقتبس ہے زبان نہایت سلیس، طرز بیان دلکش۔ اب نایاب ہے۔

۴۴ صفحات، مطبوعہ رحمانی، کلکتہ، ۱۳۱۰ھ

اولہ: سب تعریف اللہ رب العالمین کو جو اپنے خیال کرنے والے بندوں کے خیال کے پاس اور اپنے یاد کرنے والوں کے ساتھ رہتا ہے۔ الخ

رکنِ اعظم (ص ۲۵۷)

زبان اردو۔ مسائل نماز کا بیان سلیس زبان میں ہے۔ ہدایہ اور شرح وقایہ وغیرہ سے مسائل ضروریہ کا انتخاب ہے۔ از تالیف مرحوم مولوی حاجی مرزا رحیم اللہ عرف بیارے صاحب خلف منشی میرزا عبدالخالق مرحوم رئیس احسن منزل ڈھاکہ۔ مرحوم بڑے مہمان نواز وضع دار اور ممالک اسلامیہ کے سیاح تھے۔ دو بار حج سے بھی مشرف ہوئے۔ اپنی زندگی

۱: عربی کی مشہور کتاب جس کے مصنف عبدالرشید جونپوری ہیں مدتوں درس نظامیہ میں رہی اور ہندوستان / پاکستان میں اب بھی درس گاہوں میں پڑھائی جاتی ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

ہی میں بوجہ لااولادی سب کچھ فروخت کر چکے تھے۔ صرف نواسہ نواسیوں کے لیے برائے نام کچھ رکھ گئے۔ ۱۹۱۰ء میں انتقال فرمایا۔ اللہ تعالیٰ مغفرت کرے بہت خوش صحبت بزرگ تھے۔

مطبوعہ نولکشور لکھنو، بار سوم ۱۳۱۹ھ

اولہ، حمدو سپاس بے قیاس اس معبود کو سزاوار ہے کہ جس کی راہ طاعت کے پست و بلند اصول و فروع کے طے کرتے ہیں بلا اعانت اس کے فقہاسے بلند اندیشہ درماندہ رفتار ہیں۔ الخ

(رموز الاخلاق، ترجمہ =)

کنوز الاخلاق (ص ۲۵۸)

یہ "رموز الاخلاق" کا اردو ترجمہ ہے۔ رموز الاخلاق فارسی میں ہے۔ مصنف نے دیکھ کر کہ اب فارسی بنگال میں دم توڑ رہی ہے خود ہی اردو ترجمہ کر دیا۔

ابتدا، الحمد للہ رب العالمین والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی رسولہ شفیع المذنبین و آلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اجمعین۔۔۔ اما بعد فقیر عبدالکریم خاکی ابن شیخ عبدالعظیم ابن شیخ محمد فائق ابن شیخ محمد صادق ابن شیخ محمد زاہد غفر اللہ ذنوبہم الاپچی پوری نے پہلے اس فن اخلاق میں ایک کتاب جس کا نام "رموز الاخلاق" ہے فارسی میں تصنیف اور تالیف کی تھی۔ بعد اس کے اس کتاب کا اردو ترجمہ کرنے کو بہت سے احبابوں نے اپنا شوق ظاہر کیا۔ اس واسطے اسی کتاب کے طرز پر اردو ترجمہ کیا اور اس کتاب کا نام "کنوز الاخلاق" رکھا۔ ناظرین اس کتاب سے یہی امید قلبی ہے کہ اس کتاب کو نظر شفقت اور صحت سے ملاحظہ فرمائیں۔ اگر خطا دیکھیں عفو کریں یا اصلاح دے دیں کیونکہ انسان خاطی الاصل ہے۔

مرتب ہوا جو یہ نو یادگار
ہوا تیرہ سو پانچ ہجری شمار

Marfat.com

۶۸ صفحات ، غوثیہ کلکتہ

روضۃ الافادات (ص ۲۵۹ و ۲۶۰)

اردو میں اردو زبان کے مونثات سماعی کے بیان میں مختصر رسالہ از مولوی سید واحد علی خوند کار مرحوم باشندۂ ڈھاکہ۔

معلوم ہوتا ہے کہ اردو تانیث (و) تذکیر کی تحقیقات میں ڈھاکہ والوں کو خاص کدوکاوش تھی۔ اب تک صرف شہر کے باشندوں میں سے اس موضوع پر مجھے ۳ تصنیف کا پتہ لگا ہے۔
ایک یہ، دوسری تہذیب الہجات، تیسری رسالۂ تانیث (و) تذکیر۔

عبارت میں ترجمہ کا ڈھنگ نمایاں ہے کہ واحد علی خوند کار مرحوم ساری زندگی لڑکوں کو فارسی پڑھاتے رہے۔

مرحوم نواب پور میں رہتے تھے جہاں اب کوئی مسلمان گھر نہیں ہے۔ ان کے عملیات اور تعویذات کا بڑا شہرہ تھا۔ اصلاً یہ سنار گاؤں کے رہنے والے تھے۔
۸ صفحات ، [بحر العبارت کے ساتھ چھپا] مطبع گلزار ڈھاکہ۔

اوّلہ: حمد بے حد اس خدا کو ہے جس نے بنایا مشت خاک سے آدم و حوا کو پھر اس کے نطفے سے پیدا کیا بہتیرے۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین۔ اور درود بے حد اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر جس نے ہدایت کیا عورت مرد کو سیدھی راہ پر تاکہ چلے اس میں سارے۔ صلی اللہ علیہ و اصحابہ اجمعین۔

رہبر گراموفون ← زمزمۂ حقانی، نغمہ حقانی

رسالۂ زبان ریختہ (ص ۱۵۱)

ڈاکٹر جان گلکراسٹ کے قواعد اردو، انگریزی کا ترجمہ۔ غالباً خود ڈاکٹر صاحب کے حکم سے یہ ترجمہ ہوا۔ از مولوی حراست اللہ صاحب۔ مولوی صاحب فورٹ ولیم کالج سے متعلق تھے اور وطن ان کا بصیر ہاٹ ضلع چوبیس پرگنہ تھا
مطبوعہ اخوان الصفا پریس کلکتہ ۱۲۶۳ھ ۱۴۳ صفحات

Marfat.com

اولہ : کلمہ وہ لفظ ہے کہ موضوع ہے واسطے ایک معنی مفرد کے۔ الخ

زمزمۂ حقانی[1] معروف رہبر گراموفون (ص ۲۵۰)

گراموفون کے اردو گانوں کا مجموعہ از حافظ عبدالغفار صاحب تاجر کتب کلکتہ
۸ صفحہ[2]، مطبوعہ مصطفائی پریس کلکتہ۔
(نیز دیکھیے : نغمۂ حقانی)

ساقی نامہ ← دیوان دردمند

سراپا سوز (ص ۲۶۱)

یہ اردو مثنوی ۱۶۵۰ اشعار کی قاضی محمد صادق خان اختر نے تصنیف کی ہے مطبع مسیحی لکھنؤ میں ۱۲۲۱ھ میں چھپی تھی۔ کچھ سال ہوئے مولانا حسرت موہانی نے مکرر طبع فرمایا ہے۔ اختر کے حالات اپنی جگہ مذکور ہیں[3]۔

اولہ :
خلقِ عالم سے مدعا ہے عشق
مظہرِ ذاتِ کبریا ہے عشق

سراج القرأۃ (ص ۲۶۳).

(پہلا اندراج) : اردو۔ دربیان فنِ تجوید۔ ۶۰ صفحہ، مطبوعہ نامی پریس لکھنؤ، ۱۳۰۶ھ از جناب مرحوم قاری حافظ پیر محمد صاحب لکھنوی۔ قاری صاحب فنِ تجوید کے

۱۔ انگریزی میں Naghma-i-Haqqani یعنی "نغمۂ حقانی" لکھا ہے۔ ع۔ ن

۲۔ انگریزی میں P. 76 یعنی ۷۶ صفحات لکھا ہے۔ ع۔ ن

۳۔ اختر کی کچھ اور (فارسی) تصانیف کا تعارف تو ثلاثہ غسالہ میں موجود ہے۔ مگر اس کے حالات نظر نہیں آئے۔ ع۔ ن

Marfat.com

زبردست ماہر تھے اور گذشتہ صدی ہجری کے اواخر میں ڈھاکہ آن کر اور متاہل ہو کر بس گئے تھے۔ محلہ بنگسال اور اس کے اطراف میں ان کی وجہ سے بہت عورت مرد صحیح قرآن پڑھنے لگے اور بہت سے لوگ حافظ بنے۔ مرحوم کی اولاد لکھنؤ میں بھی ہے اور ڈھاکہ میں بھی۔ قاری صاحب مرحوم نے ۱۸۹۵ء میں انتقال فرمایا اور محلہ بنگسال کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔

ابتدا بعد حمد و نعت:

قاری اول امام نافع بن عبدالرحمن بن ابی نعیم لیثی ہیں۔ انہوں نے ستر تابعین سے قرآن مجید پڑھا۔ الخ

(دوسرا اندراج بمطابق ص ۲۶۲):

اردو زبان میں فن تجوید پر بہت صاف اور سلیس رسالہ ہے جسے حافظ قاری بہیر محمد صاحب لکھنوی نے لکھا ہے۔ قاری صاحب گذشتہ صدی میں لکھنؤ سے ڈھاکہ آئے اور حاجی بدرالدین مرحوم کی قدر دانی سے یہیں رہ گئے۔ تقریباً ۳۰ برس ہوئے مرحوم نے قضا کی۔ محلہ بنگسال کے قبرستان میں مدفون ہوئے۔ بہت نیک اور بافیض بزرگ تھے۔ ان سے بہت سے عورت مرد نے قرآن پڑھا اور بہت لوگ حافظ بنے۔ میرے دوست مولوی حافظ عبدالرزاق مرحوم انہی کے صاحبزادے تھے۔ اللہم اغفرلہ۔

سفرنامۂ بلوقیا (ص ۲۶۴)

ایک قدیم سیاح اور نادیدہ مشتاق جمال احمدی کے حالات سفر کا عربی زبان سے اردو میں ترجمہ۔ از مولانا الحاج حافظ عبدالاول نوراللہ مرقدہ۔ مولانا مرحوم نے اس رسالے کی اردو بڑی رنگین لکھی ہے۔

مطبوعہ آسی پریس لکھنؤ، ۱۳۲۴ھ

ابتداء: زمانہ کی رفتار کے ساتھ ساتھ جو لوگوں کے خیالات میں فرق اور تفاوت پیدا ہوتا جاتا ہے وہ محتاج بیان نہیں۔ الخ۔

سفرنامۂ خلیلی ← تحفہ قادری

Marfat.com

نوٹ سُلم العلوم (ص ۳۷۹)

اخلاقیات. سُلم العلوم کی اردو شرح از مولوی ممتاز الدین صاحب جہانگیر نگری فاضل دیوبند و تاجر کتب کلکتہ۔
۸۸ صفحات، مطبوعہ ممتاز المطابع، کلکتہ۔
اولہ، س. قولہ التصدیقات ما الوجہ لا یراد ہا لصیغۃ الجمع ۔ الخ

سنگھاسن بتیسی (ص ۲۶۷)

زبان اردو. اصل قصہ سنسکرت میں تھا۔ جس کے فارسی ترجمہ سے فورٹ ولیم کالج کی نگرانی میں کاظم علی جوان دہلوی اور سری لالوجی گجراتی ایک ہندو اور ایک مسلمان نے مل کر ۱۸۰۱ء میں یہ اردو ترجمہ کیا۔ اس کی خصوصیت یہ ہے کہ زبان اس کی آدھی اردو اور آدھی ہندی ہے۔
اس زمانے سے اب تک خدا جانے کتنی مرتبہ چھپی، ۱۰۴ صفحہ مطبوعہ مختلف و متعدد پریس۔
اوّلہ: ایک راجہ بھوج اوجین نگری کا راجہ مہابلی اور بڑا دھنی، جس اور دھرماتا۔ الخ

سوالات العشرین (ص ۱۹۱)

مسائل اختلافیہ، سوالات و جوابات، زبان اردو۔ از مولوی حاجی عبدالجبار صاحب مرحوم۔ مطبوعہ احمدی سیالدہ کلکتہ۔ میری نظر سے نہیں گذرا ہے۔

سوز ابد (ص ۲۶۶؟)

نعتیہ دیوان اردو از منشی عبدالرحیم ابد عظیم آبادی. آٹھ برس ہوئے کلکتے میں انتقال کیا۔ اسی اور نوے کے قریب عمر پائی۔ پچاس برس پہلے ڈھاکے آئے تھے۔ یہیں نکاح کر لیا تھا۔

Marfat.com

دس گیارہ برس یہیں رہے اور پھر بیوی مرنے بعد کلکتے جاکر رہنے لگے تھے۔ خواجہ محمد شاہ شہرت عظیم آبادی کے شاگرد تھے۔ مگر "گلدستۂ نیر سخن" کلکتہ [۱۸۸۲ء] سے کم معلوم ہوتا ہے کہ وہ حکیم سید محمد سجاد موہانی مرحوم کے شاگرد تھے۔ میری سب سے پہلی غزل (بعمر دہ سالگی) کی انہوں نے اصلاح فرمائی تھی۔ بڑے خوش مزاج، زود گو، متین شخص تھے۔ ان کی زندگی میں ان کی بعض غزلیں محافلِ میلاد میں پڑھی جاتی تھیں اور آج تک مقبول ہیں۔ مثلاً یہ غزل:

زباں سے نعت لکھتے ہیں جو نام مصطفیٰ نکلے
صریرِ کلک سے صلی علیٰ صلی علیٰ نکلے
ابھی سے دل کو دھڑکا ہے سوال قبر کا حضرت (کذا)
نہیں معلوم کیا کہنے کو چاہوں منہ سے کیا نکلے

"سوز ابد" کلکتہ میں چھپا غالباً ۱۸۹۰ء میں۔ اب نہیں ملتا۔ اس لئے ابتدائی سطروں کی نقل سے قاصر ہوں۔

شاہد عشرت (ص ۲۶۸)

مثنوی در بیان سراپا معشوق، تشبیہات و استعارات کا نادر ذخیرہ از مولوی عبدالغفور خاں نساخ مرحوم۔ مستقلاً مثنوی نساخ مرحوم کی صرف یہی ہے۔ سنۂ تالیف ۱۲۷۶ھ ہے مگر ۱۲۹۱ھ میں مطبع نول کشور لکھنؤ میں چھپی۔ ۱۸ صفحات۔

ابتدا:

اے ساقیٔ بے خبر کہاں ہے
اے ساقیٔ فتنہ گر کہاں ہے
اے ساقی مہ لقا کہاں ہے
اے ساقی با صفا کہاں ہے

۱۔ "لکھتے ہیں" کی بجائے "کہتے ہیں" زیادہ موزوں ہے۔ ع۔ ن
۲۔ صحیح سنۂ تالیف ۱۲۸۰ھ ہے۔ دیکھیے تعلیقات

Marfat.com

شرح مرغوب فی کشاف القلوب ـــــ کشاف القلوب شرح

شفاء العلیل فی حکم ختم القرآن والتہلیل (ص ۲۷۰)

زبان اردو۔ مولوی ابو یوسف محمد علی باشندہ رگھوناتھ پور ضلع کمرلہ نے بنگال کے میانجی اور مولوی صاحبوں کے رسوم مروجہ کے خلاف یہ رسالہ لکھا ہے۔ لکھتے ہیں: "دیار بنگالہ میں جس طور پر ختم خوانی کا چرچا اور ضیافت کی دھوم دھام جاری ہے۔ اس کو غور اور تامل سے دیکھا مگر صورتِ عرفیہ اور رسمیہ کو شریعت غرا سے دور پایا کیونکہ ملک بنگالہ میں دستور ہے کہ مردہ کے نام پر اس کے اولیا ایک یوم مقرر میں ملا اور منشی اور میانجی اور مولوی کو ضیافت دے کر اپنے مکان میں لا کر ان سے ختم پڑھاتے ہیں۔ اور مکان والے بیٹھے دیکھتے ہیں۔ اگر ان اشخاص مطلوبہ سے کوئی دیر کر کے آوے تو داعی زبان لعن وطعن کی اس پر دراز اور در شکایت کا اس پر باز کرتا ہے۔ بعد فراغت کے طوعاً و کرہاً جہاں جہاں قبر ہے وہاں ان کو لے جاتے ہیں پھر ان کو حقانہ ختم خوانی اور زیارت قبر کا روپیہ پیسہ دیتے ہیں اور کبھی دینے کا وعدہ کر کے باقی رکھتے ہیں۔ اور اگر ان میں سے کوئی... حصہ کے انداز سے اجرت کم پاتا ہے تو اس کو واپس کر دیتا ہے اور فساد برپا کرتا ہے۔

۳۲ صفحہ، مطبوعہ دبدبۂ احمدی شہر لکھنو، سنہ ندارد۔

اوّلہ: الحمد للہ الذی جعل القرآن..! اہدی العباد والصلوٰۃ علی نبیہ الذی بین لہم ما فیہ نفع المبداء والمعاد۔ الخ۔

شمس العارفین (ص ۲۷۱)

تصوف و مقامات سلوک کا بیان اردو میں از مولوی شاہ خلیل الرحمٰن صاحب قادری نندن پوری

۱۴۰ صفحات، مطبوعہ قیومی کانپور، ۱۳۲۶ھ

۱۔ ناخوانا۔

Marfat.com

ابتدا : الحمدللہ المالک الذی لیقول عبادی عبادی لاخوف علیھم ولاھم یحزنون ۔ الخ

صحیفۂ شہبازیہ (ص ۲۷۲)

اردو ۔ ترجمہ مولانا سید محمد یونس صاحب بہاری مرحوم صدر مدرس مدرسہ حسامیہ شہر کمرلہ ۔ مولانا مرحوم نے حسب ایما شاہ عبدالغفور الحسامی مغفور ، ایک مختصر فارسی رسالہ کا ترجمہ فرمایا ہے جس میں حضرت مولانا شہباز قدس سرہ العزیز کے حالات وکرامات کا ذکر ہے ۔ اسے کاش مولانا حضرت شہباز کے حالات زندگی کو تفصیل سے لکھتے ۔

چھوٹی تقطیع کی ۱۴ صفحہ کی کتاب ہے ۔ مطبوعہ ہندوستان اسٹیم پریس لاہور ۔

اوّلہ : چونکہ اولیاے کرام رحمہم اللہ کا تذکرہ نزول برکات کا سبب اور نجاتِ دارین کا وسیلہ ہے ۔ الخ ۔

صنعت الحروف (ص ۲۷۴)

اردو کا چھوٹا سا رسالہ فنِ تجوید میں ہے ۔ مولانا قاری طالب حسین باشندۂ بناباڑی کا ندیہ ضلع ڈھاکہ اس کے مصنف ہیں ۔ کچھ اشعار فن تجوید میں پہلے نقل کرتے ہیں ۔ پھر اردو میں اس کی شرح کرتے ہیں ۔ ۴۰ شعر ہیں اور یہ مؤلف کے طبع زاد ہیں ۔ قاری صاحب مرحوم ، مولانا کرامت علی جونپوری (ی) مغفور کے تلمیذ تھے ۔

۲۰ صفحات ، مطبوعہ مطبع بشیری کلکتہ ، ۱۲۹۱ ھ

اوّلہ : حمد لائق مر الٰہ العالم و رحمان را
کو ۔ الخ

صولتِ عالمگیری (ص ۲۷۵)

اردو ڈرامہ ۔ بینکم چیٹرجی کے وقت سے بنگال میں اسٹیج پر مسلمانوں پر الزام لگانا اور ان کی توہین کرنی شروع ہوئی اور آج تک کم وبیش موجود ہے ۔ معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف اس سے

Marfat.com

بہت متاثر ہوا ہے۔ مؤلف کا نام مولوی سید ابوالفضل الفیاضی[1] رنگ پوری خلف ناظم سید ابوالحیات بیر بھومی[2] ہے۔ پچاس ساٹھ برس ہوئے مؤلف نے قضا کی۔

مؤلف نے عالمگیر کو ہیرو بنایا ہے اور سیواجی کے مقابلے میں کھڑا کیا ہے۔ تمام مکالمے نثر میں ہیں اور صرف ایک دو جگہ گانے والی کی زبان سے غزلیں گوائی ہیں۔ غالباً اردو زبان میں مکالمہ کی حیثیت سے یہ پہلا ڈرامہ ہے۔

دیباچہ سے طویل اقتباس نقل کرتا ہوں کہ مصنف کے خیالات پر روشنی پڑے:

"اگرچہ اس ہیچ مدان کا علم و قابلیت و فہم و حیثیت اس کے لکھنے کے مقتضی نہ تھی۔ مگر چونکہ "الجدفی الجدو والحرمان فی الکسل" مشہور و مشتہر ہے میں نے ارتکاب انجام اس کا کیا اور اپنے برادران عزیزان کے اصرار (پر) باز نہ رہ سکا۔ فاضلانِ عصر سے یہ التجا ہے کہ اگر اصطلاحات میں کسی طرح کی خطا کی ہو تو چشم پوشی فرمائے (فرمائیں)۔ الانسان مرکب من الخطا والنسیان کا لحاظ اور اپنی علو ہمت و عالی منزلت کا پاس کریں۔"

مصنف نے اس کتاب کی تصنیف میں اہلِ انگلستان کا اتباع اور حتی الامکان قوانینِ ناٹکیہ کا پاس کیا ہے اور اکثر مضامین مندرجہ کو تاریخ سے لے کر پیرایۂ خاص پہنایا ہے۔ اصل واقعات مرقومہ و حالات مندرجہ کی تحقیق ہر کس سے ہو سکتی ہے۔

مصنف نے اشخاص ڈرامہ کا نام بھی تاریخی دیا ہے اور مقام بھی تاریخی ہے۔ مصنف اردو گانوں کے ساتھ ہندی گانے بھی درج کرتا ہے اور ہندی تقریباً سب اس کے طبع زاد ہیں کہ درحقیقت ہندی شکل میں بنگلہ زبان دخیل ہو گئی ہے۔

۱۰۲ صفحات، مطبوعہ کلکتہ۔ [بوجہ آخیر صفحہ نہ ہونے کے مطبع کا نام معلوم نہیں ہو سکا]

اوّلہ: بعد حمد و نعت کے صاحبانِ والا رتبت و فاضلانِ عالی منزلت پہ ہویدا ہووے۔ الخ۔

۱۔ ابوالفضل الفیاض درست ہے دیکھیے تعلیقات۔

۲۔ بیر بھوم مغربی بنگال کا ایک مقام ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

ضوابطِ فارسی: دیکھیے فارسی کُتب

طاعون ←— **رسالۂ ہیضہ و طاعون**

طریق الرشاد فی تحقیق جواز اقامۃ الجمعہ والاعیاد فی ھذہ البلاد (ص ۲۷)

مولانا عبید اللہ العبیدی مرحوم جب نئے نئے ڈھاکے تشریف لائے تو اس رسالہ کی تحریر (کی) ضرورت ہوئی۔ خود اس بارے میں مولانا کا بیان سنیے "جب خاکسار امین مدرسۂ محسنیہ شہر ڈھاکہ کا مقرر ہو کر آیا یہاں کے مسلمانوں میں خصوصاً ساکنان دہات (دیہات) و اطراف شہر ڈھاکہ و بریسال و اضلاع مجاور میں مابین مریدین جناب مولوی کرامت علی جونپوری مرحوم اور درمیان اتباع حاجی شریعت و حاجی محمد محسن عرف ودود جان کے در خصوص جواز نماز جمعہ کے اس ملک میں اور در خصوص شرائط صحت ادائے جمعہ کے بڑا جھگڑا دیکھا۔ یہاں تک ایک دوسرے کی تکفیر و تضلیل کرتے ہیں۔ ایسے زمانۂ پُر آشوب میں کہ مسلمانوں کی ہر طرح کی ذلت و تنزلی ہے۔ یہ مسلمان یہاں اس مسئلہ فرعیہ میں اس قدر باہم جھگڑتے ہیں کہ نوبت خون ریزی کی اور مراجعہ عدالت کی ہوتی ہے۔ مگر غور سے دیکھا تو یہ دونوں فرقے راہ افراط و تفریط کی چلتے ہیں کیونکہ ایک فرقہ مطلقاً اس ملک میں نماز جمعہ جو شعائر اسلام میں سے ہے جائز نہیں رکھتے اور دوسرے فرقہ (والے) صحت ادائے جمعہ کی شرائط کی طرف جو مطابقِ مذہب حنفی کے ضروری ہے بالکل خیال نہیں کرتے اور کوردہ اور کشتی پر نماز جمعہ پڑھنا جائز رکھتے ہیں۔ چونکہ اس مسئلہ خاص میں اکثر دونوں طرف سے استفتا آیا کرتا ہے اور دونوں طرف کے لوگ فتوی اپنے مطلب کے موافق لایا کرتے ہیں روز فقیر سے التماس ان کی تصحیح یا تسجیل کی کیا کرتے ہیں اس لیے میں نے مناسب سمجھا کہ برائے قطع منازعت طرفین اور اصلاح ذات اپنی کے ایک رسالہ اس مسئلہ کی تحقیق میں لکھوں جس سے یہ جھگڑا چک جائے۔"

افسوس ہے کہ مولانا مرحوم کی یہ مسعود سعی مثمر نہیں ہوئی اور آج بھی یہ جھگڑا علیٰ حالہ قائم ہے۔

Marfat.com

۶۰ صفحہ، مطبوعہ میڈیکل پریس آگرہ، ۱۲۹۸ ہجری۔
اوّلہ: الحمد للہ الذی ہدی العباد الی مصالح المعاش والمعاد وشرع لہم شعائر الاسلام من الجمعہ والاعیاد ودلّ لہم طریق الرشاد ونحاہم عن سبیل البغی والفساد۔

طریقۂ نقشبندیہ (ص ۲۷۸)

اردو زبان میں ذکر و شغل کا بیان ہے۔ از مولوی محمد تقی مرحوم سودارامی [نواکھالی] مطبوعہ مطلع عزائب کلکتہ ۱۳۰۱ھ، ۴۴ صفحہ۔
اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین والعاقبتہ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ سیدنا محمد و آلہٖ اصحابہ اجمعین بعد حمد و صلوٰۃ کے محمد تقی سودارامی غفر اللہ لہ والوالدیہ ہمارے مسلمان بھائیوں کے خدمات بابرکات میں عموماً۔ الخ

طومار اغلاط (ص ۲۷۹)

اردو میں ناسخ، آتش، انیس، دبیر، وزیر، صبا، منیر، عشق وغیرہم کے اردو اشعار پر اعتراضات کا مجموعہ ہے اس کے مصنف مولوی عصمت اللہ الشیخ باشندۂ پنڈوہ ضلع ہوگلی مرحوم ناسخ کے مشہور شاگرد ہیں۔ لوگ کہتے ہیں کہ "طومار اغلاط" کے اصل مصنف خود ناسخ ہیں اور ممکن ہے کہ یہ صحیح ہو۔
مٹیا برج میں شاہ اودھ کے قیام نے (سے) شعرائے لکھنو کا اچھا مجمع وہاں ہو گیا تھا [اور جب کہ آج بھی ہو رہا ہے] شعرائے لکھنو اپنے سوا دوسروں کو زبان دان سمجھنا ادبی گناہ سمجھتے ہیں....۱
جس پر قدرتاً ناسخ اور ان کے تلامذہ کو بُرا معلوم ہوا۔ یہی وجہ ہے کہ "طومار اغلاط" میں صرف شعرائے لکھنو پر اعتراضات ہیں اور عروضی غلطیوں کے علاوہ زبان کی غلطی بھی

۱۔ عکسی نقل میں یہ حصہ غائب ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

پکڑی گئی ہے۔ بعض بعض اعتراض تو واقعی ایسے ہیں کہ اٹھانے سے نہیں اٹھتے۔ علامہ شبلی جیسے نقادِ سخن نے "موازنہ" میں ان کا ذکر کیا ہے۔ مولوی انسخ خود بھی بڑی چلبلی طبعیت لائے تھے۔ اور ناسخ کے بڑے پیارے شاگرد تھے۔

غالباً مطبع شعلہ طور کانپور میں ۱۲۹۷ھ میں طبع ہوا۔ ۴۴ صفحات۔

اوّلہ: جب دہان تنگ دیکھا گور تنگ آئی نظر
نار دوزخ یاد آئی زلف پیچاں دیکھ کر

دہان یار و گور تنگ کیا عمدہ تشبیہہ ہے۔ الخ

(عیّارِ دانش، ترجمہ)

خرد افروز (ص ۲۱۴ و ۲۱۵)

علامی شیخ ابوالفضل اکبر آبادی کی مشہور "عیارِ دانش"[۱] کا اردو ترجمہ از مولوی حفیظ الدین احمد بردوانی ابن شیخ بلال الدین محمد ابن شیخ ذاکر صدیقی مرحوم۔ یہ خاندان عرب سے پہلے دکن میں آکر بسا۔ پھر شیخ حسن بنگالے آئے۔ ان کی پانچویں پشت میں شیخ سعدی عرف شاہ پران مشہور مشائخ گذرے ہیں۔ شیخ پران خلیفہ تھے شاہ عنایت اللہ کے اور وہ خلیفہ تھے شاہ عبداللہ کرمانی کے۔ مترجم کے والد شیخ بلال الدین محمد اس خاندان میں پہلے شخص ہیں جنہوں نے مشیخت چھوڑ کر ملازمت اختیار کر لی۔

مترجم نے لکھا ہے کہ انہوں نے بیس برس کی عمر میں کمپنی بہادر[۲] کے مدرسہ سے عربی فارسی کی تعلیم سے فراغت حاصل کی اور پھر کمپنی بہادر کے مدرسہ میں نوکر ہو گئے۔ ڈاکٹر جان گلکرسٹ کے حکم سے "عیارِ دانش" کا ۱۰ ذی حجہ ۱۲۱۷ھ یک شنبہ ترجمہ کیا اور ترجمہ کے ساتھ اس کتاب کی اصل تاریخ بھی لکھی۔ معلوم ہوتا ہے کہ حفیظ الدین بہت دن تک کالج

۱۔ مصنف نے سہواً "بہار دانش" لکھا ہے۔ ع۔ ن

۲۔ ص ۲۱۴ کے اندراج میں "بُحار بہادر" پڑھا جاتا ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

میں ملازم نہیں رہے اور بحیثیت منشی وہ مسٹر مٹکاف ریذیڈنٹ شاہ دہلی کے ساتھ دہلی گئے۔ ۱۸۱۵ء تک پتہ لگتا ہے کہ وہ دہلی میں تھے اور یہ ترجمہ شاید مترجم کے نظرِ ثانی نہ ہونے کی وجہ سے مدت تک طباعت سے محروم رہا اور آخر ۱۸۱۵ء میں کاظم علی جوان، منشی غلام اکبر مرزا بیگ اور غلام قادر نے مل کر نظرِ ثانی کی اور ہندوستان پریس کلکتہ میں چھپا۔ لیکن میرے پاس جو نسخہ ہے وہ بار تفرد اسٹیفن آستن میں ۱۸۷۰ء کی دسویں اگست کا چھپا ہوا ہے نہایت خوش خط ٹائپ، عنوانات انگریزی میں ہیں۔ ۲۲۱ صفحات مع انگریزی دیباچہ۔

مولوی حفیظ الدین کا بیان سلیس نہیں ہے۔ رنگین طرزِ بیان ہے۔ لیکن ان کو نظم سے زیادہ مناسبت نہیں۔ تاریخ کہتے ہیں:

بعد انجام کے تاریخ اس کی
چاہا میں کہوں لگا اپنا جی
آئی ہاتف سے ندا چوں فی الفور
"خرد افروز جہان" یہ ہیگی

اوّلہ: حمد و سپاس اوس حکیم مطلق کا جس نے اپنی حکمت بالغہ سے مشتِ خاک کے قالب بنا جوہر روح عطا کیا اور پیکر انسان کو لباس دانش کا۔

غایۃ الانتباہ لمن جعل اوفہ فی قفاہ (ص ۲۸۰)

مولانا عبدالعزیز مرحوم رحیم آبادی مشہور عالم اہل حدیث نے عمل مولد نبویہ کے تردید میں ایک فتویٰ لکھا تھا اور شاید وہ بصورتِ رسالہ چھپا تھا۔ مذکورہ عنوان رسالہ شمس العلماء مولوی ابو نصر وحید ام اے باشندۂ سلہٹ نے اپنے بہنوئی شمس العلماء مولوی عبدالوہاب ولایتی مرحوم مغفور کی امداد سے اس فتوی کے جواب میں ارقام فرمایا ہے جس کی عبارت کی تیزی حد سے گذر چکی ہے۔ اس میں قال اقول کے تحت میں بدزبانی، بد مذاقی، طعن و تشنیع کے تمام اخلاق سوز مناظر موجود ہیں۔ اگرچہ یہ رسالہ مؤلف کی ایام طالب علمی کا کارنامہ ہے لیکن اس سے معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کی جودت و ذہانت، تیزی و طلاقت، حریفانہ زور آزمائی، توڑ جوڑ کی استادانہ آشنائی،

Marfat.com

جنگجویانہ اسپرٹ ان کو آئندہ کیا بنانے والی ہیں۔

شمس العلما اب پنشن کے بعد ڈھاکہ میں قیام فرما ہیں۔ افسوس کہ مولانا کی مستقلاً یہی ایک ہی تصنیف ہے اور وہ بھی مختصر۔ مولانا نے ۱۹۰۶ء میں مصر و جرمن کا سفر بھی کیا تھا اور اب کفارہ میں حج بھی کر آئے ہیں۔

مولانا باوجود انگریزی دانی کے علم و علما کے طرفدار ہیں۔ اپنے عقیدہ کے سخت حامی، رائے کے مضبوط شخص ہیں۔ نیو اسکیم کے نام سے جو عربی مدارس میں نصاب جاری ہے وہ مولانا ہی کا ساختہ پرداختہ اسکیم ہے۔ اگرچہ مولانا کو اس سے زیادہ مالی نفع نہیں ہوا۔ لیکن وہ اس اعتقاد پر قائم ہیں کہ یہ اسکیم مسلمانوں کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگرچہ کثیر جماعت کی رائے اس کے خلاف ہے۔

مطبوعہ انتظامی پریس کانپور، ۱۳۱۴ھ - ۴۴ صفحات۔

اوّلہ: الحمد للہ الذی رفع الرسولہ الذکر۔

فارسی نامہ، (دو رسالے)

اردو فارسی فرہنگ۔ دیکھیے فارسی کتب

فتاوی حسام الذاکرین والفائزین علی رؤس المنکرین والمقلدین (ص ۲۸۱)

اردو زبان۔ تصوف و اعمال تصوف میں ۹۴ صفحوں کی کتاب ہے۔ مصنف کا نام مولوی محمد تبارک علی صاحب حنفی چشتی کہا جاتا ہے کہ اس میں ایک سو ہینتالیس کتابوں سے استناد کیا گیا ہے۔ مصنف صاحب نواکھالی کے رہنے والے ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ ان کی حذاقت ذہن ان کو تالیف و تصنیف کی طرف متوجہ رکھے گی۔

۹۲ صفحات، مطبوعہ انوار محمدی کلکتہ ۱۳۰۰ھ

اوّلہ: الحمد للہ الذی ارشد لنبیہ: واذکر اسم ربک وتبتل الیہ تبتیلا وامرہ بقولہ و

ا۔ یہ سن غور طلب ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

رتل القرآن ترتیلا۔ الخ

مثنوی فرامش یاد (ص ۳۲۲)

ڈرامہ شکنتلہ کو اردو نظم میں بطور مثنوی لکھا ہے۔ از غلام احمد احمد ولد مولوی منشی غلام حیدر عزت باشندۂ کلکتہ۔ ڈاکٹر اسپرنگر کے زمانے تک وہ زندہ تھے۔

اصلی شکنتلہ اگرچہ سنسکرت میں ہے مثنوی سنسکرت سے ترجمہ نہیں ہوئی بلکہ بنگلہ زبان سے فارسی میں آئی ہے۔

مطبوعہ کلکتہ ۱۸۴۹ء، ۱۰۳ صفحات۔

اوّلہ: ہزاروں شکر ہے اس بے نشان۔ الخ

فرہنگ عزیز الصبیان

دیکھیے فارسی کتب

فرہنگ منتخب اسد

دیکھیے فارسی کتب

فریاد شرف (ص ۲۸۶)

اردو مسدس از ابوالفتاح سید شرف الدین شرف سابق آنریری مجسٹریٹ ڈھاکہ۔

جب سے سر اقبال کا "شکوہ" شائع ہوا ہر شخص مسدس گوئی پر آمادہ ہو گیا ہے۔ شرف صاحب جو ڈھاکہ میں ایک جنبھہ بند شاعر ہیں اور بزم مشاعرہ کو صف رزم سمجھتے ہیں انھوں نے بھی اقبال کی زمین کو پامال کیا ہے۔

فریاد شرف ۴۴ بندوں کا مسدس ہے اور کیا بلحاظ خیالات اور کیا بحیثیت بندش و زبان جدت رکھتا ہے۔ ایک بند تفنن طبع ناظرین کے لیے پیش ہے:

Marfat.com

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تخاطب ہے :

تونے سکھلائے تھے جوان کو سبق بھول گئے　مثل کپڑے کے جہالت سے ہیں سب بھول گئے
ان کے ہاتھوں سے وہ جھڑ گو کہ سبھی پھول گئے　لیکن اک حبل متین تھام کے سب جھول گئے

موڑ کر خلق سے منہ توڑ کے رشتے سارے
جوڑ کر خالقِ اکبر سے ہیں ناتا بیٹھے

مطبوعہ اسلامیہ پریس ڈھاکہ ، ۱۳۴۱ھ

اقولہ :

ہر طرف آہ و فغاں جوشِ بکا دیکھتے ہیں　ساری دنیا کو گرفتارِ بلا دیکھتے ہیں
آنکھ اٹھتی ہے جدھر رنگ نیا دیکھتے ہیں　کام کرتی نہیں کچھ عقل کہ کیا دیکھتے ہیں

پردۂ راز یہ للہ اٹھا دے کوئی
دربسِ پردہ جو ہے شکل دکھا دے کوئی

فضائل بسم اللہ (ص ۲۸۸)

ازمولانا حاجی حافظ عبدالاوّل مغفور ۔ موضوع نام سے ظاہر ہے ۔ یہ مولانا مرحوم کی اوائل (عمر) کی تالیف ہے مگر میرے پاس جو نسخہ ہے وہ جادو پریس ۱۹۱۲ء کا چھپا ہے ۔ ۶۰ صفحات ۔

اقولہ :

الٰہی میں بندۂ گنہگار ، خطاوار ، قلیل الاعتبار ، کثیر الاذکار ، قصر ارمل ، قلیل العمل ہوں ۔ باوجود اس کے تیرے بندوں کے نفع کے لیے رسالہ ہذا لکھ کر موجودہ زمانہ کے اہل اسلام ۔ الخ

Marfat.com

فضائل رمضان (ص ۲۸۹)

مقصد نام سے ظاہر ہے۔ زبان اردو ہے۔ از مولوی حافظ صغیر احمد صاحب امام مسجد شاہ شجاع ضلع کرلہ۔

۴۴ صفحات، مطبوعہ محسنی پریس، جونپور، ۱۳۴۱ھ

اوّلہ: بعد الحمد والصلوٰۃ یہ ایک مختصر رسالہ ہے جس میں دین کے ارکانِ اربعہ مشہورہ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ میں سے رکنِ سوم یعنی روزہ کا بیان ہے۔ الخ

فضیلت مکہ (ص ۲۸۷)

اصل رسالہ عربی زبان میں ہے اور خدا جانے کس کی تصنیف سے ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولوی عبدالرحیم حنفی مرحوم باشندۂ رنگ پور نے کیا ہے۔

۴۸ صفحہ، مطبوعہ مطبع احمدی کلکتہ۔

چونکہ رسالہ ہذا میرے پاس ناقص الابتدا ہے اس لیے نقلِ عبارت سے قاصر ہوں۔

فیض معظم (ص ۲۹۰)

اردو زبان میں مولانا محمد شاہ محدث رام پوری مشہور عالم...! پادریوں کا یہ اعتراض کہ اسلام میں عورت کا کوئی درجہ نہیں اس کا معقول اور مدلل جواب دیا ہے۔

مولانا مرحوم اکثر بنگال آتے رہتے اور نواب سید معظم حسین کے ہاں شائستہ آباد میں مہینوں رہتے تھے۔ مولانا نے دیباچہ میں لکھا ہے کہ وہ نواب مولوی عبدالجبار صاحب بردوانی کی عیادت کے لیے [کلکتہ] ان کی لاگت پر گئے تھے۔ وہیں نواب بہادر مولوی عبداللطیف صاحب سے بھی ملاقات ہوئی۔ ان دونوں صاحبوں نے پادریوں کے اس اعتراض کا ذکر کیا اور

۱۔ عکسی نقل میں یہ حصہ غائب ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

جواب کے لیے اصرار کیا۔ مولانا موصوف نے حسبِ وعدہ یہ رسالہ لکھا اور اپنے مربی نواب شائستہ آباد کے نام پر "فیض معظم" نام رکھا۔

دیباچہ میں نواب مولوی عبدالجبار صاحب اور نواب بہادر مولوی عبداللطیف کا نام بالکل صاف نہیں ہے۔ ثانی الذکر کا تو اشارہ ہے لیکن اول الذکر کے بارے میں میرا ظن ہے۔ قرائن سے یہ ظن یقین بن جاتا ہے۔

۵۶ صفحات، مطبوعہ نظامی کانپور، ۱۲۹۳ھ

اوّلہ: الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد سبب تالیف اس رسالہ عجالہ کا یہ ہے کہ ایک روز فقیر کثیر التقصیر ایک مولوی صاحب اپنے کرم فرمائے قدیم کے دولت خانے پر جو کہ مخاطب بخان بہادر اور ڈپٹی مجسریٹ درجہ اوّل ہیں اور ورع و تقوی کی رو سے یہاں کے اہلِ اسلام، ڈپٹی مجسٹریٹ صاحبوں میں ان کی ذات فیض آیات گویا دلیل دین مبین سمجھنا چاہیے بطریق عیادت گیا تھا۔ الخ

قاتل الفجار (ص ۳۳۶)

اردو۔ در ردّ شرک و بدعت۔ مخمّس ہے۔ از مولوی حاجی اللہ بخش حامد سلہٹی مرحوم۔ غیر مطبوعہ ہے۔ محررہ ۱۲۷۰ھ

قاعدہ بغدادی جدید (ص ۲۹۲)

اردو دیباچہ کے ساتھ مرحوم مولوی حافظ حاجی قاری عبدالمنان صاحب جہانگیر نگری نے بچوں کے لیے لکھا تھا جس کے متعلق حافظ صاحب مرحوم مدعی ہیں کہ بچوں کی قرآن خوانی کے لیے بہت زیادہ مفید ہے۔

اب تک چھپنے کی نوبت نہ آئی۔ مولف کا قلمی نسخہ میرے پاس موجود ہے۔ الف بے سے شروع ہے اور ہر سبق کے بعد معلمین کے لیے ہدایتیں ہیں۔

Marfat.com

قاعدہ زبان پنجابی (ص ۲۹۳)

اردو زبان میں منشی کالی راج نے حسب ہدایت ڈاکٹر ولیم ہنٹر سکرٹری فورٹ ولیم کالج نے اس قاعدہ کو ۱۸۱۱ء میں لکھا۔ منشی کالی راج پہلے مسٹر برنج کمشنر حسن پورہ کے منشی تھے اور غالباً پنجابی تھے۔

قلمی ہے اور اب تک غیر مطبوعہ۔ [انڈیا آفس لائبریری]

قرع الضالین ـــــ نصرۃ المسلمین ...

قصائد عزیزیہ (ص ۲۹۷)

کچھ اردو قصائد در مدح بزرگان دین از مولوی سید عبدالکریم رواں ساکن خضر پور اقبال پور کلکتہ۔ سید صاحب معلوم ہوتا ہے کہ حضرت شاہ خلیل اللہ ابوالعلائی سجادہ نشین عظیم پور ڈھاکہ کے مرید رشید تھے۔

۱۲ صفحات، مطبوعہ رضوانی کلکتہ۔

ابتدا :
ہو کب مجھ سے ثنا خوانی محی الدین جیلانی
فقط کرنی ہے نادانی محی الدین جیلانی

قصائد منتخب

نساخ کی مدح میں اردو قصائد۔ دیکھیے فارسی کتب۔

۱۔ ولیم ہنٹر اسکاٹ لینڈ کے باشندے تھے۔ ۱۷۸۱ء میں ہندوستان آئے۔ گل کرائسٹ کی مراجعت کے بعد ۱۸۰۴ء میں ہنٹر کو ان کی جگہ پر ایشیاٹک سوسائٹی کا سیکرٹری مقرر کیا گیا اور اگلے سال انہیں کالج کونسل کا سکرٹری بنایا گیا یکم نومبر ۱۸۱۱ء کو ہنٹر نے اس عہدہ سے استعفیٰ دے دیا اور جاوا چلے گئے۔ دیکھیے: فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۹۹-۱۰۰

Marfat.com

قصہ خلاصۃ الانبیاء یعنی ترجمۂ قصص الانبیاء (ص ۲۹۶)

اردو. تقطیع کلان، ۴۸۰ صفحہ، مطبوعہ مطبع برکتی کلکتہ، ۱۲۷۵ھ

از مولوی غلام نبی ابن عنایت اللہ بن محمد امیر ابن معین الدین باشندۂ ضلع کمرلہ پرگنہ کھنڈل موضع راج منی پور. کہنے کے لیے یہ قصص الانبیاء فارسی کا ترجمہ ہے لیکن اصل کتاب پر بہت اضافہ ہے. مؤلف نے اسے ۱۲۶۳ھ میں لکھا ہے. معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف نظم پر قادر بھی ہے اگرچہ اس کی نظم بہت کمزور ہوتی ہے چنانچہ کہتے ہیں:

انبیاؤں کے جو احوال سے دلشاد کرے
چاہیے اس کے تئیں وہ بھی ہمیں یاد کرے

اوّلہ: حمد ہے اوس خالق برحق کی کہ جس نے عناصر اربعہ متضادہ سے وجود انسان کا بنایا. الخ

قصہ جادوگر (ص ۲۹۵)

اردو زبان میں ۲۰ صفحہ کا ایک قصہ ہے. از خواجہ عتیق اللہ صاحب شیدا عرف شہزادہ میاں مرحوم رئیس ڈھاکہ. [ان کا حال "خدا کی شان" میں ہے][1] کہتے ہیں:

"رانی صاحبہ کی طبیعت بہت زیادہ علیل تھی. ارادہ تھا کہ ایک کہانی کہہ کر ان کو سلاؤں. مگر وہ خود ہی سو گئیں تو میں نے بیٹھے بیٹھے یہ قصہ لکھا."

میرے قبضے میں ان کی تحریر یا مسودہ جو تھی ان کے صاحبزادہ خواجہ محمد معظم صاحب کے پاس موجود ہے. تاریخ تصنیف یکم بیساکھ ۱۳۰۱ بنگلہ، شب جمعہ"

ابتدا:

ہم کو اوس زمانے کا حال لکھنا ہے جواب سے تین سو برس پہلے گذر چکا ہے. مثل مشہور ہے کہ پورب بنگالہ جادو گھر ہے. الخ

---

۱. "خدا کی شان" شیدا کے ناول کا نام ہے. اس کا اندراج ثلاثہ غسالہ کے موجود مسودات میں نظر نہیں آیا. ع. ن

Marfat.com

قطعۂ منتخب (ص ۲۹۸)

اردو۔ قطعہ گویان ریختہ کا تذکرہ یا دیوان قطعات۔ یعنی تمام قطعات بترتیب حروف تہجی معہ مختصر حال شاعر۔ از ناسخ مرحوم۔

ناسخ عجیب طبیعت لائے تھے۔ یہ ریختہ گویوں کا تذکرہ بالکل عجیب چیز ہے۔ اس سے ناسخ مرحوم کے زبردست مطالعہ اور فن سخن کی ہمہ گیری کا پتہ لگتا ہے۔

۱۰۶ صفحات، نول کشور لکھنو، ۱۸۷۴ء

اوّلہ: بعد حمد خدا و نعت سرور انبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ الاطہار و اصحابہ الکبار۔ الخ۔

قواعد بےنظیر (ص ۲۹۴)

مولوی مرزا احمد علی کوکب نبیرۂ طپان دہلوی نے مدارس کے طلبا کے لیے اردو نظم میں قواعد اردو بیان کیا ہے (کیے ہیں)۔ زبان نہایت پیاری اور صحیح ہے۔ کیوں نہ ہو کہ کوکب مرحوم باوجود بنگالہ زا ہونے کے اہلِ زبان تھے۔ کلکتہ میں کئی پشت سے بود و باش تھی۔ اکثر بریسال شائستہ آباد میں نواب سید معظم حسین مرحوم کے مہمان رہتے تھے۔ شگفتہ مزاج، صاحب معلومات بزرگ تھے۔ تقریباً پچیس تیس برس ہوئے شائستہ آباد ضلع بریسال میں اپنے مربی نواب سید معظم حسین خان بہادر کے یہاں انتقال فرمایا اور وہیں مدفون ہوئے۔ افسوس۔

مطبوعۂ رضوانی پریس، کلکتہ میں ۱۳۰۹ھ میں چھپا۔ ۲۰ صفحات۔

اوّلہ: حمد بے حد خالق اکبر کو ہے
جس نے سارے خلق کو پیدا کیا۔ الخ

قلوب الفرقان فی ذکر الرحمٰن (ص ۳۰۰)

اردو۔ از خواجہ عبدالرحیم لنگ متخلص بہ اثیم رئیس ڈھاکہ۔ خواجہ صاحب عجب مجموعۂ کمالات تھے۔ بہت کم علم و فن ایسے ہیں جس میں انہیں درک نہ ہو حتیٰ کہ باوجود لنگ ہونے کے

Marfat.com

رقص کے ماہر کامل تھے۔ وہ ایک عظیم الشان اور بے نظیر کتب خانہ کے مالک تھے جو ان کی اولاد کی طفیل اس طرح برباد ہوئی (ہوا) کہ سارے گھر میں ایک صفحہ کاغذ بھی اب موجود نہیں۔ خواجگان ڈھاکہ میں اس قابلیت کا انسان کم پیدا ہوا ہے۔ سنہ میں میں تقریباً پچھتر برس کی عمر میں رحلت فرمائی!۱

کتاب ہذا غیر مطبوعہ قلمی عزیز محترم خواجہ محمد معظم صاحب کے پاس موجود ہے اس میں انہوں نے اوراد و ادعیہ ماثورہ جمع کیے ہیں۔ اور اپنے مجربہ اعمال بھی لکھے ہیں۔ تقریباً سو صفحہ کی خود مصنف کی تحریر ہے [کہ وہ خوش خط بھی تھے]

قوت الایمان (ص ۲۹۹)

اردو۔ ۳۴۸ صفحہ، تائید مذہب احناف و بیان طریقۂ احمدیہ کے ذکر میں از مولانا کرامت علی مغفور۔ اس پر ۸ صفحے کا ایک مقدمہ ہے جس میں حسب ذیل علمائے کلکتہ کی مضامین (کی) تائید و تصویب ہے؛

"مولانا محمد وجیہ صدر مدرس، مولانا غلام سبحان قاضی القضات [ان کے نام سے کلکتہ میں ایک سڑک نامزد ہے]، مولانا احمد کبیر پرنسل، مولوی بشیر الدین محمد مدرس دوم، مولوی نور الحق مدرس سوم، مولوی محمد مرتضیٰ مدرس چہارم، مولوی محمد ابراہیم در دای معاون اول، مولوی خادم حسین معاون دوم۔ مولوی عجیب احمد لائبریرین، مولوی محمد وارث مفتی ہائی کورٹ مولوی عبدالجلیل الحسنی الحنفی۔"

مطبوعہ مطبع قادری۔ کلکتہ، ۱۲۵۲ھ

اولہ الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم۔ مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ وازواجہ وفدیاتہ اجمعین۔ الخ

رسالۂ قوت لایموت (ص ۲۵۵)

چھوٹا سا رسالہ ہے جو احمد بن محمد علی بن محمد باقر اصفہانی نے مرشد آباد میں لکھا۔ آ۔ ۱۱۹۱ھ میں

۱۔ مصنف نے سال وفات نہیں لکھا۔ ع۔ ن

Marfat.com

کرمان شاہان میں پیدا ہوئے۔ خاندانِ مجلسی سے تھے۔ ۱۲۲۳ھ میں ہندوستان آئے۔ بنگالہ اور ہند کی سیر کی۔ ڈھاکہ بھی آئے تھے۔ نواب شمس الدولہ میر محمد علی فاضل سے ملے تھے۔ نواب مرحوم کے رسالہ پر تقریظ بھی لکھی "مرآۃ الاحوال جہان" ان کی نہایت کارآمد کتاب ہے اس سے اس رسالہ کا پتہ لگا۔ یہ رسالہ درحقیقت انہوں نے مرشد آباد میں شروع کیا اور لکھنؤ میں ختم کیا اور اسی طرح مرشد آباد سے عظیم آباد ہوتے ہوئے راستہ میں کشتی پر "ربیع الازہار" لکھا اور "رسالہ جواب مسائل مرشد آباد" بھی اسی وقت کی یادگار ہے۔ اس رسالہ "قوتِ لایموت" کی ایک شرح بھی فیض آباد میں لکھی۔

قول الحق (ص ۳۰۱)

عمل مولد کے متعلق مولانا کرامت علی مرحوم کا محققانہ رسالہ اردو زبان میں ہے۔

مولانا کی یہ خصوصیت قابل الذکر ہے کہ وہ بے حد سلیس زبان میں مشکل سے مشکل مسائل کو لکھتے ہیں اور میری رائے میں آسان نویسی میں مولانا مرحوم کے مقابل سارے ہندوستان میں کوئی نہیں۔ چونکہ بالائی ہند کے ادباء ان کے کارناموں سے واقف نہیں ہیں اس لیے محسنین اردو میں ان کا نام نہ آسکا۔

۱۶ صفحات، مطبوعہ مطبع احمد جونپور، ۱۲۷۶ھ

ابتداء: سب تعریف اللہ جل جلالہ کے واسطے جس نے اپنے محبوب محمد رسول اللہ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کی محبوبیت خاص و عام کی نظر میں ظاہر ہو جانے کے واسطے اپنی بہت سی نعمتیں ان کے واسطے خاص کر کے عطا فرمایا۔ الخ۔

مثنوی کام کلا (ص ۳۲۱)

درحقیقت یہ قدیم اردو کی مثنوی تھی جسے دوبارہ موجودہ (شکل) میں امام الشعراء حافظ اکرام احمد ضیغم مغفور المتوفی ۱۲۸۶ھ نے کلکتہ میں لکھی (لکھا) ہے چنانچہ فرماتے ہیں:

اور اگلے زمانے کی ہے یہ کتاب
مگر تھی زبان اس کی از حد خراب

Marfat.com

ہر ایک سُست مضمون تھا اس میں لکھا
اور الفاظ بھی تھے غلط جا بجا
اٹھا میں نے کلکِ گہر بار کو
کیا ہے درست اس کے اشعار کو
غلط لفظ بدلے ہیں ہر ایک جا
مضامینِ مُردہ کو دی ہے جلا

غرض کہ صرف قصہ پرانا ہے ورنہ مثنوی بالکل بدل گئی۔
مطبوعہ مطبع محمدی کلکتہ ۱۲۶۳ھ مطابق ۱۸۴۷ء

اوّلہ: الٰہی تو برحق ہے کرتار ہے
که عالم تجھی سے نمودار ہے

کتاب الخنفافی ذکر الضعف والضعفا[1] (ص ۲۰۲)

اردو۔ ان محدثین کا تذکرہ جن سے سلسلہ روایات جاری ہوا۔ یعنی حضرت امام اعظم اور ان کے تلامذہ کی سلسلہ روایات کی جانچ۔ محنت اور تحقیق سے تحریر فرمایا ہے۔ از علامہ الحاج مولانا عبدالاول رحمۃ اللہ علیہ۔
صفحات[2] مطبوعہ آسی پریس لکھنو، ۱۳۳۵ھ

اوّلہ:

ترجمۂ کریما (ص ۱۹۴)

از مظہر علی خان ولا۔ میرے پاس جو مطبوعہ نسخہ ہے اس میں دو کالم ہیں۔ پہلے کالم میں کریمائے سعدی اور دوسرے کالم میں ترجمۂ ولا ہے۔ اگرچہ لفظی ترجمہ ہے لیکن صفائے

۱۔ قاموس الکتب اردو ۱: ۱۷۶ میں اس کتاب اور مصنف کا صرف نام درج ہوا ہے۔ ع۔ ن
۲۔ مصنف نے صفحات کی تعداد اور ابتدائی عبارت درج نہیں کی۔ ع۔ ن

Marfat.com

زبان اور سلاست بیان سے خالی نہیں۔ یہ ترجمہ ولا نے ۱۸۰۲ء میں کیا جیسا کہ اس تاریخ سے معلوم ہوتا ہے۔

کریما کا جب ترجمہ کر چکا
تو مجھ سے میرے طبع نے یہ کہا ۱
کہ تاریخ کہہ یادگارانہ طور
سن عیسوی کے موافق بغور
اسی فکر میں تھا کہ آئی ندا ۲
"ہوا ترجمہ نظم میں یہ ولاؔ"

ولا اشرافِ دہلی میں سے تھے اور شاعری میں میر ممنون کے شاگرد تھے۔ مگر مرزا جان طپش دہلوی مقیم کلکتہ اور مصحفی سے بھی مشورۂ سخن کیا تھا اور غالباً سنسکرت زبان طپش ہی سے حاصل کی تھی۔ فورٹ ولیم کالج میں شروع سے ملازم رہے۔ ۱۸۱۸ء تک زندہ تھے۔ انہوں نے بہت سی کتابیں لکھی ہیں جس کا ذکر اپنی جگہ ہوگا۔

ابتدا: مرے حال پر کر تو بخشش خدا
کہ ہوں میں گرفتار حرص و ہوا الخ

(کشاف القلوب، شرح=)

شرح مرغوب فی کشاف القلوب (ص ۲۶۹)

کشاف القلوب اردو زبان (میں) مولوی شاہ محمد عبدالاحد مرحوم فرفری [مضافات ہوگلی] کا فنِ تصوف و اعمال و اذکار میں ایک چھوٹا سا رسالہ ہے اور یہ شرح مرغوب ان کے خلیفہ مولوی اکرام الحق متوطن نواب گنج متصل اچانک ضلع چوبیس پرگنہ نے لکھی ہے اور ساتھ ہی

۱۔ اصل: تو مجھے میرے طبع نے یہ کہا۔ ع۔ ن

۲۔ اصل: اس فکر میں تھا کہ آئی ندا۔ ع۔ ن

Marfat.com

"نصیحت المومنین" کوئی رسالہ ہے اس کی بھی تمردید کی ہے۔

۶۶ صفحات، مطبوعہ احمدی کلکتہ ۱۸۸۴ء۔

اوّلہ:

شکر و سپاس بے حد و قیاس سزاوار ہے واسطے اس رب الناس کے جو اپنی رحمت بے بدل اور نعمتِ مسلسل سے خاکی ...! عقل کو ادنی سے اعلی میں لایا۔ الخ

رسالہ کُشتی (ص ۲۵۳)

اردو۔ سلہٹ کے زمیندار اور رئیس حکیم اشرف علی مست مرحوم کو دیگر فنون کے علاوہ کُشتی سے بہت مناسبت تھی۔ ڈھاکہ میں تعلیم کے زمانے میں یہ شوق دامنگیر ہوا تھا۔ اس زمانے میں یہاں کے شرفا میں اس فن کا بڑا چرچا تھا اور عوام تو اس کے بہت شائق تھے اور ان میں بڑے بڑے خلیفہ موجود تھے۔ ہر یک محلہ میں (اکھاڑے) موجود تھے۔ اور ہندوستان اور پنجاب کے خاص پہلوانوں کے دنگل (کرائے) جاتے رہتے تھے۔

۱۲۷۶ھ میں یہ رسالہ لکھنؤ میں چھپا تھا اب نہیں ملتا۔ اس لیے نقل عبارت سے قاصر ہوں۔

کلمۃ الحق (ص ۳۰۵)

بیان بدعت حسنہ و بدعت سیئہ میں مولانا عبدالحی اختر مرحوم زمیندار بولائی ضلع نصیر آباد میمن سنگھ کا رسالہ ہے۔ زبان اگرچہ اردو ہے لیکن مولانا نے چونکہ علمی پہلو غالب رکھا ہے۔ اس لیے عربیت بہت ہے۔

۱۲ صفحات۔ مطبع کا نام نہیں ہے۔

اوّلہ:

حمد اُلہ علی ما من علینا بعث خاتم الانبیاء وخص خاتم المرسلین۔ الخ

Marfat.com

کلیات افسوس (ص ۳۰۶)

اردو دیوان از شیر علی افسوس المتوفی (۱۸۰۹ء)۔ فارسی میں ایک دیباچہ ہے جس میں افسوس کے حالات ہیں۔ دیوان میں کچھ قصائد، سلام، مراثی، بند، مخمس، رباعی بھی غزلیات کے سوا ہیں۔ دیوان اب تک نہیں چھپا! انڈیا آفس لائبریری میں قلمی نسخہ موجود ہے۔ "بہار سخن" نامی ایک مثنوی بھی اس کلیات میں ہے۔

اوّلہ : خدایا کس طرح ہو وصف مجھ سے تیری صفت کا (کذا)
کرشمہ ایک ہے یہ چرخ تیری دستِ قدرت کا

(کلیات) حرق[۲] (ص ۲۷۶)

میر حسن میرزا نواسۂ میر اشرف علی مرحوم۔ آپ یہاں کے رئیسوں میں تھے۔ میر امیر علی آشنا اور غلام حیدر مجیب سے اصلاح سخن کرتے تھے۔ یہاں کے اچھے شاعروں میں تھے اور خیالات اچھے ہوتے تھے۔ آپ نوحہ اور سلام وغیرہ خوب لکھتے تھے۔ اور اب تک مجلسوں میں پڑھی جاتی ہے۔

بخدا ترکِ آرزو کے سوا
دل میں گر کوئی آرزو بھی ہو
جہاں میں دھوم ہے جور و جفا کی
بتوں کا زور ہے قدرت خدا کی
پھٹی محرم دکھا کر اپنی وہ محرم سے یوں بولے
کسی عیارِ نامحرم کی یہ چالاک دستی ہے

۱۔ کلیات افسوس کو متعدد قلمی نسخوں سے ڈاکٹر ظہیر حسین نے مرتب کیا ہے۔ اسے قاضی عبدالودود صاحب نے اپنے ادارہ تحقیقات اردو پٹنہ سے میں شائع کر دیا ہے۔ ع۔ن

۲۔ یہ اندراج طرز تحریر اور خط کے اعتبار سے حکیم حبیب الرحمٰن کا معلوم نہیں ہوتا۔ ع۔ن

Marfat.com

تمہیں صورت کا غرّہ ہے تو یاں دل کی محبت ہے
تمہارا حسن مہنگا ہے تو کس کی جان سستی ہے

ایک بندہ کی بھی جاں بخشی نہ کی
اے بتو تم سے خدائی ہو چکی

کلیات ضیا

(پہلا اندراج بمطابق صفحہ ۲۷۶)[۱]:

منشی وارث علی اسی شہر کے باشندوں میں تھے اور معلمی کرتے تھے، صاحب دیوان بھی تھے۔ ایک مثنوی اور داستان بھی لکھا ہے۔ شعر کہتے تھے اور ناسخ مرحوم سے بھی کچھ دنوں تک اصلاح سخن لیا تھا۔

بات میری بھی نہیں سنتا ہے صحبت کا اثر
دل مرا عشق بتاں میں سخت بدخو ہو گیا
شکر اس قاتل کا کرتا ہے اشارے سے ادا
ہر دہانِ زخم اک چشم سخن گو ہو گیا
لکھتے ہیں آج وصفِ دوابرو سے یار ہم
حاسد کے سر پہ کھینچتے ہیں ذوالفقار ہم

(دوسرا اندراج بمطابق صفحہ ۳۰۸):

[فارسی]۔ از منشی وارث علی باشندہ موضع نگریہ مانک گنج [ڈھاکہ] اردو اور فارسی دونوں زبان پر استادانہ قدرت رکھتے تھے۔ ناسخ کے شاگرد تھے۔ ۲۵ ہزار اشعار کلیات میں تھے۔ ناسخ نے لکھا ہے "طبعش بافنِ شعر مناسبت تمام دارد"۔

۱۔ پہلا اندراج انشا اور املا کے لحاظ سے حکیم حبیب الرحمٰن کا معلوم نہیں ہوتا۔ دوسرا اندراج حکیم صاحب کا ہے۔ ع۔ ن۔

Marfat.com

بسیار پُر گواست"۔ پیشہ معلمی تھا۔ شہر ڈھاکہ میں اکثر قیام رہتا تھا۔ بڑی عمر پاکر انتقال فرمایا اب یہ پتہ نہیں لگتا کہ ان کی اولاد میں کون کون ہے اور کلیات باقی ہے یا دیمک کے نذر ہو گیا۔

یہ وہ زمانہ تھا کہ چھوٹے چھوٹے موضع کے شرفا بھی اردو، فارسی کے عاشق تھے اور شعر و سخن کا مذاق رکھتے تھے۔ اور اب،

گیا حسن خوبان دلخواہ کا
ہمیشہ رہے نام اللہ کا

کچھ اشعار فارسی و اردو حاضر ہیں:

دین او بصفحۂ رخسار
نقطۂ انتخاب را ماند

بات میری بھی نہیں سنتا ہے صحبت کا اثر
دل مرا عشق بتاں میں سخت بد خو ہو گیا
شکر اس قاتل کا کرتا ہے اشارے سے ادا
ہر دہان زخم اک چشم سخن گو ہو گیا

کلید تاریخ ہندوستان (ص ۳۰۷)

زبان اردو۔ موضوع نام سے ظاہر ہے۔ مدارس بنگال میں جو تاریخ پڑھائی جاتی ہے اس بنا پر امتحان میں جو سوالات آتے ہیں مؤلف نے طلباء کے لیے ۱۹۰۵ء کے سوالات معہ

۱۔ یہ تذکرۃ المعاصرین سے حوالہ ہے۔ مکمل عبارت اس طرح ہے "طبعش با فن شعر مناسبت تمام دارد۔ بسیار پُر گواست۔ اشعار ریختہ اش از قصیدہ و غزل و مثنوی وغیرہ زائد از بست و پنج ہزار است۔ بہ جمیع اصناف سخن قادر ست"۔ (ص ۱۸۹) بحوالہ نساخ: حیات و تصانیف ص ۱۲۲۔

Marfat.com

جوابات جمع کر کے شائع کر دیا ہے (دیے ہیں)۔

مؤلف اس کے مولوی سید حفیظ اللہ جہانگیر نگری ہیں۔ مولوی صاحب شرفائے شہر اور ایک خانوادۂ تصوف کے رکن ہیں۔ ڈھاکہ شہر میں سب (سے) پرانا خانقاہ حضرت عبدالرحیم شہید رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور یہ محلہ انہیں کی طرف منسوب ہے اور میدان میاں صاحب کہلاتا ہے۔ مؤلف اسی خاندان کے (رکن ہیں) اور انگریزی تعلیم یافتہ صاحبزادے ہیں۔

صفحات[1] مطبوعہ اسلامیہ پریس ڈھاکہ، ۱۹۱۵ء۔

اوّلہ: سوال: قوم آریہ کی سکونت قدیم کہاں ہے؟

جواب: ایشیا کے اندر کوہ ہندوکش کے جانب شمال کو قوم آریا کی سکونت گاہ تھی۔

(کلیلہ و دمنہ، حل=)

مفتاح الخزانہ فی حل کلیلہ و دمنہ (ص ۳۴۷)

عربی کلیلہ و دمنہ چونکہ اب مدارس بنگالہ کے نصاب میں داخل ہے اس لیے تحت رتی اغراض کی بنا پر "فخر المحدثین" مولوی ممتاز الدین احمد مدرس مدرسہ عالیہ کلکتہ نے عربی اور اردو میں حل اللغات بطور حاشیہ تحریر کیا ہے اور اصل متن کے ساتھ چھپا ہے۔

شروع میں اردو میں تبصرہ ۲ صفحے کا ہے جس میں کلیلہ دمنہ کی تاریخ کا بیان ہے۔

صفحات[2]، مطبوعہ مطبع قیومی کانپور

اوّلہ: الحمد للہ الذی قص لنا من ایاتہ عجبا و افادنا بتوفیقہ ارشادا و ادبا۔ الخ

کنز تواریخ (ص ۳۰۹)

جناب ناسخ کو فن تاریخ گوئی سے بھی بڑی مناسبت تھی اور آج انہیں کے طفیل بنگال

۱۔ مصنف نے صفحات کی تعداد درج نہیں کی۔ ع۔ ن

۲۔ مصنف نے تعداد صفحات نہیں لکھی۔ ع۔ ن

Marfat.com

کے اہل علم ورؤسا کی جینے مرنے کی تاریخیں معلوم ہوتی ہیں۔ یہ پچاس صفحہ کی کتاب ہے جس میں سرور کائنات فخر موجودات صلی اللہ علیہ وسلم سے لے کر ۱۲۹۴ھ تک تاریخیں مختلف واقعات وسنین کی اردو فارسی میں موجود ہیں۔

مطبوعہ مطبع نظامی کانپور

اوّلہ، نحمدہ نستعینہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہ واصحابہ اجمعین۔ الخ

کنوز الاخلاق ←― رموز الاخلاق، ترجمہ

کوکب دری (ص ۳۱۰)

اردو زبان میں عورتوں کی محافل میلاد کے لیے خجستہ اختر سہروردیہ بیگم مرحومہ بنت مولانا عبیداللہ العبیدی واہلیہ سر زاہد الرحیم سہروردی کی تصنیف ہے۔ خجستہ اختر مرحومہ ڈھاکے میں سنہ[۱] میں پیدا ہوئیں جب کہ ان کے والد ماجد یہاں سپرنٹنڈنٹ مدرسہ تھے۔ بچپن یہیں گذرا اور قابل باپ نے تعلیم دی۔ فارسی خوب جانتی تھیں اور بقدر ضرورت عربی سے بھی واقف تھیں۔ بلکہ اخیر عمر میں بنگال کی مسلمان خواتین میں سب سے پہلے انہوں (نے) سینئر کیمبرج کا امتحان کامیابی کے ساتھ پاس کیا۔ دو بچے حسن شاہد اور حسن شہید بیرسٹر کو چھوڑ کر بتاریخ سنہ[۲] میں کلکتہ میں رحلت فرمائی۔ سہروردیہ ہائی اسکول مرحومہ کی یادگار ہے جو مسلمان بچیوں کے لیے انہوں نے اپنی زندگی میں کھولا تھا۔

میں کوکب دری کے دیباچہ سے ایک حصہ نقل کرتا ہوں تاکہ بنگال کے شریف گھرانوں کی مستورات کی زبان اور ان کے خیالات کا نمونہ باقی رہ جائے:

"آج کل خدا کے فضل سے ذکر تولد خیر الانام مروج عام ہے۔ کتب میلاد بھی بے شمار تصنیف ہوئی ہیں اور غالباً ہو رہی ہیں اور مولود خوانوں کا سینہ بھی اس سرود مقدس کا گنجینہ ہے۔ ایسی حالت میں اس کتاب پر بادی النظر میں تکثیر کثرت کا الزام لگ سکتا ہے اور اس لیے بساط (کو) اس شاہراہ عام میں قدم رکھنا فعل عبث معلوم ہوتا ہے اس لیے چند کلمے بطور توجیہہ کے بے محل نہ ہوں گے۔

۱-۲: مصنف نے سال درج نہیں کیا۔ ع۔ ل

Marfat.com

مروجہ میلاد شریفوں کے معاینہ سے ثابت ہوگیا کہ ان میں مصنفوں نے عموماً یہ التزام رکھا ہے کہ معمولی حمد و نعت کے بعد کچھ روائتیں ذکر میلاد کی فضیلت میں بہت تراش خراش سے لکھی جاتی ہیں۔ وہ روائتیں اکثر ضعیف اور غیر مستند اور کبھی موہوم ہوا کرتی ہیں۔ پھر وقتِ تولد کے کچھ خوارق عادات مثل مرغ سفید کا شکم پر بازو ملنا اور ایک نوجوان کا شربت کا پیالہ لانا جو دودھ سے بھی سفید اور شہد سے بھی شیریں تھا اور دو سو عورتوں کا اور بقول بعضے چار سو عورتوں کا رشک و حسد سے مرجانا وغیرہ وغیرہ خلاف تہذیب، خلاف واقعہ خیالی باتیں بڑے شدومد سے لکھی جاتی ہیں اور صداقتِ بیان کی پرواہ نہ کر کے ایسے مہملات سے سامعین کے دل پر کسی نوع (کا) اثر پیدا کرنا مد نظر ہوتا ہے اور پھر کیفیات تولد اس بسط اور تفصیل سے کہے / لکھے جاتے ہیں کہ ایسے ویسوں کی تو نہ پوچھیے اس سادہ گوئی سے سریع الاعتقاد کا بھی پائے عقیدت کبھی کبھی لڑکھڑا جاتا ہے۔

ان کتابوں کو دیکھنے اور سننے سے جب میری طبیعت نہایت پریشان ہوئی تو میں نے خیال کیا کہ ذکر میلاد سرور کائنات کا منشا یہ نہیں ہوسکتا کہ فقط آنحضرتؐ کے تولد کی خبر دی جائے جو محض ایک امر واقعی ہے بلکہ اس کا پورا پورا بیان ہو کہ بعثتِ نبوی میں خداوند عالم نے کیا مصلحت مدنظر رکھی تھی اور ایسے ایک جلیل القدر شارع کی اوس زمانہ میں کیا ضرورت تھی اور آپ کی بعثت سے جمہور انام کو کیا نفع پہنچا۔ اگر یہ ثابت کیا جاسکے کہ حضرت خیر البشر کے مبعوث کرنے سے کفر و ظلمت کو مٹانا اور صراط مستقیم کا دکھانا منظور تھا [اور بلاریب و شک ایسی ہی مصلحتِ ایزدی تھی] تو ایسے ہزاروں خرقِ عادات اور معجزوں سے بڑھ کر ایسا بیان آنحضرت کی فضیلت اور شرف کو ثابت کرے گا۔"

مرحوم سر عبد اللہ سہروردی جوان کے چھوٹے بھائی تھے وہ اس کتاب (کی) تصنیف کے محرک تھے۔ خداوند تعالیٰ ان کو

کو (ل دص ۳۱۱)

، مسدس از سید صادق حسین صاحب نہالیؔ۔ آپ کے بزرگ عظیم آباد پٹنہ کے تھے لیکن
دے میں صفحہ ۔ ۳۱ کی آخری سطر اسی طرح نامکمل ملتی ہے۔ ع ۔ ن

Marfat.com

آپ اپنے برادر اکبر نواب سید نصیر حسین خیالؔ مرحوم کی طرح مدتوں سے کلکتے میں توطن اختیار کر چکے ہیں۔

۲۶ (۱۹) ء میں یہ نظم کلکتے ہی میں لکھی گئی ہے۔ پہلی کوشش ہے لیکن نہایت کامیاب کوشش ہے۔

۸ صفحات، مطبوعہ ستارۂ ہند کلکتہ۔

اوّلہ :

کانپ کانپ اٹھی زمیں چکر میں آیا آسماں جھومنے لگتی ہیں مستوں کی طرح سے ڈالیاں

اڑ گئی لے کر دلِ وحشی کو آوازِ فغاں اُف کدھر تو کوک اٹھی اے بلبلِ ہندوستاں

اے سراپا ساز! کس کے ہجر میں بیتاب ہے؟
اے سراپا سوز! کیوں تو بے خور و بے خواب ہے؟

گلدستۂ خیال (ص ۲۱۲)

اردو نظم۔ مناظرۂ آہن و زر و معرکۂ شہر و دیہات از منشی رحمان علی صاحب طپشؔ جہانگیر نگری مرحوم شاگرد ارشد عطشؔ منشی صاحب موصوف کی یہ آخری تصنیف ہے۔

منشی رحمان علی طپشؔ عادت اطوار، طرز معاشرت اور لباس پوشاک میں بالکل شرفائے قدیم کے آخری نمونہ تھے۔ رجسٹری آفس میں ملازم تھے۔ پنشن لے کر مدت تک زندہ رہے تاریخی شوق عشق کے درجے تک پہنچا تھا۔

طپشؔ مرحوم خاص شہر ڈھاکہ کے باشندے اور محلہ گردقلعہ میں ان کا مکان تھا۔ گر حسینی دالان میں شیخ احمد خان عطشؔ کا مکان تھا اور ان کی شاعری کی گرم بازاری تھی۔ منشی طپشؔ پر ان کی صحبت کا اثر ہے اور آخری عمر تک شوق رہا۔

طویل القامت، جسیم آدمی تھے۔ سر پر ٹوپی، بر کا پاجامہ اور انگرکھا پہنتے تھے۔ بڑی طویل عمر پائی۔

Marfat.com

مطبوعہ مطبع ظہور الحق آگرہ ۱۳۲۲ھ۔

(اولہ): لکھ قلم حمد خدا نعت شہنشاہِ رسل
جس کے باعث سے ہے عالم میں ظہور جزو و کل

گلدستۂ نشاط (ص ۳۰۴)

اساتذۂ قدیم وحال کے متحد المضامین فارسی اشعار کا بہترین مجموعہ لیکن باب ہنم میں متحد المضمون اردو اشعار، رباعیات، چیستان، کہہ مکرنیاں بھی موجود ہیں جسے بابو منوّلال نے حسب فرمائش بابو بلرام داس خلف سانول داس خلف کاشی ناتھ رئیس کلکتہ ودیوان کمپنی بہادر لکھا اور مسٹر ہنری تھوبی پرنسپ صاحب بہادر کے نام معنون کیا۔

۶۳۴ صفحات، مطبوعہ کلکتہ، ۱۲۵۲ھ

ابتدا[۱]: بہ بسم اللہ بود بالِ ہما بر فرق عنوانہا

اولہ من الاشعار: گلدستہ نشاط خوشش ایجاد کردہ
اے حکمت آفرین زغم آزاد کردہ

گلزار ظرافت وسعادت (ص ۳۰۳)

از چودہری سید محمد اسماعیل صاحب رحمانی اعجازی خلف جناب حکیم چودہری سید ... زمیندار ... آباد ضلع کمرلہ۔

مصنف نوجوان ہیں اور عمدہ بولتے اور کہتے ہیں۔ ہونہار ہیں۔ اس شغل میں ... اور مکروہات زمانہ ان کو فرصت دے گا تو انشاء اللہ نام کریں گے۔

۱۔ حکیم حبیب الرحمن کی ترتیب کے مطابق پہلے اولہ اور پھر ابتدا ہے۔ ع۔ن

۲۔ عکسی نقل میں یہ حصہ غائب ہے۔ ع۔ن

۳۔ عکسی نقل میں اس جگہ نصف لفظ موجود ہے جو غالباً کامیاب ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

ہنسی ہنسی میں چاہتے ہیں کہ اخلاقی سبق دیں اور عقائد فاسدہ کو دور کریں۔ خیال اچھا ہے۔
۱۴ صفحات، مطبوعہ حسنی پریس بریلی۔
اوّلہ، مرزا جلیل کو زیادہ کھانے میں نہایت شہرت تھی جب کوئی ضیافت یا دعوت ہوتی تو آنے میں وہ سب پر سبقت لے جاتے۔ الخ

گلزار نعت (ص ۳۱۳)

اردو اور فارسی نعتیہ قصائد و غزلیات مصنفۂ جناب مرحوم منشی رحمان علی طیش جہانگیر نگری۔
منشی صاحب مرحوم نہایت ذی اخلاق، وسیع المعلومات بزرگ تھے۔ تاریخ سے خاص انس تھا بزرگان قدیم کی یادگار تھے اور ان کی صحبت قدیم معلومات کے لیے درس گاہ۔ منشی صاحب مرحوم اپنے ننہال لال باغ شہر ڈھاکہ میں رہتے تھے اور شیخ احمد جان عطش جہانگیر نگری کا مکان بھی محلہ مذکور میں تھا۔ طیش مرحوم نے عطش کی صحبت سے شعر و سخن کا شوق پیدا کیا اور اس فن میں عطش کے بعد ان کے جانشین قرار پائے۔
اس موقعہ پر یہ کہہ دینا نامناسب نہ ہوگا کہ ڈھاکہ میں ہمارے زمانہ تک حضرت میر درد علیہ الرحمۃ کی (کا) خانوادۂ شاعری زندہ تھا۔ یعنی حضرت میر درد کے شاگرد رشید مرزا جان طپش دہلوی جن سے بنگال نے اردو شاعری کی تربیت پائی۔ ان کے شاگرد داور داماد مرزا غلام حسین آتش وکیل عدالت ڈھاکہ تھے۔ ان کے شاگرد مرزا آشنا لکھنوی نزیل مرشد آباد تھے اور شیخ احمد جان عطش انہیں آشنا کے شاگرد تھے۔ اور طیش عطش کے شاگرد تھے مرزا آتش اخیر عمر میں کلکتے میں بس گئے تھے۔ انہیں آتش کے نواسہ تھے خان بہادر مولوی دلاور حسین عظیم آبادی ان کے...!
"گلزار نعت" نہایت مقبول اور نعت میں بہت پرانی کتاب ہے گذشتہ صدی کے نصف اخیر ۱۲۹۰ھ میں کانپور اور لکھنو میں مصطفیٰ خان اور عبدالرحمن خان نے چھاپی تھی تب سے اب تک سینکڑوں مرتبہ چھپی۔ بنگال کی مصنفہ کتابوں میں [اردو نظم] اس سے زیادہ مقبول کوئی کتاب

۱۔ ناخوانا

Marfat.com

نہیں ہے۔ جناب طپش مرحوم اس کے سوا اور کتابوں کے بھی مصنف و مؤلف ہیں جن کا ذکر اپنے موقعہ پر ہوگا۔ انہوں نے ۱۹۰۶ء[1] میں انتقال فرمایا۔ حق مغفرت فرمائے بڑے خوبیوں کے بزرگ تھے اور اس فقیر پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔

۳۶ صفحات۔

اوّلہ:

اے خالق دو عالم مالک ہے تو رحمت کا
حق دار کیا تو نے مخلوق کو خدمت کا
مقدور بیاں کس کو قادر تری قدرت کا
مصنوع کہے کیسے سر صانع تری صنعت کا

ترجمۂ گلستان حامل المتن (ص ۱۹۵)

پہلے فارسی زبان میں ترتیب وار گلستان کی مختصر عبارت یعنی دو چار جملے لکھتے ہیں پھر اس کی اردو (ترجمہ) ہوتی ہے لیکن کیسی اردو؟ جو ایک زمانہ میں خاص لہجہ بلکہ خاص لَے کے ساتھ میانجی لوگ فارسی پڑھاتے ہوئے بولتے تھے بلکہ آج بھی دیہات[2] میں کبھی کبھی یہی سُر اور یہی زبان میانجیوں سے سننے میں آتی ہے۔ عجیب و غریب کوشش ہے اور ایک تعلیمی یادگار۔ اس سُر یا لہجہ کے لیے ضروری ہے کہ آخیر لفظ کو خاص مدّ کے ساتھ پڑھا جائے اور ترجمہ میں بھی اس مدّ کی رعایت کی جائے۔ اگر آپ کو میں سمجھا سکا ہوں تو پڑھئے:

اوّلہ: منت مر خدائے عزوجل را احسان خدائے غالب اور بزرگ کا کہ طاعتش موجبِ قربت است و بشکر اندرش مزید نعمت کہ عبادت اس کی سبب نزدیکی کا ہے اور بیچ شکر اس کے زیادتی نعمت کی۔ الخ۔

مطبوعہ، ۲۴۴ صفحہ، افسوس ہے کہ مترجم کا نام معلوم نہ ہو سکا اور نہ پریس کا پتہ لگا تاہم

---

۱. مسودہ میں عیسوی کی بجائے ہجری لکھا ہے۔ ع۔ ن۔

۲. اصل: دہیات۔

Marfat.com

یہ یقین کرنا سہل ہے کہ بنگال کے طالب علموں کو گمراہ کرنے کی کوششوں میں سے یہ بھی ایک ہے۔

گلشن عشق ترجمہ (۲)

حسن و عشق (ص ۲۱۱)

فارسی مثنوی گلشن عشق [قصۂ گل و ہرمز] کو منشی محمد وارث نے نثر فارسی (میں) لکھا تھا۔ اس نثر کا حسب الحکم ڈاکٹر جان گلکراسٹ سکرٹری فورٹ ولیم کالج منشی غلام حیدر عزت نے ۱۲۱۰ھ میں اردو نثر میں ترجمہ کر کے "حسن و عشق" نام رکھا۔

معلوم نہیں کہ یہ قصہ کبھی چھپا ہے یا نہیں۔ میرے پاس جو قلمی نسخہ ہے وہ ۱۲۵۰ھ کا بنگلہ کی تحریر ہے۔ ۳۰۰ صفحات، قلمی۔

منشی غلام حیدر عزت چاٹگام کے رہنے والے اور فورٹ ولیم کالج کے سررشتہ دار تھے ان کے لڑکے منشی مصطفیٰ حیدر حیدر تخلص المتوفی ۱۲۹۱ھ بھی باپ کی طرح شاعر تھے اور صاحب دیوان [ان کا ذکر اپنی جگہ ہو گا[1]]۔ یہ خاندان کلکتہ میں بس گیا تھا۔

اولہ:

الٰہی میں بندہ گنہگار ہوں
گناہوں میں اپنے گرفتار ہوں
مجھے بخشیو میرے پروردگار
کہ تو ہے کریم اور آمرزگار

لآلی صدیقیہ (ص ۳۱۵)

قرآن پاک کی آیاتِ احکام [اوامر و نواہی] کی اردو زبان میں تفسیر ہے۔ احکام ابواب وار بیان کئے گئے ہیں۔ گویا تفسیر احمدی کی تقلید کی گئی ہے۔

از مولوی شاہ احمد علی حنفی قادری مجددی چشتی نقشبندی محمدی اویسی خلیفہ مولانا الحاج

۱۔ تلاش غسالہ کے دستیاب مسودے میں ان کا ذکر نہیں ملتا۔ ع۔ن

Marfat.com

ابوبکر صاحب فرفری متوطن بلیاگھٹہ شہر کلکتہ۔

۵۹۶ صفحات، مطبوعہ انوار محمدی کلکتہ۔

اوّلہ: الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد وسیلۃ الطالبین وعلی آلہ واصحابہ ائمۃ السالکین۔ الخ۔

لطائف شافیہ بر تردید تحریفات مرضیہ غلو و تصریفات وہابیہ (ص ۳۱۶)

زبان اردو۔ صفحات ۵۶، مطبوعہ نواکھالی پریس، ۱۳۲۴ھ

مولوی احمد علی عرف شاہ جان شریف صاحب مرحوم فرید پوری شوریشری[۱] کی تالیف ہے۔ شوریش شر ڈھاکہ سے متصل ضلع فرید پور میں ایک قصبہ ہے۔ کچھ دن آگے شاہ جان شریف کی بڑی گرم بازاری تھی۔ اب وہ انتقال کر گئے مگر سجادہ نشین موجود ہیں اور سالانہ میلہ ان کے مزار پر ہوتا ہے۔

اس کتاب کی عبارت ایسی گنجلک ہے کہ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ مؤلف کیا کہنا چاہتے ہیں۔ مشکل سے اتنا سمجھ میں آیا کہ مولنا کرامت علی جونپوری مرحوم پر وہابیت کا الزام ہے اور ان کی بعض بعض کتابوں کی تردید ہے بلکہ فرقہ فرائضی جس کے بانی دودو میاں مرحوم ہیں ان پر بھی سب وشتم ہے۔ دیوبندیوں پر بھی تبرّا ہے۔ غرضیکہ چوطرفہ جنگ ہے۔ مگر اس کا سمجھنا ہمارے لیے منزل ہفت خوان سے کم نہیں۔

اوّلہ: بعد حمد و ثنا کے فقیر خدمت میں اہل یقین اور رجو دینِ اسلام کی خوبی کو کسی قدر جانتا ہے عموماً مومنین اور اہل دل کے خصوصاً عرض گزار ہے۔ الخ۔

لطائف المثانی لمختصر المعانی (ص ۳۱۴)

اردو زبان میں مشہور درسی کتاب "مختصر المعانی" کے مسائل احوال متعلقاتِ فعل کو طلباء کی

۱۔ مصنف نے ایک جگہ شوریشر اور دوسری جگہ شوریش شر لکھا ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

سہولت کے خیال سے مولوی محمد لطف الحق صاحب سلہٹی گوہر پوری نے بیان کیا ہے۔ کتاب واقعۃً اچھی ہے۔ زبان بہت سلیس اور صاف۔

۶۲ صفحات، رپن پریس کلکتہ میں چھپی۔

اوّلہ!

لطائف ہندی (ص ۳۱۷)

اردو زبان میں مختصر ظریفانہ نقلیں جیسے سری لالو لال کب گجراتی نے حسب الحکم ڈاکٹر جان گلگراسٹ سکرٹری فورٹ ولیم کالج کلکتہ جمع کیں اور پہلی مرتبہ ۱۸۱۰ء میں کلکتہ میں اردو حروف (میں) الگ اور ناگری حروف میں الگ طبع ہوئی اور دوسری مرتبہ میر تقی میر کی مثنوی "شعلہ عشق" کے ساتھ اردو حروف اور رومن حروف میں ۱۸۲۰ء میں پیرس میں چھپی۔ اس کے ساتھ اردو زبان پر انگریزی میں ایک بہترین مقدمہ لکھا ہے۔

اوّلہ: پہلی نقل۔ ایک اندھا بیراگی کاشی کے بیچ منکرنکا گھاٹ پر بیٹھا گہن میں دہی پیڑا کھا رہا تھا کہ دیکھ کر کسی پنڈت نے پوچھا سورداس جی یہ کیا کرتے ہو؟ بولا مہاراج دہی پیڑے کھاتا ہوں (کہا) گہن میں؟ جواب دیا بابا میرے گرو کی دیا سے سدا ہی گہن ہے یہ سُن (کر) پنڈت ہنس کر چپ ہو رہا۔

لغاتِ اربعہ (ص ۳۱۸)

اردو، فارسی، عربی، انگریزی کی کالم وار ڈکشنری از شمس العلماء مولوی عطاء الرحمٰن مرحوم رئیس کلکتہ۔ شمس العلماء موصوف ڈائرکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے آفس کے سپرنٹنڈنٹ تھے۔ بڑے قابل اور ذہین شخص تھے۔ مشہور مستشرق مسٹر بلاخمین کے شاگرد تھے۔ آباو اجداد کا مکان ہوگلی میں ہے مگر وہ کلکتے بس گئے تھے۔ ۱۹۱۹ء میں رحلت کی۔

ا۔ مصنف نے ابتدائی عبارت درج نہیں کی۔ ع۔ ن

Marfat.com

(کتاب) اب نایاب ہے۔

۴۰، صفحات، مطبوعۂ انوار احمدی الہ آباد، ۱۹۱۵ء

اوّلہ [۱]!

لوفر کلب (ص ۳۱۹)

اس عنوان سے شوخ اور ظریفانہ رنگ میں پہلے سلسلہ وار اودھ پنچ لکھنو میں شائع ہوتا رہا پھر بصورت رسالہ ۱۹۰۰ء میں مطبع شام اودھ لکھنو میں چھپا۔

ازقلم نواب سید محمد خان بہادر او۔ بی۔ او قدیم رئیس ڈھاکہ۔ نواب موصوف نظم کی طرف راغب نہیں تھے لیکن ان کی شوخ نگاری اور زبان کی قدرت نے سارے ہندوستان سے خراج تحسین وصول کیا۔ نئی تشبیہیں اور نئے استعارے کے وہ خالق یکتا تھے۔

وہ نثر میں "آزاد" کے نام سے لکھتے تھے۔ حالانکہ آزاد تخلص تھا ان کے بڑے بھائی صاحب مولوی سید محمود مرحوم کا۔

صفحات [۲]!

اوّلہ [۱]:

مثنوی مائۃ عامل معروف بہ مائۃ عامل، اردو منظوم (ص ۳۲۵)

زبان اور فن نام سے ظاہر ہے۔ مصنف اس کے مولوی ابو ناظم محمد کاظم صاحب چشتی رحمتی مدرس بی ایل ہائی اسکول سراج گنج ہیں۔ مولوی صاحب موصوف باشندے محلہ سراج گنج کے مضافات میں موضع رحمت گنج کے ہیں اور ان کا تخلص رحمتی اس رحمت گنج سے نکلا ہے۔ مولوی صاحب ایک علمی خاندان خوند کاران سے تعلق رکھتے

۱۔ مصنف نے ابتدائی عبارت درج نہیں کی۔ ع۔ن

۲۔ مصنف نے تعدادِ صفحات اور ابتدائی کلمات نہیں لکھے۔ ع۔ن

۳۔ اصل میں: محکمہ۔

Marfat.com

ہیں اور یہ مسرت بخش امر ہے کہ ان کو تصنیف وتالیف کا اچھا سلیقہ ہے اور بہت سے رسائل اور کتابوں کے مصنف ہیں۔

۱۶ صفحات، مطبوعہ حسنی پریس بریلی، ۱۹۲۷ء[1]

اوّلہ: بعد توحید خداوند سما
اور درود و نعت پاک مصطفا

مثنوی چندن (ص ۳۲۰)

چھوٹی سی اردو مثنوی ہے جس میں چندن لکڑ ہارے کا قصہ نظم کیا گیا ہے بظراتئ معلوم ہے۔ امام الشعراء حافظ اکرام احمد ضیغم مغفور کی یادگار ہے۔

۸ صفحات، مطبوعہ مطبع محمدی کلکتہ ۱۲۴۵ھ۔ یہ مثنوی، مثنوی جامنی بیان کے کے ساتھ چھپی ہے۔

اوّلہ: پس از حمد اللہ و نعت نبی
کہانی میں لکھتا ہوں یارو نئی الخ

مثنوی راجہ (ص ۳۲۳)

زبان اردو۔ قصہ جہان شاہ منظوم۔ کلکتے کے راجہ جنم جے متر راجہ تخلص، شاگرد مرزا جان طپش دہلوی کی نایاب مثنوی ہے اور اب تک غیر مطبوعہ۔ یہ مثنوی لارڈ منٹو کے عہد میں لکھی گئی ہے۔ اس ایک نسخہ کے سوا (جو) میرے پاس ہے، دوسرے کسی نسخہ کا پتہ نہیں لگا۔

اوّلہ: الٰہی درد دل مجھ کو عطا کر
الم سے رنج وغم سے آشنا کر

۱۔ اصل میں ہجری کی علامت ہے جو سہوِ قلم ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

مثنوی نجم نظم بختیاری (ص ۳۲۴)

مولوی نجم الدین حیدر مرحوم خلف نواب بدرالدین حیدر مرحوم رئیس کلکتہ کا اردو میلادنامہ ہے۔ اب نہیں ملتی ہے۔ محترمی وحشت[1] نے یہ ابتدائی چار شعر مرحمت فرمائے۔ نجم مرحوم جناب وحشت[2] کے شاگرد تھے۔

۱۸ صفحات، مطبوعہ سعیدی پریس کلکتہ ۱۸۹۹ء

اولہ:

خدا کی حمد سے ہو نظم آغاز
صفیر بلبلِ سدرہ ہو دم ساز
ثنائے پاک احمد پھر رقم ہو
منوّر جس سے کاغذ ہو قلم ہو
سخن جس کے لیے پیدا ہوا ہے
وہ حمد ربّ ثنائے مصطفیٰ ہے
زباں جس کے لیے گویا ہوئی ہے
وہ حمد حق ثنائے احمدی ہے

مجمع الصنائع (ص ۳۲۶)

اردو مثنوی در مدح نواب سر احسن اللہ مرحوم از حکیم سید حسن مرزا حرق خلف میر اکبر علی تلمیذ شیخ احمد جان عطش جہانگیر نگری۔ حرق مرحوم میر اشرف علی رئیس ڈھاکہ کے نواسہ تھے۔ فارسی مختلف اساتذہ سے حاصل کی تھی اور طب حکیم میر قربان علی مرحوم سے۔ شعر و شاعری کا

۱۔ یہ پروفیسر رضا علی وحشت (ولادت ۱۸۸۱ء) کی طرف اشارہ ہو سکتا ہے۔ ع۔ن

۲۔ یہ مولوی رشید النبی وحشت (متوفی ۱۸۵۷ء) کی طرف اشارہ ہوگا۔ یہ قیاس زیر بحث مثنوی کے سالِ طباعت ۱۸۹۹ء کو مدِ نظر رکھ کر ظاہر کیا جا رہا ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

شوق بچپن سے تھا لیکن ساری زندگی افلاس میں بسر ہوئی - صاحب دیوان تھے - فارسی بھی کہتے تھے مگر بہت کم - انہوں نے "سروش سخن" کو بشکل ناٹک لکھا تھا اور وہ محلہ پھول پڑیہ میں اسٹیج بھی ہوا تھا - بڑے منکسر مزاج، مہذب شخص تھے - تقریباً تیس پینتیس برس ہوئے کہ رحلت کی -

یہ مثنوی مختلف صنائع و بدائع پر ہے - حرق مرحوم نے بے حد جانکاہی کی ہے لیکن جہاں تک معلوم (ہے) صلہ نہیں پایا -

۱۲۷۵ ہجری میں یہ مثنوی تمام ہوئی - میرے پاس مصنف کے اپنے قلم کا نسخہ ہے - اس کی کتابت ۱۷ ربیع الاوّل ۱۲۸۶ھ کی ہے -

مجموعۂ نقلیات (ص ۳۲۷)

اردو - از مرحوم خواجہ محمد مظفر رئیس احسن منزل ڈھاکہ - مضحک نقلیات کا مجموعہ ہے - خصوصیت یہ ہے کہ اکثر نقلیں حضرات خاندان خواجگان ڈھاکہ کی طرف منسوب ہیں - تحریری اور غیر مطبوعہ ہے -

خواجہ مظفر مرحوم کے ایک صاحبزادے خواجہ عزیز اللہ مرحوم جنہوں نے ابھی انتقال فرمایا ہے [ ][1] بڑے ...[2] دوست پرور اور بڑی خوبیوں کے مالک اور صحیح العقیدہ مسلمان تھے - تصویر بہت اچھی بناتے تھے - کھانے کھلانے کا بہت شوق تھا - ایک زمانے میں ان کا بیٹھک خانہ ڈھاکہ کے اچھے لوگوں کی نامور صحبت گاہ تھی - افسوس ہے کہ خواجہ مرحوم لاولد اور بے نشان گذر گئے - میرے ساتھ خاص بھائی چارہ تھا اور ساری زندگی انہوں نے یہ خصوصیت نباہی - اللہم اغفرلہ -

مچھلی نامہ (۳۲۸)

اردو زبان میں شکارِ ماہی پر بہترین تالیف - مچھلی کیوں کر شکار ہوتی ہے - کہاں کہاں

۱ - مصنف یہاں سالِ وفات لکھنا بھول گیا ہے - ع - ن ۲ - عکسی نقل میں یہ حصہ مفقود ہے - ع - ن

Marfat.com

کون کون سی مچھلی چارہ کھاتی ہے۔ کون (سا) موسم عام شکار کے لیے اور خاص شکار کے لیے مناسب ہے۔ ہر یک مچھلی کی غذا (بوندا) چھیپ کے اقسام، ڈورا اور بنسی کی قسمیں، غرض کہ ڈھاکہ میں اس فن کے بارے میں استادانِ شہر جس قدر جانتے ہیں سب اس میں ہے۔ اخیر میں شکار ماہی کے متعلق نقلیں ہیں۔ زبان بالکل ڈھاکہ کی (روزمرہ) ہے مصنف نے کہیں اپنا نام نہیں بتلایا لیکن تحقیق سے معلوم ہوا کہ خواجہ نور اللہ مرحوم جہانگیر نگری نے یہ رسالہ مرتب کر کے نواب سر احسن اللہ بہادر کے نام نامی پر معنون کیا۔ خواجہ نور اللہ اس فن میں خواجہ اختر مغفور کے شاگرد رشید تھے۔

میرے پاس یہ خوشخط رسالہ رنگین نقشین کاغذ پر لکھا ہوا (صفحہ)[1] موجود ہے۔ ڈھاکہ میں کیا ہندو اور کیا مسلمان، کیا امیر و کیا غریب مچھلی کے شکار کا بے حد شوق رکھتے ہیں۔ اے کاش یہ رسالہ چھپ جاتا تو معلوم ہوتا یہاں اس شوق نے کس طرح فن کا قالب اختیار کر لیا ہے۔

اولہ: الحمد للہ رب العالمین، حمد و ثنا خالق ارض و سما جل و علا صانع بیچون و بے چرا کی جس نے ۔ الخ

مخبر الواقعات (ص ۱۳۳)

سلیس اردو میں صرف مستورات کے پڑھنے کے لیے ناول ہے۔ از نواب مولوی عبد الجبار خان بہادر سابق وزیر بھوپال و رئیس بردوان[2]۔ نواب صاحب مرحوم باوجود بے حد مذہبی تقشف کے تعلیم کی ہر شاخ کے یکساں طرف دار تھے۔ چنانچہ یہ کتاب انہوں نے اگرچہ اپنے گھر کی مستورات کے لیے لکھی ہے لیکن اس سے بنگال بھر کے شریف مسلمان

۱۔ مصنف نے صفحات کی تعداد نہیں لکھی۔ ع۔ ن

۲۔ مصنف نے یہ عبارت لکھ کر کاٹ دی ہے: "کس کو خیال تھا کہ نواب صاحب عورتوں کی تعلیم کیلیے بھی کچھ کریں گے کہ انکے تقشف اور قدامت پرستی دیکھتے ہوئے یہ امید" ۔ ع۔ ن

Marfat.com

گھروں میں عورتوں کی تعلیم وتربیت کا اندازہ ہوسکتا ہے۔

افسوس جن گھروں کی مستورات کی تعلیم کے لیے اردو کتابیں (تصنیف ہوئیں) وہاں اب مردوں میں بھی اردو دانی کا چرچا نہیں رہا ہے اور... [1] حاجی عبدالرحمٰن اور مشہور خلائق ابوالعالم...! جہان کے بعد کون...! کہ یہ خاندان علوم مشرقی سے بھی واسطہ رکھتا تھا۔

۱۷۵ صفحات، مطبوعہ مطبع قادری پٹنہ ۱۲۹۸ھ۔

اوّلہ: حمد وثنا اس فرماں روا سے دو جہان کی جس نے انسان کو طاقت گویائی اور عقل امتیاز نیک وبد عطا کی ہے۔

مختصر الاشتقاق

(پہلا اندراج بمطابق صفحہ ۳۳۳):

آقا احمد علی احمد جہانگیر نگری کی مؤلفہ کتابوں میں یہی ایک رسالہ اردو زبان میں ہے فارسی مصادر اور اس کے مشتقات کا بیان ہے۔ آقا مرحوم نے پہلے ایک کتاب اس موضوع پر ۱۲۸۷ھ میں لکھی تھی لیکن وہ بہت ضخیم ہوگئی۔ اس لیے مختصر کر کے اس رسالہ کو مرتب کیا۔ مخدومی حضرت سید محمود آزاد مرحوم فقیر سے، فرماتے تھے کہ اصل کتاب ان کی تعلیم کے لیے آقا مرحوم نے لکھی تھی۔

۶۰ صفحات، مطبوعہ بشیری وجام جہان نما کلکتہ ۱۲۸۸ء

اوّلہ: ایک رسالہ زبان فارسی کے صرف میں رسالہ اشتقاق نام بندۂ احمد نے ۱۲۸۷ ہجری اور اٹھارہ سے ستر ۱۸۷۰ عیسوی میں لکھا تھا۔ بعد اس کے نوآموزوں کے واسطے بعبارت اردو انتخاب واختصار کیا گیا اور بعضے وجوہات اور تحقیقات کہ ان کے مناسب نہ تھیں۔ اس میں نہیں لائی گئیں۔ الخ

(دوسرا اندراج بمطابق صفحہ ۳۴۱):

۱۔ عکسی نقل میں یہاں سے ایک لفظ اُڑا ہوا ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

فخر بنگالہ مولوی آقا غلام الرحمٰن احمد علی احمد کی بس یہی ایک تصنیف اردو زبان میں ہے۔
فرماتے ہیں "ایک رسالہ زبان فارسی کے صرف میں رسالہ اشتقاق نام بندہ احمد نے ۱۲۸۷ھ اور ۱۸۷۰ء میں لکھا تھا۔ بعد اس کے نو آموزوں کے واسطے بعبارت اردو انتخاب و اختصار کیا گیا اور بعضے وجوہات اور تحقیقات کہ ان" (... الخ)

آقا مرحوم نے یہ رسالہ مختصر الاشتقاق ۱۸۷۴ء میں لکھا ہے۔ بہترین رسالہ ہے اور زبان نہایت صاف و سلیس ہے مگر رسالہ اشتقاق کا اب پتہ نہیں ملتا۔

۶۰ صفحات، مطبوعہ بشیری کلکتہ ۱۲۸۵ھ

اوّلہ: ایک رسالہ زبان فارسی کے صرف میں۔ الخ

مختصر جغرافیہ (ص ۳۳۴)

اردو۔ مدارس بنگال کے جونیر جماعتوں کے لیے مولوی نوازش علی صاحب وکیل میمن سنگھ سابق انگلش ٹیچر مدرسہ سرکاری ڈھاکہ نے ۱۹۱۰ء میں لکھا۔

۵۸ صفحات۔ تقطیع خرد، مطبوعہ اسلامیہ پریس ڈھاکہ۔

اوّلہ: تبارک الذی جعل فی السماء بروجاً وجعل فیہا سراجاً وقمراً منیرا۔ الخ

نوٹ مختصر المعانی (ص ۳۸۰)

یعنی مختصر نصاب درس [از ابتدا تا متعلقاتِ فصل اور دوسرا حصہ احوالِ مسندیں] کا اردو حاشیہ۔ از مولوی ممتاز الدین صاحب جہانگیر نگری فاضلِ دیوبند۔ مولوی صاحب علاوہ فضیلت علمی کے ایک کامیاب تاجر کتب اور مالک مطبع بھی ہیں۔

صفحات ۸۵-۸۰، مطبوعہ الطافی وممتاز المطابع، کلکتہ۔

اوّلہ: س۔ لما رتب المختصر علی مقدمہ وثلاثہ فنون۔

ج: اس لیے کہ مختصر میں جو کہ مذکور ہے یا تو اس فن میں از قبیل مقاصد ہوگا۔ الخ

ابتدا حصہ ثانی: س۔ المحذوف واسباب الحذف فی ہذہ الاقوال۔ الخ

Marfat.com

مخزن الفتاوی

دیکھیے فارسی کتب

مذہب عشق (ص ۳۴۲)

ابتدا : "الٰہی کر سخن میرے کو وہ پھول
کہ ہو ہر ایک کے دل کا وہ مقبول

حمد و ثنا گلستان ہمیشہ بہار باغبان حقیقی کو سزاوار ہے کہ اس طرح بوستان جہاں نے آب و رنگ تازہ اور لطافت وطراوت بے اندازہ اس کے روضۂ رضوان سے پائی۔ پھولوں کی بہار میں اور زیبا عروسوں کے نقش و نگار میں اسی کے نور کی تجلی سمائی۔"

پھر کہتے ہیں، "ناظرین پر روشن ہو کہ شیخ عزت اللہ بنگالی نے یہ کتاب فارسی میں تصنیف کی تھی۔ اس نے اس کا سبب یوں لکھا ہے کہ طالب العلمی کے ایام میں اس حقیر کو انشا پردازی کے فن میں رغبت تام تھی اور مسودے بھی کاغذ پر (لکھ کر) رکھ چھوڑتا تھا۔ ایک روز رفیق شفیق نذر محمد کہ نو برس تک اس شوریدہ حال کا مرغ دل اس شمع جمال پر پروانے کے مانند حیران اور ذرے کی طرح اس آسمان ملاحت کے خورشید پر سرگرداں تھا۔ چکور کے مانند خراماں آیا۔" الخ

بعد ازاں لکھتا ہے[۱] ۔ ۴۴۹ تاریخ ادب اردو[۲]

مراتب الدین (ص ۳۴۳)

اعمال تصوف کا اردو رسالہ از مولوی ماجد علی صاحب متوطن سلہٹ۔

۲۴ صفحات، مطبوعہ احمدی کانپور، ۱۳۰۸ھ

اوّلہٗ : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ ۔

۱۔ مصنف نے عبارت نقل نہیں کی۔ ع۔ن۔ ۲۔ رام بابو سکسینہ کی تاریخ کی طرف اشارہ ہے۔ ع۔ن۔

Marfat.com

مرأۃ الحق (ص ۳۳۵)

حضرت مولانا کرامت علی مرحوم نے "قول الحق" نام ایک رسالہ مسائل اختلافیہ کے فیصلہ میں لکھا تھا جس پر چند واقعہ طلب لوگوں نے بہت شور و غل کیا حتیٰ کہ مولانا مرحوم کو کلکتے میں یہ رسالہ ان اعتراضات کے جواب میں لکھنا پڑا۔ مولانا نے اس میں زبان ایسی اختیار فرمائی ہے کہ بچہ بھی سمجھ سکے۔ عمل میلاد اور قیام پر بہترین رسالہ ہے۔

۴۰ صفحات، مطبوعہ مطبع عبدالخالق کلکتہ۔ سنہ معلوم نہیں۔

ابتدا: سب تعریف اللہ عز و جل کو جس نے ہم کو مسلمان کیا اور صلوات اور سلام بے شمار اس کے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جن کو اللہ جل جلالہٗ نے ہماری ہدایت اور شفاعت کا وسیلہ بنایا۔ الخ۔

مرغوب جان ← ترانۂ خامہ

مسائل ضروریہ (ص ۳۳۶)

اردو۔ فقہ حنفی۔ از مولوی حاجی اللہ بخش مجموعہ دار متوطن سلہٹ، المتوفی ۱۲۷۷ھ۔ حامد تخلص کرتے تھے۔ اردو، فارسی کے علاوہ عربی میں بھی کہتے تھے...!

۱۔ ثلاثہ غسالہ کے مسودے کی جو عکسی نقل مجھے ڈھاکہ سے فراہم ہوئی ہے اس کے صفحہ ۳۳۶ پر مولوی اللہ بخش حامد سلہٹی کی تصانیف کا تعارف درج ہوا ہے۔ مگر اس عکسی نقل میں الفاظ اس قدر اڑے ہوئے ہیں کہ مندرجہ بالا دو سطروں کے علاوہ کچھ نہیں پڑھا گیا۔ میں نے ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر صاحبہ سے دوبارہ درخواست کی کہ وہ مذکورہ صفحہ ہاتھ سے نقل کر کے بھیجیں مگر انہوں نے جواب میں لکھا کہ اصل میں بھی الفاظ مدھم ہیں اور بالکل پڑھے نہیں جاتے۔ لہٰذا مجبوراً حامد سلہٹی کی اردو تصانیف کا تعارف بزبان حکیم حبیب الرحمان ادھورا نقل ہو رہا ہے۔ البتہ میں نے تعلیقات میں اس کی تلافی کرنے کی کوشش کی ہے۔ دیکھیے تعلیقات قاتل الغبادہ۔

Marfat.com

مشفقت برادری (ص ۳۳۷)

اردو زبان میں رامائین کا مختصر خاکہ تا امکان سہل اور صاف زبان میں منشی پرشنو کمار گرہاٹھاکرتہ معلم جگناتھ کالج ڈھاکہ نے ۱۳۰۶ ابنگلہ میں لکھا۔

ڈھاکہ کے بنگالی ہندوؤں میں یہی ایک اردو مصنف ہیں۔ منشی صاحب بہت خوش اخلاق منکسر مزاج اور بہت بے تعصب شخص تھے۔ فارسی زبان سے بے حد شوق تھا اور مسلمانوں سے اور خاص کر اپنے شاگردوں سے بہت ارتباط رکھتے تھے۔ مجھ پر بھی خاص شفقت فرماتے تھے سنہ میں انتقال فرمایا[1]

۵۹ صفحات، مطبوعہ سنسکرت پریس کلکتہ، ۱۹۰۰ء

اوّلہ: رامائین تصنیف میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ یہ کتاب مخزن ہے اخلاق کا، معدن ہے حسن تعلیم اور ایمانداری کا۔ الخ

معراج نامہ (ص ۳۳۸)

جناب خواجہ عبدالغفار اختر مرحوم رئیس ڈھاکہ کا مشہور نعتیہ قصیدہ ع

شب معراج ختم المرسلین ہے

پر سیّد اظہر حسین سلمہ اظہر جہانگیر نگری کی تخمیس۔ سید اظہر اگرچہ کم سن اور نو مشق ہیں لیکن طبع وقاد کے مالک ہیں۔ اگر مشقِ سخن جاری رہا اور انہوں نے اس فن کی طرف توجہ کی اور کوئی (کسی) قادر الکلام اور صحیح شاعر کا شرف تلمذ حاصل ہوا تو وہ انشاء اللہ اچھی مقبولیت پیدا کر لیں گے۔

۴ صفحات، مسلم ہتیشی پریس ڈھاکہ میں چھپا

اوّلہ:

وہی بے شک شہ دنیا و دیں ہے وہی ہم دوشِ رب العالمین ہے

۱۔ مصنف نے سنہ نقل نہیں کیا۔ ع۔ن

Marfat.com

وہ آج عرش پر کرسی نشین ہے (کذا) شب معراج ختم المرسلین ہے
طلوع ماہتاب دیں ہے (کذا)

مفتاح الجنۃ (ص ۳۴۴)

نہایت آسان اور سلیس اردو میں مسائل ضروریہ کا بیان از حضرت مولانا کرامت علی قدس سرہٗ۔ یہ ایسی کتاب ہے کہ خدا ہی کو معلوم ہے کہ کتنی مرتبہ طبع ہوئی۔ دعوی کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اس سے زیادہ مقبول کتاب بنگال میں کوئی نہیں ہے۔ کوئی مسلمان گھر ایسا نہیں ہے کہ اس کی ایک کاپی وہاں نہ ہو۔ مولانا کی یہ کرامت ہے کہ اکثر گھروں میں قرآن مجید کے ساتھ ایک جزودان میں اگر کسی کتاب کو رہنے کا شرف حاصل ہے تو وہ "مفتاح الجنۃ" ہے۔ عورتوں میں مفتاح الجنۃ کا درجہ کتاب اللہ کے بعد ہے اور ساری کتابیں اس کے بعد۔ یہ کتاب اب تک پرانی نہیں ہوئی ہے۔ بلکہ زندہ ہے اور جب تک مسلمان گھروں میں مفتاح الجنۃ دخیل رہے گی اردو بھی کم (کذا) باقی رہے گی۔ اب اس کا بنگلہ ترجمہ بھی ہو گیا ہے۔ وہ بھی بے حد مقبول ہے۔

۱۱۸ صفحات، سب سے پہلے مولانا نے اسے ۱۲۴۳ھ میں خود چھپوایا تھا۔ اس کے بعد پھر انہوں نے خود ترمیم فرمائی تھی۔

اوّلہ: سب تعریف اللہ کے واسطے ہے اور وہی ہے حمد اور ثنا کے لائق جو تمام عالم کا پالنے والا ہے۔ الخ

مفتاح الخزانہ فی حل کلیلہ و دمنہ ← کلیلہ و دمنہ، حل

مفتاح المنتخبات ← منتخبات جدیدہ فارسی، ترجمہ و شرح

مفید السامعین (ص ۳۴۹)

اردو۔ احکام اسلامیہ کی حکمت و اسرار (در) مسائل کا بیان۔ از حاجی صوفی میاں جان متخلص بہ شاد مرحوم خلیفہ حضرت شاہ وجیہ اللہ مغفور (عظیم پورہ ڈھاکہ) صوفی صاحب موصوف

Marfat.com

کومی پرگنہ ایٹیہ محکمہ ٹنگائیل ضلع میمن سنگھ کے باشندے تھے۔تعلیم وتربیت ڈھاکے میں ہوئی۔اگرچہ عالم فاضل نہ تھے لیکن خداوند پاک نے ان پر علوم واسرار کے دروازے کھول رکھے تھے۔بڑے صاحبِ دل اور مرتاض بزرگ تھے۔

زبان صاف اور سلیس ہے۔

کروٹیہ کے مشہور علم پرور رئیس وزمیندار حاجی حافظ محمود علی خان پنی اپنے زمانے میں عجیب بافیض بزرگ تھے۔انہوں نے کروٹیہ جیسی جگہ میں عربی، اردو، بنگلہ کا ایک مطبع محمودیہ نام کھولا اور چند ایسے عالم مقرر کیے جو عربی زبان سے بنگلہ میں ترجمہ کریں۔یہ مطبع ان تراجم اور تالیفات کی اشاعت کرتا تھا۔مولوی ڈاکٹر غلام سرور مرحوم جیسے زبردست عالم ومنشی، مولوی نعیم الدین احمد جیسے مترجم اور اسی طرح کے لوگوں کا مجمع تھا۔اس مطبع سے خان صاحب مرحوم کی سرپرستی میں "فتاویٰ عالم گیری" یا "درمختار" کا بنگلہ ترجمہ وغیرہ شائع ہوا۔اس مطبع سے یہ "مفید السامعین" بھی شائع ہوئی اور سچ پوچھیے تو صوفی صاحب مرحوم کو خان صاحب پنی ہی نے اس کتاب کی تالیف پر آمادہ کیا تھا اور غالباً اردو کتابوں میں ایک یہی کتاب وہاں سے شائع ہوئی۔

صوفی صاحب مرحوم نے آج تیس بتیس برس ہوئے کہ رحلت فرمائی![۱]

۵۸۰ صفحات، مطبوعہ مطبع محمودیہ کروٹیہ ضلع میمن سنگھ۔

اوّلہ، سب تعریف خدا ہی کو سزاوار ہے جس نے تم کو اور ہم کو اور سب خلائق کو نیستی سے ہستی میں لاکر راہ نمائی کے لیے انبیاء علیہم السلام کو مبعوث کیا۔الخ۔

مفید القاری (ص ۳۳۹)

فن قرأت وتجوید پر اردو زبان میں مولوی حافظ قاری آقا عبد المنان صاحب خلف قاری آقا شجاعت علی مرحوم ابن آقا عبد العلی کی ۱۲۷ صفحہ کی کتاب ہے۔مؤلف مشہور محقق فارسی آقا احمد علی احمد کے چھوٹے بھائی تھے اور فن قرأت کو اپنے والد مرحوم سے حاصل

۱۔ سال وفات ۱۹۰۰ء۔بحوالہ مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۳۳۔ع۔ن

Marfat.com

فرمایا تھا۔ ایک مدت تک شغلِ تجارت سے روٹی پیدا کرتے رہے۔ اور اخیر چند سال ضلع میمن سنگھ میں قاضی مقرر ہو گئے تھے۔ مؤلف بے حد متقی، پرہیز گار اور فنِ قرأت کے ڈھاکہ اطراف ڈھاکہ میں تنِ تنہا ماہر کامل تھے۔

بڑی عمر پائی اور سنہ ھ میں انتقال فرمایا۔[1] مجھ پر خاص شفقت تھی اور جب غریب خانہ پر تشریف لاتے تھے تو گھنٹوں تشریف رکھتے تھے۔

مفید القاری کئی بار چھپی لیکن میرے پاس جو نسخہ ہے وہ مطبع محمدی کانپور میں ۱۳۱۷ھ میں چھپا ہے۔

اوّلہ: بعد حمد و ثنا سے بے عدد اس خالق اکبر کے کہ جس نے اپنے بندوں کی ہدایت و نجات کے واسطے قرآن مجید کو نازل فرمایا۔ الخ

مفید الواعظین (ص ۳۴۰)

وعظ و نصیحت اردو نظم و نثر میں۔ از مولوی حافظ عزیز الرحمٰن عرشی غازی پوری مرحوم۔ مولوی صاحب کلکتہ گول تالاب کے مشہور واعظ تھے۔ ایک زمانہ میں گول تالا[illegible] مذہبی دنگل تھا۔ ایک طرف عیسائی پادری منادی اور ایک طرف مسلمان مولوی تبلیغ کرتے تھے۔ مولوی صاحب [illegible] سرگرم واعظ تھے اور ساری زندگی حسبۃً للہ اس خدمت اسلامی کو انجام دیتے رہے۔

ابتدا: لائق حمد و ثنا ہے وہ خدا
جس نے پیدا کر دیا ارض و سما الخ

مقامات محبوب سبحانی (ص ۳۵۰)

اردو۔ از مولوی شاہ خلیل الرحمٰن صاحب نندن پوری۔ جن کی اور کتابوں کا بھی [illegible] درج ہو چکا ہے۔

---

[1] مصنف نے سال [illegible]

Marfat.com

۳۲ صفحات ۔ مطبوعہ قیومی پریس کانپور، سنہ نامعلوم ۔

اوّلہ : بعد حمد خالق کون و مکان
اور نعت سرگروہ مرسلان الخ

مقامع المبتدعین ۔ ردّ البدعۃ (ص ۳۵۲)

جناب مولوی مخلص الرحمٰن اسلام آبادی مشہور صوفی عالم تھے اور شہر چاٹگام میں ایک زمانہ میں ان کے حال وقال کی بڑی شہرت تھی ۔

ان کے کچھ سوالات کے جواب میں مولانا کرامت علی مرحوم جونپوری نے اردو زبان میں اس رسالے کو شہر چاٹگام میں لکھا ۔

مطبوعہ مطبع نبوی کلکتہ، ۱۲۸۱ھ، ۵۲ صفحات

اوّلہ : سب تعریف اللہ جل جلالہٗ کو جس نے حق کو ظاہر کر باطل کو مٹا دیا اور صلوٰۃ اور سلام اس کے رسول مقبول محمد رسول اللہ پر جن کی تعلیم سے حق آیا اور باطل نکل بھاگا ۔ الخ

ملخص العقائد (ص ۳۵۱)

اردو ... ولد محمود بخت ... رئیس و زمیندار سلہٹ ... حافظ اکرام احمد ضیغم ... میں سلہٹ میں قضا کی ۔ ۱۲۷۱ھ میں ... طبع ہوا ۔ اس میں ... مست مرحوم، حامد مرحوم ..!

(منتخبات جدیدہ فارسی، ترجمہ و شرح ـ)

مفتاح المنتخبات (ص ۳۴۸)

یعنی ترجمہ و شرح "منتخبات جدیدہ فارسی" برائے امتحان انٹرنس کلکتہ یونیورسٹی از مولوی میر محمد صاحب مدرس عربی فارسی اردو مدرسۂ عالیہ کلکتہ ۔

۱۔ ثلاثہ غسالہ کی دستیاب عکسی نقل کے صفحہ ۳۵۱ کی وہی کیفیت ہے جو "مسائل ضروریہ" کے حاشیے میں مذکور ہوئی ہے ۔ اس صفحے سے صرف مندرجہ بالا الفاظ ہی پڑھ سکا ہوں ۔ دیکھیے تعلیقات ۔ ع ۔ ن

Marfat.com

۲۰۸ صفحات ، مطبوعہ مطبع سعیدی کلکتہ ، ۱۹۰۲ء

اوّلہ : تنبیہ۔ جن لفظوں کا مادہ الگ الگ حرفوں میں لکھا گیا ہے وہ عربی ہیں اور جن کا مادہ نہیں لکھا گیا وہ فارسی ہیں اور اگر کسی اور زبان کا لفظ ہے تو اس کی تصریح کردی ہے۔

منتخب مثنویات و دیوانات

دیکھیے فارسی کتب

منظومۂ اختر در نعت سیّد البشر (ص ۳۵۳)

مثنوی اردو۔ بیان میلاد شافع محشر صلی اللہ علیہ وسلم۔ پندرہ صفحہ کی ایک مثنوی ہے۔ پھر ایک مستزاد، ایک غزل، ایک مناجات اور ان کی مشہور نظم معراج نامہ ہے۔ پھر ایک قطعہ، پھر ایک غزل ہے۔

خوشخط قلم۔ سوائے معراج نامہ کے سب غیر مطبوعہ ہے۔

اوّلہ :

اسم پاک خدا عزّ و جل
سب سے اول کہ سب سے ہے اوّل
مظہر جملگی شیون و صفات
بخدا ہے وہی خدا کی ذات

•

منہاج المؤمنین من احادیث سیّد المرسلین[۱] (ص ۳۵۴)

چہل حدیث کا اردو ترجمہ از مولانا محمد اکرم علی اسلام آبادی رنگینوی ابن شاہ محمد نصر اللہ مولانا بانس کھالی ضلع چاٹگام کے باشندے تھے اور مولانا امیر احمد نقوی سہسوانی مرحوم کے ارشد تلامذہ سے میں تھے۔ چالیس حدیثیں جمع کر کے ان کا ترجمہ معہ فوائد شائع فرمایا۔

۱۔ قاموس الکتب اردو ۱، ۱۵۷ میں کتاب کا صرف نام درج ہوا ہے اور اسے قلمی لکھا ہے۔ ع۔ ل

Marfat.com

مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی ۱۳۱۱ھ ، ۴۴ صفحات۔
اوّلہٗ، الحمد للہ وکفیٰ والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المصطفیٰ۔ الخ

موعظہ حسنہ[۱] (ص ۲۵۶)

"خیالات شہباز" کے عنوان میں مولوی سید عبدالغفور شہباز مرحوم کے حالات لکھ چکا ہوں۔ مولوی شہباز مدت تک دکن میں رہے ہیں۔ انہیں [اورنگ آباد میں] خان بہادر مولوی بشیرالدین احمد خلف شمس العلماء ڈاکٹر مولوی حافظ نذیر احمد مرحوم سے بے انتہا ربط و ارتباط تھا۔ مولوی بشیر کے پاس باپ کے خطوط محفوظ تھے اس کی نقل شہباز لے آئے تھے۔ ان خطوط کو خاص ترتیب کے ساتھ [کلکتہ میں] مرتب کر کے 'موعظہ حسنہ[۱]' کے نام سے چھپوایا ہے۔ موعظہ حسنہ مدت تک داخل درس رہی اور آج تک گمنام نہیں ہوئی۔

شہباز کا کمال تو یہ ہے جس رنگ میں چاہیں لکھ سکتے ہیں۔ دیباچہ مختصراً نقل کرتا ہوں تاکہ وجہ تصنیف کے علاوہ اس کمال کا بھی پتہ لگے کہ مولوی نذیر احمد صاحب کی تقلید کیسی تکمیل کے ساتھ کی:

"جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب سے میری ذاتی شناسائی مطلق نہیں۔ مگر جس تفصیل سے میں انہیں جانتا ہوں ان کے دوست آشنا تو خیر ان کے قریب کے رشتہ دار بھی اتنا جانتے (نہ) ہوں گے۔ لوکشف الغطا لما ازددت یقیناً اس کا سبب یہ کہ مجھ کو الولد سر لابیہ چھوٹے اسکیل کے مولوی نذیر احمد یعنی ان کے فرزند یگانہ مولوی بشیرالدین احمد کے ساتھ اس درجہ کی مخالطت رہی ہے کہ ہم دونوں ایک روح دو قالب تھے اور اب سوء اتفاق سے مخالطت نہیں ہے تو متصل اور متواتر مراسلت بھی ایسی کہ المکتوب نصف الملاقات کے حساب سے اب بھی ہم دونوں کسی وقت ایک دوسرے سے جدا نہیں۔ پہلے میں نے جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب کی تمام مصنفات کو بالاستیعاب دیکھا نہ ایک دفعہ بلکہ بارہا۔

ع "ہوالمسک ما کررتہ یتضوع" الخ

۱۔ اصل میں "مواعظ حسنہ" تحریر ہوا ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

۱۸۰ صفحہ، پہلی مرتبہ ۱۸۸۷ء (میں) قومی پریس لکھنؤ میں چھپی اور اس کے بعد بہت مرتبہ دیگر مطابع میں۔ سب سے پہلے نواب سیّد محمد خان بہادر رئیس ڈھاکہ کی تقریظ ہے۔ واوّلہ:

"بالفعل جناب مولوی نذیر احمد خان صاحب بہادر مصنفِ مشہور دہلی کی ایک نہایت مفید، کارآمد اور عمدہ کتاب میری نظر سے گذری"۔ الخ

مواہب المرام فی تفسیر الاحکام معروف بہ تفسیر فتح الکریم

(پہلا اندراج بمطابق صفحہ ۳۵۷)

عربی زبان میں ملّا احمد جیون المتوفی سنہ (۱۱۳۰ھ) کی مشہور تفسیر "تفسیر احمدی" ہے۔ جس کی بڑی اور نادر خصوصیت یہ ہے کہ صرف ان آیات کی تفسیر ہے جن سے احکام مستنبط ہوتے ہیں۔ احکامِ قرآنی کی تعلیم کے لئے یہ بہترین تفسیر ہے اور افسوس ہے کہ اس کی طرف کافی اعتنا نہیں کی جاتی ہے۔

حاجی حافظ مولوی عبدالکریم صاحب خان بہادر خاکی تخلص رئیس الایچی پور ضلع ڈھاکہ نے اپنے اخیر وقت میں اس کا ترجمہ اردو زبان میں فرمایا اور اس نام سے چھپوادیا۔ ترجمہ سلیس اور بامحاورہ ہے جزاہم اللہ خیر الجزاء۔

۱۴۴ صفحات کلاں، مطبوعہ مطبع غوثیہ کلکتہ، ۱۳۰۸ھ

اوّلہ: الحمد للہ الذی علی عبدہ الکتاب ولم یجعل لہ عوجا ونصلی علی رسولہ محمد المصطفی ان ہو الا وحی یوحی علمہ شدید القوی وعلی آلہ واصحابہ ھدی للناس وبینات من الھدی۔ الخ

(دوسرا اندراج بمطابق صفحہ ۳۵۸):

(بڑی تقطیع) قرآن پاک کی احکامی آیات کی تفسیر اردو میں۔ از مولوی عبدالکریم خان بہادر خاکی الایچی پوری جہانگیر نگری۔ خان بہادر موصوف خاندانِ علم وفضل کے رکن تھے۔ پہلے مفتی عدالت ڈھاکہ تھے پھر جب یہ عہدہ ٹوٹ گیا تو ڈپٹی مجسٹریٹ و ڈپٹی کلکٹر مقرر ہوئے۔ نہایت متدین اور بڑے دیندار اور عالم باعمل بزرگ تھے۔ ساری زندگی لکھنے پڑھنے کا شوق رہا۔ الایچی پور ضلع ڈھاکہ میں ایک مردم خیز بستی تھی۔ افسوس ہے کہ اب یہ بستی دریا بُرد ہوگئی۔

Marfat.com

خان بہادر نے بالکل اخیر عمر میں قرآن پاک حفظ کیا۔ فریضۂ حج سے فارغ ہوئے۔ ڈھاکہ میں رحلت فرمائی اور دائرہ اعظم پورہ میں مدفون ہوئے۔ بڑے عالم، علم پرور اور باعمل بزرگ تھے۔

تفسیر اردو میں بڑی کار آمد تفسیر ہے۔ بنگال کے تمام مصنفین کی طرح مولانا بھی اشتہار سے سخت متنفر تھے۔ نتیجہ یہ ہے کہ ایسی ضروری تفسیر لوگوں میں مقبول نہ ہوسکی۔

۱۴۶ صفحات، تقطیع کلاں، مطبوعہ غوثیہ کلکتہ ۱۳۰۷ھ

اوّلہ : الحمدللہ..... من الہدی امابعد قرآن مجید جو کلام ربانی اور فرمان صمدانی ہے وہ بہت سے مطالبِ شریفہ اور مقاصد لطیفہ، غامضہ سے متعلق اور بہت سے علوم دینی اور دنیوی کو شامل ہے۔ الخ

مولد صمدانی (ص ۳۵۹)

مولوی عبدالرحمٰن مرحوم جہانگیر نگری نے صرف صحیح روایتوں کی بنیاد پر اردو میں یہ کتاب لکھی اور غالباً میلاد کے بیان میں یہ سب سے پہلی کتاب ہے جس میں تمام روایات صحیح اور معتبر ہیں۔ ہر روایت کے لیے حوالہ مع صفحہ و سطر بین السطور درج ہے۔ زبان بے شک قدیم اور مولویانہ ہے مگر مرحوم نے کام اس درجہ کا کیا ہے کہ مسلمانوں کو ان کا ممنون ہونا چاہیے۔

۶۶ صفحات، مطبوعہ مطبع غوثیہ، کلکتہ ۱۸۹۴ء

اوّلہ : الحمدللہ نحمدہ ونستعینہ ولا نحصی ثناء عدداً ولو کان البحر مداداً لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مدداً۔ الخ

نزہۃ القاری (ص ۳۶۰)

اردو زبان میں نواکھالی [رائے پورہ] کے مشہور قاری محمد ابراہیم صاحب مرحوم کا مشہور رسالہ ہے۔ قاری صاحب کا بڑا کمال یہ ہے کہ اس دیار کے اکثر لوگوں نے قرآن پڑھنا قاری صاحب کی برکت سے سیکھا ہے اور اس طرح ملک میں قرآن پاک کی طرف میلان بڑھ رہا ہے۔ جزاہ اللہ خیر الجزا۔

۱۲ صفحات، مطبوعہ مجیدی کانپور۔

اوّلہ : الحمدللہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ وآلہ واصحابہ اجمعین۔

Marfat.com

نسخۂ دلکشا (ص ۳۶۱ تا ۳۶۶)

اردو تذکرۂ شعرائے اردو۔ از راجہ جنم جے متر متخلص بہ ارمان رئیس اعظم کلکتہ و شاگردِ امام الشعراء ضیغم رامپوری۔

راجہ جنم جے متر کلکتے کے بہت بڑے زمیندار اور رئیس تھے۔ ارمان ان کے پوتے تھے اردو شعر و شاعری کے عاشق صادق تھے۔ ناسخ کے ملنے والے تھے۔ اس تذکرہ کے لیے ایک اردو مطبع کھولا تھا۔ ۲۰۴ صفحہ تک چھپا تھا [کفایت تک] کہ بیمار ہوئے اور ایسی بیماری کہ آخر ۱۸۷۰ء میں جان لے کے ٹلی۔

مقدمہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ۶۷۷ شاعر اور ۲۳ شاعرہ کا تذکرہ ہے مگر ۳۸۰ تک شائع ہو سکا خان صاحب مولوی عبدالولی مرحوم کہتے تھے کہ ان کے پاس کامل تذکرہ قلمی ہے لیکن ان کی رحلت کے بعد ان کی کتابیں مدرسۂ عالیہ لائبریری میں آئی ہیں اس کے مطالعہ سے معلوم ہوا کہ وہ نسخہ بھی کامل نہیں ہے۔

یہ تذکرہ ۱۸۵۴ میں چھپا۔ اب بہت نایاب ہے اور ایک نسخہ مطبوعہ مسلم انسٹی ٹیوٹ کلکتہ میں ہے۔

میں دیباچہ پورا نقل کرتا ہوں تاکہ ایک خالص بنگالی ہندو کے ادبِ اردو کا مذاق معلوم ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بے حد اس مالک ذوالجلال خداوند لایزال کو سزاوار ہے جس نے دریاے سخن کو اپنے ابرِ کرم سے گوہر معنی عطا فرمایا۔ اسی کے جود و فیض سے غواص طبع (انسان) نے اس بحر پایاں سے جواہرات مضامین کنارۂ لب تک لا کے مطلبِ دلی پایا اور طوطی خوش بیان زبان انسان کو وہ گویائی بخشی جس کے روبرو لال مرغانِ چمن ہوئے اور فانوس دل عشق منزل کو اپنی شمع ظہور کے ایک ذرہ نور سے ایسا منور کیا کہ چودہ طبق زمین و آسمان کے اس پر روشن ہوئے۔ بیت

گھس جائے چلتے چلتے قلم سر سے تا بپا
تو بھی نہ ہووے شمہ حمدِ خدا ادا

Marfat.com

شائقان فنِ سخن وطالبان مضامین تازہ وکہن، ناظران غزل واشعار فرحت انگیز وسامعانِ رباعیات ومخمسات لطافت وظرافت آمیز کی خدمت فیض درجت میں گزارش یہ ہے کہ یہ عاصی پُرمعاصی اپنے غنچۂ دل پژمردہ کی تر وتازگی کی خاطر سیر چمنستان پر بہار دیوان ہائے اردو وفارسی میں کبھی کبھی مصروف رہا کرتا تھا جو ابیات واشعار دلچسپ پاتا اس کو پارۂ کاغذ پر لکھ کر جی بہلاتا، رفتہ رفتہ چند عرصے میں ایک دفتر ہوگیا.... بدین خیال شعرائے ماضی وحال کے اکثر نسخوں کو جمع کرکے ثانیاً مقابلہ کیا اور نام اس بیاضِ رشک ریاض کا "نسخۂ دلکشا" رکھا....

یہ تذکرہ دو ترتیب پر مرتّب ہوا۔ ترتیبِ اول میں ذکر شعرائے ہند کا احوال مختصر کے ساتھ اور تخلص ان کا بترتیب حروف تہجی رقم کرکے قدرے ان کے کلام دل پذیر سے مندرج کیا اور ترتیب دوم اشعار عورتوں کے اور وہ ابیات کہ دلچسپ تھیں، مگر جن کے مصنفوں کے نام وتخلص معلوم نہ ہوئے اور ابتدائے عہد سلطان ابوالظفر جلال الدین محمد حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی [۱۱۷۳ہجری] سے تا سلطنت حضرت ابوالظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ (۱۲۶۸ہجری) اور دورانِ حکومت کوین وکٹوریا تخت نشین کشور انگلستان [۱۸۵۲عیسوی][۱] کے شعرا کا اکثر احوال درج کیا اور ان سے متقدمین شاعروں کو کم لکھا ہے اور احقر نے تیمناً وتبرکاً آغاز اس کتاب کا ساتھ اسم مبارک ایسے دو سلطنت آرا وکشورکشائے دہلی کے کیا جس سے مرتبہ اس بیاض کا دوبالا ہوگیا۔

نسخۂ دلکشا

آغاز کتاب کا از راہِ ادب کے جو ساتھ نام حضرت شاہ عالم بادشاہ غازی اور حضرت صاحبقران جناب ابوظفر سراج الدین محمد بہادر شاہ بادشاہ غازی تخت نشین دہلی ہوا اس کو احقر نے فخر اپنا سمجھ کر ترتیب حروف تہجی کو دخل یہاں نہ دیا اور نام آصف الدولہ بہادر کا بھی بعد ذکر ممدوحین کے ثبت کیا۔

آفتاب تخلص، اسم شاہ عالم بادشاہ۔

نسیم السحر

اردو رقعات۔ دیکھیے فارسی کتب۔

۱۔ اصل میں "ہجری" لکھا ہے جو سہوِ قلم ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

نصاب المسائل (دوسرا اندراج: ص ۳۶۷)

اردو زبان میں مسائلِ فقہیہ کا بیان۔ از مولوی مرحوم صوفی عبدالجبار فریدپوری۔

اوّلہ: سب تعریف اللہ پاک کی ہے جس نے ایک کتاب روشن ہماری ہدایت کے لیے بھیجی۔ الخ

نصاب المسائل (پہلا اندراج ص ۱۹۱)

اردو۔ ابواب فقہ کی طرح ہر ایک ضروری مسئلہ تفصیل کے ساتھ۔ از مولوی حاجی عبدالجبار مرحوم فرید پوری المتوفی ۱۲۸۳ بنگلہ۔

کتاب اب تک غیر مطبوعہ ہے اور مولوی صاحب .... اکے پاس ہے۔

مولوی مرحوم قصبہ شرمنگل فرید پور کے رہنے والے تھے۔ عرب میں جاکر تعلیم کی تکمیل کی۔ مولانا کرامت علی صاحب مغفور سے بریسال میں مناظرہ کیا۔ حاجی شریعت اللہ مرحوم.... بڑے ....[1] عالم تھے۔ بنگلہ زبان میں ... [1]

نصرۃ المسلمین فی الرّد علیٰ غیر المقلدین معروف بہ قرع الضّالین (ص ۳۶۸)

حکیم مومن خان دہلوی بشدت غیر مقلد تھے اور اس کا غیر ضروری مظاہرہ انہوں (نے) بہت رباعیوں میں کیا ہے اور سچ یہ ہے کہ مظاہرہ حد شاعری سے متجاوز ہو کر مذہبی توہین بلکہ سب و شتم تک جا پہنچا ہے اس پر نساخ مرحوم کو بہت طیش آیا اور انہوں نے مقلدین اور خاص کر احناف کی طرفداری میں نہ صرف مومن کی رباعیات کا جواب لکھا ہے بلکہ احناف کے دلائل و شواہد کو بھی رباعیوں میں بیان کیا ہے اس طرح یہ ایک دیوانِ رباعیات ہو گیا ہے کیونکہ ہر ردیف میں رباعی موجود ہے۔ مناظرانہ کتاب ہے۔ مزید توضیح کے لیے خود نساخ کا بیان سناتا ہوں:

"دس بارہ برس کا زمانہ گذرا کہ ایک دن دیوانِ حکیم محمد مومن خان دہلوی دیکھ رہا تھا اس میں

۱۔ عکسی نقل میں الفاظ اُڑے ہوئے ہیں۔ ع۔ ن

Marfat.com

یہ رباعیاں نظر سے گذریں۔

ہر چند نہیں قیاس سے کچھ سروکار
پر توبہ سے ازبس کہ ہوا ہیں بیمار
مے بہر دوا پینے کو مفتی کے حضور
تقلید ابو حنیفہ کا بھی ہے اقرار

ولہ

ہے بس کہ محبت رسولِ مختار
مذہب کو میں سوچتا ہوں لیکن ہر بار
آتا ہے قیاس میں حق اہل حدیث
ہر چند قیاس سے نہیں ہے سروکار

ولہ

خالص ہوں محمدی مرا دین اسلام
گو رائے صواب ہو نہیں مجھ کو کام
تقلید کی ٹھہری تو بنوں گا شیعہ
کس واسطے چھوڑ دیجیے افضل تر امام"

پھر کچھ سطروں کے بعد لکھتے ہیں" چنانچہ لوگوں میں کبھی تقلید، کبھی اجماع کبھی قیاس کے مشروع ہونے کے بارے میں وہابیوں نے جو اعتراض کیے ہیں۔ ۔ ۔ان کے جواب میں رباعیاں موزوں کرتا ہوں۔"

نساخ کہتے ہیں رباعیاں ان کی ہیں اوراس کی شرح اردو ان کے ایک عام دوست نے لکھی ہے۔ میں نے سنا ہے کہ یہ عام دوست مولوی حاجی علام سبحان صدیقی مرحوم ڈھاکہ کالج کے عربک پروفیسر تھے۔ ۴۰ صفحات، ۱۳۰۳ء میں مطبع حامی الاسلام دہلی میں چھپی۔

اوّلہٗ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی خاتم المرسلین وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعین ۔اما بعد

۱۔ مصنف نے ابتداے کتاب سے یہ عبارت نقل کر کے بعد میں اسے کاٹ دیا ہے معلوم نہیں کیوں؟ ع۔ن

Marfat.com

خاکسار عبدالغفور خالدی متخلص بہ نساخ ابن قاضی فقیر محمد مرحوم برادران دینی کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ۔

نظارۂ فانی (ص ۳۶۹)

ظریفانہ اردو میں دنیا کے عام مناظر کی تصویر الفاظ میں کھینچی گئی ہے۔ پیرایہ سوال وجواب کا ہے۔ مقاصد میں تسلسل نہیں۔

از مولوی حکیم سید حمید الرحمٰن صاحب باشندۂ موضع سکچھری ضلع چاٹگام۔

۱۰۲ صفحات، مطبوعہ نول کشور پریس، لکھنو۔

اوّلہ: ناظرین! میں ایک دن بعد نماز عشاء مصلّیٰ پر سو گیا تھا تو عالم خواب میں کیا دیکھتا ہوں۔ الخ

نظمِ معطّر (ص ۳۷۰)

اردو دیوان از مولوی عبدالرؤف شمیم مرحوم۔ دو سو سے زیادہ صفحات میں ہر طرز کا کلام ہے۔ "نظمِ معطّر" نام تاریخی ہے جس سے ۱۳۰۹ھ نکلتا ہے۔ لیکن جناب نساخ نے اس دیوان کی جو تاریخ نظم کی ہے اس سے ۱۲۹۷ھ نکلتا ہے [ارمغانی][1]۔ شمیم جناب انسخ کے شاگرد تھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ دیوان اس وقت شائع نہ ہو سکا اور بارہ برس بعد مطبع لکھنو سے شائع ہوا۔ شمیم کلکتہ میں بس گئے تھے اور ان کے شاگرد بھی بہت تھے۔ ....[2] کلکتہ میں اردو شاعری کا بڑا چرچا تھا۔

۲۰۴ صفحات، مطبوعہ جعفری، لکھنو ۱۳۰۹ھ

اوّلہ:

کور دل کب جلوۂ حق کا تماشہ دیکھتا
جانب مہر منور شپّرہ کیا دیکھتا

۱۔ "ارمغانی" نساخ کے دیوان کا نام ہے۔ ع۔ن

۲۔ عکسی نقل میں یہاں سے کچھ الفاظ اُڑے ہوئے ہیں۔ ع۔ن

Marfat.com

نعتِ احمد (ص ۳۷۲)

اردو نعتیہ غزلیں میلاد خوانوں کی سہولت کے خیال سے ۱۸۹۵ء میں حافظ غلام احمد خان تاجر کتب ڈھاکہ نے جمع کرکے چھپوایا تھا۔ تب سے اب تک متعدد بار چھپ چکی ہے اور بنگال میں بہت ملتی ہے۔

حافظ صاحب موصوف کے آباو اجداد رہنے والے ملیح آباد من مضافات لکھنؤ کے تھے مگر ان کی ولادت کلکتہ مٹیا برج میں ہوئی۔ اب تقریباً پنتالیس برس سے ڈھاکہ میں سکونت گزین ہیں اور کتابوں کی تجارت کرتے ہیں۔ حافظِ کلام اللہ ہیں، خوشنویس ہیں اور فنِ تجوید سے واقف ہیں[۱]

اوّلہ:
ہم کہیں مالک ایک ہے اللہ
وحدہٗ لا الہ الّا اللہ

نعتِ عزیزی۔ حصہ اول و دوم (ص ۳۷۳)

اردو، فارسی نعتیہ قصائد اور غزلیں جمع کی گئی ہیں اور مولوی قاری حافظ محمد یعقوب مدرس مدرسۂ عزیزیہ کمرلہ کی فرمائش سے چھپی ہے۔

حصہ اوّل ۲۰ صفحات، مطبوعہ محسنی جونپور ۱۳۲۷ھ

اوّلہ:
اے خدا اے خالقِ ہر دو جہاں
شد ازو پیدا زمین و آسماں

حصہ دوم، ۳۲ صفحات، مطبوعہ محسنی جونپور، حسب فرمائش مولوی قاری حافظ محمد عتیق اللہ خان مدرس مدرسۂ عزیزیہ، کمرلہ

اوّلہ:
درد دل کے واسطے پیدا (کیا) انسان کو
ورنہ طاعت کے لیے کچھ کم نہ تھے کرّوبیاں

۱۔ اس کے بعد مصنف نے یہ جملہ لکھا ہے مگر کاٹ دیا ہے: رمضان المبارک کی سہ پہر ان کی دکان پر اچھی رونق ہو جایا کرتی ہے۔ فقیر بھی سال میں ایک بار اس تقریب سے حاضری دیا کرتا ہے۔

Marfat.com

معلوم ہوتا ہے کہ ہر دو حصّہ حافظ صغیر احمد صاحب کی تالیفات میں سے تھے۔

نعت ہی نعت۔ حصّہ سوم (ص ۲۷)

مطبوعہ شکل میں میری پہلی کوشش یعنی نعتیہ قصائد و غزلوں کا مجموعہ۔ لڑکپن کا کھیل اور آج سے چالیس برس اُدھر کی تالیفی یادگار۔ وطن دوستی کا پتہ اس سے بھی لگتا ہے کہ کچھ کلام اس میں شعرائے ڈھاکہ کا ایسا موجود ہے جو سوائے اس کے کسی اور طرح میسر ہی نہیں آسکتا۔

۴۴ صفحات، میرے پاس جو نسخہ ہے وہ ۱۹۰۰ء میں مطبع رزاقی کانپور کا چھپا ہوا ہے۔

اوّلہ:

ہر عمل میں بندگانِ باخدا
کرتے بسم اللہ سے ہیں ابتدا
نوح نے چاہی جو کشتی کی نجات
پہلے بسم اللہ مجریہا کہا

نغمۂ حقانی معروف بہ رہبر گراموفون (ص ۴۷)

اردو غزلیں جو اکثر گائی جاتی ہیں اس کا مجموعہ ہے (از) عبدالغفار تاجر کتب کلکتہ۔
۷۶ صفحات، مطبوعہ مصطفائی پریس کلکتہ۔ اس میں اکثر گانے والوں کی تصویریں بھی ہیں۔

اوّلہ: جلد اول،

غیرت از چشم برم روی تو دیدن ندہم
گوش را از حدیثِ تو شنیدن ندہم

گراموفون کے [illegible] صفحات (میں) ترانۂ حقانی[1] میں جمع کر دیے گئے۔ از حافظ عبدالغفار صاحب تاجر کتب کلکتہ مطبوعہ مصطفائی پریس کلکتہ۔

۱۔ فہرست میں اس کا اندراج "زمزمۂ حقانی" کے نام سے ہوا ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

نغمۂ عندلیب (ص ۲۷۵)

فسانہ عجائب سرور۔ اگرچہ یہ فسانہ لالہ گوبند سنگھ کے نام سے چھپا ہے لیکن اس کے مصنف درحقیقت خلفِ منشی عاشق علی خان سفیرِ شاہ اودھ رئیس کاکوری مقیم کلکتہ ہیں۔ امیر حسن خاں مرحوم بسمل تخلص (کرتے) تھے اور فن سخن میں کلکتہ میں ان کی ذات مستند تھی۔ اکثر فارسی کہتے تھے اور بہت اچھا۔ اکثر اہل کاکوری کی طرح بنگالہ کی محبت نے ان کو یہیں رکھ لیا اور کلکتہ ہی میں وفات پائی۔

فسانہ میری نظر سے نہیں گذرا۔

نوابی دربار (ص ۲۷۶)

نہایت پیاری اردو میں ظریفانہ ڈرامہ ہے جس میں رئیسوں کے مشاغل، مصاحبین کے ہتھکنڈے، بیگمات کی تباہ کن رسمیں۔ غرضیکہ بہت سے مفاسد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ زبان بہت دلچسپ اور بے حد شوخ ہے۔

پہلے یہ فسانہ ۱۸۷۸ء میں اودھ پنچ لکھنؤ میں شائع ہوتا رہا ہے۔ خیال ہے کہ اردو زبان میں یہ پہلا ڈرامہ ہے جو اگرچہ مستقلاً اسٹیج پر نہیں آیا لیکن اس کے بہت سے باب الگ الگ نام سے بہت بار اسٹیج ہوئے۔ کتابی صورت میں کئی مطبعوں میں چھپا لیکن موجودہ نسخہ بالکشن پریس آگرہ کا مطبوعہ ہے۔ ۸۰ صفحات۔

از نواب سید محمد خان بہادر رئیس ڈھاکہ۔ تعجب ہے کہ نواب مرحوم نے باوجودیکہ وہ بنگالی تھے اور لکھنؤ میں کبھی ان کا ممتد قیام نہیں رہا پھر رازہائے اندرونِ خانہ تک کیسے پہنچے۔

اوّلہ: دن کے گیارہ بجے میر زمانہ صاحب کی آنکھ ۔ الخ

نوبہار کلکتہ ـــــ نونہال روشن

نوٹ نور الانوار (ص ۲۷۸)

یعنی مشہور علم اصول فقہ کی نور الانوار کی اردو شرح از مولوی ممتاز الدین صاحب جہانگیر نگری۔

Marfat.com

۲ حصوں میں۔

صفحات حصۂ اول ۱۰۴ و حصۂ دوم ۹۵ ۔ ممتاز المطابع والطاقی کلکتہ۔

ابتدا حصہ اول: س ۔ ما معنی اصول الشرع وعی کم ھی وطم ۔ الخ

ابتدا حصۂ دوم: س ۔ حروف المعانی ماھی وما المناسبۃ لھا ۔ الخ

نور ایمان فی فضائل شہر رمضان (مں ۳۵۵)

اردو ۔ از مولوی نادر حسین خالص الدولہ خلف ارادت الدولہ حیدر علی خان لکھنوی۔ مولوی صاحب کلکتے میں متوطن ہو گئے تھے۔ چھوٹے چھوٹے رسائل متعدد کے مصنف تھے۔

۱۶ صفحہ، مطبوعہ سعیدی کلکتہ۔ (بار دوم)

ابتدا: یاایہا الذین آمنو کتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون۔ حق سبحانہٗ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ اے ایمان والو فرض کیے گئے تم پر روزے رمضان کے الخ

نونہال روشن عرف نو بہار کلکتہ (مں ۳۸۱)

مجموعۂ اشعار اردو۔ گانے کی چیزیں، غزلیں اور ٹھمریاں جمع کر دی ہیں۔

از محمد عبد الغفار تاجر کتب سندریہ پٹی کلکتہ۔

بار چہارم مطبع مصطفائی کلکتہ میں ۱۹۰۸ء میں چھپی ۔ ۳۲ صفحات۔

اولہ:

آنکھوں میں بس رہا ہے ہر وقت نور تیرا
ہر شے میں دیکھتا ہوں نورِ ظہور تیرا

وسیلۃ الرزق (مں ۳۸۲)

اردو۔ کشایش رزق کے لیے ادعیہ کا مجموعہ۔

از مولانا حافظ عبد الاول مرحوم۔

مطبوعہ جادو پریس۔ جونپور ۱۳۲۵ھ۔ ۴۰ صفحات۔

Marfat.com

اوّلہ: اللہ تعالیٰ ہی کے واسطے ہر قسم کی حمد و ثنا ہے جس نے بندے کے رزق کو اپنے ذمہ لیا۔ الخ

وسیلۂ محبوبِ سبحانی۔ وظائف حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی (ص ۳۸۲)

[اردو عربی]، از مولوی شاہ خلیل الرحمٰن قادری نندن پوری۔ نندن پور ضلع نواکھالی میں ایک گاؤں ہے۔ وہاں دائرہ احمدی کے نام سے مولوی صاحب موصوف نے ایک خانقاہ بنوایا ہے۔ بڑے جہاں دیدہ عالم ہیں۔ بغداد کی سیر بھی کر آئے ہیں۔ ہندوستان میں ہر جگہ گئے ہیں تعلیم مذہبی کے لیے ان کے خیال میں بدایوں سے کوئی جگہ بڑھ کر نہیں۔

ان کا خیال ہے کہ وہ شیخ شہاب الدین سہروردی غوری عباسی کی اولاد میں سے ہیں۔ مولوی صاحب ہمیشہ لکھتے پڑھتے رہتے ہیں۔ اردو نظم بھی کہتے ہیں۔ بنگلہ زبان میں کئی کتابیں ان کی مؤلفہ چھپ گئی ہیں۔

۷۲ صفحات۔ تقطیع خورد، مطبوعہ قیومی کانپور، ۱۳۴۳ھ

اوّلہ: به بسم اللہ کنم آغاز مدح شاہ جیلانی
که بر قدش درست آمد قبائے اعظم ثانی

وشاح اللالی (ص ۳۸۴)

مسائل توضیح و قطبی و رشیدیہ و مختصر المعانی کی تشریح و تصریح بطور سوال و جواب [اردو زبان میں] از مولوی محمد ممتاز الدین صاحب جہانگیرنگری۔ مصنف دیوبند کے مستند ہیں اور ڈھاکہ کے مختلف مدارس میں مدرس رہے ہیں۔ وشاح اللالی انہوں نے طلباء بنگال کی سہولت کے لئے تحریر فرمائی ہے۔ لیکن اگر ہر ایک فن پر علیحدہ علیحدہ رسالہ چھپتا تو طلباء کو مالی لحاظ سے سہولت ہوتی۔

اوّلہ: کم اعتبار اً فی لفظ اصول الفقہ۔ الخ

وظیفۂ روزی ← حصول الرفق باصول الرزق، ترجمہ

وعظ بے نظیر ← ہدیۂ ضمیر

Marfat.com

وعظ عزیزی مع خطبت عزیزی (ص ۳۸۶)

مسائل روزمرہ اور احکام ضروریہ سلیس اردو میں مولوی حافظ صغیر احمد صاحب امام مسجد شاہ شجاع کمرلہ نے لکھ کر چھپوایا ہے۔

۶۱ صفحات، مطبوعہ کاظمی پریس جونپور، ۱۹۲۱ء

اوّلہ: حمد خدا کو درود مصطفیٰ کو صلی اللہ علیہ وسلم۔ الخ

ہادی العقائد (ص ۳۸۷)

عقائد حنفیہ اردو میں۔ مولانا عبدالہادی اسلام آبادی پروفیسر عربی ڈف کالج کلکتہ کی تصنیف۔ مولانا عربی، فارسی کے علاوہ انگریزی بھی جانتے ہیں۔ بہت صاف اردو میں یہ رسالہ مسلمان بچوں کو (کے لیے) لکھا ہے۔

۳۲ صفحات، مطبوعہ رضوانی پریس، کلکتہ، ۱۹۰۲ء

اوّلہ: الحمد للہ الذی ہدانا الصراط المستقیم والصلوٰۃ والسلام علی من اختص بحق العظیم وعلیٰ آلہ واصحابہ الذین استقاموا علی الدین القویم۔

ھدایۃ الاسلام (ص ۳۸۸)

مسائل نماز و عقائد اسلامیہ۔

ڈاکٹر جان گلکراسٹ عجیب ہمدرد خلائق انسان تھے۔ یہ کتاب انہیں کے [illegible] امانت اللہ شیدا منسلک فورٹ ولیم کالج نے لکھی تھی اور اس وقت سے اب تک [illegible] حصہ مختلف مطابع میں چھپتا رہا ہے۔ دوسرا حصہ اب تک غیر مطبوعہ ہے۔

نہایت صاف طرز بیان، سلیس۔

مولوی امانت اللہ شیدا تخلص کرتے تھے۔ کلکتے میں رہتے تھے مگر شہرت [illegible] مزید حالات "شرف اردو" میں ملاحظہ فرمایئے!

۱۔ مثلاً شرفالہ کے [illegible] سے [illegible] اردو کا عنوان موجود نہیں ہے

Marfat.com

ہیں ذرا دیباچہ طویل نقل کروں گا کہ ڈاکٹر موصوف کی ہمہ گیری کا ثبوت ملے اور کتاب کی نوعیت کا پتہ لگے [1]

اوّلہ : حمد اس خدا کی ہے جس نے ہمیں ظلمتِ کفر سے نکالا اور ہمارے دلوں کو نورِ ایمان سے روشن کیا۔ الخ

ھدایۃ التلمیذ الی مدارج الترجمہ[2] (ص ۳۸۹)

اردو زبان میں "قواعد کے ساتھ ترجمۂ عربی سکھانے والی کتاب"۔

۱۲۰ صفحات، مطبوعہ مطبع اسلامیہ ڈھاکہ، میرے پاس بارِ ششم کا مطبوعہ نسخہ ہے اور وہ ۱۹۲۷ء میں چھپا ہے۔

بچوں کی اچھی کتاب ہے۔ مؤلفہ مولوی ابو جعفر اختر الدین جہانگیر نگری مرحوم۔ جن کا حال (قواعد اردو)[3] میں آچکا ہے۔

اوّلہ : حرکت، پیش، زیر، زبر کو کہتے ہیں جیسے ہَ رُ دِ

ھدایۃ الوری فی اثبات الجمعہ فی القری (ص ۳۹۱)

روز بروز مصلّیوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ مسلمان مذہبیت سے الگ ہو کر دہریت کی طرف جا رہے ہیں لیکن بنگالے کا یہ مرغوب جھگڑا ہے کہ جمعہ کی نماز دیہات[4] میں ہو سکتی ہے یا نہیں؟ نہیں مٹتا۔

اردو زبان میں مولوی شاہ عبدالعزیز چندوری حنفی مجددی متوطن آرام باغ ضلع ہوگلی نے رقم

۱۔ مگر مصنف نے یہ طویل دیباچہ نقل نہیں کیا۔ ع۔ ن

۲۔ مصنف نے اس کتاب کا عربی حصّے میں بھی اندراج کیا ہے وہاں بھی ملاحظہ ہو۔ ع۔ن

۳۔ "قواعد اردو" کا اندراج ثلاثہ غسالہ کے دستیاب مسودہ میں نہیں ہے۔ ع۔ ن

۴۔ اصل : دھیت

Marfat.com

فرمایا۔ اور مطبع اسلامیہ ڈھاکہ ۱۹۱۷ء میں چھپوایا۔ ۲۲ صفحات۔
اوّلہ: سوال اوّل ماقولکم علمانا رحمکم اللہ۔ الخ

ہدیۂ ضمیر معروف بہ وعظ بے نظیر (ص ۳۹۰)

اردو زبان میں پند ونصائح بطور وعظ، مولوی ضمیر الدین صاحب چاٹگامی نہلوی نے جب وہ مدرسہ اسلامیہ میرٹھ میں پڑھتے تھے، لکھی ہے۔
۱۵۲ (صفحات) کی ضخیم کتاب ہے۔ سرِ صفحہ پر ان کے نام کے ساتھ "شیر بنگال" درج ہے۔ زبان بہت صاف اور روان ہے۔ مطبوعہ وحیدی پریس۔ کانپور۔
اوّلہ: الحمدللہ الذی جعل المواعظ وسیلۃً لھدایۃ المومنین وصیرھا طریقۃً لاحیاء سنۃ سیّد المرسلین۔ الخ

رسالہ ہیضہ وطاعون (ص ۲۵۳)

امراض...! اردو میں۔ حکیم اشرف علی مست زمیندار سلہٹ نے لکھ کر ۱۲۸۳ھ میں لکھنؤ میں چھپوایا تھا۔ اب نہیں ملتا۔ نقل عبارت سے مجبوری ہے۔

یادگار صحیفہ (ص ۳۹۲)

۳۲ صفحے کی نعتیہ غزلوں کا مجموعہ ہے جو مطبع رزاقیہ مدراس (میں) ۱۳۳۲ھ میں چھپا۔
مصنفہ صحیفہ بانو عرف حاجی بی بی مرحومہ متخلص بہ صحیفہ رئیس و زمیندار سلہٹ [آسام] سارے صوبہ آسام میں یہی ایک زنانہ مصنف ہیں۔ اپنے کو بصیغۂ تانیث ہی ذکر کیا ہے اور اردو شعراء کی پیروی نہیں کی ہے۔ زبان نہایت صاف و سلیس۔ افسوس کہ مرحومہ نے لاولد آج کئی سال ہوئے رحلت فرمائی۔ وہ سلہٹ شہر کی بڑی مخیّرہ صالحہ زمیندار تھیں۔ اخیر عمر میں فریضۂ حج سے فراغت

۱۔ عکس نقل میں الفاظ اُڑے ہوئے ہیں۔ ع۔ ن

Marfat.com

کرانی تھیں ۔

اور یہ :

تیری کنیز ہوں میں ، مالک ہے تو خدایا
تھی مشتِ خاک ، تو نے انساں مجھے بنایا

Marfat.com

فارسی کُتب

Marfat.com

احسن الانشا

مؤلف ابوالفتح احسن اللہ باشندۂ چاٹگام محصل مدرسۂ دیوبند۔

۱۶ صفحات، مطبوعہ (مطبع) انتظامی کانپور ۱۳۱۷ھ

اوّلہ: حمد وافر دبیری راکہ تفنن عبارت از افضل۔

رسالہ در ذکر احکام عشر و خراج و مالکان زمین و بیان عاشر و آنچہ متعلق بآن است (ص ۵۳۶)

شروع عملداری انگریزی میں اسلامی نقطۂ نظر سے ریونیو پر یہ تصنیف کرائی گئی تھی جسے فارسی زبان میں مولوی سید امیر حیدر بلگرامی مفتی صدر عدالت صوبہ بنگال و بہار و اڑیسہ نے ۱۲۰۷ھ میں ارقام فرمایا۔ اور اس کا انگریزی ترجمہ بھی اسی وقت ہو کر ساتھ ہی چھپا۔ انگریزی مترجم کا نام فرانسس گلیڈوین[1] ہے۔

مولانا سید امیر حیدر۔ میر غلام علی آزاد بلگرامی جیسے نامور دادا کا (کے) فاضل پوتے تھے۔ مفتی عدالت سے ترقی کر کے انہوں نے رحلت بھی کلکتے میں فرمائی۔

۶ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) سرکاری ۱۲۰۷ھ

اوّلہ: عشر بضم ع.ی راگویند و در شرع عبارت است از آنکہ حصہ دہی از زراعت اراضی ملک عرب وغیرہ کہ تفصیلش می آید بگیرند۔

رسالۂ اشتقاق

مولوی آقا احمد علی مشہور محقق زبان فارسی نے لکھا تھا۔ رسالہ مختصر الاشتقاق اس کی تلخیص ہے۔ حضرت آزاد[2] مغفور فرماتے تھے کہ جناب آقا نے یہ کتاب ان کی تعلیم کے لیے تصنیف کی تھی۔ اب اس

1- Francis Gladwin (? - 1813 ?) See: Buckland, p. 166.

۲- یعنی سید محمود آزاد جہانگیر نگری (م ۱۹۰۷ء) ع۔ل

Marfat.com

کتاب کا پتہ نہیں لگتا۔

اصل الاصول فی سلوک الی اللہ

دیکھیے اردو کتب۔

انشائے بشیر معروف (بہ) مکتوب دلپذیر

فارسی انشاپر مختصر رسالہ ہے۔ از مولوی محمد بشارت العلاء بشیر خلف منشی تمیز الدین باشندہ موضع ہرنی درگاہ پور محکمۂ چاند پور ضلع کمرلا۔ مؤلف جس زمانے میں مدرسہ امینیہ دہلی میں پڑھتے تھے اس وقت انہوں نے اس کو ترتیب دیا۔

۴۰ صفحات، مطبوعہ مخزن المطابع لکھنو۔

انشائے جان بخش

فارسی انشا کا مختصر رسالہ از مولوی ابوالحکم محمد اسماعیل، عیسیٰ پور چاٹگام کے باشندے ہیں۔

۲۴ صفحات، مطبوعہ مطبع رضوانی کلکتہ، ۱۹۰۱ء

اوّلہ:

کشایم زبان را بحمد خدا
کہ بکشود باب عطا بہر ما

ترجمۂ ایکٹ ہشتم ۱۸۵۹ء

کلکتہ میں ایک محکمہ سرکاری ترجمہ کے لیے موجود تھا۔ تمام قوانین کا ترجمہ فارسی و اردو اس کے اہتمام سے شائع ہوتا تھا۔ اس محکمہ کے افسر اعلیٰ ہمیشہ انگریز رہے اور تمام ترجمے ان کے نام سے شائع ہوتے رہے اور واقعہ وہ لوگ تھے بھی اس کے شایان اور نگرانی کے قابل۔ لیکن ترجمہ اس محکمہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔ بلکہ مولوی محمد اسماعیل وکیل مرحوم نے مولوی فریدالدین احمد محصل مدرسہ عالیہ سے یہ ترجمہ کروایا اور مولوی عبدالوحید مہتمم اردو گائیڈ (پریس) سے اس کی اصلاح کروائی۔ پھر اسی ایکٹ کا بنگلہ اور اردو سرکاری ترجمہ جسے خود وکیل موصوف نے کیا تھا۔ طبی پریس کلکتہ میں چھپوایا۔ معلوم ہوتا ہے کہ باوجود اس وقت فارسی، عدالتوں سے خارج ہو چکی تھی اور اردو ترجمہ موجود تھا۔

Marfat.com

پھر بھی فارسی کی ضرورت باقی تھی۔ اور گورنمنٹ بھی فارسی کی طرف سے بالکل بے پرواہ نہیں ہوئی تھی۔ چنانچہ اس کتاب کی قیمت تین روپے رکھی گئی تھی اور پونے دو سو جلدیں گورنمنٹ نے خریدی تھیں۔

مولوی محمد اسمٰعیل مرحوم عدالت دیوان صدر کلکتہ کے نامور وکیل تھے اور مترجم مولوی فرید الدین کمرلا[۱] کے رہنے والے صاحب علم بزرگ تھے۔

اوّلہ: ۲۶ مارچ ۱۸۵۹ء ایکٹ مندرجہ ذیل کہ حسب تجویز لیجس لیٹ کونسل ہند۔

ترجمۂ ایکٹ نہم، دہم، یازدہم، چہاردہم ۱۸۵۹ء

ترجمۂ مولوی فرید الدین محصل مدرسۂ کلکتہ و باشندۂ ضلع ٹپرہ۔ محررہ بالوکش کشور گھوش وکیل صدر عدالت کلکتہ۔

مترجم نے بعد ترجمہ ایکٹ ۸ یہ حوصلہ پیدا کیا کہ بذات خویش قوانین جاریہ کا ترجمہ چھپوائیں اور خود سابق ترجمہ کی مشغولیت نے قانون کی طرف رجحان پیدا کر دیا کہ انہوں نے ایک وکیل کی محرری اختیار کر لی تھی۔ یہ فارسی ترجمہ بھی اردو اور بنگلہ ترجموں سے ترجمہ کیا گیا اور پھر بالوکش گھوش نے انگریزی سے اس کا مقابلہ کیا۔ خاتمہ میں مترجم نے عجیب بات بیان کی ہے کہ سرکاری اردو ترجمہ انگریزی اصل کے ساتھ مطابقت نہیں رکھتا ہے۔ مولوی صاحب آخر میں خود بھی وکالت کرتے رہے۔

مطبوعہ نبوی پریس کلکتہ، ۱۸۵۹ء

بحر العبارت

فارسی کا مختصر رسالہ جس میں مصرعہ "کرم یا بخشائے بر حال ما" کی چوبیس طرح تشریح کی ہے۔ اس زمانے کے میانجی اپنی لیاقت کا رعب اسی طرح جماتے تھے۔ یہ (قابلیت؟) معلوم کرنے کا واحد ذریعہ ہے۔

۱۔ موجودہ کملا = COMILLA

Marfat.com

حسب ارشاد مولوی نور محمد جہانگیر نگری مرحوم مغفور، مولوی سید واحد علی ابن سید میر ولی خوند کار باشندۂ محلہ نواب پورہ اندرون شہر ڈھاکہ نے لکھا۔ مؤلف طلبا کو فارسی پڑھاتے تھے اور ساتھ ہی اعمال و تعویذات کے بھی ماہر تھے۔ میرے لڑکپن میں ان کی شہرت کی گونج باقی تھی۔ ان کے ایک ہی صاحب زادے تھے۔ مولوی سید ابوالحسن نام، وہ محلہ چوڑی ہٹہ میں رہتے تھے، اور اپنے گھر میں فارسی پڑھاتے تھے۔ مدت ہوئی انہوں نے بھی قضا کی۔ اب یہ خاندان فتح اللہ [1] (نارائن گنج) ڈھاکہ میں منتقل ہو گیا ہے۔

۸ صفحہ، مطبوعہ گلزار ڈھاکہ پریس بیگم بازار ڈھاکہ، ۱۲۸۹ھ

اولہ: بعد نغمہ سرائی ستایش محمود و ترانہ گوئی نیایش معبود۔

بدء الامالی، شرح ← مصباح الجنان، نظم العقائد

بدا سندر

فارسی مثنوی۔ بنگال کا بہت پرانا مقبول عشقیہ قصہ جو بنگلہ زبان میں آج تک مقبول ہے۔ (یہ) اس کا فارسی ترجمہ منظوم (ہے)۔

خاتمۃ الطبع میں درج ہے کہ چونکہ بہت سے لوگ بنگلہ زبان نہ جاننے کی وجہ سے اس قصہ سے لطف اندوز نہیں ہو سکتے تھے۔ اس لیے یہ فارسی مثنوی ان کو لطف اندوز کرنے کے لیے لکھی گئی۔ یہ بھی بنگال کے مسلمانوں کا ایک عہد زرین تھا اور آج ان مؤلفین کے اخلاف کے پاس اگر سوائے بنگلہ کے دوسری زبان میں خط میں لکھا جائے تو جواب تک نہیں ملتا ہے۔

کجا بود مرکب کجا تاختم

منشی نظارت اللہ مرحوم ساکن باندپور (مغربی بنگال) نے یہ مثنوی یوسف (و) زلیخا کے بحر پر ۱۲۴۰ھ میں لکھی اور مطبع امین اللہ کلکتہ میں ۱۲۶۹ھ میں شائع ہوئی۔

یادداشت

(اس کتاب کے بارے میں ثلاثہ غسالہ کے مصنف کی ایک اور یادداشت ملی ہے وہ یہاں درج

۱۔ ڈھاکے سے بارہ میل دور ایک صنعتی شہر ہے۔ کلثوم۔

Marfat.com

کی جاتی ہے) :

ایک بنگالی مصنف کی فارسی مثنوی بدّ اسندر۔

نصف صدی پہلے بنگالہ میں بدّ اسندر قصے کا بڑا چرچا تھا۔ لڑکوں لڑکیوں کو اس قصے کی سماعت سے دور رکھا جاتا تھا۔ بدّاسندر بطور راوپیرا اردو (اور) بنگلہ میں ڈھاکہ میں اسٹیج بھی ہوا۔ میں لڑکپن سے بدّاسندر کے نام سے واقف ہوں لیکن قصہ اب جاکر بڑھاپے میں پڑھنا نصیب ہوا۔

بدّاسندر کا سنسکرت مصنف وبرالوچی ہے۔ یہ غالباً دوسری یا تیسری صدی عیسوی میں زندہ تھا۔ لیکن اس سنسکرت قصے کا پہلا ترجمہ بنگال کے مشہور سیّد بادشاہ۔ نصرت شاہ کے حکم سے ۱۵۲۴ء میں پنڈت سری دھر نے کیا۔ نصرت شاہ بنگالی زبان کا بڑا سرپرست تھا۔ حالانکہ باپ دادا کی زبان عربی تھی۔ حسین شاہ کی طرح نصرت شاہ بھی بنگالی نژاد تھا اور نصرت شاہ تو خالص بنگالی نژاد تھا۔ پھر دوسرا ترجمہ شاہ فریدخان نے کیا۔ فریدخان کون تھے اور کب تھے؟ یہ معلوم نہیں لیکن ترجمہ کے اندرون شہادت ہے۔ اس کے بعد بہت لوگوں نے بدّاسندر کا قصہ بنگلہ زبان میں لکھا۔ کہا جاتا ہے کہ آٹھ ترجموں کے بعد راجہ کرشن نگر کے درباری شاعر نے ۱۷۵۲ء میں سب سے بہتر اور عمدہ ترجمہ کیا۔ اور اسی ترجمہ کو سامنے رکھ کر گوپال اڑیہ نے سوانگ بنایا۔ جو بےحد مقبول ہوا۔ مگر میرے پاس کلکتہ کی مطبوعہ مثنوی بدّاسندر ہے۔"

بدر الشروح

فارسی زبان میں سکندر نامہ نظامی گنجوی کی شرح حسب ہدایت کالج کونسل و باصلاح مسٹر مسڈن، مولوی بدر علی عظیم آبادی و میر حسین (حسن) علی جونپوری نے بعہد لارڈ منٹو[1] لکھی۔ یہی شرح شرح علماء کلکتہ کے نام سے مشہور ہے۔

۶۳۲ صفحات۔ مطبوعہ ہندوستان پریس کلکتہ، ۱۸۱۲ء

اوّلہ: (خلاف دستور، دیباچہ اخیر میں چھپا ہے) : الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی سید

1. Sir Gilbert Elliot Minto (1751-1814). See: Buckland, p. 291.

Marfat.com

المرسلین وآلہ الطیبین وصحبہ الطاہرین۔ خدایا جہان بادشاہی تراست۔

برء الامراض

فارسی زبان میں فن معالجات طب پر رام پرشاد بن گنگا پرشاد نے لکھی۔ معیار الامراض کے دیباچہ سے پتہ چلا کہ حکیم رام پرشاد عربی فارسی کے فاضل تھے۔ کلکتہ میں پنڈت دانا رام کوا کے بچوں کے اتالیق تھے۔

کتاب کا پتہ نہیں لگتا شاید نہیں چھپی۔

برھان العارفین

در تصوف بفارسی تحریر کردہ، از شاہ برہان الدین بن سید شاہ میزان احسن القادری۔

۲۸ صفحات، ہادی پریس کلکتہ، ۱۹۳۱ء

اوّلہ: الحمد للہ الذی تجلی بذاتہ فی ذاتہ والصلوٰۃ والسلام علی اقدم مظہر ذاتہ واوسع۔

بیرنگ نامہ۔ نثر

از نواب منشی امیر علی خان بہادر، سفیر شاہ اودھ مغفور۔ نواب صاحب شرفائے بہار میں سے تھے اور کلکتہ میں وکالت کرتے تھے۔ نہایت زیرک اور دور اندیش تھے اور ساتھ ہی فارسی نظم و نثر کے عاشق زار۔ عمدہ لکھنے والوں میں تھے۔ جب واجد علی شاہ آخری تاجدار اودھ مٹیا برج کو گئے تو ایک ایسے شخص کی ضرورت ہوئی جو خط نویس ہو اور بادشاہ کی طرف سے سفارت کا کام انجام دے۔ منشی مولوی امیر علی صاحب سے زیادہ موزوں آدمی اس کام کے لیے نہیں مل سکتا تھا چنانچہ وہ سفیر مقرر کئے گئے اور یہ سفارت ان کی ترقی کا زینہ ثابت ہوا۔ چنانچہ وہ کلکتہ میں چوٹی کے لوگوں میں تھے۔ ان کے یہاں تمام عمائد اور اکابر کا مجمع رہتا تھا۔ حتیٰ کہ شاہ الفت حسین عظیم آبادی جن کے بارے میں نساخ مرحوم کی رائے ہے کہ وہ بہت مغرور تھے وہ بھی روزانہ وہاں جاتے تھے۔ ان کی تمام تالیف و تصنیف اغراض کے ماتحت ہیں اور اس میں وہ پورے طور پر کامیاب ہوئے۔

Marfat.com

بیرنگ نامہ لارڈ میو[1] کے آخری حالات وعہد لارڈ نارتھ بروک[2] کی ترتیبات اوران پر جونوازش ہائے گوناگوں ہوئیں۔ان کا ذکر ہے۔ ۱۸۸ء (؟) کی کتاب ہے۔یہ کتاب جب ان کی عمر ۶۷ برس کی تھی لکھی گئی۔

جدول رنگ (دار)، کاغذ نفیس، آخر میں۔ ۳ صفحات انگریزی میں خلاصۂ کتاب ہے اور مقصد کے لحاظ سے یہی حصہ جانِ کتاب ہے۔

مطبوعہ اردو گائیڈ (پریس)، کلکتہ، ۱۸۷۶ء

اوّلہ: پیداست ز ماہ تا بماہی
بس آیۂ قدرت الٰہی

پند نامۂ بہرامی

مولوی عبدالرحیم تمنا گورکھپوری المتلقب بہ دہری کی آخر عمر کی آخری تصنیف (ہے، دیباچہ تک نہ لکھنے پائے تھے (کہ) موت نے زندگی ختم کردی۔صاحب زادہ محمد انیس شاہ خلف ٹیپو سلطان نوراللہ مرقدہ کی تعلیم کے لیے یہ پند نامہ لکھا گیا تھا۔

بہرام شاہ نے لسے لارڈ کیننگ[3] کے نام معنون کرکے چھپوایا اور مولوی عبدالرحمٰن خلف منشی ثناء الدین نے ۸ صفحہ کا دیباچہ نظم ونثر لکھ کر ختم کیا۔یہ واقعہ ہے کہ یہ شاہزادے جو کلکتہ ٹالی گنج میں بسائے گئے تھے عجب عالم پرور اور علم نواز تھے۔

پند نامہ بہرامی میں عجب ترتیب سے کام لیا گیا ہے۔ابتدا میں نہایت آسان جملے اور سلیس عبارت ہے۔پھر وسط کتاب میں ایک عبارت نثر میں لکھتے ہیں اور اس کو نظم میں بیان کرتے ہیں اور آخر میں نظم ہی نظم ہے اور اس میں تدریجی ترتیب قائم ہے۔تفنن ناظرین کے لیے ایک

1- Lord Mayo, Richard Southwell Bourke (1822-1872). See: Buckland, p. 280.

2- Thomas George Baring. First Earl of Northbrook (1826-1904). See: Buckland, p. 318.

3- Charles John Canning (1812-1892). See: Buckland, p. 71.

Marfat.com

مختصر عبارت نقل کرتا ہوں :

"استخوانی در گلوی گرگی دراثنای فرو بردن شکاری سخت بندگردید و ہرچند در رہائی جستن از ان گلو فشار دست و پا زد، سودی نداد ۔ بناچار از کلنگی درآن بارہ یاری جست تا بمنقارش آن استخوان را بدر آورد و بوعدۂ مزد شایستہ او را سرگرم ساخت ۔ لیکن چون کلنگ پس از تمام کار مزد موعود از وی درخواست، گرگ بدنژاد باری از راہ خشمناک میگوید: بس نیست کہ از دہان گرگی سر بسلامت بدر آوردی کہ طمع مزد از وی داری ۔

ہمین داستان خوان بنظم ستودہ ۔

استخوانی بگلوی گرگی

بند شد بود درشت و سترگ

چارۂ کار ندانست چو ہیچ

. . . ."

پندنامۂ حشمت ← دفتر منفعت

پندنامۂ کاظم

فارسی زبان میں بطور پندنامۂ عطار ۔ مولوی ابوناظم کاظم رحمتی سراج گنج نے یہ مثنوی لکھی ہے ۔ مولوی صاحب کی طبیعت نظم کی طرف بہت راغب ہے ۔ ہندوستان کے اکثر اخبارات نے اس پر اچھا ریویو کیا ہے ۔ جسے مولوی صاحب موصوف نے گلدستۂ ریویوز کے نام سے چھپوا دیا ہے ۔

[۵۲ صفحات ، مطبوعہ دلی پرنٹنگ ورکس]

اوّلہ ؛ در پناہ خویشم آور اے کریم

از شر نفس و شیطان رجیم

تاریخ جلالی ← سُہیل یمن

تاریخ حسینی دالان

از میرزا محمود شیرازی مخمور تخلص ۔ المتوفی ۱۹۰۰ء ۔ یہ امام باڑہ حسینی ڈھاکہ کی تاریخ ہے جسے

Marfat.com

حسب الحکم نواب سر احسن اللہ، مخمور مغفور نے قدیم کاغذات اور روایات متواترہ سے اخذ کر کے سلیس فارسی میں لکھا۔

مخمور شیراز کے رہنے والے اور اہل (اہلی) شیرازی کے بھانجے تھے۔ قصائد، غزل اس قدر تیز کہتے تھے کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوتی تھی۔ ہزار ہا قصائد انہوں نے لکھے اور سب ضائع کر دیئے میرے پاس اتفاق سے چند قصائد محفوظ ہیں۔ آج ستر برس ہوئے ڈھاکہ آئے اور یہیں پڑ رہے۔ شادی کر لی تھی۔ اولاد بھی ہوئی تھی۔ نواب احسن اللہ کی قدر دانی کے سہارے بسر اوقات کرتے تھے۔ مخمور خط نستعلیق و نسخ کے استاد بے بدل تھے۔ نظم و نثر دونوں پر یکساں قادر تھے۔ ہائے وہ بھی کیا زمانہ تھا کہ نساخ، عبیدی، باقر، ثاقب، مخمور، آزاد سب کا مجمع ہوتا تھا اور شعر و سخن کے چرچے تھے، اور اب

گیا حسن خوبان دل خواہ کا

ہمیشہ رہے نام اللہ کا

یہ قلمی نسخہ مخمور کے ہاتھ کا لکھا ہے۔ میرے پاس امانت ہے۔ اگرچہ مختصر رسالہ ہے مگر جہاں تک مجھے معلوم ہے اس کی دوسری نقل دنیا میں نہیں ہے۔

تاریخ سلاطین افاغنہ

تاریخ خاندان سور و لودی فرمانروایان بنگال۔

احمد یادگار نے داؤد شاہ المتوفی ۹۸۴ھ خلف سبحان خان کرانی المتوفی ۹۸۰ھ بادشاہ بنگال کے حکم سے لکھی۔ اس میں بہلول لودی۔ سکندر لودی۔ ابراہیم لودی، شیر شاہ، اسلام شاہ، محمد شاہ عدل اور جنگ ہمایوں تک حالات ہیں۔ خاندان سوری کے لیے بہتر اور مستند تاریخ ہے لیکن بہت اختصار سے کام لیا گیا ہے۔

اوّلہ، شکر و سپاس واجب الوجودی را سزا است کہ جلال صفات جمالش۔

بہار کلیکشن اور ایشیاٹک سوسائٹی (کلکتہ) کے کتب خانوں میں قلمی نسخے موجود ہیں۔

Marfat.com

تاریخ کشمیریان ڈھاکہ

فارسی زبان میں خواجگان ڈھاکہ کی تاریخ ہے۔ از قلم خواجہ عبدالرحیم صبا المتوفی ۱۸۷۵ء اس میں صبا مغفور نے اپنے مورث اعلیٰ خاندان خواجگان ڈھاکہ سے لیکر اپنے زمانے تک کے افراد خاندان کے تعلیمی و مجلسی حالات اپنی دل آویز انشا پردازی کے ساتھ لکھے ہیں۔ احسن التواریخ مؤلفہ نواب احسن اللہ مرحوم درحقیقت اس کا ترجمہ ہے۔ اگرچہ انہوں نے اپنے زمانے تک کے حال کا اضافہ فرمایا ہے۔

یہ نسخہ اب تک غیر مطبوعہ ہے اور بہت نایاب۔ خود صبا کا قلمی نسخہ میرے پاس موجود ہے۔

اوّلہ : ستایش و نیایش شایان حضرت آفریدگاری ست کہ۔

تاریخ نصرت جنگی

نواب نصرت جنگ المتوفی ۱۸۱۷ء نائب ناظم ڈھاکہ نے مختصر رسالہ بنگال کی تاریخ مغلیہ کے متعلق لکھا ہے۔ اس میں ڈھاکہ اور اپنے خاندان کے حالات بھی بہت آگئے ہیں۔ اس لیے تاریخی وقعت حاصل ہے۔ چنانچہ کچھ دن ہوئے ایشیاٹک سوسائٹی بنگال نے اس رسالہ کو شائع کردیا ہے۔ مگر میرے پاس اس کے چند قلمی نسخے ہیں۔ ایک پر مشہور مستشرق مسٹر بلاخ مین[1] کا نوٹ ہے۔ (محررہ ۱۸۰۷ء نواب نصرت جنگ)

تبصرۃ الاطفال

از مولوی عبدالحئی اختر مرحوم۔ زمیندار پولائی ضلع نصیرآباد میمن سنگھ۔ فارسی بول چال کی تعلیم (ہے)۔

1 Henry Ferdinand Blochmann (1838-1878). See: Buckland, p. 46.

Marfat.com

[۲۰ صفحات، مطبوعہ مطبع کلیمی پریس کلکتہ، ۱۹۰۶ء]
اولہ: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مزاج شریف۔ الحمدللہ۔

تبصرۃ النحو

فارسی زبان میں عربی زبان کے مسائل نحو منظوم (ہیں)۔

از مولانا فضل الکریم صاحب بردوانی مرحوم۔ مولانا کی ابتدائی تعلیم قصبہ منگل کوٹ ضلع بردوان میں ہوئی اور آرہ میں مولانا سعادت حسین مرحوم شمس العلماء سے۔ جونپور میں مولانا ہدایت اللہ خان مغفور سے اور علی گڑھ میں منشی لطف اللہ مبرور سے معقولات میں تعلیم پائی۔ آخر میں دہلی جاکر مولانا محمد نذیر حسین صاحب محدث مرحوم (م ۱۹۰۲ء) کے حلقۂ درس میں شریک ہوئے اور اسی زمانے میں استاذی حاذق الملک عبدالمجید خان اعلی اللہ مقامہ سے طب پڑھی۔

ڈھاکہ آنے سے پہلے آرہ میں کچھ دنوں مدرس بھی رہے اور یہاں آئے تو پہلے پہل بدرالدین مرحوم کے مدرسہ محلہ بنگسال میں پڑھاتے رہے۔ پھر مدرسہ سرکاری میں ابتدائی مدرسی ملی مگر مولانا مرحوم کی جودت نے بہت جلد ان کو صدر المدرسین بنادیا۔ مولانا بہت خوش تقریر خوش فہم اور مقتضیات زمانہ سے واقف کار بزرگ تھے۔ آخر زندگی تک بنگسال میں ہی رہے۔ یہیں متاہل بھی ہوئے۔ مطب باقاعدہ نہیں کرتے تھے اور نہ اس طرف رغبت تھی۔ اور اس عہد میں ڈھاکہ میں لوگ طب وحکمت سے واقف تھے۔ ۲۲ مارچ سہ شنبہ گذشتہ شب کے نو بجے بعارضہ فالج تقریباً ۶۵ برس کی عمر میں قضا فرمائی۔ اور صبح بنگسال والوں کے قبرستان اہل حدیث میں دفن ہوئے۔

تبصرہ کے سوا مجھے (ان کی) اور کسی تصنیف کی خبر نہیں۔ مولانا فارسی بھی اچھی جانتے تھے مگر بحیثیت شاعر اپنے آپ کو پیش کرنا پسند نہیں کرتے تھے۔ تبصرہ کے اشعار کی تعداد ایک ہزار ہے اب تک نہیں چھپی۔ انکے داماد شمس العلماء مولوی ولایت حسین صدر مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ کے پاس موجود ہے۔

اولہ: اے خدای رافع چرخ برین
ناصب کوہ ہای شامخ بر زمین

Marfat.com

حافظ الدین ربع مسکون حرف تست
روی جانہا نحو تو از صرف تست

تجارب صحیحہ

موضوع نامعلوم۔ از مولوی معین الدین احمد مرحوم باشندۂ ہوگلی۔
پتہ اس کتاب کا تذکرۃ المعاصرین سے لگا۔ کتاب نایاب ہے اس لیے نقل عبارت نہ ہوسکی۔

تحفۃ الاحباب

از حاجی اللہ بخش مجموعہ دار حامد تخلص، رئیس سلہٹ
میں نے نہیں دیکھی اس لیے تفصیل سے قاصر ہوں۔

تحفۂ مجددیہ

دو حصے ایک ساتھ ہیں۔ پہلا فارسی میں، دوسرا اردو میں۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمت کی شان میں قصائد و اشعار جمع کر کے عمدہ کاغذ اور نفیس طباعت کے ساتھ الوالہاشم فی روف محمد صاحب نے شائع کیا ہے۔ اکثر اشعار اہل بنگال کے ہیں۔

[۲۶ صفحات، مطبوعہ (مطبع) ستارۂ ہند کلکتہ، ۱۳۵۰ھ]

اولہ: سحرگاہان کہ گشتہ مست جام قدس رضوانی
شنیدم آیت تطہیر از مرغان روحانی

تحفۃ المحسنین

از حاجی اللہ بخش مجموعہ دار المتوفی ۱۲۷۷ھ۔
میں نے نہیں دیکھی۔

Marfat.com

تحفۃ الودایع فی حل دقائق الوقایع

وقائع نعمت علی خان عالی المتوفی ۱۰۹۷ھ کے اقتباسات قرآنی کو جمع کر کے اس کی تفسیری تصریح کی ہے۔ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کے مصنف مولوی کمال الدین احمد صدیقی تاش پاڑہ پرگنہ نالائی ضلع راجشاہی کے باشندے تھے۔ دوران تعلیم (مدرسۂ کلکتہ) انہوں نے اسے ۱۲۰۴ھ میں شروع کیا تھا کہ ہندوؤں نے کلکتہ میں فساد کیا۔ اور یہ ہنگامہ ایسا طولانی ہوا کہ تین سال تک مسلسل ان کے اسباق ناغہ ہوتے رہے۔ اس تعطل کے زمانہ میں مؤلف نے اس ۸۸ صفحات کی کتاب کو مکمل کیا۔ اس میں ہر آیت کے متعلق علاوہ ترجمہ و تفسیری فوائد کے نشان رکوع و سورہ کی بہت تصریح کی گئی ہے۔ ایک ہی نسخہ اس کا امپیریل لائبریری کلکتہ میں موجود ہے۔

اوّلہ: حمد وافر و ثنا (مر) خالقی را سزاست کہ بقدرت کاملۂ خویش شاہدان۔

رسالہ تخفیف ہمزہ و اعلال و ادغام

فارسی زبان میں قواعد تعلیلات عربیہ از مولوی روشن علی انصاری جونپوری معلم فورٹ ولیم کالج کلکتہ۔

۵۰ صفحہ، مطبوعہ کلکتہ، بخط نستعلیق در ٹائپ۔ ٹائپ میں نستعلیق کی یہ ایک کامیاب صورت تھی نہ جانے یہ مقبول کیوں نہیں ہوئی۔

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ اجمعین۔ امابعد چون اکثر صیغ افعال و اسماء از کلمات عرب بر اوزان ہستند کہ آنہا را مبتدیان در ظاہر خلاف اوزان مشہورہ صیغ افعال و اسماء۔

تذکرۂ یوسف علی خان

(از یوسف علی خان)۔ مرتبہ در مرشد آباد۔ ۱۱۸۰ھ سے تالیف کی ابتدا ہوئی اور ۱۱۸۴ھ میں

۱۔ ضلع راجشاہی میں اس نام کا کوئی پرگنہ نہیں۔ نقل میں تسامح ہوا ہے۔ کلیم

Marfat.com

ترتیب وتالیف (مکمل ہوئی)۔ یوسف علی خان نے ۱۱۹۵ھ سے پہلے انتقال فرمایا۔
شعرائے فارسی کا تذکرہ ہے جس میں تین سو شعرا جو مصنف کے زمانے تک تھے ان کے مختصر حالات اور اشعار درج کئے ہیں۔
۶۴۲ صفحہ، ۱۱ سطر، مکتوبہ ۱۲۱۳ھ۔ کتب خانہ شاہ (اودھ) کی فہرست سے پتہ لگا ہیں نے نہیں دیکھی۔
اوّلہ: میر باقر ولد شمس الدین المدعو بدا ما دالمتخلص باشراق۔

رسالہ ترانہ

اوزان رباعی کی تحقیق پر فارسی زبان میں مولوی آقا احمد علی احمد جہانگیر نگری کا بے نظیر رسالہ۔ حقیقت یہ ہے کہ اب تک اس موضوع پر اس سے بہتر کوئی رسالہ نہیں لکھا گیا۔ آقا مرحوم فارسی کے نادر الوجود محقق تھے۔ فن عروض کے بھی ماہر کامل تھے۔ اس پر ان کے شاگرد رشید ڈاکٹر بلوخ مین المانی کا دیباچہ انگریزی میں بھی ہے۔
۱۷ صفحہ، بپٹسٹ مشین پریس کلکتہ، ۱۲۸۲ھ۔
اوّلہ: بداں کہ باتفاق جمیع ارباب فن رباعی ہم چون مثنوی وغزل وتخلص و ردیف وحاجب از... عجم است۔

ترجمۂ خلاصۃ الحساب

خلاصۃ الحساب عربی زبان میں بہاء الدین عاملی کی مشہور کتاب ہے اور آج بھی خواہ مخواہ رسماً درس نظامیہ میں داخل ہے۔ یہ اس کا فارسی ترجمہ ہے۔ جسے مولوی روشن علی انصاری جونپوری نے جب کہ وہ فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے ملازم تھے۔ ترجمہ کیا تھا۔ مولانا کتب متعدد کے مؤلف ومصنف اور اچھے ناظم ونا شر تھے۔ کلکتہ میں تقریباً ۱۸۱۰ء میں انہوں نے بحالت ملازمت قضا کیا۔ یہ ترجمہ اس زمانے میں طبع ہو چکا تھا اور اب کمیاب ہے۔
۲۲۴ صفحات، مطبوعہ (مطبع) طبی کلکتہ، ۱۲۶۱ھ

Marfat.com

اوّلہ : نحمدک یا من لا یحیط بجمیع نعمہ عدد، سپاس می کنم ترا ای آنکہ احاطہ نمی کند بفراہم آوردن نعمتہای او ہیچ عدد۔

ترجمۂ رسائل حکمیہ

یہ مجموعہ ہے پانچ رسالوں کا۔ مشہور انگریزی فیلسوف چارلس ہاٹن کے علوم ریاضی پر کچھ مقالے ہیں۔ عبدالرحیم تمنا گورکھپوری معروف بہ عبدالرحیم دہریہ نے اس کا ترجمہ فارسی میں کیا ہے۔ میرے خیال میں یہ رسالہ اب تک غیر مطبوعہ ہے اور کلکتہ مدرسہ لائبریری میں موجود ہے۔ محررہ ۱۸۲۶ء، خیال کیا جاتا ہے کہ مصنف کی ذاتی تحریر ہے۔ چونکہ ہر مقالے کی ابتدائی عبارت الگ الگ ہے۔ اس لیے بے ضرورت سمجھ کر نقل عبارت سے احتراز کیا گیا۔

ترجمۂ کتاب الجنایات

فتاوی عالمگیری سے کتاب الجنایات کا فارسی ترجمہ حسب الحکم گلکرسٹ[1] ، قاضی القضاۃ بنگالہ و بہار و اڑیسہ مولوی نجم الدین خان نے کیا ہے۔ اور کتاب الحدود کے ساتھ چھپا ہے۔ بعد ان کے صاحبزادے مولوی خلیل الدین خان نے کتاب الجنایات کا ترجمہ بھی شامل کر دیا۔

مولوی نجم الدین ابن مولوی حمید الدین خان قصبہ کاکوری ضلع لکھنو کے ملک زادگان علویہ میں سے تھے علمائے فرنگی محل سے علوم عربیہ حاصل کیا تھا (کذا) بنگال کے قاضی القضات کے عہدہ پر زندگی بھر رہے۔ فاضل یگانہ اور عالم فرزانہ تھے۔ سہ شنبہ بتاریخ ۱۳ ربیع الثانی ۱۲۲۹ھ میں کلکتہ ہی میں انتقال کیا۔ تین لڑکے یادگار چھوڑے پہلے مولوی حکیم الدین، دوسرے مولوی علیم الدین، یہ دونوں صدر الصدور تھے۔ تیسرے مولوی خلیل الدین، جن کا ترجمہ باپ کے ترجمہ کے ساتھ ہے۔ کلکتہ میں شاہ اودھ کی طرف سے سفیر تھے۔

۴۸۹ صفحہ ، مطبوعہ (مطبع) ہندوستان کلکتہ، ۱۸۱۳ء

1- John Borthwick Gilchrist (1759-1841). See: Buckland, p. 165.

Marfat.com

ترجمۂ کتاب الحدود

ملکی ضروریات کی بنا پر ہدایہ کے کتاب الحدود کا فارسی ترجمہ بعہد لارڈ منٹو کیا گیا تھا۔ مترجم کا پتہ نہیں۔ مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ترجمہ میں غلطیاں بہت تھیں اس لیے مولوی خلیل الدین خان خلف قاضی القضات بنگالہ مولوی نجم الدین خان کاکوری اور مولوی اوحدالدین بلگرامی کی تصحیح کے بعد یہ ترجمہ شائع ہوا۔

۲۶۵ صفحہ ، مطبوعہ ہندوستان پریس کلکتہ ، ۱۸۱۳ء

اوّلہ: کتاب الحدود۔ کتاب شش باب است۔ باب اول در بیان حدود موافق شرع و بیان آن۔

تعلیم اشرف

بچوں کی فارسی تعلیم کے لیے حسب الحکم مسٹر اسٹارک قائم مقام پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ، مولوی محمد اشرف خان مرحوم اشرف جہانگیر نگری نے لکھا۔ اشرف مرحوم کا مختصر حال دوسری جگہ ہے

۴۸ صفحات ، مطبوعہ رضوانی پریس کلکتہ ، ۱۹۰۰ء

اوّلہ: این جہان و آن جہان ہر دو از آن خدای۔

تفسیر قرآن

یہ کتاب ڈھاکہ میں محمد باقر بن سید علی الطباطبائی اصفہانی نے تالیف کی ہے۔ ۲۰ شوال ۱۲۴۴ھ[1] کو شروع کیا اور رجب ۱۲۴۴ھ کو ختم ہوئی!

فارسی زبان میں ان آیات قرآنی کی تفسیر جو آئمہ حضرات اہل بیت کی شان میں نازل ہوئی ہیں۔

تنویر القلوب

از خان بہادر مولوی حاجی محمد عبدالکریم خاکی الایچی پوری۔ ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ۔ مولانا خاکی کا

۱۔ یہ تاریخ محل نظر ہے۔ ع۔ ن

Marfat.com

حال دوسری جگہ حوالۂ قلم ہوگا۔

فارسی زبان میں ۳۰۲ صفحے کی جسیم کتاب ہے جس میں عقائد اسلامیہ اور مسائل فقہیہ کا شرح و بسط کے ساتھ بیان ہے۔ مطبوعہ مطبع مظہر العجائب، کلکتہ، ۱۸۷۷ء

اوّلہ، الحمد للہ رب العالمین المحمود بالمحامد الرحمٰن الرحیم مالک یوم الدین فی کل حال و مآل ایاک نعبد و ایاک نستعین۔

توشۂ خلیل۔ دیکھیے اردو کتب۔

رسالۂ جبر و مقابلہ

از علامہ تفضل حسین خان سیالکوٹی المتوفی ۱۲۱۵ھ
رسالہ میں نے نہیں دیکھا۔ اس لیے تفصیل سے قاصر ہوں۔

جواہر مفید

از مولوی مشیر علی دبیر۔ تفسیر قرآن ہے۔

حدیقۃ الارشاد۔ انشا

از قاضی محمد صادق خان اختر ہوگلی ملک الشعراء۔ حدیقۃ الارشاد کو اختر نے نواب محمد علی خان بہادر جنگ کے لیے ۱۲۳۶ھ/ ۱۸۱۱ء میں لکھا۔
اورینٹل لائبریری میں ایک نسخہ موجود ہے۔
اوّلہ، بانشان سپاس بدائع نگاری۔

حکایت زال و مخدورۂ غریب

از میر زاہد مشتاق تخلص۔ ملازم میرزا نور اللہ شاہ جہانی۔ میرزاہد کا پتہ کسی تذکرہ میں نہیں ملا۔ لیکن کتاب کے آخر عبارت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ جہانگیر نگر ڈھاکہ میں اپنے آقا کے ساتھ

Marfat.com

رہتے تھے۔

فارسی زبان میں بہار دانش کا جواب ہے۔ مشتاق نے دیباچہ میں کہا ہے کہ وہ خواجہ ضیاء الدین نخشبی کی (کا) تتبع کرتے ہیں۔

۲۰۰ صفحہ، کتاب غیر مطبوعہ قلمی ہے اور میرے پاس جو نسخہ ہے اسے انوپ چند نے بتاریخ ۲۶ صفر ۱۰۹۴ھ جہانگیر نگر میں لکھا ہے۔

اوّلہ، بعد از ادای سپاس ایزد متعال و ثنای بیقیاس ذوالجلال کہ بیہمال صفت کمال او منزہ از نقصان و ضرری است۔

حل دیوان علی

از مولوی محمد عبدالسبحان صاحب مدرس مدرسۂ نواکھالی خلف مولانا ذاکر اللہ حنفی نقشبندی باشندہ محلہ بختیار منشی ضلع نواکھالی۔

دیوان علی کی تا انصاب بہترین اور ضخیم شرح ہے۔

۵۲۱ صفحہ، مطبوعہ میل پریس نواکھالی۔

اوّلہ، الحمد للہ الذی (...) اللوح والقلم وعَلّمَ الانسان مالم یَعْلَم

حل مقامات حریری

فورٹ ولیم کالج کے عربک و پرشین ڈیپارٹمنٹ کے ملازم مولوی جان علی نے سرکاری حکم سے مقامات حریری کا فارسی میں حل کیا ہے۔

بڑی تقطیع، ۳۴۲ صفحہ، مطبوعہ طبع خانۂ آنریبل کمپنی بہادر، ۱۸۱۴ء میں چھپا ہے، اب نایاب ہے۔

ابتدا: الحمد للہ والصلوٰۃ علیٰ عبادہ الذی اصطفیٰ واوصیانہ الدین ارتضیٰ واجتبیٰ۔

حملۂ حسینی

ناظم کا نام میر غلام علی (المدعو بہ) رضوان۔ ڈھاکہ جہانگیر نگر کے رہنے والے تھے۔ یہ مثنوی

Marfat.com

۱۲۶۳ھ میں مرتّب ہوئی۔ ایک اعلیٰ مثنوی ہے جو فردوسی کے شاہنامہ کے بحر میں واقعات کربلا پر لکھی گئی ہے۔
مثنوی ضخیم ہے۔ بانکی پور لائبریری میں موجود ہے۔

ابتدا:
بنام خداوند عزّ و ودود
خداوند عفو و خداوند جود

خزائن ترانہ = ۱۳۲۴

مولوی عبدالاحد حشمت مرحوم رئیس کلکتہ تلمیذ ناسخ مرحوم کی فارسی رباعیات کا مجموعہ۔
۱۶ صفحات۔ رضوانی پریس کلکتہ میں ۱۳۲۵ھ میں چھپی۔

اوّلہ:
حکمت سبب زیر و زبردستی ما
(...) تو شد بلندی و پستی ما
آباد کہ برباد کنی ای خالق
از صفت تو نیستی و ہستی ما

خلاصۃ الافکار

از مرزا ابوطالب خان طالب لندنی۔ مرزا صاحب نے چالیس برس کی عمر میں قدیم فارسی گو شعراء کا یہ تذکرہ ۱۲۰۶ھ میں ہوگلی میں لکھا اور ۱۲۰۷ھ میں ختم کیا۔ مرزا طالب کا حال دوسری جگہ ہے[1]۔
۴۹۴ شاعروں کا تذکرہ ہے۔ اب تک نہیں چھپا۔ انڈیا آفس کے کتب خانہ کے علاوہ بانکی پور میں بھی ایک نسخہ ہے۔ اس میں شیر خاں لودی کے تذکرہ کی طرح مختلف رسالے بھی شامل ہیں۔ رسالہ در موسیقی، رسالہ در عروض وقافیہ، رسالہ اخلاق، رسالہ مختصر در فنون خمسۂ طب، جہان نما۔ لیکن بانکی پور والے نسخہ میں دو رسالے: رسالۂ علم اخلاق و رسالہ در مصطلحات موسیقی ہیں۔

۱۔ تلاش غسالہ کے دستیاب مسودات میں نہیں ہے۔ع۔ن

Marfat.com

ابتدا : لآلی منثور و سپاس و ستایش باستحقاق نثار دامن کبریائی ۔

خلاصة الحکمة

(از) حکیم میر محمد حسین خان المتوفی ۱۱۸۵ھ ابن محمد ہادی العلوی مرشد آبادی جن کا ذکر مخزن الحکمة[1] کے عنوان میں ہوگا۔ عجیب قابلیت کے بزرگ تھے۔ فن معالجات میں یہ کتاب ہے۔ مگر افسوس کہ یہ مخزن الادویہ یا قرابا دین کبیر کی طرح متداول نہیں ہوئی۔ حالانکہ اس میں بھی انہوں نے طب جدید کی معلومات کا ذکر کیا ہے۔

۵۰۰ صفحہ ، میرے پاس قلمی نسخہ ہے لیکن کتاب کئی بار چھپ چکی ہے اور اب کم ملتی ہے۔

اوّلہ : الحمد للہ الذی خلق الانسان فی احسن تقویم و شرفہ بتشریف الروح والعقل التقویم۔

خورشید جہان نما

از مولوی سید الٰہی بخش حسینی باشندۂ انگریز آباد [مالدہ] ۔ مولوی صاحب مرحوم علاوہ اس ضخیم کتاب کے جیسا کہ اس کے دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے حسب ذیل کتابوں کے بھی مصنف ہیں۔ کنز المصادر ۱۲۶۸ھ اقلیم بلاغت = ۱۲۶۹ھ ۔ مگر دونوں کا اب پتہ نہیں چلتا۔

مصنف نے خورشید جہان نما کو ۱۲۷۰ھ میں لکھنا شروع کیا اور دس برس کے بعد ۱۲۸۰ھ میں ختم کیا۔ بہت کارآمد، دلچسپ جغرافیائی اور . . . . (کذا) دائرۃ المعارف۔ جس میں ابتدائی تاریخ اسلامی سے لے کر ۱۲۸۰ھ تک کے حالات ہیں۔ مصنف نے اپنے اور اپنے خاندانی حالات کتاب کے آخر میں درج کئے ہیں۔

خورشید جہان نما کا صرف ایک ہی نسخہ مصنف کے قلم کا امپیریل لائبریری بہار (سیکشن) میں موجود ہے[2]

۱۔ ثلاثہ غسالہ میں "مخزن الحکمة" کا عنوان موجود نہیں ہے۔ ع۔ ن

۲۔ امپیریل لائبریری کا موجودہ نام نیشنل لائبریری ہے۔ ڈھاکہ یونیورسٹی میں اس کی مائیکروفلم موجود ہے۔ نیشنل لائبریری سے ہی یہاں لائی گئی ہے۔ کلثوم

Marfat.com

گوڑ جنت البلاد کی تاریخی مساجد و مساکن کے لیے اس سے زیادہ مستند کوئی کتاب نہیں۔
بنگال کی تاریخ کے لیے اس کتاب کا مطالعہ ضرور کرنا چاہیے۔
آغاز: حمد فراوان تصدیق آستان جنت نشان حضرت شاہ جہان۔

داستان عبرت بار[1]

مولانا عبید اللہ العبیدی نور اللہ (مرقدہ) کی خود نوشت سوانح عمری، خاندانی حالات، تعلیم و تربیت، مشاغل علمی اور تصانیف کا ذکر نہایت خوش اسلوبی کے ساتھ فرمایا ہے۔ ۱۸۸۰ء تک کے حالات ہیں۔

موجودہ نسخہ مملوکۂ فقیر، مولانا مرحوم کی نظر سے گذر چکا ہے۔ بلکہ آخر میں ایک نظم خود مولانا مرحوم کی قلمی ہے۔ جہاں تک معلوم ہو سکا یہی ایک قلمی نسخہ ہے جو دست برد زمانہ سے محفوظ ہے۔
محررہ روز یک شنبہ ۱۶ مئی ۱۸۸۸ء

یہ سوانح عمری مولانا نے نواب سر احسن اللہ مرحوم کے اصرار سے لکھی ہے۔ یہ اگرچہ مولانا مرحوم کی سوانح زندگی ہے۔ لیکن سچ پوچھیے تو گذشتہ صدی کے بنگال کے علمی حالات کا آئینہ ہے اور باوجود افلاس و نکبت، علمی جدوجہد کی روئداد۔ اے کاش مولانا مرحوم کے صاحبزادگان والاشان اس طرف توجہ فرماتے اور اس جوہر گرانمایہ سے پبلک کو روشناس کرا دیتے تو ملک و ملت پر احسان عظیم کر دیتے۔
اوّلہ، فکن حیث احسن ذکرہ.... الناس احادیث۔

دبستان دانش

از مولانا الحاج ابو المکارم محمد عبد المنعم ذوقی سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ محسنیہ ڈھاکہ و باشندۂ سلہٹ۔
فارسی سکھانے کا مختصر رسالہ (ہے)۔ مدت تک داخل نصاب رہا۔ اب کم ملتا ہے۔
۴۸ صفحات، مطبوعہ رضوانی پریس، کلکتہ۔

۱۔ اس کتاب کا ملخص بنگالی ترجمہ ڈاکٹر عبد اللہ استاد شعبہ فارسی و اردو ڈھاکہ یونیورسٹی نے کیا ہے۔ کلثوم

Marfat.com

اوّلہ: الحمد للہ شب بخیر گذشت۔

دُرِّ مکنون

از مولوی مظہر الاسلام صاحب ہیڈ مولوی مدرسۂ احمدیہ نواکھالی۔
مقدمۂ ابن خلدون جو بنگال کے مدارس میں داخل درس ہے اس کے بعض مقاماتِ جغرافیہ کا حل (ہے)
۸ صفحہ، معہ نقشۂ دنیا، مطبوعہ مطبع قیومی کانپور، ۱۳۲۴ھ

دستورِ عشق

از لالہ جسونت پرکاش باشندۂ کلکتہ ۱۸۱۲ء کی تالیف۔ قصہ سسی پنوں کو نظم کیا ہے۔
ڈاکٹر اسپرنجر (اسپرنگر)[1] نے اپنی فہرست کتب خانہ اودھ میں اس کا ذکر کیا ہے لیکن کتاب ان کی نگاہ سے بھی نہیں گذری اور نہ میں نے دیکھی ہے۔

دستور العمل

نقشۂ ضوابط بنگالہ محررہ ۱۷۷۵ء۔ اس کے دو نسخے اور دونوں یورپ میں ہیں۔ انڈیا آفس کے نسخہ کی ابتدائی عبارت یہ ہے:
دستور العمل صوبۂ بنگالہ وغیرہ بموجب اظہار۔

دستورِ مبتدی ← مفید الانشا

دفترِ منفعت معروف بہ پند نامۂ حشمت۔ نظم

از مولوی عبدالاحد حشمت شاگرد ناسخ۔ باشندۂ کلکتہ، اخلاقی پند و نصائح (ہیں)۔

1- Aloys Sprenger (1813-1893). See: Buckland, p. 398.

Marfat.com

۱۶ صفحہ، مطبوعہ رضوانی پریس کلکتہ، ۱۳۱۴ھ

اوّلہ: بنام خداوند مجد و علا
کہ برپا نمود ست ارض و سما

دیوان آزاد

یعنی مجموعۂ دیوان فارسی واردو حضرت سید محمود صاحب آزاد جہانگیر نگری۔

مرحوم حضرت آزاد سخن ور یگانہ اور فخر زمانہ تھے۔ فارسی ان کی ایسی تھی کہ اہل زبان ان پر رشک کرتے تھے اور اردو سے سارا زمانہ واقف ہے کہ مومن کے رنگ میں ان سے بہتر کہنے والا اب تک پیدا نہیں ہوا۔ آپ سید اسدالدین حیدر کے صاحبزادے اور مشہور رئیس ڈھاکہ میر اشرف علی کے پرپوتے تھے۔ آقا احمد علی احمد مرحوم ان کے استاد تھے اور ایسے استاد کہ آزاد مرحوم نے جو کچھ حاصل کیا آقا ہی سے حاصل کیا۔ شاعری کا شوق ابتدائی عمر سے تھا۔ پہلے شیدا تخلص کرتے تھے۔ چنانچہ مؤید برہان میں جو تقریظ ہے وہ اسی نام سے چھپی ہے۔ اردو بہت کم لکھتے تھے مگر جب کہتے تھے تو معلوم ہوتا تھا کہ مومن خان زندہ ہو گئے ہیں۔ بڑے ذی اخلاق اور پابند وضع بزرگ تھے کمسنوں کی حوصلہ افزائی ان تک (ان پر) ختم ہوگئی۔ ان کی زندگی تک سہ پہر کو دولت کدہ پر ایک مختصر مجمع شائقین شعر و سخن ہو جایا کرتا تھا۔ حقیر بھی اکثر حاضر ہوتا تھا۔ خاص شفقت فرماتے تھے۔ دو چار دن اگر غیر حاضر رہتا تو آدمی بلانے آتا تھا۔ ان کی موجودگی میں شرکت (شریک) مشاعرہ ہوا ہوں۔ آج وہ منظر آنکھوں میں پھر رہا ہے۔ ۱۹۰۷ء میں انتقال فرمایا اور لنگر خانہ کی مسجد ملحق قبرستان میں دفن ہوئے۔ (اللہم اغفرلہ)

دیوان اذکی

از مولوی معین الدین احمد اذکی ہوگلی مرحوم۔

دیوان نہیں چھپا۔ تذکرۃ المعاصرین سے دیوان کا پتہ لگا۔

اوّلہ: بشب تپیدن ہردم بروز نالہ و غم
جز این دو حال نباشد شعار مجنونت

Marfat.com

بسوز عشق بساز و منال ای اذکی
مباش گر نبود ساز گار گردونت

دیوانِ بہرام سقّا (ص ۲۳۴)

درویش بہرام بخارا کے رہنے والے ہیں اور قوماً چغتائی تُرک ہیں۔ حاجی محمد خبوشانی کے سلسلہ گرفتہ، زندگی کا بڑا حصہ مکہ معظمہ میں گذارا [۹۴۵ھ] ہمایوں کے عہد میں ہندوستان آئے اکبر کے دربار میں بھی پہنچے۔ آگرہ میں اپنے پیرانِ عظام کی ہدایت سڑکوں پر لوگوں کو پانی پلاتے تھے اس لیے نام کے ساتھ "سقہ" یا "سقّا" بھی ضم ہوگیا۔ دیوان کی اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۶۲ھ میں زندہ تھے۔ ان کے دیوان پر کسی کا قطعہ درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ۹۷۰ھ میں ان کا انتقال ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ سیلون جا رہے تھے کہ کسی ...! میں ان کا انتقال ہوگیا۔ لیکن ان کا شاندار مقبرہ وگنبد بردوان میں آج بھی زیارت گہ عالم ہے۔

بانکی پور لائبریری میں جو دیوان ہے وہ ۲۵۲ صفحہ کا ہے اور قصیدہ و غزل، مسدس، مخمس، قطعات تاریخ، فرد، رباعی، ترجیع بند، مثنوی سب کی حامل ہے۔ دیوان فارسی میں ہے لیکن عربی کلام بھی موجود ہے۔ بنگال ایشیاٹک سوسائٹی میں بھی ایک نسخہ ہے۔

ابتدا : در آئینہ روے تو دیدیم ہویدا
سوے کہ نہاں بود تقدس و تعالی

دیوانِ توفیق

از شاہزادہ محمد بشیر الدین توفیق نبیرۂ سلطان شہید ٹیپو سلطان نور اللہ مرقدہ، جناب توفیق اور ان کے تمام خاندان نے کلکتہ ہی کو اپنا وطن کر لیا تھا۔ عبدالرحیم تمنا ان کے استاد تھے۔

دیوان جمیل

مختصر فارسی دیوان، خوش خط نستعلیق میں۔ نام معلوم نہیں لیکن اندرونی شہادت سے معلوم

۱۔ ایک لفظ پڑھا نہیں جا سکا۔ ع۔ ف

Marfat.com

ہوتا ہے کہ ایرانی شاعر ہے جو بنگالہ بھی آیا تھا اور دربار مرشدآباد میں باریاب ہوا تھا۔ ۱۱۹۷ھ تک زندہ تھا۔

دیوانِ جودت

از مولوی جواد الجواد خلف مولوی محمد نسیم مرحوم قصبہ صفی آباد عرف پنڈوہ ضلع ہوگلی شرفا کی قدیم بستی تھی۔ یہ قصبہ شاہ صفی الدین شہید کے مزار کی وجہ سے دور (دور تک) مشہور ہے۔ جودت مرحوم کے مورث اعلیٰ بھی حضرت شہید نوراللہ ضریحہ کے ساتھ آئے تھے۔

جودت ۱۲۳۲ھ میں پنڈوہ میں پیدا ہوئے۔ ساری زندگی پڑھنے پڑھانے اور شعر گوئی اور سخن سنجی میں بسر کی اور ایک ضخیم دیوان اپنی یادگار میں (سے) چھوڑا۔ ملا غلام منصور پنڈوای کے تلمیذ تھے۔ ناشر مرحوم سے کلکتہ میں ملاقات ہوئی تھی۔ یہ معلوم ہے کہ نساخ رائے دینے میں بہت محتاط ہیں بلکہ سچ پوچھیے تو محتاط نہیں بلکہ بخیل۔ لیکن جودت کے بارے میں ان کی رائے سنیے، کہتے ہیں؟ ناظرین از شیریں سخن این طوطی بنگالہ سرسری نگذرند کہ چک دچانہ ای دارد ولب ولہجہ ای۔"

دیوان سے میں مستفید نہ ہو سکا لیکن اشعار کچھ حاضر ہیں:

طوطی از آئینہ می گردد شکر ریز سخن
روی چون آئینہ خوش گفتار می سازد مرا
ناتوان بیں دیگراں را خواہد از خود بد *
چشم مخمور بتاں بیمار می سازد مرا
باغباں دولت اکنوں می رسد جودت مگر
از نہال سخت بر نور دار می سازد مرا *

---

* یہ مصرعے مہمل اور وزن سے خارج ہیں۔ ع۔ ن

Marfat.com

شب نمی بینم چون در آغوش ماہ خویش را
میزنم بر خرمن مہ برق آہ خویش را

دیوان حامد

حامد تخلص۔ حاجی اللہ بخش مجموعہ دار بن محمد مہدی مجموعہ دار رئیس سلہٹ۔ شاگرد حکیم اشرف علی مست۔ فارسی اور اردو دونوں کے خوش گفتار شاعر اور کثیر التصانیف ناشر تھے۔ ۱۲۷۷ھ میں رحلت فرمائی۔ یہ خاندان اب تک باعزت وثروت سلہٹ میں موجود ہے۔ و بارک اللہ فیہم اگرچہ باوجود تنگ و دو بسیار کسی نے بھی اپنے اہل علم وصاحب تصنیف بزرگوں کے بارے میں ایک سطر بھی لکھنا گوارا نہ فرمایا۔ اللہ بھلا کرے جناب نساخ کا۔ ان کے تذکرہ نے صرف کئی کتابوں کے نام اور کچھ اشعار سے آشنا کرا دیا۔ کچھ اشعار تذکرۃ المعاصرین سے نقل کیے جاتے ہیں:

فی النعت

کریم و سرور اولاد آدم
رحیم و رہنمای جملہ عالم
وجودش اول و آخر ظہورش
گریزاں ظلمت عالم ز نورش
چوں آمد در جہاں آں خسرو دیں
ز ہم بشکست بازار شیاطیں
ز لوث کفر شد روی زمیں پاک
نگوں شد گردن اصنام بر خاک

دیوان خادم

از منشی محمدی بردوانی خادم آستانۂ حضرت بہرام سقہ واقع بردوان۔ منشی مرحوم راجہ مہتاب

Marfat.com

چند بہادر آنجہانی کے فارسی زبان کے استاد تھے ۔ معلوم نہیں دیوان کبھی چھپا یا نہیں ۔ لیکن دیوان کے مطالعہ سے نساخ بہرہ اندوز ہوتے تھے [تذکرہ]

ایک رباعی حاضر ہے :

زود آ زود آکہ با تو کاری دارم
در راہ تو چشم انتظاری دارم
این گوہر جان خود بدامان نیاز
عمریست کہ از پی نثاری دارم

دیوان خلاق

از مولوی تصدق حسین میدنی پوری مدرس مدرسۂ محسنیہ ڈھاکہ ۔ ان کے آباو اجداد اہل علم میں سے تھے ۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ کے سب سے پہلے مدرس اول مولانا امین اللہ مرحوم ان ہی کے خاندان میں (سے) تھے ۔ مولانا عبیدی کے آوردہ تھے ۔ شاید کچھ رشتہ داری بھی تھی ۔ مولوی صاحب بہت ہی ہر دل عزیز ۔ خوش اخلاق اور ظریف الطبع بزرگ تھے اور اپنے شاگردوں پر بہت ہی مہربان تھے ۔ محلہ کاج بازار میں رہتے تھے ۔ غالباً ڈھاکہ میں ہی رحلت فرمائی ۔

دیوان غیر مطبوعہ ہے ۔ کچھ اشعار حاضر ہیں :

ہیچ جای نہ نشان یافتم (کذا)
غنچہ از بوی دھان تو سخن وای کرد
دید شاید طرف دشت جنون لیلی
شاخ آہو ہمہ گل نرگس ... می کرد[1] [تذکرۃ المعاصرین]

دیوان ریحان

از شاہ ریحان الدین ریحان منشی فورٹ ولیم (کالج) کلکتہ ۔ ۱۸۱۰ء میں حسب فرمائش مسٹر

۱ ۔ یہ اشعار نامکمل ہونے کی وجہ سے مہمل نظر آتے ہیں ۔ ع ۔ ن

Marfat.com

المسٹن انہوں نے اپنے منتشر کلام کو جمع کیا۔ شروع میں امرائے ہکنی لارڈ ویاسلی ہیرنگٹن[1] اور ایچ کولبروک[2] کی شان میں قصیدے ہیں۔ ۶۰ صفحوں میں قصائد اور ۱۲ صفحوں میں ابیات اور تقریباً ۴۰۰ صفحات میں غزلیات ہیں۔

اب تک نہیں چھپا۔ قلمی نسخے کا ذکر اسپرنجر (اسپرنگر) نے اپنی فہرست میں کیا ہے۔

اوّلہ من القصائد: دل کہ ہست آئینہ صنع الہ المستعان
می شود در وی نمایاں عکس اسرار نہان

اولہ من الغزلیات: ای مست جام عشق تو خم شراب ہا
بریانی شرارۂ شوقت کباب ہا

دیوان سلطان

از شاہزادہ محمد اعظم الدین خلف الرشید سلطان شکر اللہ ابن ٹیپو سلطان شہید۔ سلطان شکر اللہ کے متعلق یہ سب کو معلوم ہے کہ وہ بے نظیر قابلیت کے مالک تھے۔ عربی زبان پر ان کو ایسی قدرت تھی کہ اہل زبان بھی ان کے سامنے یارائے گویائی نہیں رکھتے تھے۔ سلطان اور ان کے برادر توفیق دونوں کی تعلیم و تربیت اسی قابل باپ نے خود فرمائی۔ سلطان فارسی زبان میں شاعر نغز گفتار تھے۔ اردو بھی کبھی کبھی کہتے تھے۔ ان کا گھر کلکتہ میں [ٹالی گنج] مرکز اہل کمال تھا۔ ایک مثنوی ان کی "درعرض حال زبان فارسی"، تذکرۃ المعاصرین سے نقل کرتا ہوں[3] کہ اس سے سلطان کی قابلیت پر روشنی پڑتی ہے۔ یہ مثنوی انہوں نے کلکتے کی علمی مجلس مذاکرۂ علمیہ میں پڑھی تھی جہاں یہ تذکرہ تھا کہ ہندوستان میں فارسی زبان نے کب سے رواج پایا ہے۔ مذاکرۂ علمیہ اسلامیہ کی نواب بہادر مولوی عبداللطیف سی۔ آئی۔ ای نے بنیاد ڈالی تھی۔ اس کے جلسوں میں سر سید اور مولانا کرامت علی جونپوری[4] جیسے لوگوں نے تقریریں کی ہیں۔

---

1. Wellesley Harrington.
2. Henry Thomas Colebrooke (1765-1837). See: Buckland, p. 87.

۳۔ مگر مصنف نے یہ مثنوی نقل نہیں کی ہے۔ خ۔ ن

۴۔ مولوی کرامت علی متولی ہوگلی امام باڑہ ہونا چاہیے۔ کلیم

Marfat.com

یہ دیوان ۱۲۶۴ صفحے میں مرزا مہدی علی کے اہتمام سے مٹیا برج کلکتہ میں چھپا۔

ابتدا: نگار عاشقاں کن یارب ایں دیوان سلطان را
نگاریں کن بخونِ دیدہ اش سرلوح دیوان را

دیوان سلطان جو مطبوع ہوا ہے اب بالکل نایاب ہے۔ (یہ) صرف فارسی کلام کا مجموعہ ہے۔

اولہ: تا سری بود مرا دردِ سری بود مرا
در تب وتاب بدم تا جگری بود مرا
گلذر از لطف وفراموش مکن سلطان را
یاد کن بر سر کویت گذری بود را

دیوانِ شائق = دیکھیے اردو کتب

دیوانِ عاشق (ص ۲۳۹)

عاشق تخلص ہے مولوی سید عبد الودود ابن مولوی سید غلام محی الدین نقوی ساجد کا۔ مولوی ساجد مدرسہ عالیہ کلکتہ کے مدرس اور چوکریہ ضلع بردوان کے رہنے والے تھے۔ عاشق نے مولانا امین اللہ صدر مدرس، مولوی سراج الدین علی خان، قاضی غلام سبحان سے تحصیل کمال کیا۔ ۱۲۲۲ھ سے پہلے وہ سرکاری ملازمت میں منسلک ہو چکے تھے اور سنہ مذکور میں بکار سرکار مدراس گئے۔ وہاں مفتی مقرر ہوئے۔ پھر ترچناپلی کے قاضی کا عہدہ ملا اور گیارہ برس تک اس عہدہ پر رہے پھر مدراس کے مفتی صدر عدالت [ہائی کورٹ] ہوئے اور ۲۵ برس تک کمال خوشنامی اور عزت کے ساتھ اس عہدہ پر برقرار رہے۔ ۱۲ ذی حجہ ۱۲۶۵ھ میں وہیں رحلت کی اور شاہراہ میلاپور متصل مقبرہ زیر جنگ میں مدفون ہوئے۔ بڑے قابل اور ذہین بزرگ تھے۔ علاوہ اس دیوان فارسی کے چند کتابوں پر حواشی اور تعلیقات بھی لکھے تھے۔ افسوس کہ مجھے باوجودِ تلاش پتہ نہیں ملا دیوان بھی نہ صرف تذکرۂ گلزار اعظم سے لگا۔ اس سے تبرکاً ایک شعر پر اکتفا کرتا ہوں:

Marfat.com

بر خاک چو نقشِ پا فتادم
از من نرسد غبار کس را

دیوانِ فاضل

منشی محمد فاضل مرحوم۔ قدیم تعلیم و تربیت کے آخری نمونہ اور فارسی زبان کے عاشق صادق تھے۔ اصل میں فرید پور کے رہنے والے تھے۔ لیکن بریسال میں بس گئے تھے۔ پہلے پولیس میں سب انسپکٹر تھے۔ عہد ملازمت (میں) ڈھاکہ اکثر آتے تھے۔ ساری زندگی یہیں (بریسال) میں گذاری۔ لوگوں کو بازاری فارسی پڑھاتے رہے۔ اس اطراف کے اکثر لوگ ان کے شاگرد ہیں۔ زیادہ تر فارسی اور شاذو نادر اردو کہتے تھے۔ ہمہ تن اخلاق اور ظرافت تھے۔ لطائف وظرائف اور نوادر تاریخی کے وہ مالک الرقاب تھے۔ بنگال میں شائستہ بذلہ سنجی ان پر ختم ہوگئی۔ کس سنہ میں انتقال کیا؟ کوئی نہیں بتلاتا۔ بریسال میں انتقال فرمایا۔ ایک صاحبزادے تھے جو قاضی بریسال تھے۔ انہوں نے بھی کچھ سال ہوئے رحلت کی۔

سارا دیوان جو ۶۳ صفحوں میں ہے۔ فارسی غزلوں کا ہے۔ صرف دو صفحہ کی ایک اردو مثنوی ہے۔ مطبوعہ۔

اوّلہ: ساقی بدہ گلرنگ می این تشنہ لب ناکام را
مطرب بہ آر آوازنی از دل ببر آرام را

دیوان ہجری

تھے وہ غیر ملکی [کوہبان] مگر بنگال میں بس گئے تھے اور ساری زندگی وطن جانے کی آرزو کا اظہار کرتے رہے۔ دیوان کے تاریخی قطعات سے ۱۱۸۰ھ تک ان کی حیات کا پتہ چلتا ہے۔

ابتدا میں ایک قصیدہ حضرت امیر علیہ السلام کی منقبت میں ہے جس میں ہجری نے عجب کمال کیا ہے یعنی ہر مصرعہ کے اول حرف سے ایک قطعہ بنتا ہے۔ جو نواب محمد رضا خان جنگ کی مدح میں ہے۔ خود قصیدہ کے بعض لفظ سرخ روشنائی سے نمایاں کر دیئے ہیں۔ جمع کرو تو ایک غزل تیار ہو جائے گی۔ پھر

Marfat.com

اس غزل کے بعض ارکان سے رباعی بنتی ہے اور پھر رباعی کے بعض نشان زدہ فقرات سے الگ مصرعے بن جاتے ہیں۔ غرض کہ ایک معجزۂ شاعری ہے۔

۲۲۶ صفحات، قلمی۔ اس دیوان کا ذکر اسپرنگر نے کیا ہے۔ میں نے نہیں دیکھا۔

اوّلہ: منبع و سرچشمہ احسان علیست
حیدر و صفدر جہاں را جان علیست

راہِ جنّت

ازمولوی عبدالصمد متوطن کلکتہ۔ ضخیم رسالہ ہے [موضوع کی طرف اشارہ اس عبارت سے ہوتا ہے] "جامع جمیع احکام ایمان وشرع از انواع طہارت ونماز شبانہ روزی تہدیدات وتنبیہات خداوتعالیٰ شانہ برموالات ودوستی وارتباط بانصاریٰ ویہود ودیگر کفار باپند ونصیحت"

۱۳۱ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) طبی کلکتہ ۱۲۶۵ھ، مؤلف نے خود اپنے انتظام سے چھپوایا۔

اوّلہ: الحمد للہ الملک العلام الذی ھدانا الی دین الاسلام والصلوٰۃ والسلام علیٰ حبیبہ خاتم الانبیاء سید الاولیاء وعلیٰ آلہٖ واصحابہ الکرام۔

رسالہ ردّ المعقول

ازمولوی عبدالقادر بن مولوی ابوالنصر محمد ادریس بن مولوی ابوسعید محمد محمود، رئیس و زمیندار سلہٹ مولوی محمد ناظم بنگال کے مصاحب تھے اور مرشد آباد میں رہتے تھے۔ ان کے والد مولوی محمد کلیم حضرت مرزا مظہر جان جاناں [رحمۃ اللہ علیہ] کے خلیفہ تھے۔ مولوی عبدالقادر باوجودیکہ بہت بڑے زمیندار تھے۔ لیکن انہوں نے شغل درس وتدریس کو موقوف نہیں کیا تھا۔

در (ردّ) فرقۂ وہابیہ۔ یہ رسالہ میری نگاہ سے نہیں گذرا۔ اس لیے تفصیل سے عاجز ہوں۔

رسالۃ النکاح والطلاق حالا یقع فی حالۃ الغضب دیباج عند عدم موافقۃ الاخلاق

ازمولوی منیر اللہ صدیقی مرحوم باشندۂ کالی پور ضلع چاٹگام المتوفی ۱۹۲۴ء بعمر ۸۰ سال۔

Marfat.com

۲۰ صفحہ۔ غیر مطبوعہ، قلمی، رسالہ ہذا ان کے صاحبزادے مولوی مختار احمد صدیقی سب انسپکٹر آف اسکولز کے پاس ہے۔ صدیقی موصوف کو عجیب و غریب نظم کہنے کا ملکہ حاصل ہے۔

اولہ: الحمد للہ رب العالمین ... اما بعد چوں علمائے زمان در احکام طلاق خاصۃً در باب طلاق غضبان اختلاف گزیدہ، یکے مر دیگرے را بفسق و فجور منسوب ساختہ۔ نوبت بنزاع و فساد رسانیدہ اند۔ بنا برایں۔

رقعاتِ مؤمن

حکیم مؤمن خان دہلوی المتوفی (۱۲۶۸) کے متعلق کسی کو معلوم نہیں تھا کہ وہ جس طرح ہم عصر مرزا غالب کی طرح اردو اور فارسی کے ایک بلند پایہ شاعر ہیں۔ نثر میں بھی مرزا غالب کی طرح انہوں نے اپنی یادگار چھوڑی ہوگی۔

آخری تاجدار مغلیہ کے درباری حکیم اور وزیر حکیم احسن اللہ اپنے زمانہ کے بہت بڑے عالم گذرے ہیں اور انہوں نے مؤمن خان کے فارسی رقعات کو جمع کیا تھا۔ یہ وہ زمانہ ہے کہ جب غالب کے تلامذہ مرزا کے رقعات و مکاتیب کو کتابی صورت میں لانے کے لیے جمع کر رہے تھے۔ حکیم ممدوح نے بھی جو مؤمن کے بہت بڑے مربی اور ہم پیشہ دوست بھی تھے ان کے مکاتیب کو پورا کرایا۔ اب ان رقعات سے اس عہد کی تاریخ اور معاشرتی حالت پر بہت روشنی پڑتی ہے۔

جہاں تک معلوم ہے دنیا میں رقعات مؤمن کا دوسرا کوئی نسخہ موجود نہیں ہے اور ضرورت ہے کہ پبلک کو جلد از جلد اس سے روشناس کرایا جائے۔

رموز الاخلاق

از خان بہادر مولوی حاجی عبدالکریم الہچی پوری جہانگیر نگری۔ در بیان مکارم اخلاق۔

۸۶ صفحہ۔ مطبوعہ مطبع رحمانی کلکتہ ۱۳۰۶ھ

اولہ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ افضل المرسلین وخاتم النبیین وآلہ واصحابہ الطیبین الطاہرین اجمعین۔

Marfat.com

روایح المصطفیٰ من ازہار المرتضیٰ (ص ۸۸)

حضرات اہل بیت اور دوازدہ امام علیہم السّلام کے حالات میں مولوی سید صدرالدین ثانی بن سید کریم الدین احمد العلوی رئیس وزمیندار قصبہ بہار ضلع بردوان نے چارسو تیس صفحہ میں تصنیف فرمایا ہے۔ سید صاحب موصوف ان مولوی صدرالدین بانی مدرسہ بہار کے پوتے ہیں۔ جن کی مدبری اور علم پروری کی بڑی شہرت تھی۔ مولانا ابوالعیاش بحرالعلوم محمد عبدالعلی لکھنوی اسی بہار کے مدرسہ کے لیے تشریف لائے تھے اور مدت تک وہاں رہے تھے۔

مؤلف نے اواخر کتاب میں اپنے بزرگوں کا حال بھی لکھا ہے اور اس میں مدرسۂ بہار کا پورا حال آگیا ہے۔

روایح المصطفیٰ ضخیم کتاب ہے۔ فارسی بہت مضبوط ہے لیکن روایات اکثر ضعیف اور غیر مستند ساری کتاب غث وسمن کی حامل ہے۔ اس لیے بین العلماء قبول نہیں ہوئی۔

مطبوعہ مطبع احمدی کانپور، ۱۳۰۷ھ

اوّلہ: الحمد للہ علی السراء والضراء والشکر للہ علی اعطاء النعماء۔

ریاض السلاطین

از مولوی غلام حسین المتخلص بہ سلیم المتوفی ۱۲۳۳ھ مصنف نے اس کتاب کو ۱۲۰۰ھ میں شروع کرکے دو سال میں ختم کیا۔ سلیم مرحوم زید پور بہار کے باشندے، بڑے زبردست ادیب وناظم بھی تھے۔ ان کا مزار مالدے میں ہے۔ بنگال کی بہت مکمل تاریخ تا عہد عملداری انگریز۔

ہمارے مخدوم خان بہادر مولوی عبدالسلام صاحب ایم۔ اے جو بنگال کے قدیم روایات اور تربیت کی تنہا یادگار ہیں، ریاض السلاطین کا ترجمہ انگریزی میں کردیا ہے۔ اصل ریاض السلاطین ۱۸۹۱ء میں ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ نے شائع کیا تھا۔

۱۔ بہار کو لوہار بھی لکھتے ہیں (دیکھیے تذکرہ علمائے ہند: ۳۰۴ صفحہ) ع۔ن

Marfat.com

اوّلہ، جہاں جہاں حمد سزاوار بارگاہ جہاں آفرینی است۔

ریاض القلوب

از مولوی محمد عاقل، ڈاکٹر اسپرنجر (اسپرنگر) کے استاد تھے اور بنگال ہی کے رہنے والے تھے۔
زبان اس کی فارسی ہے۔ زیادہ تفصیل معلوم نہ ہو سکی۔ قلمی۔

ریحانۃ (الانشاء ؟)

از مولوی لطف الرحمن مرشد آبادی، ہندوستان میں تعلیم پائی تھی۔
در فن انشا، گلزار خلیل کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اپنے اس انشا میں شاہ عبد (...) پر اعتراضات کیے ہیں۔ شائد مرشد آبادی اثر سے مغلوب ہوں۔

سفینۂ منتخب (ص ۲۶۵)

جناب نساخ مرحوم نے میرزا ومان [redacted] کے دیوان کا انتخاب کر کے شائع کرایا ہے اور اس پر حسن انتخاب کا ثبوت دیا ہے۔
۳۰ صفحہ، مطبوعہ نامی پریس لکھنو، ۱۲۹۷ھ
اوّلہ، یگانہ خداوند باندازہ نیروی کہ بزبان وجبہہ کرامت فرمودہ تست۔ الخ

سفینۂ نوح

مؤلف اس کے مولوی محمد نوح شاکر عرف ابو علی صابر مرحوم ہیں۔ اصل وطن مؤلف کا ضلع مینن سنگھ ہے لیکن وہ رنگ پور میں بس گئے تھے۔ فارسی قابلیت (...) تھی آخر عمر میں دماغ ماؤف ہو گیا تھا اور اسی زمانہ کی یہ یادگار ہے۔ انگریزی بھی جانتے تھے۔ اردو بھی لکھتے تھے۔ بنگلہ سے بھی واقف تھے۔ کئی سال ہوئے رنگ پور ہی میں رحلت کی۔
(یہ) فارسی زبان میں ایک رسالہ ہے بلکہ یوں کہیے گورنمنٹ کی خدمت میں کتابی صورت میں ایک عرض داشت ہے جس میں عجیب عجیب مطالبے اور منصوبے ہیں۔

Marfat.com

۷۰ صفحات، مطبوعہ حضرت اسلام پریس کلکتہ۔

اوّلہ: سبزلبا جد است پیش عاقلاں
سبز جدی ہنزل است پیش ہازلاں

سلوک سالکان

از مولوی حبیب النبی خان صولت بن حافظ عبدالنبی خان ابن حاجی غلام محمود خان ابن محمد منور خان متوطنین کلکتہ۔ صولت فارسی اور اردو کے اچھے شاعر تھے۔ انگریزوں کو اردو (اور) فارسی پڑھاتے تھے، شمس مرحوم کے اردو میں شاگرد تھے۔ ڈھاکہ میں ۱۹۱۴ء میں آئے تھے۔ کئی بار نیاز حاصل ہوا تھا۔ عربی بھی جانتے تھے۔ کم آمیز شخص تھے۔

دیوان حافظ کی پہلی غزل پر صولت، مرزا کوکب، عبدالحکیم عاصم، حافظ عبدالحمید حمید کے بالمقابل فارسی تضمین ہے اور اخیر میں صولت کی چند اردو غزلیں۔

۵۰ صفحہ، تقطیع خرد، مطبوعہ (مطبع) شارۂ ہند کلکتہ ۱۳۲۴ھ

اوّلہ، نحمد للہ العلی العظیم ونسلم علیٰ محمد رحمۃ للعالمین وخاتم النبیین وعلیٰ جمیع عباداللہ المخلصین والتوابین۔

سوالات نعیم الدین محمد

از مولوی نعیم الدین محمد باشندۂ موضع پیرول پرگنہ حویلی ضلع ڈھاکہ جلال پور جسے اب فرید پور کہتے ہیں، نے ۱۲۲۹ھ میں ترتیب دیا ہے۔ مؤلف مرزا پور یوپی میں سرکاری ملازمت میں تھے۔ وہاں سے وہ دہلی گئے اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر بیعت ہوئے اور مدتوں سے جو سوالات ان کے مظنون خاطر تھے اس کے جواب حضرت شاہ صاحب سے حاصل کر کے یہ رسالہ بطور سوال وجواب مرتّب کیا۔

اب یہ رسالہ کمیاب ہو رہا ہے۔ پھر بھی اکثر لوگوں کے پاس قلمی ومطبوعہ نظر آتا ہے۔

۳۰ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) نبوی کلکتہ، ۲ جمادی الاول ۱۲۲۷ھ

Marfat.com

اوّلہ: بعد حمد رب العالمین و نعت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ علیہ وآلہ الطیبین واصحابہ التابعین واضح۔

سوانح اکبری

از امیر حیدر بلگرامی اقضی القضات بنگالہ۔ مصنف کے حالات دوسری جگہ درج ہوں گے۔ مصنف کی اور بھی تصانیف ہیں۔ تحقیقات الاصطلاحات ۱۱۸۹ھ، منتخب الصرف اور منتخب النحو عربی قواعد میں ابتدائی کتابیں (ہیں)

فارسی تاریخ ہے جس میں ولادت اکبر سے لے کر ۴۲ جلوس ۹۸۰ھ تک کے حالات ہیں۔ مصنف نے سوانح اکبری کے دیباچہ میں بیان کیا ہے کہ اس کتاب میں اکبر نامہ، بدایونی، طبقات اکبری، تاریخ فرشتہ، اکبر نامہ (آئین اکبری ؟)، مآثر الامراء وغیرہ سے بھی مدد لی گئی ہے اور منشی ابوالفضل و فیضی سے بھی کارآمد معلومات حاصل کی گئی ہیں۔

یہ تاریخ وزیر الملک مظفر الدولہ بہادر شرکت جنگ ولیم کرک پاٹریک[1] کے نام معنون کی گئی ہے۔ مسٹر ولیم پاٹریک بڑے قابل مستشرق اور لارڈ کرزن[2] کے مترجم تھے۔ انہوں نے ٹیپو سلطان مرحوم کے روزنامچہ کا انگریزی ترجمہ کیا تھا۔ ۱۸۰۱ء میں انہوں نے ہندوستان چھوڑ دیا اور ۱۸۱۲ء میں ولایت میں انتقال کیا۔

کتاب کی جلد اول محررہ ۲۱ مارچ ۱۸۵۴ء رہانکی پور لائبریری میں محفوظ ہے۔ ۲۰۴ صفحات۔

ابتدا: خداوندشاہا

1- William Kirkpatrick (1754-1812). See: Buckland, p. 238.

2- Lord Curzon.

Marfat.com

سہیل یمن (ص ۹۱، ۹۲)

دوسرا نام "تاریخ جلالی" بھی ہے۔

سلہٹ میں حضرت شاہ جلال کا مزار ہے۔ لوگ دور دور سے برائے زیارت آتے ہیں۔ سہیل یمن کے ذریعے لوگوں کو معلوم ہوا کہ آپ کا نام شاہ جلال مجرد یمنی ہے۔ لیکن تحقیقات سے پتہ لگتا ہے کہ جن شاہ جلال تبریزی کا ذکر مشائخ کے حالات میں آتا ہے اور جن سے ابن بطوطہ کی کامروپ میں ملاقات ہوئی تھی۔ وہ یہی حضرت ہیں۔ کامروپ آسام کا قدیم نام ہے۔ مالدہ میں "شاہ جلال کا چلہ" کے نام (سے) ایک خانقاہ ہے جس پر ایک بڑی جائداد شاہان اسلام کے زمانے سے وقف ہے۔ اور آج بھی اس کا انتظام نیم سرکاری طرح سے ہو رہا ہے۔ حضرت جلال تبریزی نامور بزرگ ہیں اور حضرت خواجہ بزرگ اجمیری رحمۃ اللہ علیہ کے ہم سفر۔ آپ کا وصال بنگالہ میں ۶۴۲ھ میں ہوا۔ [یہ بھی یاد رہے کہ سلہٹ ہمیشہ سے بنگال کے ساتھ ملحق رہا ہے] لیکن سہیل یمن میں شاہ جلال کا وصال ۵۵۱ھ بتایا گیا ہے اور سلسلۂ خلافت یوں بیان ہوا ہے۔

شاہ جلال خلف شیخ الشیوخ محمد ابراہیم نے اپنے ماموں سید احمد کبیر سہروردی سے انہوں نے شیخ بہاؤالدین سے اور انہوں نے شیخ شہاب الدین سے اور انہوں نے شیخ ابوالنجیب ضیاءالدین سے نعمت پائی۔

مشائخ کے تمام تذکروں سے معلوم ہوتا ہے کہ سید جلال بخاری کا وصال ۷۹۵ھ میں اور ان کے شیخ ابوالفتح رکن الدین کی رحلت ۷۳۴ھ اور ان کے شیخ ابوالفضل صدرالدین کا انتقال ۶۸۲ھ میں اور ان کے مرشد شیخ بہاءالدین کی رحلت ۶۶۶ھ میں اور ان کے شیخ شہاب الدین سہروردی کا وصال ۶۳۲ھ اور ابوالسلاسل حضرت ابوالنجیب ضیاءالدین نے ۵۶۲ھ میں رحلت فرمائی۔ بادنیٰ تامل معلوم ہوتا ہے کہ سہیل یمن کا شجرہ جعلی (طور) پر اور شجرہ کی طرح حضرت کو تبریزی کے بدلے یمنی بنا دیا ہے (واللہ اعلم)

سہیل یمن کے مصنف ڈھاکہ کے مشہور انشا پرداز اور عالم متبحر مولوی نصیر الدین حیدر سامی ہیں۔ سامی اس شہر کے شرفا میں تھے۔ کلکتہ مدرسہ میں تعلیم پائی۔ مولانا وجیہہ مرحوم کے نامور شاگرد

Marfat.com

تھے۔ ساری زندگی منصف تھے اور زندگی کا بڑا حصہ سلہٹ میں گذرا۔ آخر میں ضلع باقرگنج میں کچھ دنوں تک رہے اور تھوڑے دن بعد ۱۲۸۲ھ میں انتقال کر گئے اور اپنے مکان کے بالمقابل لنگر خانہ کی مسجد سے ملحق قبرستان میں مدفون ہوئے۔

سامی عربی اور فارسی میں شعر کہتے تھے۔ حافظ اکرام احمد ضیغم کے شاگرد تھے۔ مگر ان کا اردو شعر میں نے نہیں سنا۔ بزرگوں سے ان کا حال سنا کہ بہت زیرک، خوش تقریر، خوش پوشاک اور باریش بزرگ تھے۔ ایک پشہ نامہ بھی ان سے یادگار ہے مگر وہ ایک مختصر تحریر ہے۔ جسے تذکرۃ المعاصرین میں نساخ نے نقل کر دیا ہے۔

بنگال کے اکثر خوش فکر بزرگوں کی طرح سامی نے بھی اس زمین میں ایک قصیدہ کہا تھا۔ اس کے کچھ اشعار ہاتھ آئے ہیں تبرک سمجھ کر لکھتا ہوں۔ یہ قصیدہ مولانا وجیہ مرحوم اور کلکتہ کی تعریف میں ہے:

خوشا دلستان ہندو مہادش (!)
مکحل عیون مقوس حواجب
خوشا گلرخان فرنگی نژادش
صباح حسان ملاح کواعب
بران شہر کلکتہ ای من فدات
سنین تفوت عداد المحاسب
ولکننی لست اصبو الیک
تلک الشموس و تلک الحبائب
احن الیک لوجہ وجیہ
وللناس فیما احبوا مذاہب
وحبہ فقیہ نبیہ ندیہ
کریم السجایا رفیع المناصب
حمید مجید سعید شہید ؟
علی المدارج سنی المراتب

Marfat.com

ففی کل خیر و علم و فضل
ہو . . . ! نال سواہ مضارب
رضا گر نیرد ز اشکم چہ سازد
کہ افسر (. . .)! ازیں فکر صائب

[رضا تخلص مولوی رضا حسن خان صاحب انموذج الکمال ، و افسر تخلص مرزا حکیم عبدالرزاق اصفہانی نزیل کلکتہ]

سہیل یمن دو بار طبع ہوا لیکن پھر بھی آج نایاب ہے ۔ بار دیگر مطبع غوثیہ کلکتہ میں ۱۹۱۱ء میں چھپا ۵۲ صفحات ۔

سیر سرورتی ← کارنامۂ حیدری

شجرۃ الاضافت (ص ۹۳)

از مولوی سید واحد علی خوندکار مرحوم ۔ باشندۂ محلہ نواب پورہ ڈھاکہ ۔ خوندکار مرحوم کے آباؤ اجداد سنارگاؤں کے رہنے والے تھے اور ان کے باپ میرولی خوندکار یہاں آکر بس گئے تھے ۔

فارسی زبان کے بیان اضافت میں مختصر رسالہ ہے ۔ یہ رسالہ اپنے استاد منشی مولوی جگنا تھ داس پیشکار فوجداری شہر ڈھاکہ کی فرمائش سے خوندکار مرحوم نے لکھا ہے ۔ منشی جگنا تھ داس کی تعریف میں "استاذی، مخدومی ملاذی، مکرمی، متصنع صنائع لفظی، مبتدع بدائع معنوی، محقق حقائق فصاحت، مدقق دقائق بلاغت، مخزن مخازن علوم، معدن معادن فہوم، خزینۂ خزائن فضائل، دفینۂ دفائن جلائل، افضل فضلاء الزمان، اکمل کملا الدوران، عمدۃ العلماء الدہر، زبدہ الفصحاء العصر، اعز اخص الناس المنشی المولوی جگنا تھ داس" لمبا چوڑا القاب لکھتے ہیں ۔

ڈھاکہ کے ہندوؤں میں منشی جگنا تھ اور گوکل منشی کی فارسی دانی کی بڑی شہرت تھی مگر اب اس خاندان میں فارسی دانی کا کیا ذکر فارسی کا ایک پرزہ بھی نہیں ۔

۶ صفحہ، بجہ العبارت کے ساتھ چھپا ہے ۔ مطبوعہ (مطبع) گلزار ڈھاکہ ۔

اوّلہ، بعد عبارت آرائی تحمید کردگار وحید و غفرات پیرائی المجید پروردگار مجید ۔

ا ۔ س ۔ سے الفاظ پڑھے نہیں گئے ۔ ع ۔ ن

Marfat.com

شجرۂ طریقۂ علیہ

از جناب صوفی تجمل حسین صدیقی۔

۴ صفحہ، مطبع انوار محمدی کلکتہ میں چھپا۔

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد۔

شرح دیوان علی

از شمس العلماء مولوی ولایت حسین مرحوم سابق مدرس سرکاری (مدرسہ) کلکتہ۔ مولانا نے اسے ۱۳۰۷ھ میں تالیف فرمایا تھا۔

ان کے صاحبزادے مولوی ڈاکٹر شمس العلماء خان بہادر ہدایت حسین صاحب سابق پرنسپل مدرسہ عالیہ کلکتہ کو کئی خط لکھے کہ ان کے نامور والد کی دیگر تصانیف اور ان کے حالات سے مطلع فرمائیں۔ لیکن افسوس ہے کہ یہ اخلاف، اسلاف کی یاد تازہ کرنا نہیں چاہتے۔

نصف اول، ۴۴ صفحات، مطبوعہ حبیبی پریس کلکتہ۔

شرح دیوان متنبی = مجتبیٰ

فارسی زبان میں دیوان متنبی کی مشہور شرح ہے۔ از مولوی محمد ابراہیم مرحوم مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ۔ مولوی صاحب بہار کے باشندے تھے۔ لیکن ساری زندگی کلکتہ میں بسر فرمائی۔ تحصیل علوم بھی اساتذۂ کلکتہ سے فرمایا تھا۔ حسب ایما مولانا احمد کبیر سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ عالیہ یہ شرح لکھی گئی۔ ایک زمانہ میں یہ بڑی مقبول شرح تھی اور میرے خیال میں کسی عربی نظم کی فارسی زبان میں یہ سب سے پہلی شرح ہے جو ہندوستان میں لکھی گئی۔

۶۶۴ صفحہ۔ بڑی تقطیع، مطبوعہ (مطبع) تعلیمی کلکتہ ۱۲۶۱ھ

اوّلہ: بیش مصرعہ بسم اللہ را لوح قلم از کجا مصرع ثانی انگاشتی کہ مطلع افروز دیوان لاثانی وحدت خورشید وجود یکتائی اوست۔

Marfat.com

شرح سبعہ معلقہ

مولوی رشید النبی وحشت رامپوری نزیل کلکتہ و مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ کی بہت مفید شرح ہے ۱۲۶۴ھ میں تالیف ہوئی۔ اس زمانے میں بھی اساتذہ و مدرسین کتابیں لکھتے تھے لیکن تجارتی غرض مرکوز (ملحوظ) نہیں ہوتی تھی۔

۲۸۰ صفحہ، میرے پاس جو نسخہ ہے اس کا سرصفحہ ضائع ہوگیا۔ اس لیے نام مطبع معلوم نہ ہو سکا۔

اوّلہ: انواع ستایش و اقسام نیایش ذاتی را سزد کہ چمن فضل و کمال را۔

شرح قصائد عرفی

از احمد بن عبدالرحیم صفی پوری، مصنف کا حال دوسری جگہ ملے گا۔

۱۵۵ صفحہ، یہ کلکتہ میں ۱۲۵۴ھ میں چھپی تھی۔ قلمی نسخہ بانکی پور میں ہے۔

ابتدا: ای متاع درد در بازار جان انداختہ۔

شرح گلستان

از مولوی ریاض علی ابن سید قنبر علی ابن سید محمد اشرف متوطن ضلع سہلٹ۔ بخلاف تمام کتابوں کے (دیباچہ کے عوض) خاتمہ میں شارح نے بعد حمد و نعت کے بیان کیا ہے کہ گلستان کی عربی شرح اور دیگر کتب لغت اور مدرسہ کے کتب خانوں کی دوسری ضروری کتابوں کی امداد سے سات مہینے کی شبانہ روز محنت سے یہ شرح لکھی ہے۔ متن کے لیے گلستان مصححۂ مولوی اللہ داد مرحوم پر شارح نے اعتبار کیا ہے۔ شارح نے یہ شرح کلکتہ میں لکھی تھی اور مدرسۂ عالیہ کے کتب خانہ سے مدد لی تھی۔

۲۶۴ صفحہ، بڑی تقطیع، میرے پاس جو نسخہ ہے یہ ۱۲۶۸ھ کا بتصحیح حافظ منعم مرحوم مطبع محمدی کلکتہ کا مطبوعہ ہے۔ لیکن خاتمۃ الطبع سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلا ایڈیشن خود شارح نے چھپوایا تھا اور یہ پانچواں ایڈیشن ہے۔

Marfat.com

الخاتمہ : ستایش و نیایش مبدعی راکہ گلستان جہان را با چندین صور و فنون از گلہای متنوعہ خو بان دل جوی ۔

شرح المعلقات الاربعہ

از مولوی ابو الفضل محمد اسحاق صاحب اسلام آبادی ۔

مولوی صاحب کلکتہ مدرسہ کے مستند ہیں ۔ ان کے والد مولانا غلام الرحمٰن نظام پوری اسلام آبادی بھی مشہور عالم ہیں ۔

مشہور قصائد سبعہ معلقہ کے اوائل کے چار قصیدوں پر بنگال کے عربی خوان طلبا کی ضرورت سے فارسی زبان میں یہ شرح لکھی ہے ۔ شمس العلماء مولانا میر محمد صاحب نے اس شرح کو بنظر اصلاح ملاحظہ فرمایا ہے ۔ طلبا پسند کرتے ہیں کہ ان کی سہولت اور آسانی کا سامان اس میں مہیا ہے ۔

۱۷۲ صفحہ ، مطبوعہ مطبع مجیدی ، کانپور ۔

اوّلہ : الوف ستایش و صنوف نیایش مر (احدی) را سزد کہ گلستان فضل و کمال را (...) فصاحت و بلاغت پیراستہ و چمنستان معانی و بیان را بر شرح قطرات (کذا) نکات ادبیہ آراستہ ۔

شکرستان

گلستان سعدی کے جواب میں ملک الشعراء میر قمر الدین منت نے لکھو ہے ۔ منت دہلی کے خاندانی شخص تھے ۔ یہ شمس الدین کے شاگرد تھے ۔ خرابۂ دہلی (کے) بعد لکھنو آئے اور وہاں سے ممتاز الدولہ مسٹر جانسن[1] کے ہمراہ کلکتہ آئے ۔ گورنر جنرل ... الدولہ لارڈ ہسٹنگز[2] کی سفارش سے نظامت سے ملک الشعراء کا خطاب حاصل ہوا ۔ کہتے ہیں کہ ۱۲۱۶ھ میں کلکتہ میں انتقال کیا ۔

شگرف بیان

از عبد الرحیم دہریہ ۔ مصنف نے خود نوشت سوانح عمری اور تمام باتیں صاف صاف کہہ دی ہیں

1- Johnson.

2- Warren Hastings (1732-1818). See: Buckland, p. 163.

Marfat.com

حتیٰ کہ اپنے نسب، تعلیم کے حال پر بھی پردہ نہیں ڈالا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسٹر الفنسٹن[1] اور مسٹر فریزر[2] کے ساتھ افغانستان بھی گئے تھے۔

جہاں تک معلوم ہے کہ یہ کتاب اب تک نہیں چھپی، کتب خانۂ مدرسۂ عالیہ میں ایک نسخہ No. Cl xxv مصنف کی اپنی تحریر کا ہے۔

اوّلہ:

بنال ای بلبل شوریدۂ دی
جگر تفتیدہ و غم دیدۂ دی

صبح صادق

قاضی محمد صادق خان اختر نے اپنی سوانح عمری لکھی ہے۔ زبان اور طرز بیان بہت اعلیٰ ہے۔ لکھنو میں چھپی تھی۔ اب بالکل نایاب ہے۔ اس لیے نقل عبارت سے قاصر رہا۔

صحت اللغات

از مولوی سید واحد علی خوندکار مرحوم باشندہ محلہ نواب پورہ شہر ڈھاکہ۔ لوگوں کی زبان پر جو غلط الفاظ چڑھ گئے ہیں اس کی تصحیح میں فارسی کا مختصر رسالہ ہے۔

۳۸ صفحہ، مطبوعہ مطبع گلزار ڈھاکہ، ۱۲۸۷ھ

اوّلہ: حمد بیحد قادری را شاید کہ شگوفہای الفاظ گوناگون بوستان زبان داز گلہای بوقلمون گلستان بیان۔

صحیفۃ الاعمال

از مولوی عبدالعلی اسلام آبادی (ابن) صفت علی ۱۲۶۲ھ میں اپنے وطن (اسلام آباد) میں پیدا ہوئے۔ فارسی اور صرف ونحو عربی پڑھ کر کلکتہ آئے اور مدرسہ عالیہ میں داخل ہوئے اور اپنی جماعت

1- Mountstuart Elphinston (1779-1859). See: Buckland, p. 137.

2- William Fraser (1784-1835). See: Buckland, p. 155.

Marfat.com

میں ہمیشہ اول اور انعام پاتے رہے۔ تحصیل کے زمانے میں انگریزی میں بھی مہارت پیدا کی۔ بعد فراغت اسی مدرسہ میں فارسی کے مدرس ہوئے۔ پھر ہوگلی مدرسہ میں عربی کے مدرس مقرر ہوئے۔

کتاب میری نظر سے نہیں گذری۔ اس لیے تفصیل سے قاصر ہوں۔

صرف فارسی (ص ۱۰۶)

از پنڈت داتارام برہمن، برہمن دہلی کے کشمیری پنڈت تھے لیکن بشغل روزگار کلکتہ بس گئے تھے فارسی کے اچھے شاعر تھے جسٹس شنبو ناتھ انہی کے پوتے تھے جو بنگال کے پہلے دیسی جج ہائی کورٹ ہوئے تھے۔ یہ خاندان اب بھی کلکتہ میں آباد ہے لیکن اب خالص بنگالی ہوگیا ہے۔

کتاب حسب ذیل ابواب پر مشتمل ہے:

مقدمہ در کیفیت زبان فارسی۔

فصل اول در بیان حروف تہجی۔

فصل دوم در تبدیلی حروف وامتیاز دال مہملہ از معجمہ۔

فصل سوم در تعریف۔

فصل چہارم در تبدیلی حروف۔ قبل علامت مصدر و مضارع۔

فصل پنجم در حرکات۔

فصل ششم در معانی حروف و فوائد آن

فصل ہفتم در حروف زوائد و حروف و کلماتیکہ افادہ معنی ..... ! معانی دہد۔

خاتمہ مشتمل بر فوائد چند و تبصرہ در بیان مصطلحات نحوی کہ معرفت آن ضروری ست

تاریخ تالیف خود کہتے ہیں:

سال تالیفش چو یک تاریخ بود = ۱۲۴۱ھ

بہ دریکی تاریخ طبع آں نمود = ۱۲۵۱ھ

۱۔ یہاں سے لفظ پڑھا نہیں گیا۔ ع۔ ن

Marfat.com

کنور لچھمی نرائن نسیم دہلوی نے تاریخ لکھی ہے،

ای ز حکمتہای تو میبر تصد افلاطون نجم
وی ز دانشہای تو نامست در ایامہا
ای ز خلق مشکبویت عالمی را تر دماغ
وی بدور ساقی مہرت بگردش جامہا
خوب کردی برہمن تالیف صرف فارسی
یادگار روزگارت ماند صبح و شامہا
چوں نسیم دہلوی میخواست سال طبع آن
ہاتف غیبش چہ خوش در داد این الہامہا
بیست وپنجم ز ذیقعد و دوشنبہ روز نیک
داد صرف فارسی را برہمن انجامہا = ۱۳۲۹ھ؟

اوّلہ: خرد انسان ناقص افعال راچہ توان کہ حمد فاعل کون و مکان تواند نگاشت و ناطقہ ایں خاکی بنیان راچہ یارا کہ گوہر نعت حضرت رسالت پناہ کہ معنی لفظ ہدایت و ایمان است بہ سلک عبارات صحیح تواند کشید۔

حرف اول ز جملہ موجودات
نقش آخر ز صانع حرکات

۱۴۴ صفحہ، مطبوعہ طبع گلدستۂ نشاط، ۱۲۵۱ھ

ضرب المثالب علی وجوہ اخوان

از مولوی سعید صدرالدین، یہ رسالہ اباحت غنا کے بارے میں ۱۱ ذی الحجہ ۱۳۰۷ھ میں لکھا ہے۔
مطبوعہ اردو گائیڈ پریس، کلکتہ۔

ضوابط فارسی (حصہ اوّل)

از مولوی عبدالحق مرحوم پرشین ٹیچر مدرسہ عالیہ کلکتہ۔

Marfat.com

عقود فارسی کا حصہ اول ہے۔ رسالہ پارسی آموز ایک زمانہ میں بنگال کے مدارس میں بہت مقبول تھا۔ اب فارسی کا چلن کم ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی نامقبول ہو گیا۔

۵۶ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) وحیدی، کلکتہ۔

اوّلہ: حروف تہجی سے شروع ہوا ہے۔

ضوابط فارسی (حصہ دوم)

عقود فارسی کے نمونہ پر مولوی عبدالحق مرحوم مدرس مدرسۂ کلکتہ نے لکھی تھی۔ اس کے دو حصے تھے۔ پہلا حصہ ۱۹۱۲ء میں مطبع ریاض اسلام کلکتہ میں چھپا۔

اوّلہ: یہ رسالہ ضوابط فارسی مشتمل ہے اوپر دو تعلیموں کے۔

طبقہ محسنیہ

محسن بنگال حاجی محمد محسن مرحوم اور امام باڑہ ہوگلی کے حالات و تاریخی کوائف۔ نواب زادہ سید اشرف الدین احمد اشرف الدولہ خان بہادر سی۔ آئی۔ ای نے اپنے (تولیت) امام باڑہ مذکور کے زمانے میں سرکاری کاغذات اور امام باڑے کے دیگر اندراجات کی مدد سے یہ ۴۶ صفحے کا رسالہ ۱۸۸۹ء میں تحریر فرمایا اور مطبع اردو گائیڈ پریس کلکتہ میں چھپوایا۔

نواب زادہ بہت ہی دلچسپ اور وضع پرست بزرگ تھے۔ ان کے بزرگ باڑہ پٹنہ کے باشندے تھے۔ ان کے والد امجد وزیر السلطان سید امیر علی سفیر شاہ اودھ زبردست منشی اور بہت بڑے مدبر تھے۔ ان کی اکثر تالیفات اور تصنیفات قیام ہوگلی کے زمانے کی ہیں۔ ہر سال کلکتہ آتے تھے۔ یہ کمال وضع داری ہے کہ زندگی بھر انہوں نے (. . .)[1] کی شرکت ناغہ نہیں کی۔ اس عمر میں بھی دہلی سے کلکتہ تک سفر سالانہ جاری رہا۔ ان کی ہمت جوانوں کو شرماتی تھی۔ گذشتہ سال ۱۹۲۹ء میں انتقال فرمایا۔

۱۔ نقل میں یہاں لفظ درج نہیں ہوا۔ ع۔ ن

Marfat.com

اوّلہ، حمد قادریست کہ ہر دو جہاں بقدرت کاملۂ اوست و اسرار کاف و نون و قاف۔

رسالہ العروض والقوافی

از مولوی ابو معین عضد الدین محمد المتخلص بہ عضد شہباز پوری، عضد مرحوم کا حال دوسری جگہ درج ہے۔

فارسی نظم میں عروض و قوافی کا بیان (ہے)۔ نظم بہت شستہ اور روان ہے۔

۱۰۴ صفحہ، (مطبع) نور الآفاق کلکتہ، ۱۳۱۴ھ۔

اوّلہ، ای فرہ ای بلند و پستی
آرائش کارگاہ ہستی
ای ناظم نظم آفرینش
وی مطلع آفتاب بینش

عقود فارسی، حصہ اول ← ضوابط فارسی

غم ماہ پیکر (ص ۱۱۰)

مجموعہ مراثی و فارسی تاریخ ہائے رحلت نواب بیگم سر احسن اللہ مغفور نواب ڈھاکہ۔

خان بہادر نوابزادہ خواجہ محمد افضل صاحب افضل رئیس ڈھاکہ نے قمر النساء خانم مرحومہ کی رحلت پر جتنی تاریخیں کہی ہیں ان سب کا مجموعہ ۱۱۰ صفحے میں مطبع یوسفی ڈھاکہ میں ۱۳۱۵ھ میں انہوں نے چھپوا دیا ہے۔

نواب زادہ موصوف کو تاریخ لکھنے میں خاص کمال حاصل ہے حتیٰ کہ مرنے سے پہلے تاریخ رحلت اور پیدا ہونے سے قبل تاریخ ولادت لکھ دیتے ہیں۔ ان کی تاریخی نظم (نظمیں) کئی جلدوں کی حامل ہیں۔

نواب زادہ اکثر فارسی کہتے ہیں اور اردو بہت ہی کم۔ سوائے تاریخی نظموں کے یا قصائد کے دوسری صنف شاعری سے علاقہ نہیں رکھتے اور یہ بہت اچھا کرتے ہیں کہ خواہ مخواہ دوسروں

Marfat.com

کی طرح متشاعر نہیں بنتے بلکہ وہ درحقیقت شاعر سے زیادہ ناظم ہیں۔ ان کو فن عروض پر اچھا عبور ہے اور ڈھاکہ میں صرف وہی اس فن کے واحد واقف کار ہیں۔ فن سخن میں حضرت آزاد جہانگیر نگری سے شرف تلمذ حاصل ہے۔ استاد مرحوم نے غایت شفقت سے اپنی نوجوانی کا مجموعۂ نظم ان کو عطا فرما دیا تھا لیکن انہوں نے غیرت مندی سے اس کو قبول نہیں فرمایا اور اس طرح یہ مجموعہ ایک دوسرے صاحب کو شاعر بنانے میں مدد دے رہا ہے۔

اس رسالہ کی تاریخیں حضرت آزاد مرحوم کی لکھی ہوئی ہیں۔

اوّلہ:

دل بربن بوستان مبند حبیب
کہ مدامش بہار است خزان
گل و برگش اگرچہ رنگین است
لیک زہر است اندر (دن) و نہان

فارسی نامہ (ص ۵۲۷)

خالق باری کی طرح ایک رسالہ ہے۔ آج سے تیس چالیس برس پہلے بنگال کے میاں جیوں میں بہت مقبول تھا۔ بہت مرتبہ چھپا۔ مگر میرے سامنے ۱۳۰۷ھ کا چھپا ہوا رسالہ موجود ہے۔ مصنف یا ناظم کا نام معلوم نہیں ہوا۔ مگر بے شمار اندرونی شہادتوں سے معلوم ہوتا ہے اور خود شہرت بھی یہی ہے کہ مغربی بنگال کے کسی مولوی صاحب نے لکھا ہے۔ اسناد کے لیے دو چار بیت حاضر ہیں:

مثلاً دروغ ہے دہی ماس ہے ...!
مثلاً موج ہے دہیو طغیان ہے سیل
مثلاً حجام نائی کناس ہے ہاڑی
مثلاً خندہ ہے ہانسی گریہ ہے رونا
مثلاً خاک ہے مٹی خاکستر ہے چھای
مثلاً طعام بھات لقمہ ہے نوالہ

۱۔ یہاں سے لفظ پڑھے نہیں گئے۔ ع۔ن

Marfat.com

وغیرہ، تعداد ابیات ۱۵۲، ۱۲ صفحہ، مطبوعہ حبیبی سیالدہ کلکتہ ۱۳۰۷ھ، پانچواں ایڈیشن۔

اوّلہ؛ اللہ جانو خدا کا نام
رسول پیغمبر غرض ہے کام

فارسی نامہ

یہ مختصر رسالہ ۲۴ صفحے کا جس میں دو کالم ہیں۔ ایک میں فارسی اور دوسرے میں اس کا ترجمہ اردو میں ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ انگریزوں کی تعلیم فارسی کے لیے بطور بول چال یہ رسالہ مرتب کیا گیا ہے۔ نہ مرتب کا پتہ لگا اور نہ تاریخ تالیف معلوم ہوئی۔ میرے پاس جو نسخہ ہے وہ کلکتہ کے کسی مطبع میں ۱۲۷۷ بنگلا کا چھپا ہوا ہے مگر فارسی بالکل خانہ ساز ہے۔ اور اردو بھی بالکل ننگی ہے۔

ابتدا: کسے ہست۔ کوئی ہے۔ نوکران آمدند۔ نوکر سب آئے۔

فتح عبریہ

۱۰۷۲ھ تا ۱۰۷۳ھ میں میر جملہ گورنر بنگال نے کوچ بہار اور آسام پر جو کامیاب حملہ کر کے فتح یاب ہوا یہ اس کی پوری سرگذشت ہے۔ اس کے مصنف شہاب الدین طالش بن ولی محمد بذاتِ خود من اوّلہ الی آخران تمام معرکوں میں شریک رہے تھے۔ اور اس حیثیت سے نہایت دلچسپ اور کارآمد کتاب ہے۔ اس کے مختلف نام ہیں۔ فتح عبریہ کے علاوہ فتح عبرتیہ، عجیبہ غریبہ، تاریخ آسام مختلف نام ہیں مگر میرے خیال میں یہ تمام نام غلط ہیں۔ آسام کے بالائی حصہ کو آج بھی "ملک اہہور" کہا جاتا ہے۔ کیونکہ وہاں اہہور قوم کے لوگ بستے ہیں اور چونکہ آسام تک مسلمانوں کو فتح یابی ہوئی تھی اس لیے اس کو فتح البوریہ یا فتح اہہریہ کہنا زیادہ صحیح ہے۔

اس کا اردو ترجمہ بھی میر بہادر علی حسینی نے کیا تھا اور فرنچ ترجمہ پیرس میں ۱۸۴۵ء میں چھپا۔ انگریزی منتخب اور ملخص بھی ابھی چھپا ہے۔ اگرچہ مشہور مستشرق مسٹر بلاخ مین نے ایشیاٹک سوسائٹی کے جرنل میں بہت دن ہوئے اس کا ملخص چھپا یا تھا۔ فارسی نسخہ ہندوستان و یوروپ کے متعدد کتب خانوں میں موجود ہے اور عالمگیر نامہ میں اس کے مصنف نے علی حالہ اس کو لے لیا ہے۔

Marfat.com

علاوہ ازیں شمس العلماء ذکاء اللہ نے تاریخ ہندوستان میں اس کے اوّلہ کو شامل کر لیا ہے۔

اوّلہ: جنود نامعدود و حمد ملازم حضرت مالک الملک علی الاطلاق است کہ صف آرایان معرکہ۔

فرہنگ القاب (ص ۸۳)

ابتدا: بعد حمد و ثنائے خداوند جہان کہ شرح آن بے پایان ہیچمدان اسد اللہ ابن شیخ ارادت اللہ خلف اللہ تعالیٰ اتقاہم الفاظ چند در آداب و القاب وغیرہ از دستورات سلف فراہم آوردہ ویکجای نمودہ بدین ترکیب ترتیب داد کہ از ہر بحر الفاظ لفظ اول بگیری عبارتے حطی بنگری بغرض برائے یادگاری نسخہ ہذا را فرہنگ القاب نام نہادہ در صفحہ روزگار باشد۔ (کذا)

مکتوبہ ۱۲۵۱ھ، قلمی از دست مصنف۔ ہر دو نسخہ در یک مجلد، کتب خانہ عظیم پورہ دائرہ ڈھاکہ۔

فرہنگ عزیز الصبیان

صغیر محمد صاحب کی کتاب عزیز الصبیان کی فرہنگ ان کے بڑے بیٹے مولوی حافظ قاری رفیق محمد نے لکھی ہے۔ مختصر رسالہ ہے۔

۱۶ صفحہ۔ مطبوعہ مطبع ناصر، جونپور، ۱۳۲۷ھ

اوّلہ: حمد و صلوٰۃ کے بعد احقر رفیق محمد بن۔

فرہنگ منتخب اسد

از اسد اللہ خلف شیخ ارادت اللہ۔ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے جو کچھ مال و اسباب تھا اپنے لڑکوں کو تقسیم کے بعد خیال ہوا کہ بیٹیوں کے لیے بھی کچھ کرنا چاہیے۔ چنانچہ یہ نصیحت نامہ فارسی زبان میں تصنیف کیا۔ زبان خانہ ساز فارسی ہے اور اکثر جگہ اردو بھی ہے۔ کہیں کہیں بنگالی ضرب المثل ہے لیکن فارسی خط میں۔ اندرونی شہادت سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ صوفی روشن علی قدس سرہ کے معتقد تھے اور صوفی صاحب مرحوم حضرت شاہ صوفی محمد رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ

Marfat.com

تھے۔ ان کا مزار چھوٹے دائرہ عظیم پور ڈھاکہ میں ہے۔ مصنف نظم کے بھی شائق ہیں کہتے ہیں:

کیا ہوں گا پانی میں ... خون کو
نبھایا ؟ ہوں تب ایسا قانون کو

۱۲۳۸ھ/۱۸۳۲ء مصادف ۱۲۲۹ بنگلا میں تصنیف ہوئی۔

نصائح کے ساتھ اپنے تجربات بھی بیان کرتے ہیں اور روزمرہ کی کارآمد معلومات بھی پیش کرتے ہیں۔

مؤلف نے خاتمہ میں لکھا ہے، اسد اللہ ولد شیخ ارادت اللہ ابن شیخ عبداللطیف متوطن بلدہ عظیم آباد تولد عاصی شہر جہانگیر نگر عرف ڈھاکہ بمقام نواب گنج۔

کتاب اب تک نہیں چھپی۔ دائرہ عظیم پور کے کتب خانہ میں ہے۔

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین واللہ۔

فریاد عاصی (ص ۱۱۶)

مجموعۂ نظم از قلم خان بہادر مولوی کاظم الدین احمد صدیقی چودھری مالک بلیاڈی اسٹیٹ ضلع ڈھاکہ۔ خان بہادر ممدوح نواب قطب الدین کوکہ شہنشاہ جہانگیر کے اولاد امجاد میں ہیں۔ یہ وہی قطب الدین نواسۂ شیخ الاسلام حضرت سلیم چشتی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ ہیں جو بردوان میں علی قلی خان شیر افگن کے ہاتھ مارے گئے (دیکھو مآثر الامراء)۔ ایک زمانہ میں یہ خاندان پورا پرگنہ طالب آباد اور چاند پرتاب وغیرہا کا مالک تھا لیکن امتداد زمانہ اور بھائیوں کی ناچاقی کے طفیل اب بلا شرکت غیرے ۶۹ میل مربع زمین کے خان بہادر مالک و قابض ہیں۔ اب انہوں نے اپنی تمام جائیداد مسکونہ و متوارثہ وقف اولاد کر دیا ہے اور یہی تنہا ایک صورت ہے مسلمانوں کی جائیدادیں محفوظ رہنے کی۔ خان بہادر موصوف کی ولادت سنہ (؟) کی ہے۔ انہوں نے جو کچھ حاصل فرمایا بذات خویش حاصل فرمایا۔ آپ انگریزی کے واقف کار، فارسی کے شائق، عربی دان اور بنگلا کے زبردست پنڈت ہیں۔ عالم باعمل اور جو کہتے ہیں وہ کرتے ہیں۔ ان سے زیادہ

Marfat.com

وعدوں کا پابند، وضع دار، بامروت رئیس اس دور پُرفتن میں نظر آنا دشوار ہے۔ ہر کارِ خیر میں بلاخواہش نام ونمود شریک ہوتے ہیں۔ آپ کا ایک بڑا کتب خانہ تھا جس میں ہر علم وفن اور عربی، فارسی، اردو کی بہت سی نایاب وکمیاب قلمی ومطبوعہ کتابیں تھیں۔ اس کا بڑا حصہ سال گذشتہ میں جناب ممدوح نے ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری کی نذر کر دیا۔ جزاک اللہ خیرالجزاء۔

مطبوعہ رضوانی پریس، کلکتہ، ۱۹۱۲ء۔

فضائل العلوم

مختلف علوم وفنون پر مضامین کا مجموعہ ہے۔

ملک الشعراء قاضی صادق خان اختر کے خاندان میں مولوی سراج الحق ایک سن رسیدہ بزرگ ہیں جو بشیرہاٹ چوبیس پرگنہ میں رہتے ہیں۔ اس وقت ان کی عمر ستر سے متجاوز ہے۔ فارسی نظم ونثر کے عاشق ہیں۔ مگر اس زمانہ میں ایسے مقام پر ہیں کہ خود ہی کہتے ہیں اور خود ہی سنتے ہیں۔ یہ مجموعہ جو بہت ضخیم اور ایک عمر کی کمائی ہے، اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ مصنف نے ایک جزو مجھے بھیجا تھا دیکھ کر افسوس ہوا کہ میوہ پر مغز ہے مگر بے فصل کا۔

اوّلہ:
بنام خدای زمین و زمان
کہ ہست آفرینندۂ انس و جان

فوادالفواد۔ انشاء

از مولوی جوادالجواد، جودت تخلص، از شرفائے پنڈوہ [ہوگلی]۔
کتاب کے نام کے لیے ناسخ کا ممنون ہوں۔ یہ معلوم نہیں ہو سکا ہے کہ یہ کتاب مطبوع ہوئی کہ نہیں۔

فوائد شمسہ۔ مثنوی

از مرحوم مولوی سید ریاضت اللہ اوج تخلص۔ وکیل عدالت محکمہ بہمن بڑیہ ضلع کمرلا ابن مولوی

Marfat.com

سید شرافت اللہ مرحوم باشندۂ قصبہ گوکن پرگنہ سرائیل ضلع کمرلا۔ اوح مرحوم کی تحصیل مدرسۂ عالیہ کلکتہ کی تھی۔ مولوی رشید النبی وحشت رامپوری کے فیض صحبت سے شعروسخن کا مذاق پیدا ہوا۔ صرف فارسی کہتے تھے اور خوب کہتے تھے۔

مرحوم کے صاحب زادوں میں نواب سر سید شمس الہدیٰ کے سی۔ آئی۔ ای کا انتقال ہو گیا اور مکرمی مولانا سید محمد تنزیل ڈھاکہ اور مسٹر سید محمد مسیح ڈسٹرکٹ جج میمن سنگھ میں موجود ہیں۔

یہ ایک اخلاقی مثنوی ہے۔ مثنوی مذکور کے چند اشعار تذکرۃ المعاصرین سے نقل کرتا ہوں کہ مثنوی مذکور باوجود طبع ہو جانے کے میری دسترس سے باہر ہے۔

از یاد تو شکرین دہانم
از ذکر تو گوہرین بیانم
شکر شکن است خامۂ من
تنگ شکر است نامۂ من
خیری اگرت ز دست ناید
غم نیست اگر ستم نزاید
مردانہ قدم بنہ بہ ہر کار
تا گل بنماید دت بہرا[1] خار
. . . . ز قحطان
چون نیست کمال است بیان
از سنبلہ جز زیان نیاید
جز فتنہ و شر دگر نزاید
از صحبت بد کنارہ (در) گیر
ز آمیزش بد گریز چون تیر

۱۔ نقل میں یہ الفاظ درج نہیں ہوئے قیاساً لکھے گئے ہیں۔ ع۔ن

Marfat.com

با خویش اگر بدی نمودی
صد فتنہ بروی خود گشودی

فوائد المبتدی

مصنف نے اپنا نام یوں بتایا ہے: شہاب الدین ولد سید معظم ابن قطب الدین اسلام آبادی۔
سنۂ تالیف کے بدلے مؤلف نے عہد تالیف بتلایا ہے "سلطان ابو المظفر جلال الدین علی گوہر شاہ عالم بادشاہ غازی ... ۱ اللہ تعالیٰ"

اصل میں فقہ حنفیہ کا بیان ہے لیکن مؤلف نے ساری دنیا کے علوم اس میں جمع کر دیئے ہیں۔ چنانچہ جغرافیہ، تاریخ، ... ۲، فراست، قیافہ ... ۲ علم سب کے مختصر بیان پر دو سو ستر صفحہ کی کتاب ہے۔

معلوم نہیں یہ کتاب کبھی طبع بھی ہوئی یا نہیں۔ میرے پاس قلمی نسخہ ہے جس کے آخر میں درج ہے: بتاریخ شب پنجشنبہ (بنمانہ) شیخ غلام محمد در بلدہ جہانگیر نگر بدور حکومت انگریز با بام نواب نصیر الملک انتظام الدولہ سید علی خان بہادر نصرت جنگ بتاریخ ماہ ماگھ ۱۲۲۶ بنگلا مطابق ۲۵ شہر ربیع الاول ۱۲۳۵ ہجری۔ محمد جمیل ولد شیخ محمد مرزا مرحوم بن شیخ مداری مغفور ساکن موضع شہباز پور پرگنہ سرائیل ضلع ٹپرہ چکلہ روشن آباد تھانہ ناصر نگر نوشت۔

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم والصلوٰۃ والسلام علی محمد رسولہ الکریم وعلی آلہ واصحابہ الی سبیل المستقیم۔

فیوضات غوثیہ (ص ۲۹۱)

در بیان تصوف و اذکار و اعمال۔

از مولوی سید محمد صفی اللہ قادری المعروف بہ شاہ عبید اللہ بغدادی مرحوم۔ بنگال میں بہت

۱۔ نقل میں یہ جگہ خالی ہے۔ ع۔ن

۲۔ یہاں سے الفاظ پڑھے نہیں جا سکے۔ ع۔ن

Marfat.com

رہتے تھے۔ خاص کر چاٹگام کے اطراف میں زیادہ قیام رہتا تھا بلکہ بعض لوگوں نے بیان کیا کہ وہ بنگال میں بس بھی گئے تھے۔

شروع میں عربی دیباچہ ہے جس میں مؤلف نے اپنا شجرۂ نسب تا آدم علیہ السلام لکھا ہے۔ کتاب فارسی میں ہے۔ عجیب عجیب اعمال ہیں۔ نمونہ از خروارے دو سطریں حاضر ہیں۔

"دربیان دوگانہ حضرت غوث الاعظم۔ بباید دانست کہ یکے از اوراد سلسلۂ عالیہ قادریہ برائے برآمدن حاجات دینی و دنیوی دوگانہ حضرت غوث صمدانی محبوب سبحانی قدس سرہ العزیز است وآن را دوگانہ اسرار نیز می نامند۔"

اخیر رسالہ چاٹگام کے مشہور شاعر مولوی فوز الکبیر مرحوم نے عربی، فارسی، اردو میں تاریخ لکھی ہے
۱۲۲ صفحات، مطبوعہ مطبع غوثیہ، کلکتہ، ۱۸۹۱ء۔

اوّلہ: الحمد للہ فاتح اقفال القلوب بذکرہ وکاشف استار الغیوب بفکرہ۔ الخ

قانون اوّل ۱۷۹۳ء (ص ۴۴۵)

مترجم قانون ہذا کا نام معلوم نہ ہو سکا۔ مگر یقیناً یہ سرکاری ترجمہ ہے اور دیگر مطبوعہ قوانین کے مطالعہ سے اکثر سرکاری مترجمین کا نام معلوم ہے جو اپنی جگہ ذکر ہوگا۔ عبارت منقولہ زیر سے معلوم ہوتا ہے کہ اس زمانہ میں کمپنی شاید یہ کوشش کر رہی تھی کہ فصلی اور بنگلا سنوں کی طرح ملکی خصوصیات اور مقامی ضروریات کی رعایات رکھ کر کوئی ولایتی سنہ بھی جاری ہو جائے۔ لیکن شاید زیادہ دنوں تک یہ کوشش نہیں چلی۔

شاید طبع بھی ہوا تھا لیکن میرے پاس جو نسخہ ہے وہ بڑی تقطیع میں قلمی ہے۔

اوّلہ: قانون درباب تقرر بعضی دفعات مندرجہ اشتہار نامہ مصدرہ بست و دوم ماہ مارچ ۱۷۹۳ عیسوی بطریق قانون واقعہ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ عیسوی مطابق بست و یکم ماہ بیساکھ ۱۲۰۰ بنگلا موافق ششم ماہ بیساکھ ۱۲۰۰ فصلی مطابق بست و یکم ماہ بیساکھ ۱۲۰۰ ولایتی موافق ششم ماہ بیساکھ ۱۸۵۰ سنبت مطابق نوزدہم شہر رمضان ۱۲۰۷ ہجری۔

Marfat.com

قانون دوم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۴۴۳)

اس میں بھی سنہ ولایتی کا ذکر ہے۔
قلمی۔ مطبوعہ نسخہ میری نظر سے نہیں گذرا مگر بظاہر اسباب ضرور چھپا ہے۔ تقطیع کلاں۔
اولہ: قانون درباب موقوفی سررشتہ رابعدالت ہا و آئندہ رجوعہ شدن مقدمات متعلقہ آنجا بعدالت ہائے دیوان۔

قانون سیوم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۴۴۳)

اوائل حکومت انگریزاں میں اس قانون کے ذریعے بنگال، بہار، اڑلیسہ کے لیے تین عدالتیں کھلیں۔ اس میں بھی سنہ ولایتی کا ذکر موجود ہے۔

یہ بھی میرے پاس قلمی ہے۔ لیکن ظن غالب ہے کہ چھپا ہو گا۔ سرصفحہ پر "واہ گورو جی" مندرج ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی سکھ نے کتابت کی ہے۔
اولہ: قانون درباب انددیاد و تعین حکومت ہائے دیوانی کہ یک ضلع و شہرہای عظیم آباد و جہانگیرنگر و مرشدآباد جہت اول تجویز و انفصال مقدمات دیوانی مقرر گردید۔ واقع بتاریخ غرہ ماہ مئی۔

قانون چہارم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۴۴۴)

اس میں بھی سنہ ولایتی کا ذکر ہے۔
قلمی۔ بشرح صدر۔

اولہ، قانون درباب استماع و تجویز و انفصال مقدمات متعلقہ دیوانی عدالت ہائے ضلع و برسہ شہرامنی شہر عظیم آباد و شہر جہانگیرنگر و شہر مرشدآباد۔ واقع بتاریخ غرہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون پنجم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۴۴۴)

یہ مطبوعہ ہے۔ بڑی تقطیع۔ اس میں بھی سنہ ولایتی کا ذکر ہے۔ مگر اس مطبوعہ نسخے کے اخیر میں

Marfat.com

حسب ذیل عبارت انگریزی درج ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک فارسی دفتر باقاعدہ قائم ہو چکا تھا۔ اس لیے ترجمہ کا کام بھی ایک انگریز کی نگرانی میں تھا۔

A true translation.
N.B. Edmonstone. 1
Persian Translator to the Govt.

اوّلہ: قانون مشتمل بر تقرر چہار سر رشتہ عدالت اپیل جہت تجویز و انفصال نالش ہای اپیل مقدمات انفصال دیوانی عدالت ہای اضلاع و ہر سہ شہر اعنی شہر عظیم آباد و شہر جہانگیر نگر و شہر مرشد آباد و تعیین اختیار و سبیل جج ہا اعنی صاحبان ہر چہار عدالت مزبور و تقرر بعضی احکام و آئین درباب تجویز و انفصال نالش ہای اپیل وغیرہ متعلقہ ہر چہار عدالت، مذکور واقع بتاریخ غرہ ماہ مئی۔

قانون ششم ۱۷۹۳ء عیسوی (ص ۱۴۴)

معلوم ہوتا ہے کہ اس سنہ میں جس قدر قوانین اجرا پائے سب میں سنہ ولایتی کا ذکر ہے۔ میرے پاس قلمی ہے۔ تقطیع کلاں۔

اوّلہ: قانون درباب ازدیاد و تعیین اختیار و سبیل صاحبان صدر دیوان عدالت و تقرر قاعدہ ہای استماع و انفصال مقدماتی کہ اپیل آن بعد انفصال عدالت ہای اپیل منفصل در صدر دیوانی عدالت برسد واقع بتاریخ غرہ مئی ۱۷۹۳ء۔

قانون ہفتم ۱۷۹۳ء عیسوی

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔ درمیان تین صفحے قلمی ہیں۔ اس کے اخیر صفحہ پر بھی قانون پنجم کی طرح مسٹر اڈمنسٹن صدر مترجم کے دستخط ہیں۔

اوّلہ: چوں ارباب تقرر وکلا جہت سوال و جواب مقدمات مرجوعہ دیوانی عدالت ہای

1. Neil Benjaman Edmonstone (1765-1841). See Buckland, p. 132.

Marfat.com

واقعات صوبۂ بنگالہ و بہار و اڑیسہ واقع بتاریخ غرہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون ہشتم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۲۴۴)

اس میں سنہ ولایتی مذکور ہے اور حسب دستور مسٹر ایڈمنسٹن کے دستخط اور تصدیق ہے۔

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔

اوّلہ، قانون مجدد بتغیر و تبدیل بعضی مراتب آئین ہای کہ در باب بندوبست دہ سالہ جمیع اراضی زمینداران و تعلقہ داران حضوری و دیگر مالکان زمین واقعات صوبہ بنگال و بہار و اڑیسہ بتاریخ بجدہم ستمبر ۱۷۸۹ عیسوی و بیست و پنجم ماہ نومبر و دہم ماہ فبروری سنہ الیہ و بتاریخ ہاے دیگر معین شدہ بود۔ واقع بتاریخ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون نہم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۲۴۴)

معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت تک دیوانی اور فوجداری قوانین میں علیحدگی نہیں ہوئی ہے اور اس وقت تک ان کے مقدمہ میں "دیت" پر ہی فیصلہ ہوتا تھا۔ اور اس وقت تک اضلاع میمن سنگھ [نصیرآباد]، روشن آباد [تپڑہ]، سلہٹ، ڈھاکہ، جلال پور [موجودہ فریدپور] اسلام آباد چاٹگام کی اپیلیں ڈھاکے میں ہوتی تھیں۔ دفعہ ہفتاد و نہم میں مذکور ہے: "صاحبان عدالت نظامت را باید کہ احکام خود ہا در مقدمات جرائم سوائے در حالاتیکہ بموجب ہیچ یک قانون حضور بنوعی دیگر معین شود شرع اہلِ اسلام جاری گردانند" اس کے بعد دفعہ بھی سنیے![1]

مطبوعہ، تقطیع کلاں:

اوّلہ، قانون مجدد بتغیر و تبدیل بعض مراتب آئین ہائیکہ جہت بگیر آوردن اہل جرائم و تجویز مقدمات آنہا بتاریخ سوم ماہ ستمبر ۱۷۹۰ عیسوی و تاریخ ہاے دیگر از حضور معین شدہ بود۔ واقع بتاریخ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ء

۱۔ مگر مصنف نے یہ دفعہ نقل نہیں کی۔

Marfat.com

قانون دوازدہم ۱۷۹۳ ء عیسوی (ص ۴۴۷)

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔ حسب دستور اس پر مترجم فارسی کی دستخط و تصدیق موجود ہے۔

اوّلہ: قانون درباب تقرری قاضیاں و مفتیاں و پنڈتاں عدالت ہا سے دیوانی و فوجداری۔

واقع بتاریخ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون سیزدہم ۱۷۹۳ ء عیسوی (ص ۴۴۷)

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔ حسب دستور اس پر بھی مترجم فارسی کی تصدیق و دستخط ہے۔

اوّلہ: قانون درباب تقرر عملۂ عدالت ہا سے دیوانی و فوجداری و تعین سبیل آنہا۔ واقعہ بتاریخ غرہ مئی۔

قانون چہاردہم ۱۷۹۳ ء عیسوی (ص ۴۴۸)

حسب دستور اس پر بھی مترجم فارسی کی دستخط و تصدیق ہے۔

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔

اوّلہ: قانون مشتمل بر طریق وصول زر باقیات مالگزاری از مالکان و مستاجران زمین مالگزار صدر۔ واقعہ بتاریخ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون پانزدہم ۱۷۹۳ ء عیسوی (ص ۴۴۶)

مختصر قانون ہے صرف بارہ دفعات ہیں۔ اس پر بھی حسب دستور دستخط مترجم ہے مطبوعہ تقطیع کلاں۔

اوّلہ: قانون درباب تعین شرح سود بابت قرضہ سابق و آئندہ واقعہ بتاریخ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون شانزدہم ۱۷۹۳ ء عیسوی (ص ۴۴۷)

قلمی، تقطیع کلاں۔

Marfat.com

اوّلہ : قانون در باب تفویض بعض مقدمات بتجویز ثالثان ومعلق داشتن تجویز بعض مقدمات از نواب ناظم ۔

قانون ہفدہم ۱۷۹۳ ایسوی (ص ۴۴۶)

قلمی ، تقطیع کلاں ۔

اوّلہ : قانون در باب تقرر آئین جدید بہ تغیر و تبدیل بعضی مراتب قانونی کہ بتاریخ بستم ماہ جولائی ۱۷۹۲ ایسوی برائے تفویض اختیار بجمیع مالکان ومستاجران زمین مالگزار صدر در باب قرق وفروی محصولات زمین واجناس منقولہ اجارہ داران وکنکنہ داران و رعایا وتعلقداران توابع آنہا بلکہ .... مال ... بعضی حالات معینہ بنا بر وصول زر باقیات مالگزاری و بازداشتن مالکان ومستاجران زمین مزبور را از مقید ساختن وسزای بدنی رسانیدن اجارہ داران ۔

قانون ہجدہم ۱۷۹۳ ایسوی (ص ۴۴۸)

سنہ ولایتی اور دستخط وتصدیق ترجمہ بدستور ہے ۔
مطبوعہ ، تقطیع کلاں ۔

اوّلہ : قانون در باب مکمل داشتن دفاتر عدالت ہائے دیوانی وفوجداری مشتمل تاکیدات این ۔ صاحبان عدالت ہائے اضلاع وشہر با فہرست ماہواری مقدمات انفصالی خود ہا پیش صاحبان عدالت ہائے اپیل مفصل وصاحبان عدالت ہائے اپیل مفصل فہرست ماہواری مقدمات اپیل وغیرہ انفصال خود ہا بہ نزد صاحبان صدر دیوانی عدالت می فرستادہ باشند ۔ واقعہ ۔

قانون نوزدہم ۱۷۹۳ ایسوی (ص ۴۴۹)

سنہ ولایتی وتصدیق ترجمہ بدستور موجود ہے ۔

اوّلہ : قانون مجدد بتغیر وتبدیل بعض مراتب مندرجہ آئین معینہ غرہ ماہ دسمبر ۱۷۹۰ مشتمل برفوا تجویز مقدمات مردمانی کہ دعوی استقرار قبض وتصرف خود ہا بطریق الاخراج بر اراضی سوائے عطیہ

Marfat.com

پادشاہی دارند۔

قانون بستم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۴۵۱)

یہ صرف چار دفعات کا رسالہ ہے۔ اگرچہ سنۂ ولایتی کا ذکر اس میں بھی ہے لیکن اخیر صفحہ میں یہ عبارت ہے:

A true translation

H.P. Farster. 1

یہ وہی فارسٹر ہیں جن کی اردو انگریزی ڈکشنری آج بھی مقبول ہے مگر ان کا عہدہ اس وقت کیا تھا اس کا ذکر نہیں۔ یہ پہلا قانون ہے جس میں ان کی تصدیق نظر آتی ہے۔

اولہ: قانون در باب تفویض اختیار بصاحبان عدالتہای اضلاع و شہر و بصاحبان عدالت ہای اپیل مفصل و دائرہ و سائرہ و بصاحبان صدر دیوانی عدالت و عدالت نظامت در این کہ صاحبان موصوف آئین ہای تازہ در امورات متعلقہ خود ہا تجویز نمایند۔ واقعہ غرہ مئی ۱۷۹۳ء

قانون بست و یکم ۱۷۹۳ عیسوی (ص ۴۵۰)

یہ بھی مختصر قانون ہے اور صرف آٹھ دفعات پر مشتمل ہے۔ اگرچہ سنۂ ولایتی کا ذکر اس میں بھی ہے لیکن اخیر میں تصدیق و دستخط مسٹر ایڈمنسٹن کی ہے۔

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔

اولہ: قانون در باب تقرر یک سررشتہ جہت نگاہ داشتن دفاتر متعلقہ مالگزاری سرکار بخط و عبارت این ملک و در یک یک ضلع و تعین قواعد سبیل سررشتہ داران واقعہ بتاریخ غرہ ماہ مئی ۱۷۹۳ء

1- Henry Pitts Farster (1769?-1815). See: Buckland, p. 151.

۱۷۹۴ء میں چوبیس پرگنوں پر مشتمل صدر دیوانی عدالت کے رجسٹرار مقرر ہوئے

Marfat.com

قانون بیست ودوم ۱۷۹۲ اعیسوی (ص ۴۵۰)

اس کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ ایک زمانہ میں خاص قسم کی کشتیاں بھی بغیر اجازت کمپنی بہادر نہیں بن سکتی تھیں۔ چنانچہ دفعہ بیستم میں درج ہے:

این کہ جمیع کسان راسوای صاحبان فوجداری امتناع است کہ کشتی ہاے از اقسام . . . ۱ الذیل یا عرض وطول آں برابر شود۔ بی حصول دست آویز اجازت صاحب فوجداری تیار گردانند یا بکار ببرند۔

مطبوعہ، تقطیع کلاں۔

اولہ؛ قانون مشتمل بر احکام تقرر سررشتہ ہای پولیس ممالک محروسہ سرکار کمپنی انگریز ماموره ہفتم ماہ دسمبر ۱۷۹۳ اعیسوی کہ چند جا تغیر وتبدیل یافتہ از سرنو مقرر گردید۔ واقعہ ماہ غرہ مئی۔

قانون بست وسیوم ۱۷۹۲ اعیسوی (ص ۴۴۹)

قلمی، تقطیع کلاں۔ میرے پاس قلمی نسخہ ہے۔ اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ یہ چھپا ہوگا۔

اولہ؛ قانون . . . مشتمل بر تقرر جائیداد سالانہ بابت اخراجات سررشتہ پولیس یعنی تھانہ بندی کہ بموجب احکام مندرجہ قانون بست وسیوم ۱۷۹۲ ا معین گردیداست۔ واقعہ۔

قصائد منتخب

جناب نساخ کی مدح میں عربی، فارسی، اردو، بنگلہ، انگریزی زبان میں جس قدر منظومہ ۲۔۱۸۷۳ تک فراہم ہوئے تھے سب مولوی حافظ عبدالحمید مرحوم حمید کلکتی تلمیذ حضرت آزاد جہانگیر نگری مغفور نے جمع کر کے شائع کر دیئے ہیں۔ اس مجموعہ کی اصل خوبی یہ ہے کہ اس سے بنگال کے دیگر بہت سے ایسے شعراء کا پتہ لگتا ہے جن کا نام ونشان بھی اب کوئی نہیں جانتا۔

۱۔ یہاں سے لفظ پڑھا نہیں جا سکا۔ ع۔ ن

Marfat.com

۱۵ صفحات، مطبوعہ نامی پریس لکھنو، ۱۳۰۲ھ
اوّلہ: ہرگونہ ستایش بحقیقت راجع بحضرت سراسر عظمت ستایشگی آفرینی است۔ (کذا)

قصہ تاج الملوک

اس قصہ کو ۱۱۳۴ھ میں شیخ عزت اللہ بنگالی نے صاف اور سلیس فارسی میں لکھا۔ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ موصوف نثر کے علاوہ نظم پر بھی قادر ہیں۔ اور یا تو وہ خود شیعی ہیں یا اس وقت کی شیعی حکومت سے متاثر ہیں (کیوں) کہ بعد حمد و نعت کے منقبت مولا علی کرم اللہ وجہہ بھی موجود ہے۔ نظر محمد ان کے کوئی دوست جانی تھے اور قصہ کہانی کے شوقین، ان کے انتقال سے مؤلف پر جو صدمہ گذرا ہے اس کو بھولنے کے لیے اور اپنے دوست مذکور کی یادگار قائم کرنے کے لیے یہ کتاب لکھی ہے۔

ان عزت اللہ بنگالی کے حالات معلوم کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کوئی کامیابی نہیں ہوئی۔ اس کا ترجمہ علاوہ مغربی زبانوں کے اردو اور بنگالی میں ہو چکا ہے۔ میرے پاس چند قلمی نسخے ہیں، ایک میں سنہ کتابت یوں تحریر ہے: ۶ جمادی الاول ۱۲۱۵ھ قدسی مطابق ۲ ماہ آسن ۱۲۰۷ بنگلہ کاتب شیخ غلام مرتضیٰ۔

اوّلہ: زینت دیباچہ سخن بنام سخن آفرین۔

قواعد فارسی

از مولوی روشن علی انصاری معلم فورٹ ولیم کالج کلکتہ، المتوفی ۱۸۱۰ء
مطبوعہ ۳۸-۱۸۳۳ء، گلزار لکھنو ۱۸۷۵ء
ابتدا: بعد حمد حضرت آفریدگار، جل جلالہ و نعت جناب۔

قیامت نامہ

از مولانا ابوالعیاش محمد عبدالعلی بحرالعلوم لکھنو، مولانا مرحوم نے اس ۱۶۹ صفحہ کے رسالہ

Marfat.com

کو بہار بردوان میں تصنیف فرمایا تھا۔ در بیان قیامت، اقتباس از قرآن و حدیث۔

جہاں تک مجھے معلوم ہے اب تک رسالہ ہذا غیر مطبوعہ ہے۔ ایک قلمی نسخہ امپیریل لائبریری کلکتہ میں موجود ہے۔

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علی رسولہ محمد خاتم المرسلین۔

کارنامۂ حیدری = سیر سرورتی = مآثر صفدری

شہزادہ محمد سلطان عرف پرنس غلام محمد ابن ٹیپو سلطان شہید رحمۃ اللہ علیہ نے نہایت عمدہ فارسی میں اپنے خاندان کی خاص کر اپنے باپ دادا کی تاریخ لکھی ہے۔ اس سے زیادہ مستند حالات کسی کتاب میں نہیں ہیں۔ اسے شہزادہ ممدوح نے سر طامس ہربرٹ[1] نائب ناظم بنگالہ کے نام معنون کیا ہے۔

مولوی سید کرامت علی متولی امام باڑہ ہوگلی کے ایک بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل مصنف عبدالرحیم دہریہ ہیں اور پرنس موصوف برائے نام مصنف۔

۹۸۸ صفحات، تقطیع کلاں، کاغذ و طباعت نہایت نفیس، مطبوعہ مشن پریس، کلکتہ ۱۸۴۸ء

ابتدا: الحمد للہ الواجب الوجود الشہود مبدا کل موجود و مشہود و الصلوٰۃ علی سید طوائف الاسلام۔

کنز تواریخ = دیکھیے اردو کتب

کنز السعادۃ

از قلم شاعر جلیل مولوی محمد فاضل صاحب مرحوم، منشی صاحب اصل باشندے فرید پور کے تھے۔ تعلیم و تربیت کا زمانہ ڈھاکہ میں بسر ہوا سب انسپکٹر پولیس تھے لیکن طبیعت منتظم کی نہ تھی اس لیے استعفا دے دیا۔ بریسال میں رہے اور وہیں توطن اختیار کر لیا تھا۔ بڑے فاضل اور فارسی زبان کے عاشق، نہایت خوش صحبت، ظریف الطبع بزرگ تھے۔ بذلہ سنجی اور ظرافت ان پر ختم تھی بریسال میں قیام کے باوجود اردو بہت اچھی بولتے تھے۔ فارسی بھی کہتے تھے۔ لیکن اردو میں بھی خاموش

1- Thamas Herbert.

Marfat.com

نہ تھے۔ ان کے اشعار بہت نمکین ہوتے ہیں۔ اس طرف کے تمام شرفاء ان کے تربیت کردہ اور سب کے وہ استاد تھے۔ تقریباً بیس برس ہوئے انہوں نے انتقال کیا جس شخص نے ہزاروں تاریخیں لکھیں خود اس کے وارث بھی اس کا سنۂ وفات باوجود متواتر تقاضوں کے مجھے نہ بتلا سکے۔ افسوس۔

فارسی زبان میں اخلاقی نظم بطور مثنوی ہے۔ ۴۲۵ اشعار کا مجموعہ ہے۔
۹۶ صفحات، ۱۳۰۲ھ میں کانپور میں مطبع احمدی میں چھپی۔
اوّلہ: بنام خداوند عرش عظیم
غفور و رحیم و عزیز و حکیم

گرد پا ہنگ غالب (ص ۱۲۶)

فارسی دری۔ مجموعۂ مضامین (و، واقعات بتتبع پنج آہنگ غالب۔
از منشی سید غلام مصطفیٰ مرحوم رئیس ڈھاکہ۔[1]

بنگال علی العموم مرزا نوشہ غالب سے عقیدت مندی نہیں رکھتا تھا اور اس امر میں کلکتہ اور خاص کر ڈھاکے کو بڑی کد تھی، مگر ڈھاکہ ہی میں میر غلام مصطفیٰ اور خواجہ حیدر جان شائق، مرزا کے شاگرد اور سخت عقیدت مند شاگرد تھے۔ یہ صاحب ممدوح ۱۱ ذی قعدہ ۱۲۲۹ھ میں قصبہ سنار گاؤں میں جو ایک زمانہ میں مشرقی بنگال کا دارالحکومت تھا، پیدا ہوئے۔ گھر سے خوشحال تھے اور علاوہ زمینداری کے وکالت بھی کرتے تھے۔ ۳۲ برس تک وکالت کی۔ پھر وکالت چھوڑی اخیر عمر تک آنریری مجسٹریٹ رہے جس کی مدت بھی ۳۵ برس ہے۔ میں نے میر صاحب ممدوح کو لڑکپن میں ہوش سنبھال کر بھی دیکھا ہے۔ ریش و بروت صاف، چھینٹ کا ایک برہ پاجامہ، روس (کذا) کا کرتہ اور ٹوپی زیب بدن فرماتے تھے۔ وضع کی پابندی اخیر عمر تک رہی۔ بڑے باوقار

۱۔ "احسن" کے اندراج میں اس کے مصنف کا سال وفات ۱۹۳۵ء لکھا ہے۔ گویا ثلاثہ غسالہ ۱۹۳۵ء کے بعد مرتب ہوئی ہے اس حساب سے مولوی محمد فاضل کا تقریبی سال وفات ۱۹۱۵ء قرار پاتا ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

اور فارسی زبان کے عاشق تھے۔ فن موسیقی سے بھی شغف رکھتے تھے اور دھرپد سے خاص انس تھا گلے سے بھی راگ راگنی ادا کرتے تھے۔ ان کے خاندان میں ان کے تین پوتے موجود ہیں۔ جن میں بڑے مولوی سید محمد طیفور اور مجھلے مولوی سید نورالحق میرے عنایت فرما ہیں۔ خاص کر سید نورالحق صاحب وضعداری اور یک رنگی میں اپنے خاندانی روایات کے تنہا حامل ہیں۔

میر صاحب مغفور نے ۱۹۰۷ء میں بعمر ۹۲ سال انتقال فرمایا اور اپنے خاندانی قبرستان میں دفن ہوئے خدایش بیامرزد۔

گرد پاہنگ غالب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلے حصہ میں دری بآمیزش عربی اور دوسرے حصہ میں فارسی خالص ہے۔ افسوس ہے کہ کتاب اب تک شائع نہیں ہوئی اور میر صاحب مرحوم کے پوتے سید محمد طیفور صاحب کے پاس موجود ہے۔

اوّلہ: آفریدگار جان وجہان را باندازہ نیروی کہ سخنوری بخشیدہ است سپاس گزارم وحد مراچہ پایاب کہ از اندازۂ آں نیرو برتر شوم وحمد و ثنا سے سزاوارش بجاآرم۔ الفاظ دلگزین و فقرات خاطر نشین کہ از زبان قلم می ریزد ہمہ از آن نیروست۔ اگرچہ طبع زاد است نیز خداداد است۔

گلدستۂ محبت

فارسی نظم و نثر میں لارڈ ہسٹنگز[1] اور غازی الدین حیدر کی ملاقات کے حالات ہیں قاضی محمد صادق خان اختر نے ۱۲۳۹ھ میں لکھی۔ یہ ملاقات مارچ ۱۸۱۵ء میں ہوئی تھی کلکتہ سے لارڈ موصوف کا درباری بیڑہ روانہ ہوا تھا (جون ۱۸۱۴ء)۔ کانپور تک دریائی سفر تھا اور کانپور سے لکھنو تک بہت سازوسامان۔ تزک و احتشام سے سواری گئی تھی۔ نو مہینے سفر میں لگے تھے۔ ملاقات اور لکھنؤ کی دھوم دھام کا حال اختر نے لکھا ہے۔

اختر اپنے کو کمین بندۂ شاہ زمن فیض گستر محمد صادق اختر لکھتے ہیں۔ اس کے بعد یہ شعر ہے:

آنکہ باشد فر بہروزی زسیمایش عیاں
آنکہ باشد اختر بخت از جبینش آشکار

1- Lord Hastings

Marfat.com

کتاب آٹھ باب میں ہے۔

۱۳۱ صفحات، مطبع سلطانی لکھنو میں چھپی۔ اب نہیں ملتی ہے۔

گلدستۂ نشاط = دیکھیے اردو کتب

گلزار نعت = دیکھیے اردو کتب

گلشن صبیان

طلبا کی فارسی آموزی کے لیے مرحوم مولوی سید تفضل حسین سابق معلم فارسی مدرسۂ عالیہ کلکتہ۔
(نے تالیف کی)

۶۹ صفحات۔ مطبوعہ (مطبع) ریاض الاسلام، ۱۹۰۶ء
اوّلہ: لقمان را گفتند کہ حکمت از کہ آموختی؟

گلشن فضل

مبتدیوں کے لیے فارسی آموز باسلوب جدید از تصنیف مولوی خوندکار ابوالفضل عبدالکریم صاحب پنشین ٹیچر پی بی انگلش ہائی اسکول ٹنگائل ضلع میمن سنگھ۔ واقعاً بہترین قاعدے سے فارسی سکھانے کی سعی کی گئی ہے۔ معلوم ہوتا ہے مولوی صاحب موصوف کو بچوں کی تعلیم کا خاص سلیقہ ہے۔ مولوی صاحب موصوف کی ایک کوشش افسوس ہے کہ ناتمام رہی ورنہ مسلمانان بنگال کے لیے بنگلہ ترجمہ معہ فوائد قرآن پاک جس کا سلسلہ مولانا نے شروع کیا تھا، بہت مفید اور ضروری تھا۔ مولانا کے والد ماجد خوندکار ثابت علی مرحوم خلف سید شاہ برہان الدین البغدادی قدس (سرہ) ہیں۔ اور حکمہ ٹنگائل میں ایک اہل فضل خانوادہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ (کذا)

اوّلہ: در علم ہجا۔

مثنوی گنج راز

حضرت صوفی شیخ عبدالرحمن فتح آبادی نے ۶۵۰ اشعار میں بتاریخ ذی حجہ ۹۶۶ھ فتح آباد میں

Marfat.com

لکھی۔ مؤلف شیخ لطف اللہ قطب عالم کے دست گرفتہ تھے۔ فتح پور کے بارے میں معلوم ہے کہ فرید پور کا پرانا نام ہے۔

تصوف و سلوک کے بیان میں فارسی مثنوی ہے۔ اس کتاب میں ۶۵۲ اشعار ہیں۔ شاید دو الحاقی ہوں۔

میرے خیال میں خالص بنگال کی کتابوں میں بہت ہی پرانی کتاب ہے۔ کتاب بہت نایاب ہوگئی تھی۔ خدا بھلا کرے مولانا شاہ عبدالرحمن مرحوم اسلام آبادی کا کہ انہوں نے بہت تصحیح کے ساتھ چھپوایا۔ ۴۸ صفحات۔ مطبوعہ اصح المطابع لکھنو۔ سنہ نامعلوم۔

ابتدا:

حمد ہادی بیشمار از جان و دل گوید نخست
کو دلم را در بدای حق شناسی کرد چست
ذات او موجود واحد جامع وصف کمال
ہم قدیم و واجب و پاک آمد از نقص و زوال
اوست بیچون، بیچگونہ، بی نمونہ، بی نشان
نیست غیرش ہیچ چیزی در عیان و در نہان

گوہر دانش، حصہ اول

مؤلفہ مولوی جسیم الدین احمد، ایم۔ اے، بی۔ ٹی اسسٹنٹ گورنمنٹ ہائی سکول۔

فارسی ریڈر۔ اسلوب جدید کی پابندی کی گئی ہے۔ فٹ نوٹ میں انگریزی معنی لکھے ہیں۔
۹۴ صفحات، مطبوعہ ماڈل پریس کلکتہ، ۱۹۳۰ء
اوّلہ: انتخاب از پند لقمان حکیم۔

مثنوی لطیفہ

از شاعر مشہور منشی فاضل صاحب فاضل فرید پوری بانز گنج۔

Marfat.com

لڑکوں کی تہذیب و اخلاق کی تعلیم کے لیے مثنوی ہے۔

۴۲ صفحے، مطبوعہ سعیدی پریس کلکتہ ۱۳۰۷ھ، آخر میں ایک مختصر اردو مثنوی مولانا کرامت علی کی ہے۔

اوّلہ: نمی دانم چنین بہ یا چنان بہ
الٰہی آنچہ بہ دانی مرا دہ

لغات اربعہ = دیکھیے کتب اردو

مآثر صفدری ← کارنامۂ حیدری

مجموعۃ الانشاء

از محمد صادق ابن مظفر حسین منشی، مؤلف شہر جہانگیر نگر ڈھاکہ کے رؤسا میں سے تھے اور عبدالہادی رحمت خان خرج دار اسلام آبادی چاٹگام کے منشی تھے۔ یہ بھی اس مجموعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ رحمت خان موصوف نے ۱۱۳۵ھ میں انتقال کیا ہے۔ شاید محلہ رحمت گنج اسی رحمت خان سے منسوب ہو۔ بازار عبدالہادی کے نام سے ایک محلہ قریب حسینی دالان میں اب بھی موجود ہے ہوسکتا ہے کہ بازار آقا صادق انہی محمد صادق کی طرف منسوب ہو۔

مجموعۂ رقعات و مضامین (ہے)۔ علاوہ رقعات و خطوط کے جو تمام کے تمام اصل خطوط کی نقلیں ہیں۔ ایک مضمون "مناظرہ درمیان شاہجہان آباد و جہانگیر نگر" بھی ہے جس میں حق وطن ادا فرمایا ہے۔ یعنی ڈھاکہ کو دہلی پر ترجیح دی ہے۔ مضمون نہایت پرلطف اور ظریفانہ ہے۔ مثلاً وہ دلیل پیش کرتے ہیں کہ باپ کا درجہ ہمیشہ بیٹے سے بڑا ہوگا۔ اس لیے جہانگیر نگر جو باپ کی طرف منسوب ہے برتر ہوگا۔ اسی طرح دوران مقابلہ میں دہلی کی طرف سے بنگالہ کی گودہ [فیل پا] اور رگھیکہ کی بیماری پیش کی جاتی ہے۔ جو بنگالہ میں جاتا ہے اس کو یہ بیماریاں لپٹ جاتی ہیں۔ اس کے جواب میں فرماتے ہیں کہ یہ بیماریاں نہیں ہیں بلکہ بنگال کی محبت اور مہمانداری (ہے) کہ قدم پکڑتی ہے، طوق بن جاتی ہے کہ مہمان ہمیشہ یہیں رہ جائے۔

معلوم ہوتا ہے کہ مؤلف کا زیادہ حصۂ زندگی لاہور میں بسر ہوا ہے۔ بہرحال اس مجموعہ میں اخیر دورِ مغلیہ سے متعلق بہت سی کام کی باتیں ہیں۔

Marfat.com

قلمی نسخہ میں سنہ (کتابت) نہیں ہے۔ صرف اس قدر درج ہے "ذی حجہ ۴۲ جلوس بروز شنبہ بوقت دو پاس"۔ دوسرے کسی نسخہ کا پتہ نہیں لگا۔

محامد حیدری

قاضی محمد صادق اختر کی مشہور تصنیف ہے۔ غازی الدین حیدر کی مدح میں لکھی۔ اب نہیں ملتی۔ فارسی نظم و نثر میں ہے۔ تمام کتاب علماء و حکماء کی حکایات و نصائح اور ان کے لطائف و ظرائف سے پُر ہے۔

۲۸۸ صفحہ۔ مطبوعہ مطبع سلطانی لکھنو، ۱۲۳۰ھ۔

مجموع الفتاویٰ ← واقعات وودی

مختصر مفید (ص ۵۳۸)

علوم ہیئت و حکمت وغیرہ پر مولوی سید محمد اسلم شاہ باشندۂ پنڈوہ ضلع ہوگلی نے اپنے بیٹے سید غلام علی کی تعلیم کے لیے علاء الدین ابوعلی قوشجی، حمد اللہ مستوفی، قزوینی، طوسی، محمد (مولوی)[۱]، مصلح الدین سعدی وغیرہم کے رسائل سے التقاط کر کے لکھا تھا۔ در ۱۲۰۱ھ۔ حسب ذیل ابواب ہیں۔

(مقدمہ) در معرفت مجردات (مفردات) و مرکبات کہ مبادی ایجاد کائنات اند و ہمہ لزومات آن۔

فائدہ اول - دربیان عقول۔

فائدہ دوم - دربیان احوال اجرام علوی

فائدہ سوم - دربیان ملائکہ و ...! عرش و مکان ...!

فائدہ چہارم - دربیان ...! و شفق۔

فائدہ پنجم - دربیان محاق و ہلال و بدر۔

فائدہ ششم - دربیان کسوف آفتاب و خسوف ماہ

۱۔ الفاظ پڑھے نہیں جاسکے۔ ع۔ ن

Marfat.com

فائدہ ہفتم - در بیان تاریخ سال وماہ واجرام.. ! وساعت۔
فائدہ ہشتم - کون وفساد۔
عناصر اربعہ۔
نفس.. ! وارواح۔
حواس خمسہ.. ! نفس باطن
قوای.. ! وقوای خادمہ وقوای مخدومہ۔
قوای عقلیہ۔
تکوین نطفہ وتشریح وترکیب اعضا۔
سن وعمر۔
انواع کہ.. ! اجناس فضائل اند۔
انواع اضداد اجناس فضائل کہ آنہا رذائل گویند۔
جن وشیاطین۔
اسامی علوم حکمت نظری وحکمت طبعی۔

ابتدا: سبحان اللہ حکمت بالغہ خالق الارض والسموات بمرتبۂ شامل۔
ایک نسخہ اورینٹل (لائبریری) بانکی پور میں ہے۔

مختصر مفید (مکرر اندراج)

سید محمد اسلم باشندۂ پنڈوہ نے اپنے لڑکے سید غلام علی کے لیے لکھی فلسفۂ طبعی کا بیان ہے۔ مؤلفاتِ ابوعلی توشجی، حمداللہ مستوفی، قزوینی، جوینی، محمد (مولوی)، مصلح الدین سعدی وغیرہم سے ۱۲۰۱ھ/۸۷-۱۷۸۶ء میں جمع وانتخاب کرکے "مختصر مفید" نام رکھا۔ ابواب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ کتاب واقعی مفید ہے۔

۱۔ الفاظ پڑھے نہیں جا سکے۔ ع.ن

Marfat.com

اب تک نہیں چھپی۔ کلکتہ، پٹنہ کے کتب خانوں میں قلمی نسخہ موجود ہے۔
اوّلہ: سبحان اللہ حکمت بالغہ خالق الارض والسموات۔

مخزن الاخلاق

از مولوی عبدالکریم خان صاحب، ہیڈ مولوی نواب انسٹی ٹیوشن دہن باڑی ضلع میمن سنگھ۔
بچوں کی فارسی تعلیم کے لیے اخلاقی کہانیوں کا مجموعہ ہے۔
۶۴ صفحہ۔ مطبوعہ اسلامیہ پریس ڈھاکہ، ۱۹۲۱ء
اوّلہ: شخصی باکیسہ پراز دراہم بسوی بازار راہ گرفت۔

مخزن حقیقت۔ دفتر اول

فارسی دیوان از مولانا حافظ شاہ سید برہان اللہ، مولانا نعت بھی کہتے ہیں۔ غیر از نعت مضامین تصوف کلام منظوم۔۔۔!
مولانا اپنے مکان واقع محلہ بہاٹ کی مسجد ڈھاکہ میں مدفون ہیں۔
۳۶ صفحہ، مطبوعہ ہادی پریس کلکتہ، ۱۳۱۷ھ
اوّلہ: از وجودت جامۂ ہستی و تاروپود ما۔

مخزن حقیقت۔ دفتر دوم

مولانا برہان اللہ کا یہ بھی فارسی دیوان ہے۔ لیکن متصوفانہ اور حجم زیادہ ہے۔ یعنی ۸۰ صفحہ مطبع ہادی المطابع سے ۱۳۱۸ھ میں شائع ہوا۔
اوّلہ: فروزان است از عکس رخش آئینہ دلہا۔

مخزن الفتاوی۔ فارسی، اردو (ص ۱۳۵)

مولانا حافظ محمد عبداللہ صاحب سابق مدرس دوم مدرسہ محسنیہ ڈھاکہ سے چند لوگوں نے استفتا

ا۔ نقل میں یہ جملہ مکمل درج نہیں ہوا۔ ع۔ ن

Marfat.com

کا جواب لکھوایا۔ ان کی نقلوں کا مجموعہ ہے۔ نہایت مفید اور مسائل فقہیہ کا اچھا مجموعہ ہے۔

مولانا موصوف ۱۸۵۷ء میں کلکتے میں پیدا ہوئے۔ کچھ ابتدائی تعلیم گھر میں پائی۔ ۱۸۷۱ء میں کلکتہ مدرسہ میں داخل ہوئے اور برابر اول درجے کے اسکالرشپ پاتے رہے۔ اس زمانے میں کچھ انگریزی بھی پڑھتے رہے۔ خارج مدرسہ حدیث وتفسیر کے اسباق بھی ہوتے رہے۔ مولانا ۱۸۸۰ء میں بعد فراغت تعلیم مدرسہ سرکاری چاٹگام میں مدرس چہارم مقرر ہوئے اور ۱۸۸۶ء میں ڈھاکہ کے مدرسہ محسنیہ میں آئے۔ اس زمانے میں انہوں نے "تسہیل الفرائض" نام (کی) ایک کتاب لکھی۔ پھر کچھ دنوں کے بعد یہ دیکھ کر کہ حساب نہیں جاننے سے فرائض کی تعلیم نہیں ہوسکتی، آپ نے "مخزن الحساب" نام ایک رسالہ اردو میں لکھا۔ اب پنشن لے کر خانہ نشین ہیں اور دونوں صاحبزادے برسر روزگار ہیں۔ اور مولانا اللہ اللہ کرتے ہیں اور فتاوی نویسی کی خاص اسلامی خدمت انجام دیتے ہیں۔ ابھی "تواریخ کلکتہ" نام ایک کتاب اردو زبان میں آپ نے تحریر فرمائی ہے۔ (مخزن الفتاوی) پہلی مرتبہ ۱۹۱۱ء میں چھپی اور تب سے اب تک کئی ایڈیشن شائع ہو چکے ہیں۔ ۱۲۰ ص، مطبوعہ (مطبع) کلیمی کلکتہ۔ بار سوم۔

اوّلہ: سبحانک اللھم لک الحمد فی الاول والآخر والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین محمد...! وعلی آلہ وصحبہ الکرام...!

مرآۃ الاحوال

از مولوی عبدالعلی اسلام آبادی۔ مؤلف کا حال دوسری جگہ لکھ چکا ہوں۔ کتاب میں نے نہیں دیکھی۔ اس کی تفصیل سے قاصر ہوں۔

مسدس حامد

از مولوی حاجی اللہ بخش مجموعہ دار تخلص حامد مرحوم رئیس وزمیندار سلہٹ، ۱۲۵۸ھ میں تالیف

۱۔ یہاں سے الفاظ پڑھے نہیں جاسکے۔ ج۔ ن

Marfat.com

ہوئی۔ فارسی میں اخلاق کا بیان ہے۔

۲۰ صفحہ، اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ قلمی نسخہ میرے محترم مولوی عبد اللہ صاحب کے پاس محفوظ ہے۔

ابتدا:

دلا مرنج و نہ ہرگز شکستہ خاطر باش
بہ بندگیٔ خدا ہر دمی تو حاضر باش
بسوی رحمت و فضلش ہمیشہ ناظر باش
بنام پاک خداوند خویش ذاکر باش
ز جملہ نعمت او ہر نفس بکن اقرار
ز راہ بی . . . ! ہیچ گہ مکن انکار

مسلک الاحناف فی مسائل الاعتکاف

از مولانا الحاج محمد عبد الحیٔ مرحوم اختر بن الحاج شیخ عبد الرحمٰن صدیقی نصیر آبادی کی تصنیف۔ فارسی زبان میں مسائل اعتکاف کی تشریح و توضیح ہے۔ مولانا مرحوم کی ذات اس لحاظ سے فرد تھی کہ خداوند پاک نے ان کو دولت علم دنیا و دولت دین دونوں سے مالا مال کیا تھا۔ ایک طرف بولائی نصیر آباد میمن سنگھ کے زمیندار تھے اور دوسری طرف زبردست عالم۔ شوق تالیف و تصنیف ازلی تھا۔ کتب بینی کا شوق حد سے بڑھا تھا۔ اور ایک لاجواب کتب خانہ ان کی ملکیت میں تھا۔ ان کے دم سے بولائی میں اہل علم کی آمد و رفت اور علم کا چرچا تھا۔ بڑے پُر جوش مسلمان تھے۔ ۱۹۰۶ء میں ڈھاکہ میں فقیر کی نیاز حاصل کر چکا ہے۔ تقریباً بیس برس ہوئے وصال ہوا۔

مطبوعہ (مطبع) احمدی کانپور، ۱۳۰۲ھ۔

اوّلہ: الحمد للہ الذی خلق آدم وعلمہ من الاسماء مالم یعلم والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ المبعوث بجوامع الکلم وعلی آلہٖ۔

ا۔ نقل میں یہاں سے لفظ پڑھا نہیں گیا شاید "بی خردی" ہو۔ ع۔ ن

Marfat.com

مصباح الجنان

عقائد میں بدرالامالی مشہور عربی منظومہ ہے۔اب تو نہیں ہاں چالیس برس اُدھر لوگ اسے سبقاً پڑھتے تھے، پڑھاتے تھے، بلکہ از بر زبان کرتے تھے۔خان بہادر حاجی عبدالکریم خاں کی الاپچی پوری [ڈھاکہ] نے اس کی شرح فارسی نظم میں کی ہے۔غالباً مصنف نے ہی اس کا بھی حس فرمایا تھا کہ اب ان چیزوں کا زمانہ ختم ہو گیا۔یہی وجہ ہے کہ یہ رسالہ غیر مطبوعہ رہا۔پہلے ایک صفحہ کا مختصر مقدمہ ہے۔

۳۴ صفحہ، یہ رسالہ قلمی B-68/9 ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے۔مکتوبہ ۱۲۷۷ھ۔

اوّلہ: امابعد ایں چاشنی گیر مائدہ سخن گستری عبدالکریم بن عبدالعظیم ولد محمد فائق ولد محمد صادق۔

مظفر نامہ (ص ۳۴۵)

نظامت بنگالہ کی مشرح و تفصیلی تاریخ از ابتدائے عہد نواب علی وردی خان تا اسیری فرنگ نواب مظفر جنگ ۱۷۶۶ء۔

کرم علی خان مرشد آبادی مصاحب نواب مظفر جنگ (نے) ۱۱۸۶ھ میں لکھا، بڑی اور ضخیم کتاب ہے۔اب تک نہیں چھپی۔

اوّلہ: حمد نا محدود و شکر نا معدود سزاوار صانعیست کہ بیک امر کُن نسخہ دو کون پرداخت۔الخ

مظہر معمّا (ص ۳۴۶)

نساخ مرحوم کو فن شاعری کی تمام شاخوں سے مناسبت تھی۔فارسی زبان میں معمّا میں ایک مختصر رسالہ ہے۔جس میں انہوں نے اپنے معمّاؤں کو مع حل جمع کر کے چھپوا دیا ہے۔شرح کی زبان فارسی ہے اگرچہ چند معمّے اردو میں بھی ہیں۔

مولانا حالی مرحوم کا معمّا سنیے،

دلِ ما گرفتار زلف دو تابش
سرِ ما (ست) پامال طرز تپابش

Marfat.com

از دل ما باعتبار سخن حرفِ حای اسمی یعنی حا و الف و از زلف باعتبار تشبیہ حرفِ لام و از لفظ دو باعتبار عدد کہ دہ است یای مسمی خواست بس اسمِ "حالی" بظہور آمد"۔
اگر یہ شرح نہ ہوتی تو مجھے اقرارِ جہالت ہے کہ میں ہرگز نہیں سمجھتا۔

لکھنؤ کی مشہور شاعر طوائف "مشتری" جس کے خطوط نساخ کے نام میں جادو (اخبار) ڈھاکہ میں شائع کرا چکا ہوں، ان کے نام کا معما مع شرح سنیے:

بہ بزم می کشی در جوشِ مستی
لبِ من بر لبت باری رسیدہ
سرِ ہجر دسر روز و سرِ روی
ز تیغ وصل شد آخر بریدہ

ہرگاہ لبِ من کہ میم است بہ لبِ تو کہ بسبب ترادف ازاں شفت مراد است رسد مشفت شود و ہرگاہ مشفت باری متصل شود مشفتری . . ! انجامد۔ چون سرِ ہجر کہ ازاں فای فراق خواستہ . بریدہ شود یعنی چون از مشفتری حرف فا دور کردہ شود مشتری پدید آید"۔
ایک اردو معما بھی سن لیجیے باسم امیر:

"صیاد کا دم بند ہے نغموں سے تمہارے
لب ہائے مزامیر ہی خاموش نہیں ہیں

از لب ہائے مزامیر میم و حرف زا خواستہ و از خاموش شدن بیکار گشتن مراد است۔ چوں لب ہائے مزامیر کہ میم و زا است بیکار شد امیر حاصل آمد"۔

۱۵ صفحات۔ مطبع بحر العلوم لکھنؤ میں ۱۲۹۶ھ میں چھپی۔
اوّلہ: بعد حمد و صلوٰۃ ہیچ میرزا عبد الغفور خالدی متخلص بہ نساخ بخدمت سخن سنجان بار[1] بین و نکتہ فہمان دقیقہ گزین۔ الخ۔

۱۔ ایک لفظ پڑھا نہیں جا سکا۔ ع۔ ن

Marfat.com

معیار الامراض

از رام پرشاد بن گنگا پرشاد عظیم آبادی، مصنف نے ۱۲۴۷ھ میں یہ کتاب اس وقت لکھی جب وہ کلکتہ میں پنڈت شیو ناتھ و پنڈت جوالا ناتھ خلف پنڈت داتا رام کول کی تعلیم کے لیے متعین تھے یہ وہی شیو ناتھ ہیں جو ہائی کورٹ کے پہلے جج مقرر ہوئے اور جن کے نام سے کلکتہ میں شیو ناتھ ہسپتال موجود ہے۔ خود پنڈت داتا رام بھی فارسی کے شاعر اور مؤلف ہیں۔ یہ کشمیری پنڈتوں کا خاندان مدتوں سے کلکتہ میں جاگزیں تھا۔ مصنف فارسی زبان کا خاص شاعر بھی ہے اور عربی زبان پر بھی وقوف رکھتے ہیں اور دوسری کتاب اس مصنف نے فن معالجات پر "برر الامراض" نام سے لکھی ہے۔ غالباً وہ مطبوع نہیں ہے۔

(معیار الامراض) در بیان جمیع قوانین کلیہ امراض ملحقہ بدن (ہے)۔

۳۳۰ صفحہ، مطبوعہ مطبع نور علی خان محلہ کولو ٹولہ کلکتہ ۱۸۳۶ء متصل مکان داتا رام پنڈت۔

اوّلہ: حمد بیحد و سپاس بیقیاس حکیمی را زیبد کہ بامتزاج کیفیات اربعہ متضادہ ارکان انواع مختلفہ حیوانات و نباتات و معدنیات و کل موجودات۔

معیار المنطق

از مولوی عبدالحمید صاحب متوطن نواکھلی (نواکھالی)، فارسی زبان میں میزان المنطق مشہور عربی رسالہ کی شرح۔ یہ شرح، جب تک میزان المنطق داخل درس رہی خوب مقبول رہی۔

۱۴۶ صفحہ، مطبوعہ مطبع غوثیہ کلکتہ، ۱۳۱۱ھ

اوّلہ: تقدیس و تنزیہ مر خالقی را کہ صور گوناگون۔

مفتاح التہجی

بچوں کی ابتدائی فارسی تعلیم کے لیے جناب مولوی دستور علی میدنی پور مولداً و جہانگیر نگر مدفناً کی تصنیف ہے۔ ایک زمانہ تک یہ داخل درس تھی اب فارسی کے خاتمہ کے ساتھ اس کا زمانہ بھی ختم ہو گیا۔ مولوی صاحب مرحوم اس فقیر کے بھی استاد تھے اور آخر وقت تک بڑی نوازش

Marfat.com

فرماتے رہے۔ آپ مولانا عبیداللہ العبیدی کے بھانجے تھے اور انہیں کے ساتھ لڑکپن میں ڈھاکہ آئے اور یہیں رہ گئے، بہت نیک مزاج، صوفی مشرب بزرگ تھے۔ تقریباً پندرہ برس ہوئے رحلت فرمائی![1] جنت نصیب ہو۔

۲۸ صفحہ، بہت مرتبہ چھپی۔

کتاب الف بائے سے شروع ہوتی ہے۔

مفید الانشا معروف بہ دستور مبتدی

انشا کا مختصر رسالہ ہے۔ مؤلف اس کے منشی لکھراج المعروف بہ منشی علی قلی خاں ہیں۔ منشی مذکور نے اپنے خطوط اور اپنے آقا مکرم اللہ خان فوجدار رنگ پور مضاف صوبہ سرکار کوچ بہار متعلقہ صوبہ بنگالہ کے خطوط سرکاری و ذاتی اور محمد محسن علی خاں میر منشی سرکار شاہزادہ عظیم الشان کے خطوط اپنے بیٹے جنت رائے کے لیے جمع کر دیا ہے۔ ۱۱۲۶ھ کی تالیف ہے۔ اخیر دور مغلیہ کے تاریخی معاملات پر اس سے بہت روشنی پڑتی ہے۔

مجھے معلوم نہیں کہ یہ رسالہ کبھی چھپا بھی یا نہیں۔ بلکہ اس کے دوسرے کسی نسخہ کا بھی مجھے پتہ نہیں لگا۔ میرے پاس جو نسخہ ہے اس کی کتابت ۹ رجب ۱۲۱۱ھ مطابق ۲۹ پوس ۱۲۰۳ بنگلا بروز دوشنبہ ہے۔

مفید الصبیان۔ انشاء

از مولوی محمد حافظ قاضی عدالت ضلع ڈھاکہ جلال پور (حال فرید پور) مختصر رسالہ ہے۔

اب تک غیر مطبوعہ ہے۔ قلمی نسخہ خان بہادر کاظم الدین احمد صدیقی قبلہ زمیندار بلیاڈی ضلع ڈھاکہ کے کتب خانہ میں تھا جسے انہوں ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں داخل کر دیا ہے۔ یہ نسخہ ۱۱ ماہ بھادوں روز چہارشنبہ ۱۲۱۲ بنگلا کا مکتوبہ ہے۔

اوّلہ ابعد انشاء حمد و ثنا حضرت خالق الارض والسماء و ابدای درود (نامعدود حضرت خیر الانبیاء)

۱۔ تقریبی سال وفات ۱۹۱۵ء۔ ع۔ ن

Marfat.com

منتخب مثنویات و دیوانات

ازشاہ قسیم الدین احمد باشندہ شجاع آباد مانک گنج ڈھاکہ۔

فارسی، اردو مثنویات، دواوین کا انتخاب، جس میں تصوف کے مسئلہ وحدت الوجود کی مہک زیادہ ہے۔

۸۶ صفحہ، مطبوعہ مسلم پریس ڈھاکہ، ۱۹۲۵ء

اوّلہ: شکر ایزد نتوان شد کہ باین جسم فانی۔

میزان المنطق، شرح معیار المنطق

ناظورۂ جان فزا

مولانا ابوالمعانی محمد عبدالرؤف وحید مرحوم مترجم کونسل گورنر جنرل و رئیس کلکتہ، شاگرد حضرت فریاد عظیم آبادی کی فارسی رباعیات کا مجموعہ، ۱۷۰ رباعیات ہیں۔

۴۲ صفحہ، مطبوعہ دارالسلطنت کلکتہ۔

اوّلہ:
حمد از حد حصر باشد افزون
حمدی کہ حصر و شمارش بیرون
آں پاک خدای را کہ ذات پاکش
بی کیف و کم آمدت و بی شبہ و چون

نالۂ حسینی

از مولوی ولایت حسین صاحب بردوانی۔ داماد و شاگرد مولانا فضل الکریم و حال مدرس مدرسہ سرکاری چاٹگام۔ مولانا (ولایت حسین) اب شمس العلماء سے مخاطب ہیں اور فی الحال کلکتہ مدرسہ عالیہ کے مدرس اعلیٰ ہیں۔ خوش اخلاق اور رفتار زمانہ سے واقف عالم اور بہت ذہین نوجوان ہیں۔ تحصیل کمال انہوں نے ڈھاکہ کے سرکاری مدرسہ میں کی۔ دیوبند جاکر تکمیل حدیث کے ساتھ تکمیل فنون

Marfat.com

بھی کی۔ کامیاب مدرس ہیں اور ہر فن میں خاص کر علم ادبیہ میں ان کی تدریس کی بڑی شہرت ہے۔
مرثیۂ تاریخی بروفات مولانا فضل الکریم المتوفی ۱۳۲۷ھ مرحوم صدر مدرس مدرسۂ سرکاری ڈھاکہ۔
۸ صفحہ، مطبوعہ مطبع رزاقی کانپور، مطبوعہ مطبع یوسف ڈھاکہ، (دوسرا ایڈیشن)

نجاۃ النحاۃ (ص ۱۵۰)

مشہور متن نحو کافیہ کی فارسی شرح از مولوی تفضل علی خلف شاہ واصل علی مدرس اول مدرسۂ واحدیہ بہادرپور ضلع سلہٹ۔ شارح سلہٹ کے باشندے ہیں۔ دیباچہ سے معلوم ہوتا ہے کہ موضع زنکلی ضلع سلہٹ کے مولانا اکبر علی سابق مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ وشاگرد مولانا عبدالحق خیرآبادی وخلیفہ صوفی فتح علی قدس سرہ کافیہ خوب پڑھاتے تھے اور اس خصوص میں ان کی بڑی شہرت تھی۔ ان سے مولانا شرافت علی سلہٹی نے اس خصوص میں کمال حاصل کیا اور جب وہ مدرس بن کر مدرسۂ احمدیہ پھول باڑی ضلع سلہٹ میں آئے تو ان سے شارح مذکور نے کافیہ پڑھا اور پڑھتے وقت استاد کی اردو تقریر کو عربی میں لکھتے رہے۔ مولوی عبدالمقتدر صاحب مدرس مدرسہ مذکورہ کے اصرار سے انہوں نے تقریرات کافیہ کو فارسی کا جامہ پہنایا اور "نجات النحاۃ" نام رکھ کر چھپوادیا ہے۔ شارح معلوم ہوتا ہے کہ فارسی کے شاعر بھی ہیں۔ اخیر میں کہتے ہیں:
قدفرغت من ترجمۃ الکافی لیلۃ الثلٰث بعد عشرین وثمانیۃ ایام خلت من شہر ربیع الاول فی السنۃ الثانیہ بعد عشرین والف وثلث مأتہ عن الہجرۃ النبویۃ علی صاحبہا الصلوات التسلیمات والتحیات

۳۰۴ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) نیومی، کانپور ۱۳۴۴ھ۔

ابتداء: عزت حکمتک یامن نبی الاسلام واعراب احکامہ بالکلام وصلی اللہ علی المنصرف الیہ من الخیر وعلی آلہ واصحابہ العاملین فی الدین بالرفع والنصب والجرای انصیر مانا فالسماء مرفوعۃ والجبال منصوبتہ۔

Marfat.com

نجم السعادت

از مولوی محمد اشرف خان مرحوم شاگرد آقا احمد علی احمد مرحوم - اشرف مرحوم قصبہ مکندیہ مانک گنج سب ڈویژن ضلع ڈھاکہ کے باشندے تھے مگر لڑکپن سے جو گھر سے نکلے تو پھر نہ لوٹے اور ساری زندگی کلکتہ میں رہے۔ کلکتہ مدرسۂ عالیہ کے مدرس فارسی تھے۔ ساری زندگی کچھ نہ کچھ لکھتے پڑھتے رہے۔ لیکن کبھی اس سے ان کو مالی فائدہ نہیں ہوا کیونکہ مرحوم پرانے اخلاق و عادات کے بزرگ تھے اور موجودہ طریقۂ جد و جہد سے ناواقف۔

بچوں کی فارسی تعلیم کے لیے (رسالہ ہے)۔

۱۸ صفحہ، مطبوعہ مطبع سرکاری متعلقہ مدرسہ عالیہ کلکتہ، ۱۸۹۰ء

اوّلہ: اللہ، واحدہ، شریک، مسکون۔

نسیم السحر = ہدیۃ الاولی الالباب یعنی رقعات اختر و اصحاب

از مولوی عبدالغنی اختر مرحوم مغفور زمیندار بولائی ضلع میمن سنگھ اور ان کے مرحوم صاحبزادے مولوی عبدالرب نے جو رقعات لکھے ان کا مجموعہ ہے۔ رقعات اکثر فارسی میں ہیں اور بکثرت اردو میں۔

۱۴۴ صفحات کی کتاب ہے۔ مطبوعہ (مطبع) سعیدی کلکتہ۔

اوّلہ، ایزد و بندہ نواز و جان ستان، جان بخش راز بانی کہ ہم آفریدہ او ست می ستایم۔

نشاۃ الطالبین - انشاء

از منشی داتارام برہمن تخلص معلوم ہوتا ہے کہ برہمن بنگال کے رہنے والے نہیں تھے۔ بتلاش روزگار سری رام پور میں ۱۲۲۸ھ میں پہنچے اور وہاں دیوان گوکل چندر رائے رئیس کے لڑکوں بابو پران کشن رائے و بابو نرائن رائے کی تعلیم فارسی کے لیے رکھ لیے گئے۔ برہمن منشی قابل اور علوم ادبیہ سے واقف معلوم ہوتے ہیں۔ اساتذہ و شعرائے وقت سے مراسلت بھی تھی اور حکّام انگریزی کی خدمت میں بھی رسائی پیدا کی تھی۔ چنانچہ آخر کتاب میں چند قصائد و ترجیع بند مسٹر پیری کے شان میں بھی موجود

Marfat.com

ہے۔ چند فارسی غزلیں بھی ہیں۔

نشأۃ الطالبین لارڈ میرا کے عہد میں تالیف ہوئی۔ چنانچہ خاتمہ میں خود کہتے ہیں:

گلزار جہاں زر بیم دی
بہار . . . ! لارڈ میرا

۱۱۶ صفحہ، مطبوعہ مطبع شیخ ہدایت اللہ . . . ! بابو رام وہین مین، ۱۲۲۵ھ مطابق ۱۸۲۰ء معلوم نہیں کہ یہ مطبع آیا سری رام پور میں تھا یا کلکتہ میں۔

اوّلہ: ستایش ایزد عزوجل کہ پیک فکر دور اندیش را بیک چشم زدن گرد گیتی می رساند۔

نظم العقائد

از مولانا قاری محمد سیف اللہ صدیقی حنفی قادری باشندہ چاٹگام۔ فارسی نظم میں عقائد اسلامیہ کی مشہور نظم بدء الامالی کا ترجمہ ہے، مگر یہ صرف ترجمہ ہی نہیں ہے بلکہ تصریح و توضیح کے لیے مؤلف نے کامیاب سعی فرمائی ہے۔

۳۶ صفحہ، مطبوعہ مطبع . . . !، ۱۳۲۰ھ

اوّلہ:

حسن عنوان نامۂ ایمان
حرف حمد و ستایش احسان

نقد الجواہر

از مولوی مشیر علی متخلص بہ دبیر ضلع سیالکوٹ۔ مولوی لطیف الرحمٰن مرشد آبادی کی تردید ہے۔

نہال خیال

فارسی مثنوی از شاہ زادہ محمد بشیر الدین توفیق خلف سلطان شکر اللہ مرحوم ابن ٹیپو

ا۔ نقل میں یہ الفاظ درست نہیں ہوئے۔ ع۔ن

Marfat.com

سلطان شہید نور اللہ (مرقدہ) سلطان شہید کی شہادت کے بعد ان کی تمام اولاد کو کلکتہ لایا گیا ان میں جناب توفیق کے والد ماجد بھی تھے۔ توفیق عربی اور فارسی کے محقق کامل اور زبردست ناظم و ناشر تھے۔ کلکتہ میں ان کی صحبت ایک (مجلس) علم و عمل تھی۔ مولانا عبدالرحیم تمناؔ، مولانا عبیدی، جناب نساخ سب ہی وہاں جمع ہوتے تھے۔

بارہا مثنوی چھپی تھی لیکن میری آنکھیں اس کی دید سے محروم ہیں۔

واقعات ودودی۔ مجموع الفتاوی

از مولانا عبدالودود صاحب حنفی اسلام آبادی مرحوم مدرس اول مدرسۂ سرکاری چاٹگام و سابق پروفیسر عربی پریسیڈنسی کالج کلکتہ۔

یہ فتاویٰ ودودیہ کے نام سے بین العلماء مشہور رہے۔ کچھ دن پہلے اس کی بڑی شہرت تھی اور متداول۔ لیکن اب بہت کم ملتی ہے۔ شروع میں واقعات ودودی کے نام سے ایک مقدمہ ہے جس میں مفتی کے فرائض و تعریف کتب فقہ کی تفریق، استخراج مسائل کی ترکیب پر اچھی بحث ہے۔ پھر دو جلدوں میں ابواب فقہیہ کی ترتیب پر بطور استفتا و جواب فتاوی ہیں۔

جلد اول ۱۹۲ صفحہ، جلد ثانی ۲۰۶ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) برکتی، کلکتہ، ۱۲۹۰ھ، ۱۲۹۴ھ

اوّلہ: الحمد للہ الذی افتی لنا مہ بہ۔

وقایۃ الصرف

از مولانا مولوی محمد صاحب مرحوم باشندۂ منگل کوٹ ضلع بردوان۔ فارسی منظومہ در مسائل صرفیہ عربیہ۔ بچوں کو یاد کرانے کے لیے۔ میں نے بھی لڑکپن میں کچھ یاد کیا تھا۔

یہ مختصر رسالہ اب تک غیر مطبوعہ ہے لیکن مغربی بنگال کے قدیم تعلیم یافتوں کو زبانی یاد ہے۔

ابتدا:

بعد تحمید خالق اکبر
وز پس نعت سید اطہر

Marfat.com

بشنو از نی اصول از اعلال
فارسی درفن صرف کمال[1]

ہدیۃ الاولی الالباب یعنی رقعات اختر و اصحاب ← نسیم السحر

ہفت آسمان

نظامی گنجوی کی ہفت پیکر کے اوزان پر مصنف کے زمانے تک جتنی مثنویاں فارسی زبان میں لکھی گئیں سب کا دل چسپ حال بنگال کے مایہ ناز محقق مولوی آقا احمد علی جہانگیر نگری نے لکھنے کا ارادہ کرکے ہفت آسمان اس کا نام رکھا۔ لیکن پیش نظر رسالہ جو ۱۸۶۹ء میں کلکتہ میں چھپا ہے اس میں صرف آسمان اول ہی ہے۔ جہاں تک معلوم ہے باقی آسمان آقا مرحوم ختم نہ کر سکے۔ جستہ جستہ اوراق میں نے آقا مرحوم کے وارثوں کے پاس دیکھے ہیں۔ اس رسالہ سے معلوم ہوتا ہے کہ آقا مرحوم کا مطالعہ کتنا وسیع اور معلومات کیسی نادر تھیں اور طبیعت میں کیسی جدت و ندرت تھی۔

۱۷۴ صفحہ، مطبوعہ بپٹسٹ مشن پریس، کلکتہ، ۱۸۶۹ء۔

اوّلہ: الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ رسولہ۔

۱۔ مصرعہ خارج از وزن ہے۔ یوں پڑھنے سے موزوں ہو جائے گا: فارسی در فنون صرف کمال۔ کلیم

Marfat.com

Marfat.com

عربی کُتب

Marfat.com

الارشاد الی تربیۃ الاولاد

مدارس عربیہ بنگال کی ضرورت کے لیے خان بہادر مولوی (محمد) موسیٰ صاحب ام۔ اے نے تحریر فرماکر ۱۹۲۷ء میں پروفشنل پریس ڈھاکہ میں چھپوائی۔ ۴۸ صفحہ۔

اوّلہ، الحمد للّٰہ رب العالمین الرحمٰن الرحیم۔ مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سیّد المرسلین۔

باکورۃ الادب

طرزِ جدید پر بچوں کو عربی زبان کی تعلیم دینے کے لیے شمس العلماء ابوالنصر محمد وحید ام۔ اے باشندہ سلہٹ سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسہ سرکاری ڈھاکہ نے لکھی تھی۔ ان کے عہدِ ملازمت تک خوب فروخت ہوتی تھی۔ اب خارج کردی گئی ہے۔ اچھی کتاب تھی۔

مطبوعہ اصح المطابع حیدرآباد دکن ۱۹۱۹ء

شروع میں خطوط کے ذریعے حروف بنانے کے طریقے بتلائے گئے ہیں۔

براہین قطعیۃ

مولانا کرامت علی مغفور نے قیام مولود کی تائید میں کلکتہ میں تحریر فرمایا۔

۳۲ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) بشیری، کلکتہ، ۱۲۸۷ھ

اوّلہ، نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم۔ ماقولکم رحمکم اللّٰہ تعالیٰ فی عمل المولد والقیام . . . بدعۃ ومکروہ۔

بستان الادب

عربی کی تعلیم کے لیے مولوی ابوالبشر محمد عثمان غنی صاحب ہیڈ مولوی اسکول ڈھاکہ کی تالیف۔

۷۵ صفحہ، چوتھی بار الگزنڈر یہ پریس ڈھاکہ میں چھپی۔

Marfat.com

بسیط

علامہ نجم اللہ الکرون جو شیخ زادہ کے نام سے زیادہ مشہور ہیں.. فرائض پر نفیس متن. . . .

تبصرۃ النحو = دیکھیے فارسی کتب

تحفۃ العرب والعجم فی مدح سید ولد آدم

عربی قصیدہ از مولوی سید عبدالرشید صاحب سابق مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ (و) ڈھاکہ کالج۔ باشندۂ شجاع نگر ضلع پٹنہ۔ سبعۂ معلقہ کے پانچویں قصیدہ کے جواب میں مولوی صاحب نے خامہ فرسائی کی ہے۔ آخری) دو صفحات میں انگریزی انٹروڈکشن (Introduction) ہے۔

۳۲ صفحہ، مطبوعہ ستارۂ ہند پریس. کلکتہ، ۱۹۲۵ء

اوّلہ،
بحمد اللہ حمد الشاکرینا
نصلی علی ختام المرسلینا (۱)
علی خیر الوری بدر الکمال
رسول اللہ رب العالمینا

تحقیق الاضابیر فی سماع المزامیر

از مولوی شاہ حاجی محمد عبدالحی مرحوم ابن مولوی شاہ مخلص الرحمٰن اسلام آبادی۔ مصنف چاٹگام کے ایک مشہور عالم اور پیر تھے اور بڑی جماعت ان سے عقیدت رکھتی تھی۔ طریقہ یہ خاندان ابوالعلائی ہے۔ کسی صاحب نے اصول سماع بامزامیر کی تکفیر میں کوئی رسالہ لکھا تھا اس کے رد میں مؤلف نے عربی میں یہ رسالہ لکھا ہے۔ ۴۰ صفحہ مطبوعہ (مطبع اسلامی، غازی پور ۱۳۱۲ھ

تسہیل الفرائض

عربی زبان میں مسائل فرائض کو جمع کر دیا گیا ہے۔

Marfat.com

تاریخی نام "شفیق الوارثین"[1] ہے۔ کچھ روز بنگال کے مدارس میں زیر درس بھی تھی۔ لوگ کہتے ہیں کہ سراجیہ سے یہ سہل ہے، کیونکہ ۔ ۔ ۔ بھی سا نئہ بہت مرتبہ چھپی۔

از جناب مولانا حاجی حافظ محمد عبداللہ صاحب سابق مدرس مدرسۂ محسنیہ ڈھاکہ۔ ۱۳۰۸ھ میں تالیف ہوئی۔ مولانا موصوف کلکتہ کے باشندے ہیں مگر مدت (تک) ڈھاکہ میں رہے۔ قرابت داریاں بھی یہیں ہوئیں۔ اب پنشن لے کر کبھی کلکتہ اور کبھی ڈھاکہ رہتے ہیں۔ مسائل فقہیہ پر مولانا کو خوب عبور ہے اور تجربہ کار مفتی ہیں۔

۴۸ صفحہ۔

اوّلہ: نحمدک یا من تفرد بالبقاء وقضی علی خلقہ بالقضاء ونصلی علی رسولک محمد سید الانبیاء۔

تعلیم الفرائض

عربی زبان میں مسائل میراث کی تعلیم کے لیے سراجیہ کے قائم مقام جناب خان بہادر مولوی محمد موسیٰ ایم۔ اے نے یہ ۶۸ صفحات کا رسالہ تحریر فرمایا ہے جو اب داخل درس ہے۔ اس سے پہلے بھی داخل درس تھی۔ لیکن تعلیم فرائض میں حسابی سہولت اور اسلوب بیان میں جدت زیادہ ہے۔

مطبوعہ رحمانیہ پریس، ڈھاکہ، ۱۹۲۴ء

اوّلہ: الحمد للہ الذی خلق الارض والسموات وجعل الاحوال خیر وسیلۃ القضاء الحاجات۔

تمرین الطلاب لحصول الاداب

عربی علم وادب کی تعلیم کے لیے ۵۰ صفحہ کا رسالہ ہے جسے علامہ الحاج مولانا حاجی عبدالاول آف جونپور نے ترتیب دیا۔

مطبوعہ آسی پریس لکھنو، ۱۳۲۰ھ

۱- اس مادۂ تاریخ سے ۱۲۸۸ھ برآمد ہوتا ہے، جب کہ آگے چل کر تاریخ تصنیف ۱۳۰۸ھ بتائی گئی ہے۔ع۔ن۔

Marfat.com

تیسیر المنطق

عربی زبان میں مسائل منطقیہ سہل طریقہ سے خان بہادر مولوی محمد موسیٰ صاحب ام۔ اے پرنسپل اسلامیہ انٹرمیڈیٹ کالج ڈھاکہ نے بیان فرمایا ہے۔ غیر ضروری قال اقول اور فضول مباحث سے الگ ہوکر قطبی تک کے مسائل کا بیان اس کتاب میں کیا گیا ہے۔ اس لیے نفس مضمون مسائل کی تعلیم کے لحاظ سے کتاب غیر مفید نہیں۔ اب جو بالوا نگلش کی طرح خانہ ساز عربی کی وبا پھیل گئی ہے اس کے دفعیہ کے لیے ایسی کتابیں ضروری تھیں۔ اس سے طلبا میں صحیح عربیت پیدا ہوسکتی ہے۔ لیکن "کون سنتا ہے فغان درویش"۔ اب یہ مجموعہ مدارس سے خارج کر دیا ہے۔

مطبوعہ پروفیشنل پریس ڈھاکہ، ۱۹۲۷ء، ۱۰۰ صفحہ۔

اوّلہ: الحمدللہ الذی جعل المنطق حداً فاصلا بین الانسان والحیوان وخص اشرف المخلوقات بنور الحکمۃ والحجۃ والبرہان۔

حاشیۂ بدیع المیزان

علم منطق میں بدیع المیزان مشہور متن ہے اور آج بھی بعض مدارس اسلامیہ کے نصاب میں موجود ہے۔ یہ اس کی بہت نایاب شرح ہے جو ملا محمد صادق نے لکھی ہے۔ ملا صادق گیارہویں صدی ہجری کے مشہور فاضل ہیں۔ اصلاً ایرانی تھے۔ سلطان محمد شجاع کے ساتھ جہانگیر نگر ڈھاکہ میں رہتے تھے۔ کہاں اور کب انتقال کیا اس کا پتہ نہیں لگا۔ امپیریل لائبریری بہار سکشن میں ایک قلمی نسخہ موجود ہے۔

اوّلہ: ۔۔۔۔نور۔۔۔۔ای زین نفوسنا المجردہ غیر المماسیۃ۔

حزب الارواح

اوراد و وظائف کا مختصر مجموعہ از مولوی محمد نصیر الدین خان ساکن بھوال ڈھاکہ۔
۴۸ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) اسلامیہ، ڈھاکہ۔

Marfat.com

اوّلہ: اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔

خطب النبی والصحابہ

اس مجموعہ کو شمس العلماء ابونصر وحید ام۔ اے پینشنر متوطن سلہٹ نے مدارس اسلامیہ کے نصاب کے لیے جمع کیا تھا۔

اب جو بالو انگلش کی طرح خانہ ساز عربی کی وبا پھیل گئی ہے۔ اس کے دفعیہ کے لیے ایسی کتاب ضروری تھی۔ اس سے طلبا میں صحیح عربیت پیدا ہوسکتی تھی۔ اب یہ مجموعہ درس سے خارج ہے۔

۰۰ا صفحہ، مطبوعہ اسلامیہ پریس ڈھاکہ، ۱۳۳۷ھ

اوّلہ: ان الحمدللہ نحمدہ ونستغفرہ ونتوب الیہ ونعوذ باللہ

درایۃ الادب فی لسان العرب

مشہور درسی کتاب عربی تعلیم کے لیے، از مولانا عبیداللہ العبیدی مغفور سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ ڈھاکہ۔ خدا جانے کتنی مرتبہ چھپی۔ میرے پاس جو نسخہ ہے وہ ۱۸۹۸ء مطبوعہ مفیدی پریس لاہور کا ہے۔

۶۳ صفحہ۔

اوّلہ: حکی ان کلیا کان۔

سوانح النعم فی تفسیر الجزء عمّ

اسلامیہ مدارس کے اونچی جماعتوں کے لیے پارہ عمّ کی تفسیر عربی زبان میں از خان بہادر مولوی محمد موسیٰ صاحب ام۔ اے پرنسپل مدرسۂ ڈھاکہ۔ مطبوعہ پراونشل پریس ڈھاکہ ۱۹۲۵ء ۰۰۰ کا طرز پر مختصر تفسیر ہے۔ ۱۰۲ صفحہ۔

اوّلہ:

الحمدللہ العظیم الرحمٰن الرحیم الذی انزل القرآن العربی المبین۔

Marfat.com

شرح بدیع المیزان

عربی زبان میں بدیع المیزان کی شرح ہے ۔ جسے مولانا مخلص الرحمان مغفور اسلام آبادی نے تصنیف فرمایا ۔ ۱۲۵۹ھ میں تالیف ہوئی ہے ۔

یہ شرح چھپ چکی ہے ، مطبوعہ لکھنو ، لیکن میرے پاس قلمی نسخہ ہے ۔

اولہ ، بمعرفۃ المعقولات ہذہ براعۃ الاستہلال بناء علی ان الموضوع المنطق المعقولات ۔

شرح سلم العلوم

ملا محب اللہ بہاری کا وہ مقبول عام متن جو عرب وعجم ہر جگہ آج بھی پڑھایا جاتا ہے اور خدا ہی حساب کر سکتا ہے کہ مصر ، افغانستان اور ہند میں اس کی کتنی شرح لکھی گئی ہے ۔ اور آج بھی نصاب نظامیہ اس کی شرحوں سے بوجھل ہے ۔ یہ اس کی ایک نایاب اور غیر مشہور شرح ہے ۔ مولوی محمد اشرف بن ابی محمد العباس اس کے شارح ہیں ۔ شرح کی زبان عربی ہے ۔ شارح بردوان کے رہنے والے ہیں ۔ مولانا محمد صالح لکھنوی کے شاگرد ہیں ۔ عہد محمد شاہی (۱۱۳۱ - ۱۱۶۱ھ) میں وہ موجود تھے ۔ یہ شرح ۱۱۴۶ھ میں لکھی گئی ہے بلکہ یوں کہیے کہ ابتدا ہوئی ہے اور ۱۱۵۰ھ میں مکمل ہوئی ۔ یہ شرح بانکی پور اور بہار امپیریل لائبریری میں موجود ہے ۔

اولہ ، سبحانہ فی اخرج الجائزات من کتم العدم الی ساحۃ الوجود ۔

شفیق الوارثین ——— تسہیل الفرائض

ضرورۃ المسلمین فی الصلوٰۃ علی سید المرسلین

مجموعہ اوراد واشغال ۔ از مولانا الحاج نظام الدین ابن الحاج عصمت علی ساکن گوال ڈینگہ ڈاکخانہ چٹاگانگ ۔ مؤلف نے " افضل الصلوٰۃ علی سید السادات " سے انتخاب کردہ یہ مختصر رسالہ شائع کیا ہے ۔

Marfat.com

مطبوعہ مطبع مصطفائی، کلکتہ، ۱۲۷۶ھ، ۲۴۴ صفحہ۔

اوّلہ: الحمدللہ رب العالمین حمداً یقترن بحکمۃ البالغہ۔

ضمیمۂ (درایۃ) الادب

مؤلف عبیدی مغفور کی بے بہا تصنیف جس نے پچاس ساٹھ برس کے اندر لاکھوں انسانوں کو عربی سے روشناس کیا اور عربی صرف و نحو کو عمیق غار سے نکال کر سیدھی راہ پر چلوایا۔

۵۳ صفحہ، مطبوعہ لاہور، ۱۸۸۲ء

اوّلہ: افعال و مصدر و مشتقات دو قسم ہیں۔ مجرّد و مزید۔

طرائز الازھار فی سیر الفلاسفۃ الکبار

عربی زبان میں مولانا عبیداللہ العبیدی کا بہت نایاب رسالہ ہے۔ مولانا نے .. فرمایا ہے یونانی فلاسفروں کے حالات یہاں کے لوگوں کو صحیح صحیح معلوم نہیں۔

کتاب کے دو حصے ہیں؛ پہلے میں فلسفی کی تعریف ہے۔ دوسرے حصے میں فیثاغورث، حکیم لقمان، سقراط، افلاطون اور ارسطو وغیرہ کے حالات کے سوا ان کے فلسفہ پر بحث کی ہے۔

اب یہ رسالہ بالکل کمیاب ہے۔ میرے پاس (مطبوعہ نسخہ) ہے مگر (اوّل و آخر) ندارد، اس لیے نام مطبع و سنہ کے اظہار سے قاصر ہوں۔ ۵۶ صفحہ۔

قانونِ الٰہی

عربی زبان میں مجموعۂ منظوم جو ناقص چھپا ہے۔ مؤلف اس کے حافظ .. طٰہٰ مکی ہیں۔ مؤلف مکہ میں پیدا ہوئے۔ نواکھالی میں شادی کی اور اب وہیں بود و باش رکھتے ہیں۔ یہ مجموعۂ نظم حافظ صاحب کا طبع زاد اور ان کے دماغی حالات کا آئینہ ہے۔

۳۲ صفحہ، کلکتہ میں چھپا۔

قصائد منتخب: دیکھیے فارسی کتب۔

Marfat.com

کنایات (کفایات) منوری

عربی زبان میں مسائل طبیہ کا بیان از حکیم سیّد منور حسین ابن سیّد فضل حسین امروہی۔ مصنف نے (یہ رسالہ) مرشد آباد میں لکھا اور جنابِ عالی ناظم مرشد آباد کے نام معنون کیا۔

۸ صفحہ ، مطبوعہ سراجی پریس۔

اوّلہ : الحمد للہ الذی خلق الانسان افضل الکائنات والصلوٰۃ لمن ہدانا الی صراط النجات فعلیہ وآلہ اکمل التحیات۔

لُبّ الاعراب

فنِ نحو پر عربی زبان پر ۱۲۸۸ھ میں مولانا عبید اللہ العبیدی سپرنٹنڈنٹ مدرسہ ڈھاکہ نے تصنیف فرمایا۔

۹۷ صفحہ ، مطبوعہ نولکشور پریس لکھنو۔

لؤلؤ المکنون فی الامثال اللتی تمثل بہا الامین المامون

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے دوران تقریریں جو مثالیں دی ہیں شمس العلماء مولوی حافظ محمد اسحاق صاحب بردوانی نے کتب حدیث سے استفادہ کر کے جمع فرمایا ہے اور بغرض افادہ ترجمہ اردو میں بین السطور کر دیا ہے۔ بڑی بات یہ ہے کہ اکثر حدیث (احادیث) کا حوالہ بقدر صفحات وکتاب موجود ہے۔ یہ رسالہ مولانا نے کلکتہ میں لکھا۔ خود فرمایا ہے جب کہ وہ شمس العلماء نہیں ہوئے تھے۔ ۴۰ صفحہ۔ مطبوعہ (مطبع) مختار کلکتہ۔

ابتداء : الحمد للہ الذی من علینا بخیر . . . الامثال مثل تعریف۔

مرقاۃ الادب

بچوں کی ابتدائی عربی تعلیم کے لیے عربی کی فرسٹ بک (First Book) از شمس العلماء

Marfat.com

ابونصر وحید ایم۔ اے سلہٹی سابق سپرنٹنڈنٹ مدرسۂ سرکاری ڈھاکہ۔ مرقات الادب درحقیقت مصری ریڈروں کو سامنے رکھ کر بلکہ اسی کا انتخاب ہے۔ اس لیے مؤلف کو حسبِ معمول زیادہ دماغ سوزی کی ضرورت نہیں ہوئی۔

متعدد بار چھپی۔ اسلامیہ پریس ڈھاکہ۔

اوّلہ: ابو المنذر یقوم ویمشی علی رجلیہ۔

مصباح اعظم و مفتاح الحکم فی مدح سیّد العرب والعجم

عربی قصیدہ از مولوی سیّد عبدالرشید شہزادپوری۔ مولوی صاحب عربی، فارسی زبان کے شاعر ہیں اور ہمیشہ قصائد کہتے رہتے ہیں۔ تعلیم راجشاہی مدرسہ میں ہوئی۔ انگریزی زبان بھی کہہ پڑھ سکتے ہیں۔ شہزادپور پبنہ کے ضلع میں ایک قصبہ ہے۔ اس وقت ان کی عمر پچاس سے زیادہ ہے۔ ایک زمانے میں ڈھاکہ میں بھی مدرس فارسی و عربی تھے۔ پھر کچھ دنوں سب رجسٹراری بھی کی۔ کلکتہ مدرسہ میں بھی مدرس رہے ہیں۔ اب بیکار ہیں۔ مولوی صاحب میرے بھی مہربان ہیں۔ بڑے یار باش ظریف الطبع، شعر و شاعری کے عاشق زار اور متعلقات فن کے واقف کار ہیں۔ فارسی اور عربی دونوں زبانوں میں شعر کہتے ہیں اور بہت کہتے ہیں۔

۸ صفحہ، ماڈول لیتھو پریس، ڈھاکہ۔

اوّلہ: نفسی الفداء لسید الاکوان

اصل الوجود مبدء الامکان

مفتاح الادب، حصہ اوّل

مولانا العبیدی کا کتنا بڑا احسان ہے کہ انہوں نے عربی جیسی مشکل اور سنگلاخ زبان کو سہل۔ الوصول (سہل الحصول) بنا دیا۔ پچاس (برس) سے اوپر یہ کتاب بنگال بلکہ پنجاب تک داخل درس رہی۔ اب اس کو توڑ جوڑ کر کتب فروش مدرسین نے کتابیں لکھیں یا لکھوائیں اور سعی (و) سفارش سے داخلِ نصاب کروائیں۔

Marfat.com

۱۱۴ صفحہ ۔ مطبوعہ (مطبع) سرکاری، لاہور، ۱۸۸۲ء۔

اوّلہ، عربی قاعدۂ لسان وہ علم ہے جس سے عربی زبان صحت و درستی کے ساتھ پڑھنے لکھنے کی مہارت حاصل ہوتی ہے۔

مفتاح الادب، حصہ ثانی

از مولانا عبیداللہ العبیدی مغفور سپرنٹنڈنٹ مدرسہ جہانگیر نگر، ڈھاکہ۔ عربی نحو کے بیان میں بے حد مقبول اور سارے ہندوستان میں مشہور۔

۶۰ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) مفید عام، لاہور، ۱۸۸۸ء اس کے بعد بھی سینکڑوں مرتبہ دیگر مطابع میں چھپی۔

اوّلہ، نحو وہ علم ہے جس سے کلمات ثلثہ یعنی اسم و فعل و حرف سے کلام۔

مفتاح الادب

عربی ابتدائی تعلیم کے لیے مشہور اور مفید رسالہ ہے جس نے لاکھوں انسانوں کو اب تک عربی سے آشنا کر دیا ہے اور جو تجارتی کتابوں کی اشاعت سے پہلے لاکھوں کی تعداد میں سینکڑوں بار چھپ چکا ہے۔ مؤلف رسالہ مولانا عبیداللہ العبیدی۔ اگر اس رسالہ کی کاپی رائٹ خاص کر لیتے تو ان کی اولاد ان کی وفات کے بعد اپنی تعلیم جاری رکھنے کے لیے وظائف کی محتاج نہ ہوتی۔ کتب فروشان کو اس نظیر سے عبرت ہونی چاہیے۔

۶۲ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) مظہر العجائب، کلکتہ، ۱۸۶۹ء۔

اوّلہ: افعال و مصادر و مشتقات دو قسم ہیں۔ مجرّد و مزید۔

منتخبات البھیہ فی لسان العربیہ

کلکتہ یونیورسٹی کے انٹرمیڈیٹ کورس کے لیے مختلف کتب عربیہ سے کرنل ایچ۔ اس جیرٹ نے انتخاب کیا اور اس عہد کے مشہور اہل علم چلتہ مولوی کبیر الدین احمد خاں بہادر

نے اپنے مطبع اردو گائیڈ پریس کلکتہ میں چھپوایا۔ ۱۸۸۸ء۔

نخبۃ العلوم

مدارس عربیہ کے نئے نصاب کے لیے شمس العلماء ابو نصر وحید ام۔ اے سپرنٹنڈنٹ مدرسہ ڈھاکہ نے کلیلہ دمنہ، اخوان الصفا اور الف لیلہ سے انتخاب کرکے شائع کیا جو اب تک داخلِ درس ہے۔ شمس العلماء کا کمالِ علم یہ ہے کہ انہوں نے مصری کتب درسیہ جدیدہ اور کچھ کتب عربیہ قدیمہ سے انتخاب کردہ کتابیں بنادی ہیں۔ جوان کے لیے بہت ہی بار آور ہوئیں مگر ان کی انگریزی اور عربی خوانی کا نتیجہ اس سے بہتر ہونا چاہیے تھا۔ لے دے کے مستقل تصنیف ان کی اردو میں ایک ہی ہے اور وہ ہے قال اقول" (مناظرہ)۔ شمس العلماء کا زاویہ نگاہ اگر تجارت نہ بنتا بلکہ خالص علمی رہتا تو صوبۂ آسام کے لیے وہ فردِ فرید ثابت ہوتے۔ اب کہ وہ پنشن لے کر کارِ مفوضہ سرکاری سے الگ ہو گئے ہیں۔ بہتر ہوتا کہ خالص علمی اپنی یادگار قائم کرتے اور اس طرح ابو نصر وحید نہیں وحید العصر وحید کہلاتے۔

۴۶ صفحہ، مطبوعہ رفاہ عام گورکھپور۔

نسیم الحرمین الشریفین

عربی مع ترجمۂ اردو۔ بنگال کی جماعتِ غیر مقلدین کی جد وجہد کے خلاف مولانا کرامت علی جونپوری کا رسالہ ہے۔ ۲۲ رمضان ۱۲۷۷ھ میں تحریر تمام ہوئی۔

۱۷۰ صفحہ، مطبوعہ (مطبع) احمدی، جونپور ۱۲۷۷ء

اولہ، الحمد للہ الذی ما جعل علینا فی الدین من حرج وارسل رسولہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بالبینات والحجج۔

نفحۃ الادب

عربی زبان میں مولانا عبد الاول مغفور جونپوری کا مختصر رسالہ ہے۔ غالباً گوالندہ کے سفر

Marfat.com

جہاز میں ان کا قلم جولانی پر آگیا اور یہ چھوٹا سا رسالہ دنیا و آخرت کی چار چیزوں کے بیان میں مرتب ہوگیا۔

۳۲ صفحہ ، مطبوعہ جادو پریس کانپور، ۱۳۲۷ھ

اوّلہ ، الحمدللہ الذی خلق الواحد من الاربع وزین الاربع بالاربع وجعل الاربع الاربع والاربع فی الاربع واخفی الاربع فی الاربع سبحان من اتقن الصنع وابدع۔

ہدایۃ الادب

مولوی ہدایت حسین شمس العلماء خان بہادر سابق پرنسپل مدرسۂ عالیہ کلکتہ کی عربی ریڈر متعدد حصوں میں چھپی۔ (مفتاح الادب) کی طرح رائج نہیں ہوسکی تاہم چلتی ہے۔

۳۲ صفحہ ، مطبوعہ (مطبع) مجیدیہ، کانپور۔

اوّلہ : الدرس الاول ... تفاح ...

ہدایۃ التلمیذ الی مدارج الترجمۃ[1]

مرحوم مولوی اختر الدین جہانگیر نگری باشندۂ محلہ خواجہ نہال اندرون شہر ڈھاکہ و مدرس مدرسۂ سرکاری ڈھاکہ نے باقاعدہ ترجمہ سکھلانے کے لیے حسب ہدایت سپرنٹنڈنٹ مدرسہ لکھی تھی۔ جب تک شمس العلماء ابونصر برسرکار رہے۔ یہ کتاب بھی چلتی رہی۔ اب کتب فروش مدرسین نے اس کو بھی نکال باہر کیا ہے۔

۱۲۰ صفحہ ، مطبوعہ اسلامیہ پریس، (ڈھاکہ) ، بار پنجم ۱۹۲۴ء

اوّلہ ، حرکت پیش ... کو کہتے ہیں۔

وصیۃ النبی

وصیتہ النبی عربی میں ہے اور ایک زمانہ میں بنگال کی مقبول کتابوں میں تھی۔ خاص کر

۱۔ اردو حصے میں بھی اندراج ہوچکا ہے۔ ع۔ن

Marfat.com

مستورات میں بہت پڑھی پڑھائی جاتی تھی۔ مولوی غلام نجف نے اس کا ترجمہ کیا اور حاجی عثمان علی سوداگر نے چھپوایا۔ مولوی غلام نجف مرحوم نے آخر میں حسب ذیل عبارت لکھ کر اپنی صفائی پیش کی ہے:" یہ بے علم تانیث و تذکیر سے اصلا واقف نہیں، جنہیں وقوف ہو درست کرلیں تاکہ ہر خاص و عام کو فائدہ ہو"۔ ترجمہ بالکل لفظی ہے۔

۹۲ صفحہ، مطبوعہ سیائی ... کلکتہ۔

Marfat.com

تعلیقات

Marfat.com

اردو کتب

ص ۲

احسن

اس ناول کا پہلا حصہ ماہنامہ "اردو جدید" کلکتہ (زیر ادارت پرویز شاہدی) میں قسط وار شائع ہوا ہے۔ پہلی قسط مئی ۱۹۳۸ء/ ربیع الاول ۱۳۵۷ھ کے شمارے میں شائع ہوئی تھی۔ اس پر مصنف کے بیٹے اسد الزمان کی ایک یادداشت موجود ہے۔ جنوری ۱۹۳۹ء/ ذیقعدہ ۱۳۵۷ھ کے شمارے میں اس کا باب ہیجدہم چھپا ہے اور اختتام پر "باقی آئندہ" لکھا ہے مگر یہ سلسلہ یہیں رُک گیا۔

"جدید اردو" کے مذکورہ شمارے مَیں نے بیدل لائبریری، شرف آباد کراچی میں دیکھے ہیں۔

ص ۳

اشرف البیان فی تکمیل الایمان

سخن شعراء، ص ۴۳۰-۴۳۱:

"مست تخلص، حکیم اشرف علی صاحب رسالۂ ترکیب الصلوٰۃ و رسالۂ تصویر غم و رسالۂ ہیضہ و طاعون و رسالۂ چیچک و رسالۂ دافع السموم و رسالۂ کشتی، خلف الصدق احمد علی مجموعہ دار، تلمیذ حافظ اکرام احمد ضیغم رئیس نامی سلہٹ۔

اشعار ان کے خوب ہوتے ہیں۔ راقم کے دوستوں میں ہیں۔ فن کشتی اور طب میں اچھا دخل رکھتے ہیں

Marfat.com

رسالے ان کے، نظر سے گزرے"۔

اس کے بعد اٹھارہ اشعار بطور نمونۂ کلام درج ہوئے ہیں۔ ایک غزل کے چند اشعار لکھتا ہوں:

اک طوق ہے اور دوسری زنجیر گلے میں
پہناتی ہے کیا آگے کو تقدیر گلے میں
واں پاؤں حنا پڑتی ہے آنا ترا معلوم
ہم جا نہیں سکتے ہیں کہ ہے زنجیر گلے میں
پھرتا ہے مجھے کھینچے ہوئے رشتۂ الفت
ہے طوق گراں بار نہ زنجیر گلے میں
کاٹے ہیں اسی سادگی پر گردنیں لاکھوں
ہیکل ہے نہ جگنو ہے نہ زنجیر گلے میں

مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۳۲:

"... پیدائش ۱۲۳۶ھ، انتقال ۱۳۰۲ھ، مصنف "اشرف البیان فی حکمت الایمان"۔ حجم ۵۶ صفحات، مطبوعہ بحرالعلوم، لکھنو، ۱۲۰۱ھ ..."

سلہٹ میں اردو، ص ۴۵-۵۶:

"..... زندگی بھر مجرد رہے۔ ان کے خاندان والے شہر سلہٹ کے مجوعہ داری محلے میں اب تک آباد ہیں۔ مست جدی رئیس تھے۔ پیشہ طبابت تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ کشتی اور کیمیاگری سے بھی گہری دلچسپی رکھتے تھے۔ . . حاجی اللہ بخش حامد کے چچازاد بھائی تھے۔ تصانیف: ... (۸) رسالہ تصویر غم خالص ادبی اور مجموعہ غزل ہے (۱۸۷۴ء)۔ (۹) سراپا

۱۔ تمام کتابوں سے مراد وہ کتابیں ہیں جن کے نام میں نے سخن شعرا سے نقل کیے ہیں اور یہی نام سلہٹ میں اردو میں بھی موجود ہیں۔ تکرار سے بچنے کے لیے مؤخر الذکر ماخذ سے نقل نہیں کیے۔ ع۔ ن

Marfat.com

اس میں رسول پاکؐ کا حلیہ مبارک بیان کیا گیا ہے۔ (۱۰) رسالۂ گشتہ۔ کشتہ جات کا مجموعہ۔ (۱۱) رسالۂ ردّ شرک (مطبوعہ ۱۸۴۵ء)۔ یہ تمام کتابیں اردو میں ہیں اور سوائے دافع سموم، رسالۂ کشتہ، رسالہ ردّ شرک، سراپا اور تصویر غم کے انجمن ترقی اردو سلہٹ میں موجود ہیں۔ رسالۂ دافع سموم: یہ کتاب راقم کی نظر سے نہیں گذری۔ مندرجہ بالا کتاب (یعنی رسالۂ طاعون و ہیضہ) میں اس کا ذکر ہے۔

رسالۂ ترکیب الصلوٰۃ: مطبوعہ ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء) مطبع نبوی، ضخامت۔ ۴۰ صفحے، اردو میں ہے۔ حاجی عبداللہ آشفتہ نے تاریخ طبع کہی جو اس کتاب میں درج ہے؛

بہ ترکیب نماز است ایں رسالہ

لحاظ آں بغور واجبات است (۱)

بگو آشفتہ تصریحاً بتاریخ

"ہمہ آداب و ترکیب صلوٰۃ است" = ۱۲۸۳ھ...

تصویر غم: مطبوعہ ۱۸۷۴ء کی ایک جلد کلکتہ نیشنل لائبریری میں موجود ہے۔۔۔ اس کتاب سے کچھ اقتباسات ڈاکٹر محمد صدر الحق شعبۂ اردو فارسی ڈھاکہ یونیورسٹی نے حاصل کئے ہیں۔ یہ اقتباسات راقم کی نظر سے گذرے ہیں۔ کتاب میں نثر اور نظم دونوں ہی ہیں۔ اکثر مختلف عنوانات پر مضمون ہیں اور پھر موقع کی مناسبت سے کہیں اپنے اور کہیں کسی دوسرے شاعر کے اشعار درج کئے ہیں۔ عبارت نہایت مسجع و مقفی ہے۔ اس کو پڑھ کر رجب علی بیگ سرور کی یاد تازہ ہو جاتی ہے۔۔۔

مست کی وفات منصور نگر (لنگلا) میں ہوئی جہاں ان کی نانہال تھی۔ پیدائش بھی یہیں ہوئی تھی۔ ان کے نانا دیوان محمد منصور چودھری کے نام سے یہ گاؤں موسوم تھا۔"

ص ۴

اصل الاصول فی سلوک الی اللہ

مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۵۲،

"ان کی غیر مطبوعہ تصنیف "اصل الاصول فی سلوک الی اللہ" مطبوعہ سن ۱۳۱۱ھ حکیم صاحب کے

Marfat.com

کتب خانے میں موجود ہے۔"

اقبال عظیم نے ایک ہی سطر میں کتاب کو غیر مطبوعہ اور مطبوعہ قرار دیا ہے۔ حکیم صاحب سے مراد "ثلاثہ غسالہ" کے مصنف حکیم حبیب الرحمٰن ہیں۔ اگر ان کے پاس یہ مطبوعہ رسالہ ہوتا تو وہ اس کا حوالہ دیتے۔

ص ۴

انشاے حمید مع رسالہ راحت العاشقین

مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۵۸:

"... انشائے حمید عرف راحت العاشقین ۱۶۰ صفحوں میں خطوط کا مجموعہ ہے۔"

اقبال عظیم نے "انشائے حمید" کا معروف نام "راحت العاشقین" لکھا ہے اور دونوں کو ایک ہی کتاب ظاہر کیا ہے جو درست نہیں۔ یہ دو الگ الگ کتابیں ہیں اور دونوں کا موضوع بھی مختلف ہے۔ ان کے صفحات کی تعداد وہی صحیح ہے جو ثلاثہ غسالہ کے مصنف نے لکھی ہے یعنی ۱۶+۷ صفحات، نہ کہ ۱۶۰ صفحات۔

ص ۴

فرہنگِ باکورۃ الادب

"باکورۃ الادب" ابو النصر محمد وحید کی تصنیف ہے۔ دیکھیے ثلاثہ غسالہ کا عربی حصہ۔

ص ۴

برہان الموحدین

سلہٹ میں اردو، ص ۲۹-۴۵:

"..... حامد اردو، فارسی اور عربی پر قدرت رکھتے تھے اور تینوں زبانوں میں شعر کہتے تھے۔ حکیم مولوی اشرف علی مست ان کے چچازاد بھائی تھے۔ شعر گوئی کے علاوہ حامد کئی کتابوں کے مصنف

Marfat.com

گذرے ہیں۔ ان کا وصال ۱۲۷۷ھ/۱۸۶۰ء میں ہوا۔ ان کا خاندان سلہٹ کے مجوعہ داری محلے میں اب تک آباد ہے۔ شجرۂ نسب ان کے مجموعۂ کلام فارسی "تحفۃ المحسنین" کے آخر میں چھپا ہوا ہے اس خاندان کے بہت سے افراد سے میں ملا ہوں۔ ان میں منور بخت اور فرید بخت کا انتقال میرے سامنے ہوا ہے۔ یہ دونوں بزرگ پرانی تہذیب کی یادگار تھے۔ فارسی میں بڑی دسترس رکھتے تھے۔ بات بات میں فارسی کے شعر سنا جاتے ہیں...

نساخ نے اپنی کتاب "تذکرۃ المعاصرین میں حامد کا ذکر کیا ہے۔" حامد کی سات تصانیف کا ثلاثہ غسالہ میں ذکر ہوا ہے۔ مزید تین کتابیں یہ ہیں:

۱۔ لباب العقائد (قلمی)۔ یہ عربی کتاب مراشد (مرشد) العقائد کا اردو میں منظوم ترجمہ ہے اور ۱۲۶۳ھ/۱۸۴۶ء کی یادگار ہے۔

۲۔ فوائد المومنین فی عقائد اہل الحق والیقین (اردو، قلمی نسخہ) ۱۲۶۷ھ/۱۸۵۰ء کی تصنیف ہے۔

۳۔ ایک اور مجموعۂ کلام (قلمی) جسے مرزا ریاض الحق نے ۱۲۹۳ھ/۱۸۷۶ء میں تحریر کیا تھا۔

(بحوالہ سلہٹ میں اردو)

ص ۶

لبس کا روکھ

بنکم چندر چٹرجی (۱۸۳۸-۱۸۹۴ء) نے بنگلہ افسانوی دنیا کو پرواز خیال کی بلندی عطا کی ہے۔ "بش برکھا" (زہریلا درخت ۱۸۷۳ء) ان کا پہلا ناول ہے جو رسالہ بنگ درشن میں قسط وار شائع ہوا۔ اس کا مرکزی خیال ایک گھریلو المیہ ہے جو ایک بیوہ کے عقد ثانی سے پیدا ہوا۔

(تاریخ بنگلہ ادب، ص ۹۹ تا ۱۰۱)

ص ۶

بہار دانش

بہار دانش کا یہ متن (یعنی ترجمہ) خلیل الرحمن داودی نے مرتب کیا ہے اور مجلس ترقی ادب

Marfat.com

لاہور سے ستمبر ۱۹۶۳ء میں ۱۴۳۶،۱ صفحات میں شائع ہوا ہے۔ فاضل مرتب نے تاریخ ترجمہ ۱۲۱۷ھ/ ۱۸۰۲ء بتائی ہے لیکن زیر نظر مطبوعہ متن کے صفحات ۴، ۵، ۶ پر علی الترتیب مترجم نے لارڈ منٹو، ہارنگٹن اور کپتان ٹیلر کی تعریف کی ہے اور ڈاکٹر عبیدہ بیگم نے توجہ دلائی ہے کہ یہ عہدہ دار ۱۸۰۲ء میں موجود نہیں تھے۔ لارڈ منٹو کا عہد ۱۸۰۷ء سے شروع ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ طپش نے بہار دانش کا ترجمہ دوران اسیری ہی کیا لیکن بعد میں مذکورہ بالا افراد کی تعریف و توصیف کا اضافہ کر کے اسے انعام کی خاطر پیش کیا اور پانچ سو روپیہ انعام پایا۔

لاہور کے مذکورہ بالا ایڈیشن سے پہلے بہار دانش کے کم از کم مندرجہ ذیل تین ایڈیشن منظر عام پر آچکے تھے لیکن ثلاثہ غسار کے مصنف بے خبر رہے اور اس کا تذکرہ مخطوطات کی ایک فہرست کے حوالے سے کیا۔

۱۔ مطبوعہ مطبع محمدی، کلکتہ ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۸ء، ۱۷۲ صفحات، باہتمام مرزا شیر علی و محمد فیض اللہ، نستعلیق ٹائپ۔

۲۔ مطبوعہ نولکشور، لکھنو، ۱۲۸۹ھ/ ۱۸۷۲ء، ۸۸ صفحات، چہار مصرعی۔

۳۔ مطبوعہ مطبع محمدی، بمبئی، ۱۳۱۲ھ/ ۱۸۹۵ء، ۱۴۴ صفحات، باہتمام علی بھائی و شرف علی، لیتھو۔

دیکھیے، بہار دانش، مقدمۂ خلیل الرحمن داودی ص ۲۱، ۲۷، ۲۸، فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات ص ۱۷۶، ۲۴۰، فورٹ ولیم کالج تحریک اور تاریخ، ص ۱۴۵، سخن شعرا، ص ۳۰۲ بنگال کا اردو ادب، ص ۲۰۹، بنگال میں اردو زبان و ادب، ص ۵۹، مشرقی بنگال میں اردو ص ۲۵، ص ۶

رسالۂ بیت بخشی

مشرقی بنگال میں اردو، ص ۸۸ - ۹۳:

"خواجہ عتیق اللہ شیدا [illegible] عبدالمنان . . . خاندان خواجگان کے ایک ادب نواز اور

Marfat.com

علم دوست فرد تھے ۔ ۔ ۔ خواجہ علیم اللہ ان کے ہم جد اور خواجہ محمد معظم اور خواجہ محمد اعظم ان کے صاحبزادگان ہیں ۔ ۔ ۔ شیدا کی انگریزی استعداد ضرور معمولی تھی لیکن فارسی اور عربی کی تعلیم انہوں نے مکمل حاصل کی تھی اور اردو میں ان کا مطالعہ اور مشق تحریر اتنی تھی کہ ان کے طرزِ نگارش میں کسی قسم کی اجنبیت یا ثکان پڑھنے والے کو محسوس نہیں ہوتا۔ شیدا نے شعروشاعری کے علاوہ نثر میں بھی خاصا کام کیا ہے ۔ چنانچہ افسانہ "عبرت خیز" (جاسوسی ناول)، "دیبی چودھرائن" اور ایک تیسرا ناول "خدا کی شان" ان سے منسوب ہیں۔ یہ تینوں غیر مطبوعہ ہیں جن کے نسخے میری نظر سے گذرے ہیں ۔ ۔ ۔ نواب باڑی کے کتب خانے میں مجھے ۔ ۔ ۔ شیدا کی دو ضخیم بیاضیں بھی ملی ہیں ۔ ۔ ۔ پہلی بیاض ۔ ۔ ۔ کل ۴۰۱ صفحات پر ان کا کلام نقل کیا گیا ہے ۔ ۔ ۔ اس بیاض میں ۱۰۳ راگ راگنیوں کے علاوہ ۱۹ غزلیں بھی ہیں ۔ ۔ ۔ اسی طرح دوسری بیاض میں بھی راگ راگنیوں پر اشعار ہیں ۔ ۔ ۔

شیدا کی اردو اور فارسی غزلوں کا خاصا بڑا انتخاب راقم کے پاس موجود ہے ۔ ۔ ۔

شیدا کا صحیح سن پیدائش معلوم نہیں لیکن یہ محقق ہے کہ ان کی وفات ۱۹۲۸ء کے اواخر میں ہوئی، جس وقت ان کی عمر تقریباً ۷۰ برس تھی ۔ ۔ "

ص ۷

بیمارِ بلبل

ادیب سہیل کے مقالہ "بنگال میں اردو ڈراما اور بیمارِ بلبل" مشمولہ مطبوعہ سہ ماہی "اردو" شمارہ ۱، ۱۹۸۸ء صفحہ ۵-۴۸ میں اس ڈرامے پر سیر حاصل بحث ہوئی ہے اور ڈھاکہ کے مطبوعہ نسخے کی دوبارہ عکسی اشاعت بھی شامل کی گئی ہے۔

جناب ادیب سہیل کی تحقیقات کے مطابق "بیمارِ بلبل" ۱۸۶۷ء میں نہیں بلکہ ۱۸۸۰ء میں ڈھاکہ سے چھپا تھا۔ انہوں نے وافر کا سنہ وفات ۱۹۰۴ء یا ۱۹۰۵ء متعین کیا ہے۔

نیز دیکھیے مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۰۲-۱۰۴، کتاب کا نام "بہارِ بلبل" صحیح معلوم ہوتا ہے۔ نساخ ص ۴۶۱، کلیم سہسرامی کا مقالہ مشمولہ "دائرے" کراچی، دسمبر ۱۹۸۸ء اور

Marfat.com

ان کا مرثیہ "بیمار بلبل" شائع کردہ مغربی بنگال اردو اکادمی کلکتہ۔
ص ۸

پہیلی نامہ

اسی موضوع پر ابو الفضل محمد نجم الدین کی کتاب "پہیلی نامہ اردو" کے نام سے شائع ہوئی ہے۔ یہ مصنف کی ضخیم کتاب "نجم الاثار" کا ایک جزو ہے جس میں حروف تہجی کی ترتیب سے پہیلیاں اور ان کے جوابات درج ہیں۔ اس کا ایک نسخہ انجمن ترقی اردو کراچی کے کتب خانہ خاص میں موجود ہے۔

خمخانۂ جاوید ا: ۱۴۴:

"اثیم، خواجہ عبدالرحیم خان رئیس ڈھاکہ، نواب ڈھاکہ کے خاندان سے ہیں اور سید ظہیرالدین صاحب ظہیر دہلوی کے شاگرد ہیں۔ زبان اور بندش الفاظ عمدہ ہے۔ نومشق شاعروں میں شمار کئے جاتے ہیں۔ اس سے زیادہ حال معلوم نہیں۔ کلام حاضر ہے:

تھی الفتِ شیریں میں مگر نزع کی تلخی

ف۔ہاد گیا جان سے اس کوہ کنی سے . . ."

اس کے بعد تیرہ ابیات ہیں۔
ص ۸

تاریخ آشام

"تاریخ آشام" شہاب الدین طالش کی فارسی "... فتحیہ عبریہ" کا اردو ترجمہ ہے۔ فتحیہ عبریہ کا مفصل ذکر ثلاثہ غسالہ کے فارسی حصے اور تعلیقات میں ہوا ہے۔ یہاں صرف ترجمے کے بارے میں لکھا جاتا ہے۔

حسینی نے یہ ترجمہ ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء میں مکمل کیا اور اسی سال یہ کتاب ہندوستانی پریس کلکتہ سے شائع ہوگئی۔

Marfat.com

ایشیاٹک سوسائٹی کا نسخہ ۱۲۹ اوراق پر مشتمل ہے۔

دیکھیے، بنگال کا اردو ادب: ۷۶-۸۴، فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۵۴۶-۵۵۱، فورٹ ولیم کالج تحریک اور تاریخ: ۹۸، کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ: ۱۸۹-۲۲۰۔

ص ۹

تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ

اسی مصنف کی دوسری کتاب "خزانۂ کرامت" کا سنۂ تصنیف ۱۳۲۲ھ/۱۹۰۴ء ہے۔ اور قرائن کے مطابق ثلاثۂ غسالہ کا سنہ تالیف ۱۳۵۱ھ/۱۹۳۲ء ہے۔ حکیم حبیب الرحمٰن نے "تاریخ وہابیہ۔۔۔" کے اندراج میں مصنف کے بارے میں لکھا ہے "کچھ دن ہوئے انتقال ہوا ہے" اور آگے چل کر "خزانۂ کرامت" کے اندراج میں فرماتے ہیں "ابھی کئی سال ہوئے کلکتہ ہی میں انتقال کیا"۔ بہر حال ان کا انتقال ۱۳۵۱ھ سے پہلے ہو چکا تھا۔

حاجی لعل خان کے شیخ طریقت امام احمد رضا خاں بریلوی ۱۸۵۶ء میں پیدا ہوئے تھے اور ۲۵ صفر ۱۳۴۰ھ/۱۹۲۱ء میں انتقال ہوا۔

ص ۱۵

تذکرۃ الحمام

مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۳۸:

"مولانا عبدالاوّل، پیدائش سندیپ (نواکھالی، مشرقی بنگال) سن پیدائش ۱۲۸۳ھ۔ سن انتقال ۱۳۳۸ھ۔ کثیر التصانیف عالم تھے۔ شعر بھی کہتے تھے۔ کم کہتے تھے مگر مضبوط کہتے تھے۔ ان کی درجنوں تصانیف اردو، فارسی اور عربی میں ہیں۔ دینی رسائل بے شمار ہیں۔ دینی مسائل پر دلائل کے ساتھ بحث اور تاریخی واقعات پر سیر حاصل تحقیق ان کی خاص موضوعات تھے۔ "التحقیقات الخطیرہ لمنع التصرف فی مہر الصغیرہ" اور "الجوامع القادریہ" انہیں کی تصنیفات ہیں۔ ان میں سے پہلی کتاب امداد الاسلام پریس ڈھاکہ میں طبع ہوئی، اردو میں ہے۔"

Marfat.com

ص ۱۷

ترانۂ خامہ معروف بہ مرغوب جان

عبدالغفور نسّاخ کا تذکرہ بنگال میں اردو ادب کی معاصر تاریخوں میں مل ہی جاتا ہے۔ مثلاً بنگال میں اردو زبان و ادب ص ۱۰۴، بنگال کا اردو ادب ص ۲۶۷، مشرقی بنگال میں اردو ص ۵۴، نساخ سے وحشت تک، بنگال میں اردو ص ۴۰ وغیرہ۔ مگر ان کے احوال و آثار پر مستقل کتاب "نساخ: حیات و تصانیف" مصنفہ ڈاکٹر محمد صدرالحق، شائع کردہ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۸۰ء، ۳۷۴ صفحات دیگر تمام فرعی مآخذ سے بے نیاز کر دیتی ہے۔

عبدالغفور نسّاخ (۱۲۴۹ھ/۱۸۳۴ء - ۱۳۰۶ھ/۱۸۸۹ء) کی چھ اردو تصنیفات کا ذکر "ثلاثہ غسالہ" میں ہوا ہے۔ ہر ایک کی تفصیل اپنے مقام پر آئے گی (دیکھیے اشاریہ)۔ جن اردو کتابوں کا تذکرہ ثلاثہ غسالہ میں نہیں ہوا ان کا نام صدرالحق کی کتاب کے حوالے سے یہاں لکھا جاتا ہے۔

۱۔ دفتر بے مثال۔ اردو دیوان، مرتبہ ۱۲۷۶ھ، مطبوعہ کلکتہ، ۱۲۸۰ھ (ص ۱۵۷)

۲۔ اشعار نساخ۔ مرتبہ ۱۲۸۳ھ مطبوعہ نولکشور پریس، لکھنو، ۱۲۹۱ھ۔ (ص ۱۷۶)،

۳۔ ارمغان۔ تیسرا دیوان، مرتبہ ۱۲۹۲ھ، مطبوعہ، مطبع نظامی، کانپور، ۱۲۹۴ھ۔ (ص ۱۸۱)

۴۔ ارمغانی۔ چوتھا دیوان، مرتبہ ۱۳۰۲ھ، مطبع نامی لکھنو، ۱۳۰۴ھ، (ص ۱۸۸)

۵۔ چشمۂ فیض ترجمۂ منظوم پند نامۂ عطار۔ مطبوعہ نول کشور، ۱۲۹۱ھ (ص ۱۹۸)۔

۶۔ گنج تواریخ۔ مرتبہ ۱۲۹۰ھ۔ فارسی اور اردو قطعات تاریخ کا مجموعہ۔ مطبوعہ ۱۲۹۱ھ (ص ۲۰۸)

۷۔ باغِ فکر معروف بہ مقطعات نساخ۔ مرتبہ ۱۳۰۲ھ۔ مطبع نامی لکھنو (ص ۲۲۳)

۸۔ نصاب زبان اردو حصہ دوم (حصۂ نظم)۔ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۳ء۔ (ص ۲۲۶)

۹۔ منتخبات دواوین شعرائے ہند۔ مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۴ء (ص ۲۳۰)

۱۰۔ سخن شعراء، مرتبہ ۱۲۸۱ھ۔ اردو شاعروں کا تذکرہ۔ مطبوعہ لکھنو ۱۲۹۱ھ (ص ۲۳۷)

۱۱۔ زبان ریختہ۔ اردو زبان سے متعلق رسالہ، مؤلفہ ۱۲۷۵ھ۔ مطبوعہ لکھنو ۱۲۹۱ھ۔ (ص ۲۶۱)

۱۲۔ انتخاب نقص۔ مرزا دبیر اور میر انیس کے کلام کے فنی نقائص، مؤلفہ ۱۲۹۴ھ، مطبوعہ

Marfat.com

۱۲۹۶ھ (ص ۲۶۸)

۱۳۔ خود نوشت سوانح عمری۔ مصنف کے ۱۸۸۶ء تک کے واقعات ملتے ہیں۔(ص ۲۷۳)۔

حال ہی میں یہ کتاب ڈاکٹر عبدالسبحان خان استاد فارسی مولانا آزاد کالج کے انگریزی مقدمے کے ساتھ بعنوان "خود نوشت سوانح حیات نساخ" شائع ہوگئی ہے۔ اس کی اشاعت کا اہتمام ایشیاٹک سوسائٹی بنگال، کلکتہ نے کیا ہے۔ یہ ۲۲۴ صفحات پر مشتمل ہے اور نساخ کے خود نوشت اس نسخے کی عکسی طباعت ہے جو ایشیاٹک سوسائٹی میں موجود ہے (ماہنامہ معارف اعظم گڑھ، اپریل ۱۹۸۹ء ص ۳۱۹)

زیر بحث مجموعۂ رباعیات ۱۳۰۲ھ میں مرتب ہوا۔ "ترانۂ خامہ" تاریخی نام ہے۔ رباعیوں کی مجموعی تعداد ایک سو اکاون ہے۔ "ارمغان" اور "اشعار نساخ" کی علی الترتیب پینتالیس اور آٹھ رباعیات بھی اسی مجموعہ میں شامل کردی گئی ہیں۔

بقول صدر الحق "نساخ کے اس مجموعۂ رباعی میں اخلاق، تصوف اور پند ونصائح پر ایک رباعی بھی نہیں ہے۔ زیادہ تر رباعیاں عشق اور لوازمات عشق سے متعلق ہیں، کوئی ایسی رباعی اس مجموعہ میں نہیں جس کو پڑھ کر انسان سانس روک لے اور اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہو جائیں۔"

ص ۲۳

تفسیرِ مقبول

دوسرا ایڈیشن:

مطبوعہ احمدی پریس، بمبئی، ۱۲۵۹ھ، ۱۲۶ صفحہ

دیکھیے: قاموس الکتب ۱: ۵۴۔

اسی مترجم نے سید احمد شہید بریلوی کی فارسی کتاب "تنبیہ الغافلین" کا ۱۲۴۶ھ میں ترجمہ کیا۔ اس ترجمہ کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو: کتب خانہ نواب سالار جنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست از نصیر الدین ہاشمی: ۵-۱۰۔

Marfat.com

ص

تلخیص المسائل

مؤلف ثلاثۂ غسالہ نے حکیم تفضل حسین کو کلکتہ کے مطبع طبی کا مالک بتایا ہے۔ سید مقیت الحسن نے اس نام سے کلکتہ کے ایک مطبع کے بارے میں یوں لکھا ہے:

"ٹائپ میں اردو کتابیں چھاپنے والے اداروں میں ایک ممتاز نام "مطبع طبی" عرف میڈیکل پریس کا بھی ہے جو محلہ تالتلہ کے گارڈنرس لین میں واقع تھا۔ پہلے یہ پریس مشہور عربی فارسی پرنٹرز شیخ احمد بن محمد الیمنی الشروانی کی ملکیت تھا۔ حکیم عبدالمجید نے ۲۹-۱۸۲۸ء کے لگ بھگ اسے خرید لیا اور اپنے مشغلے کی رعایت سے اس کا نام "مطبع طبی" یا میڈیکل پریس رکھا۔ اس میں کتابیں ہر علم و فن کی طبع ہوتی تھیں"۔ ۔ ۔ بعد میں اس کا نام "مطبع مخزن القوانین" رکھ دیا گیا۔ ۶۱-۱۸۶۰ء میں مولوی کبیرالدین احمد نے اسے خرید لیا اور یہ "مطبع مظہر العجائب" کے نام سے مشہور ہوا۔ (کلکتہ کے قدیم اردو مطابع اور ان کی مطبوعات: ۵۱-۵۲) محولہ بار کتاب میں مطبع طبی کے احوال بہ کہیں بھی حکیم تفضل حسین کا نام نہیں آتا۔

ص ۲۷

تنبیہ الغافلین

مترجم بینی نرائن جہان کے آبا و اجداد لاہور کے رہنے والے تھے مگر جہان کی ولادت دہلی میں ہوئی۔ وہ ۱۲۱۵ھ/۱۸۰۰ء میں کلکتہ گئے اور تقریباً گیارہ بارہ برس تک بے کار رہے۔ اس کے بعد فورٹ ولیم کالج سے ان کا تعلق ہو گیا اور اس کے لیے تصنیف و ترجمہ کا کام کرنے لگے۔

اگر بینی نرائن نے اسلام قبول کر لیا تھا تو ان کا اسلامی نام کیا تھا؟ معلوم نہیں ہو سکا۔

ان کی دیگر اردو تصانیف کے نام یہ ہیں:

۱۔ چار گلشن، بسال ۱۲۲۵ھ۔ قصۂ شاہ کیوان و شہزادی فرخندہ، مطبوعہ کراچی ۱۹۶۷ء باہتمام عبادت بریلوی۔

۲۔ نوبہار، بسال ۱۲۴۰ھ، قصۂ گل و صنوبر۔

Marfat.com

۳۔ باغِ عشق، لبسال ۱۲۱۴ھ، جامی کی فارسی مثنوی لیلیٰ مجنوں کا نثری ترجمہ۔

۴۔ بہارِ عشق، ۱۲۲۵ھ اور ۱۲۲۷ھ کے درمیان لکھی گئی۔ قصہ دلآرام ہے۔

۵۔ گلزارِ حسن۔ ۱۲۲۵ھ اور ۱۲۲۷ھ کے درمیان قصۂ یوسف وزلیخا کو فارسی سے اردو نظم و نثر میں منتقل کیا۔

۶۔ دیوانِ جہان۔ یہ جہان کا اپنا دیوان نہیں بلکہ اس کے معاصر اور دیگر مشہور شعراء کا تذکرہ اور انتخابِ کلام ہے۔

دیکھیے: فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات ۱۸۹۱، ۳۲۳، ۳۹۹، ۴۰۲، ۴۲۸، ۴۲۹، ۵۸۰۔ بنگال کا اردو ادب: ۱۶۳۔ ۱۶۸۔

تنبیہ الغافلین باہتمام عبدالقدیر ۱۸۷۷ء میں کانپور میں طبع ہو چکی ہے۔ عقائد اور احکام شریعت میں بیس ابواب پر مشتمل ہے۔ (قاموس الکتب اردو ۱: ۲۳۹)

تنبیہ الغافلین کا ایک اور اردو ترجمہ سید عبداللہ بن بہادر علی (لبسال ۱۲۴۶ھ) سے بھی یادگار ہے (کتب خانہ سالارجنگ مرحوم کی اردو قلمی کتابوں کی وضاحتی فہرست: ۱۰۵) ص ۲۷

تزکیۃ القلوب

ایک اور اشاعت: مطبع احمدی، کانپور، ۱۳۰۱ھ، ۵۶ ص۔ (قاموس الکتب اردو ۱: ۲۷۸)

خاکی کے اردو رسائل میں رسالۂ مسائل نذریہ بھی شامل ہے۔ یہ انکے دو فتاوی پر مشتمل ہے۔
آغاز: الحمد للہ رب العالمین۔۔۔ اما بعد آج کل قوم اسلامیوں میں بہت سے فرق ہو گئے ہیں۔
خطی نسخہ لبشمارہ AR - 319، ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری۔ ۲۰ صفحات۔ (فہرست ڈھاکہ ۲: ۴۱۵)

ص ۲۸

رسالہ چیچک

سلہٹ میں اردو۔ ص ۴۷۔ ۴۸:

"۔۔۔ مطبع نبوی غلام نبی خاں۔ کل ضخامت ۴۳ صفحات، علاوہ ۱۳ صفحات فرہنگ۔ ۱۲۶۴ھ/

Marfat.com

۱۸۴۷ء میں اس کی رجسٹری ہوئی . . . ابتدا میں چند اشعار حمد و نعت اور مقصدِ کتاب پر ہیں۔ دو شعر ملاحظہ فرمائیں،

پہلے لکھ اے خامہ تو حمد حکیم پاک ذات
امر میں جس کے ہیں سُقم و صحت و مرگ و حیات
لکھ سدا وردِ زباں نعتِ حبیبِ کبریا
بہر امراض تن و جاں، جان اسے حب شفا

نمونۂ تحریر نیچے درج کیا جاتا ہے:

حمد خالق جلّ و علیٰ و نعت سرور انبیاء یعنی سیدنا و مولینا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد شائقین فن طب کی خدمات میں عرض یہ ہے کہ چیچک اور حصبہ کے مرض میں اکثر عوام بلکہ خواص کو دیکھا کہ جاہلوں سے معالجہ کرواتے ہیں۔ اپنی خواہش سے شجر زندگانی کی جڑ کٹواتے ہیں۔ معالج ان کے اکثر جاہل کاہن اور برہمن ہوتے ہیں۔ وہ چیچک کو "ماتا" کہتے ہیں اور عوام مریض بلکہ بعض خواص سے بھی ماتا کی پوجا کرواتے ہیں یا پوجے کا خرچ لے کر آپ کرتے ہیں اور بھی بہت سی رسمیں شرک و بدعت کی کرتے ہیں اور کراتے ہیں اور عوام جاہل کا گمان یہ ہے کہ یونانی طب میں چیچک کی دوا ہی نہیں۔ جب یہ حال دیکھا کہ کاہن وغیرہ جاہل معالج مخالف ادویہ سے اکثروں کی جان مارتے ہیں اور لطائف الحیل سے روپے بھی لیتے ہیں لہٰذا امیدوار رحمتِ لم یزلی خاکسار اشرف علی نے مرض چیچک اور حصبہ کے اسباب و علامات اور معالجات اور تدبیرات طب کی معتبر کتابوں سے انتخاب کرکے بلحاظ فائدہ عام اردو زبان میں یہ رسالہ مرتّب کیا . . ."

ص ۲۸

ترجمانِ عارفاں

خمخانۂ جاوید ۵ : ۵۴۳

"عاصی، سید علی عبدالقادر عرف شاہ مرشد علی۔ معمولی فکر و خیال کے شاعر ہیں۔ کلام میں کوئی خاص بات قابل ذکر نہیں۔ چند شعر ان کے درج ذیل ہیں۔

Marfat.com

نیاز شوق و حسرت ہے اِدھر سے
جفا و ناز و استغنا اُدھر سے
نزاکت کہتی ہے زلفِ دوسرے
یہ دوہرا بوجھ اُٹھے گا کب کمر سے
یہ ٹھنڈی گرمیاں اے ابر کب تک
یہ سن کر سامنا کر چشمِ تر سے"

ثلاثۂ غسالہ کے اردو حصے میں ایک کتاب "تذکرۃ المولیٰ" کا اندراج ہوا ہے وہ عبدالقادر شمس قادری کے حالات و مناقب پر مشتمل ہے۔

ص ۳۰

تواریخ حیدر کرار معروف بہ تواریخ کشایش قلعۂ خیبر

"خاوران نامہ" عربی کتاب "تاریخ حسام" کا فارسی ترجمہ نہیں ہے بلکہ محمد بن حسام الدین المعروف ابن حسام قاینی (م ۸۷۵ یا ۸۹۳ھ) کی اصل فارسی مثنوی ہے جو ۸۳۰ھ میں شاہنامۂ فردوسی کی طرز پر حضرت علی کی افسانوی فتوحات کے بیان میں لکھی گئی۔
دیکھیے: فہرست نسخہ ہاے خطی فارسی ۴: ۲۷۷۷۔

ص ۳۲

خلاصۃ المسائل

مولانا عبدالقادر سلہٹی کے حالات مندرجہ ذیل کتب میں موجود ہیں:
۱۔ تذکرۂ علمائے ہند (فارسی) از مولوی رحمٰن علی، مطبوعہ لکھنو، صفحہ ۱۲۸۔
۲۔ تذکرۂ علمائے حال (اردو) مؤلفہ مولوی محمد ادریس رام نگری، مطبوعہ نول کشور، لکھنو، ۱۸۹۷ء، صفحہ ۵۰۔

Marfat.com

۴۔ سلہٹ میں اردو از محمد عبدالجلیل بسمل، ص ۹۴۔ ۹۷۔

موخرالذکر ماٰخذ میں پہلے دونوں ماٰخذ سے استفادہ کیا گیا ہے۔ اس کے مطابق خلاصۃ المسائل بفرمائش حاجی محمد سعید تاجر کتب کلکتہ مطبع مجیدی کانپور میں چھپی۔

قاموس الکتب اردو ا: ۲۷۷ میں سال طباعت ۱۲۰۶ھ چھپا ہے جو سہو معلوم ہوتا ہے۔ یہ ۱۳۰۶ھ ہونا چاہیے۔

مولانا کی ایک اور اردو کتاب "ماٰخذ العرفان من سنح السبحان" ۱۳۰۴ھ/۱۸۸۶ء میں میڈیکل پریس آگرہ سے ۰۰ اصفحات میں چھپی۔ یہ کتاب ایک مقدمہ اور دو باب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ کتاب کا موضوع حیات و موت کی کیفیت کا بیان ہے۔

مولانا کا سال وفات معلوم نہیں ہو سکا۔

ص ۴۴

دعوات مسنونہ

مولوی کرامت علی صدیقی جونپوری واعظ اور مبلغ اسلام تھے۔ بنگال بالخصوص ڈھاکہ کے لوگ ان سے مستفید ہوئے۔ بروز جمعہ ۳ ربیع الآخر ۱۲۹۰ھ وفات پائی۔ اور رنگ پور میں دفن ہوئے۔

تذکرہ علمائے ہند میں جونپوری کے تقریباً ۴۷ رسائل کا ذکر ہوا ہے مگر یہ صراحت نہیں ہوئی کہ کون سا رسالہ کس زبان میں ہے۔ ثلاثہ غسالہ میں جونپوری کے چھ رسائل کا تعارف لکھا گیا ہے (دیکھیے اشاریہ)

دیکھیے: تذکرہ علمائے ہند، ص ۱۷۱-۱۷۲، ترجمہ ایوب قادری ص ۳۹۵-۳۹۶، مشرقی بنگال میں اردو ص ۱۴۱۔

ص ۴۵

دولتِ ہند

یہ کتاب ۱۲۶۱ھ میں تصنیف ہوئی۔ فن زراعت ... باغبانی کے علاوہ مویشیوں کی

Marfat.com

پرورش اور افزائش نسل سے متعلق بھی ہدایات موجود ہیں۔
طبع کانپور کی ضخامت ۳۸ صفحات ہے۔
دیکھیے: اردو میں سائنسی ادب کا اشاریہ: ۲۱۶-۲۱۷، قاموس الکتب اردو ۳: ۲۵۲۱،
ان دونوں مآخذ میں "دولت ہند" کے ابواب کی تعداد بیس بتائی گئی ہے۔

ص ۳۶

دیوانِ آمیختہ

انشاء اللہ خان انشا (م ۱۲۳۳ھ) کے احوال و آثار پر مندرجہ ذیل دو کتابیں ملاحظہ کی جائیں:

۱۔ انشاء اللہ خان انشا، عہد اور فن۔ از اسلم پرویز، مکتبۂ شاہراہ، دہلی، ۱۹۶۱ء۔
۲۔ انشاء اللہ خان۔ مؤلفہ عابد پشاوری۔ اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنؤ، ۱۹۸۵ء

ص ۳۶

دیوانِ اخلاص

اخلاص اور منحور کے علاوہ "دوگانا" اور "مشکور" بھی ان کا تخلص رہا ہے۔ اخلاص موضع چیچڑہ ضلع ہگلی میں پیدا ہوئے۔ کلکتہ میں تعلیم حاصل کی اور وہیں ۱۸۶۳ء کے لگ بھگ نساخ کی شاگردی اختیار کی۔ قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ ۱۸۹۱ء تک بقیدِ حیات تھے۔

اخلاص اردو اور فارسی میں شعر کہتے تھے۔ نمونۂ کلام:

ہیں اپنی ہی زلف و رخ پہ مائل خیال کو کیا کسی کا
بس ان دنوں سر چڑھا ہے شانہ نصیب جاگے آرسی کا

چہ گویم قصۂ طولانی شب ہای ہجراں را
مگر آموخت از زلف سیاہ تو درازی را

اخلاص کا ایک رسالہ "دافع الھذیان" بزبان فارسی اب نایاب ہے۔ مولوی مشیت اللہ خالی نے اخلاص کے استاد نساخ کی ایک فارسی غزل پر اعتراضات کئے تھے۔ یہ رسالہ اُسی

Marfat.com

کے جواب میں ہے۔ عالی نے اس رسالے کا جواب "قاطع اللسان" کے نام سے لکھا۔
دیکھیے: نساخ؛ حیات وتصانیف، ص ۱۳۸-۱۴۳

ص ۳۷

دیوانِ الم

سلہٹ میں اردو صفحہ ۱۲۲ تا ۱۴۴، الم کا تذکرہ ہوا ہے اور ان کے مطبوعہ اور غیر مطبوعہ کلام کا نمونہ نقل ہوا ہے۔ اس کے مطابق:

الم موضع بٹا شائیل تھانہ کتائی گھاٹ سلہٹ کے رہنے والے تھے ولد شاہ عبدالرحمٰن قادری۔ انہوں نے مدرسۂ عالیہ کلکتہ میں تعلیم مکمل کی۔ کلکتے میں ایک ہندو جوگی شاعر جو کہا جاتا ہے غالب کے شاگرد تھے ان سے تلمذ تھا۔ شمس العلماء مولانا عبدالوہاب سے بھی مشورۂ سخن لیتے رہے۔ مولانا عبدالمنعم ذوقی بھی ان کے استادوں میں شامل ہیں۔

تصوف میں حضرت فضل الرحمٰن مرادآبادی سے بیعت تھے اور حضرت شاہ وارث علی سے بھی تعلق تھا۔ بریلوی مسلک کے تھے۔

الم کی وفات ۱۳۵۶ھ/ ۱۹۳۷ء میں واقع ہوئی۔

دیوانِ الم مطبوعہ کے تین حصے ہیں۔ پہلے حصے میں ایک حمد اور نعتیں، دوسرے میں مناقب، قصیدے، مرثیے وغیرہ ہیں۔ تیسرے حصے میں غزلیں ہیں۔

الم کا غیر مطبوعہ کلام اُن کے پوتے سراج الحق بن رفیق الحق کے پاس ہے جو آسام کے ضلع ...گاؤں میں رہتے ہیں۔

ص ۳۷

دیوانِ اوحد

دیوان اوحد باہتمام حافظ محمد عبداللہ کلکتہ سے، ستمبر ۱۸۹۳ء کو شائع ہوا۔ ضخامت ... صفحات۔

Marfat.com

دیکھیے: بنگال میں اردو زبان و ادب، ۱۷۳ا

ص ۳۸

دیوانِ حسرت

تذکرہ مسلم شعرائے بہار ا: ۲۴۶-۲۴۸:

"حسرت عظیم آبادی۔ ہیبت قلی خان نام، حسرت تخلص ہے۔ اصل نام میر محمد حیات تھا۔ باشندۂ عظیم آباد، مرزا مظہر جانجاناں کے معتقد اور شاگرد تھے۔ کچھ دنوں نواب شوکت جنگ خلف نواب صولت جنگ حاکم پورنیہ کی رفاقت میں رہے اور کچھ دنوں کے لیے نواب سراج الدولہ ناظم بنگالہ کی سرکار میں داروغگی کی خدمت پہ مامور ہوئے۔ نواب مذکور کی شہادت کے بعد یہ ایک مدت تک پریشان حال رہے۔ پھر بقول مؤلفِ گلشن ہند ۱۱۹۵ھ میں نواب مبارک الدولہ میر مبارک علی خان بہادر خلف میر جعفر صوبیدار بنگالہ کی رفاقت میں بھی نہایت غربت اور پریشانی کے ساتھ بسر کر رہے تھے۔ بالآخر ۱۲۱۰ھ میں اس سرائے فانی سے سفر کر گئے۔

نہایت لطیفہ سنج اور قانع اور حاضر جواب تھے۔ نواب علی ابراہیم خان سے بھی ربط تھا۔ ایک دیوانِ ریختہ قریب دو ہزار بیت کے ان کی یادگار سے ہے۔ فیلن صاحب کا بیان ہے کہ دیوانِ اردو کے علاوہ ایک قصۂ طوطی نامہ بھی ان کی تصنیف سے تھا۔ ان کے بعض اشعار ایسے بھی ہیں جو آج تک زبانوں پر چڑھے ہوئے ہیں مگر یہ کوئی نہیں جانتا کہ کس شاعر کے ہیں۔"

اس کے بعد نو ابیات پر مشتمل نمونۂ کلام دیا ہے۔ پہلے پانچ اشعار کا مأخذ "تاریخ شعرائے بہار" ہے۔ بقیہ چار اشعار مؤلف مسلم شعرائے بہار کی طرف سے اضافہ ہے۔ جن میں تیسرا شعر وہی ہے جو مصنفِ ثلاثۂ غسالہ نے نقل کیا ہے۔ چوتھا شعر یہ ہے،

سنا ہے آج میخانہ میں جام مے پہ مستوں نے
گنایا دین و دنیا دونوں، ہمت اس کو کہتے ہیں

سخنِ شعراء، ص ۱۲۹

نمونۂ کلام کے طور پر جو تین اشعار نقل ہوئے ہیں ان میں تیسرا شعر وہی ہے جو ثلاثۂ غسالہ

Marfat.com

میں درج ہوا ہے۔

تذکرہ گلشنِ ہند، ص ۵۴، حاشیہ

ڈاکٹر مختارالدین احمد لکھتے ہیں: "۔۔ تذکرہ مسرت افزا میں انہیں مرشد آبادی لیکن مبتلا، شورش اور علی ابراہیم نے عظیم آبادی لکھا ہے۔ انہوں نے پہلے حزیں سے پھر مرزا مظہر جان جاناں سے تلمذ اختیار کیا۔۔۔ دیوان کا قلمی نسخہ کتب خانہ رام پور میں محفوظ ہے۔ حسرت موہانی نے انتخاب شائع کیا ہے۔ یہ انتخاب بقول ڈاکٹر محمد حسنین (مرزا محمد علی فدوی ص ۹۱) اس نسخے پر مبنی تھا جو پٹنہ میں کسی صاحب کے پاس تھا۔ دیوان کا تنقیدی متن مس اسما سعیدی ریسرچ اسکالر شعبۂ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی نے اشاعت کے لیے تیار کیا ہے۔"

اب دیوانِ حسرت ترقی اردو بورڈ دہلی سے شائع ہو گیا ہے۔

ص ۳۸

دیوانِ دردمند و ساقی نامہ

گلشنِ ہند، ص ۵۸ - ۵۹

"گلشنِ ہند" میں دردمند کے ایک سطری حالات درج ہوئے ہیں مگر اس تذکرہ کے مرتب ومحشی جناب ڈاکٹر مختارالدین احمد نے حواشی میں لکھا ہے کہ "دردمند کا دیوان فارسی ۱۱۶۶ھ سے پہلے مرتب تھا لیکن بقول شورش اس کی اشاعت نہیں ہوئی تھی کہ دردمند نے وفات پائی۔ گردیزی کی نظر سے ان کا فارسی دیوان گذرا تھا اور وہ ان کی شاعری کے معترف نظر آتے ہیں۔ (تذکرہ ص ۶۱)۔ اردو میں ان کا "ساقی نامہ" بہت مشہور ہے۔ شورش، ابوالحسن امراللہ آبادی، گردیزی اور لطف وغیرہ نے ان کے کچھ اشعار اپنے تذکروں میں درج کئے ہیں۔ مبتلا بھی اسے دیکھنے کے مدعی ہیں (گلشنِ سخن ص ۱۴۰)۔ اسے شیخ چاند مرحوم نے رسالہ "اردو" (جولائی ۱۹۳۴ء) میں شائع کر دیا ہے۔ ۱۱۷۴ھ کے لکھے ہوئے ایک قدیم مخطوطے کو بنیاد بنا کر ڈاکٹر محمود الٰہی نے اسے نئے سرے سے مرتب کیا ہے اور علی گڑھ اور آصفیہ (حیدرآباد) کے نسخوں سے بھی

Marfat.com

انہوں نے مدد لی ہے۔ یہ کتاب دانش محل (لکھنو) کی طرف سے شائع ہونے والی ہے۔"

گلشن ہند میں دردمند کا جو ایک شعر

مری بات تو نے نہ مانی کبھو
مری قدر تو نے نہ جانی کبھو

نقل ہوا ہے وہ اسی ساقی نامے کا ہے۔

گلشن سخن، ص ۱۳۰ :

"دردمند، اسمش فقیہ، مولد آبائش دکھن و خود در دہلی نشو و نما و تربیت از مرزا مظہر جانِ جاں یافت۔ حسب الطلب نواب شہامت جنگ از دہلی بمرشد آباد آمد۔ تا زندہ بود از منسلکان نواب مسطور بود۔ ساقی نامہ ریختہ او زبان زد انام است وسوائے آں شعرے ندیدہ شد مگر ایں رباعی کہ بہ تحریر می آید۔

رباعی

کہسار میں جا گرا ناحق کے تئیں
پرویز سے آ بھڑا ہے ناحق کے تئیں
ٹکر کوئی پہاڑ سے لیتا ہے
فرہاد کا سر پھرا ہے ناحق کے تئیں

سخن شعرا، ص ۱۶۰

وہی رباعی درج ہے جو ثلاثہ غسالہ میں نقل ہوئی ہے۔

نیز دیکھیے، غمخانہ جاوید ۳ ، ۱۷۷

دردمند کے "ساقی نامہ" کا ایک نسخہ میں نے محترم ڈاکٹر معین الدین عقیل استاد اردو جامعۂ کراچی کے ذاتی کتب خانے میں دیکھا ہے جو دیوانِ ولی کے مخطوطہ مورخہ ۱۱۰۹ھ کے آخر میں کتابت ہوا ہے۔ بخط نستعلیق۔ ۱۳ صفحات۔

Marfat.com

مطلع :

الٰہی بحقِ دلِ درد مند
اسے ہر دو عالم میں کر بلند

ص ۳۹

دیوانِ شائق

سخن شعرا، ص ۲۴۱ :

"... شاگردِ مرزا نوشہ غالب، شعر فارسی و اردو ان کے پُر درد ہوتے ہیں۔ ایک چھوٹا سا دیوان ان کا نظر سے گذرا ... کلکتہ میں بھی آئے تھے۔" اس کے بعد نمونہ کلام کے طور پر چار اشعار درج ہوئے ہیں۔ پہلا شعر وہی ہے جو ثلاثہ غسالہ میں درج ہوا ہے۔ ایک شعر مزید لکھتا ہوں :

شیشہ گر کیا ہے بنا تجھ سے جو پتھر شیشہ
اشک کا اس سے بناتا ہوں میں بہتر شیشہ

اقبال عظیم کے قول کے مطابق "دیوانِ شائق" کے کچھ منتشر صفحات حکیم حبیب الرحمٰن کے کتب خانے میں دیکھے گئے۔ اقبال عظیم نے حکیم صاحب کے حوالے سے شائق کے فارسی خطوط کے مجموعۂ "انشاے شائق" ضخامت ۴۰ صفحات کا ذکر کیا ہے (مشرقی بنگال میں اردو، صفحات ۳۰ تا ۳۳) مگر مجھے ثلاثۂ غسالہ کے دستیاب مسودے میں شائق کی کوئی دوسری کتاب نہیں ملی۔ شائق ۱۲۶۸ھ کے لگ بھگ فوت ہوئے۔

نیز دیکھیے تلامذۂ غالب : ۳۱۳۔۳۱۴، بنگال میں اردو زبان و ادب : ۴۲۱ - ۱۰

ص ۴۰

دیوانِ طپاں

سخن شعرا، ص ۲۰۲ :

"... اولاد میں تغتمش خان والی دشت قبچاق کے تھے۔ ... نظر سے گذرا ..."

Marfat.com

مرزا احمد بیگ اپنا تخلص حرف طا مہملہ سے لکھتے تھے۔"

اس کے بعد دس ابیات کا انتخاب ہے جس میں سے تین اشعار ثلاثۂ غسالہ میں نقل ہوئے ہیں۔

سخنِ شعرا میں طپان کی ایک غزل میں بعض الفاظ "ہائے ہوز" کی بجائے "الف" سے لکھے گئے ہیں اگر انہیں ہائے مدوّرسے لکھا جاتا تو کیا مضائقہ تھا۔ اشعار ملاحظہ ہوں۔

رات کو چرخ سے ٹوٹا نہ ستارا ہوگا
آہ سوزاں کا مرے کوئی شرارا ہوگا
کیوں نہ جھولو گے ہنڈولے میں تم اغیار کیساتھ
مری قسمت کا جو گردش میں ستارا ہوگا

شانتی رنجن بھٹاچاریہ نے تاریخ وفات ماہ مارچ ۱۸۳۲ء لکھی ہے۔ (بنگال میں اردو زبان وادب: ۸۵-۸۶)۔

نیز دیکھیے۔ بزمِ غالب: ۲۵۰-۲۵۲، سال وفات ۱۸۳۴ء لکھا ہے اور نمونۂ کلام درج کیا ہے۔

ص ۴۱

دیوانِ عبیدی

مطبوعہ میڈیکل پریس، آگرہ، ۱۸۸۸ء، ۸، صفحات۔ (مشرقی بنگال میں اردو: ۱۳۱)

ص ۴۲

دیوانِ فراق

سخنِ شعرا، ص ۳۶۱:

"۔۔۔ معاصرِ سودا، محمد شاہ کے عہد میں توپ خانۂ شاہی سے تعلق رکھتے تھے۔۔۔ راجہ

Marfat.com

شتاب رائے کی قید میں انتقال کیا۔"

ص ۴۲

دیوانِ فرحت

سخن شعرا، ص ۳۶۳

نمونۂ کلام کے طور پر سات اشعار درج ہوئے ہیں۔ مزید دو شعر نقل کرتا ہوں:

جو سر بجیب ہے گلشن میں وہ خدا جانے
دہانِ یار نے غنچے سے کیا سوال کیا

مرنے کے بعد مجھ پر کیا کیا ستم نہ ہوں گے
دیکھیں گے غیر تجھ کو اور ہائے ہم نہ ہوں گے

مصنفِ ثالثہ نساؔر کی فرحت اور دیوانِ فرحت سے متعلق تمام معلومات کا ماخذ "سخن شعرا" ہی ہے۔

گلشنِ ہند، ص ۷۷

"... شیخ اسد اللہ کے بیٹے تھے۔ یہ اُن سے ہے:

نہ ایک عرش پہ تنہا ظہور ہے تیرا
نگاہ کیجیے جیدھر کو نور ہے تیرا

تعلیقات میں ڈاکٹر مختار الدین احمد لکھتے ہیں:

"گلزار میں سال وفات ۱۱۹۱ھ درج ہے۔ مسرت افزا (۱۱۹۳ھ) میں ان کی وفات کی اطلاع ہے۔ لیکن تذکرۂ عشقی (۲: ۱۱۷) سے اندازہ ہوتا ہے جیسے وہ ترتیب تذکرہ کے لگ بھگ زندہ ہوں۔ فارسی اور اردو کے دواوین مرتب تھے۔ اردو کا د...

Marfat.com

تھا۔ ابوالحسن نے لکھا ہے کہ ان کی وفات کے بعد ان کے دواوین اور سامان کے ساتھ کچھ نااہل لوگوں کے ہاتھ پڑ گئے اور ضائع ہو گئے (مسرت افزا ص ۱۶۰) شورش کو اس کے دیوان کے اجزا ملے تھے جن میں صرف ردیفیں الف اور یا کی تھیں۔ صرف ان اشعار کی تعداد دو ہزار تھی۔ اس سے دیوان کی ضخامت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ مبتلا بھی ان کے دیوان کے دیکھنے کے مدعی ہیں۔ اس میں دو ہزار شعر تھے۔ ۸۱ شعر درج تذکرہ ہیں" (گلشنِ سخن ص ۱۸۳)

ص ۴۴

دیوانِ قوس

قوس کے بارے میں صاحبِ ثلاثہ غسالہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ سخن شعرا، ص ۳۹۱ سے لیا ہے۔ سخن شعرا میں کل بتیس اشعار نقل ہوئے ہیں۔ جان کلام وہی تھا جو حکیم صاحب نے لکھ دیا ہے۔

قوس ۱۲۸۰ھ/۱۸۶۳ء تک "شمس" تخلص کرتے تھے۔ ناسخ کے دیوانِ اوّل "دفترِ بے مثال" مطبوعہ ۱۲۸۰ھ میں ان کا ایک قطعۂ تاریخ موجود ہے (ص ۱۶۹) اور اس میں ان کا تخلص "شمس" لکھا ہوا ہے۔ قوس کا کلام "سخن شعرا" کے علاوہ ناسخ کی کتاب "قطعۂ منتخب" میں بھی موجود ہے۔

دیکھیے: ناسخ، حیات و تصانیف: ۱۲۷۔۱۲۸

ص ۴۴

دیوانِ کنور

سخن شعرا، ص ۳۹۹:

"... دیوان ان کا نظر سے گذرا"

بنگالی ہندوؤں کی اردو خدمات، ص ۱۱۵۔۱۱۸:

"... راجہ راج کرشنا دیب کے بیٹے تھے۔ اردو سے بے پناہ محبت تھی اور اچھے شاعر تھے۔ ... اچھے سنگیت کار بھی تھے۔ ... ارمان نے "نسخۂ دلکشا" میں آپ کا تذکرہ کیا ہے۔

Marfat.com

گارساں دتاسی نے بھی تذکرۂ شعرائے اردو" میں آپ کا ذکر کیا ہے۔آپ صاحب دیوان تھے۔
اس کے علاوہ آپ کا عظیم کارنامہ "مسلمان بادشاہان کا شاہنامہ" ہے۔اس شاہنامہ کی چار
جلدیں ہیں۔۔۔ جلد اوّل کا دیباچہ مورخہ ۵ جنوری ۱۸۴۸ء کا ہے۔۔۔

اپوربو کرشن ۱۸۰۷ء میں پیدا ہوئے۔۔۔ دہلی دربار کے شاعر خاص تھے۔۔آپ کی
ایک تصنیف" مثنوی کنوز" میری نظر سے گذری ہے۔اس کے صفحات ۱۳۰ ہیں۔ (مطبوعہ
۱۸۴۶ء، کلکتہ)۔۔۔سب سے پہلے حمد ہے جس کے چند شعر ملاحظہ کیجیے:

کروں حمد طاقت مجھے ہے کہاں
بڑی سب سے ہے وہ خدائے جہاں

۔۔۔"

نیز دیکھیے: بنگال میں اردو زبان وادب: ۱۶۴۔

ص ۴۴

دیوانِ مخلص

سخن شعراء، ص ۴۲۳

نساخ نے صرف نام اور عہد درج کرنے پر اکتفا کیا ہے اور دو اشعار لکھے ہیں۔

گلشن ہند، ص ۹۶:

"مخلص، نام مخلص علی خان۔یہ اُن سے ہے:

ہمارے قتل کرنے سے تجھے آرام کیا ہوگا
میاں اس ظلم کا تو ہی بتا انجام کیا ہوگا"

حاشیہ از مختارالدین احمد:

"مخلص علی خان خطاب تھا۔نام میر باقر تھا (تذکرۂ شورش ۲ : ۲۲۲)۔مرشد آباد۔۔۔

Marfat.com

والے تھے ۔ خواہر زادۂ نواب نازش محمد خان بہادر شہامت جنگ ۔ ان کا تخلص "خورم" بھی تھا۔ شاید ۱۲۰۰ھ میں وفات پائی (تذکرۂ لطف ص ۲۲۲)۔ مدتے است کہ بدار القرار رحلت گزیدہ (مجموعۂ نغز ۲ : ۱۷۶) لیکن تذکرۂ عشقی (۲ : ۲۲۳) میں وہ بنگال میں مقیم "بیشتر اوقات شریف بشیوۂ عیاشی وہنگامہ افروزی بنام نائے ونوش می گذارند"۔ لطف نے دیوان کا ذکر کیا ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کے کتاب خانے میں محفوظ ہے۔ جناب عبدالرؤف صاحب استاد شعبۂ اردو جامعہ کلکتہ اسے ڈاکٹریٹ کے لیے مرتب کر رہے ہیں"۔

دیوان اب بنگال اردو اکیڈیمی کلکتہ سے شائع ہو گیا ہے۔

بنگال کا اردو ادب، ص ۳۳۹-۳۴۲

"ایشیاٹک سوسائٹی کے کتب خانہ کا خطی نسخہ جو ہمارے سامنے ہے اس میں ۱۳۱ غزلیں اور چھ مخمس ہیں۔ قلمی دیوان کی پہلی غزل عارفانہ ہے۔ جس میں ۴۵ اشعار ہیں۔ غزل کے بعد ردیف وار غزلیں شروع ہوتی ہیں۔ ان غزلوں میں ایک شکستہ کھویا کھویا سا شاعر ہمیں ملتا ہے . . . مخلص کا خطی دیوان ۱۸۰۱ء مطابق ۱۲۱۶ھ میں تحریر ہوا تھا یعنی ان کی موت کے پورے دس سال بعد ترتیب پایا"۔ ص ۴۵

دیوان ولا

ولا (زندہ ۱۸۱۴ء) کا دیوان ڈاکٹر عبادت بریلوی نے مرتب کیا ہے اور اپنے مختصر مقدمہ کے ساتھ ادارۂ ادب وتنقید لاہور کی طرف سے دسمبر ۱۹۸۳ء میں شائع کیا ہے۔ یہ رائل لائبریری کوپن ہیگن، ڈنمارک کے مخطوطے پر مبنی ہے۔ دیوان کے ابتدا میں کاظم علی جوان کا فارسی مقدمہ ہے جس میں ولا کے مختصر حالات درج ہوئے ہیں۔ دیوان اس حمدیہ قصیدے سے شروع ہوتا ہے۔

صاف کر آئینے کو دل کے ولا
طوطی طبع تاکہ ہو گویا

Marfat.com

ڈاکٹر عبیدہ بیگم نے" فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات" میں دیوانِ ولا، مخطوطہ مخزونہ ایشیاٹک سوسائٹی لائبریری کلکتہ، ۴۱۲ صفحات سے استفادہ کیا ہے۔ اس نسخے میں ولا کا خود نوشتہ فارسی مقدمہ موجود ہے۔ جس میں سالِ ترتیب ۱۲۲۵ھ/۱۸۱۰ء بتایا گیا ہے۔ اس نسخے میں ولا کی تقریباً تین سو پچاس غزلیں موجود ہیں۔ بعض فارسی غزلیات بھی شامل ہیں۔ (ص ۵۹۰-۵۹۴) ثلاثہ غسالہ میں ولا کے ترجمۂ کریما کا بھی ذکر ہوا ہے۔ اس کے علاوہ اس کے دیگر اردو تراجم وتالیفات کے نام یہ ہیں:

۱۔ قصۂ مادھونل اور کام کندلا۔ ۱۲۱۵ھ/۱۸۰۱ء مطبوعہ کراچی باہتمام عبادت بریلوی۔

۲۔ بیتال پچیسی۔ ۱۲۱۵ھ/۱۸۰۱ء۔ مرتبہ گوہر نوشاہی، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۵ء۔

۳۔ ہفتِ گلشن۔ ناصر علی خان کی فارسی تصنیف "ہفت گلشن" کا ترجمہ۔ ۱۲۱۶ھ/۱۸۰۲ء۔

۴۔ لطائف وظرائف۔ کسی فارسی کتاب کا ترجمہ ہے۔

۵۔ تاریخِ شیر شاہی۔ عباس خان شیروانی کی فارسی کتاب" تحفۂ اکبر شاہی" کے تیسرے طبقے کا ترجمہ۔ ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء

۶۔ جہاں گیر شاہی۔ اقبال نامۂ جہاں گیری کا ترجمہ۔ ۱۲۲۴ھ/۱۸۰۹ء۔

ص ۴۵

رباعیات شہباز

عبدالغفور شہباز حیات اور ادبی خدمات، ص ۱۷:

"...اس میں کل ۳۲۷ رباعیاں ہیں۔ یہ نسخہ یعنی ٹائپ حروف میں چھپی ہے۔ اس پر سیر حاصل مقدمہ نواب سید محمود آزاد نے ۲۴ مئی ۱۸۹۰ء کو بہ مقام باقی پور (بانکی پور کا قدیم نام) پٹنہ تحریر فرمایا ہے۔ یہ دیباچہ گیارہ صفحات پر مشتمل ہے... رباعیاں مختلف موضوعات کے تحت ہیں۔ اس کے موضوعات مذہب، قدرت، اخلاق، تعلیم، تمدن اور تفنن ہیں۔"

شہباز کی دیگر اردو تصانیف اور مرتبات:

۱۔ خیالاتِ شہباز۔ ۷۴ نظموں کا مجموعہ، مطبع نظامی، بدایوں، ۱۹۱۶ء۔ ۱۴۴ صفحات۔

Marfat.com

۲۔ تفریح القلوب۔ بچوں کے لیے ۳۱ نظمیں، مطبوعہ ۱۹۴۲ء۔ ۲۰ صفحات۔

۳۔ بیاضِ شہباز۔ اردو اور فارسی غزلوں اور نظموں کا مجموعہ۔ ۴۳ صفحات۔ قلمی۔

۴۔ ترتیب "کلیاتِ نظیر اکبر آبادی"، مطبع نولکشور، لکھنو، ۱۹۰۰ء

۵۔ ترتیب "خیالاتِ آزاد"۔ سید محمد آزاد کے مضامین۔ قومی پریس۔ لکھنو۔

۶۔ مقالاتِ جمالیہ۔ جمال الدین افغانی کے فارسی مقالات کی ترتیب۔ مطبوعہ۔

۷۔ ردِّ نیچری۔ جمال الدین افغانی کے مضمون کا اردو ترجمہ۔ مطبوعہ۔

۸۔ سوانح عمری مولینا آزاد۔ مطبوعہ ۱۸۹۱ء

شہباز کی مرتبہ دو کتابوں "مواعظ حسنہ" اور "نوابی دربار" کا ذکر ثلاثہ غسالہ میں ہوا ہے۔

ص ۴۸

رموز الاخلاق، ترجمۂ...

اقبال عظیم نے لکھا ہے کہ حکیم حبیب الرحمٰن مؤلفِ ثلاثہ غسالہ نے خاکی کی فارسی تصنیف رموز الاخلاق کا اردو میں ترجمہ کیا تھا جو ۱۳۰۵ھ میں مطبع غوثیہ کلکتہ سے ۶۸ صفحات میں شائع ہوا (مشرقی بنگال میں اردو ص ۱۱۳)

اقبال عظیم صاحب کا یہ بیان درست نہیں ہے بلکہ خود خاکی ہی نے اپنی کتاب کو فارسی سے اردو میں منتقل کیا تھا۔ اور اس کی صراحت متن میں ہو چکی ہے۔ اگر مؤلف ثلاثہ غسالہ نے بھی اس کا ترجمہ کیا تھا تو وہ اس کا ذکر کرتے۔

اقبال عظیم نے حکیم صاحب کے ترجمے کی اشاعت کے جو کوائف درج کئے ہیں یہ دراصل وہی ہیں جو حکیم صاحب نے خاکی کے ترجمے کے ضمن میں لکھے ہیں۔ البتہ سالِ ترجمہ (۱۳۰۵ھ) کو اقبال عظیم نے سالِ اشاعت لکھ دیا ہے۔

ص ۴۹

رسالۂ زبانِ ریختہ

ڈاکٹر گل کرسٹ (Gilchrist) (۱۷۵۹-۱۸۴۱ء) کی کتاب،

Marfat.com

A Grammer of the Hindustanee Language کی جلد اول حصہ سوم مطبوعہ کرانیکل پریس، کلکتہ ۱۷۹۶ء کی اردو تلخیص اور ترجمے کا نام "رسالہ زبان ریختہ" ہے جسے خلیل الرحمٰن داودی نے "قواعد زبان اردو مشہور بہ رسالہ گل کرسٹ" کے نام سے مرتب کیا اور یہ مجلس ترقی ادب، لاہور سے دسمبر ۱۹۶۲ء میں شائع ہوا۔ محمد انصار اللہ نظر کا مرتبہ نسخہ "قاعدہ ہندی ریختہ عرف رسالہ گل کرسٹ" ادارہ المخدوم کڑپہ، بھارت نے ۱۹۶۲ء میں شائع کیا ہے۔ داودی صاحب نے اپنے نسخے کی تلخیص کو میر بہادر علی حسینی سے منسوب کیا ہے جب کہ جناب انصار اللہ اسے گل کرسٹ ہی کی تلخیص و ترجمہ مانتے ہیں۔ کسی نے بھی اپنے مقدمے میں مولوی حراست اللہ کا ذکر نہیں کیا۔ حالانکہ نسخہ داودی اور نسخہ ثلاثہ غسالہ کی مختصر ابتدائی عبارت لفظ بہ لفظ ایک دوسرے سے ملتی ہے۔

یہ رسالہ دو مقالات پر مشتمل ہے، پہلا مفردات اور دوسرا مرکبات کے بارے ہیں۔

ص ۵۰

سراپا سوز

سخن شعراء، ص ۱۶-۱۸:

"اختر تخلص، قاضی محمد صادق خان بہادر مرحوم ولد قاضی محمد لعل مرحوم باشندۂ ہوگلی شاگرد مرزا قتیل۔ لکھنو و اطرافِ لکھنو میں ہمیشہ عہدۂ عمدہ پر مامور رہے۔ تذکرۂ آفتابِ عالمتاب و محامد حیدری و دیوان فارسی و ریختہ و گنج نیرنج وغیرہ بہت سی تالیفات ان کی مشہور ہیں۔ زبانِ فارسی خوب جانتے تھے۔ فن شعبدہ میں کمال تھا۔ کیمیاگر مشہور تھے اور بہت سے فنون میں دخل رکھتے تھے۔ بہت سی تصنیفات ان کی نظر سے گذری (گذریں)، تھوڑا عرصہ گذرا کہ انتقال کیا۔"

اس کے بعد ۳۹ شعروں پر مشتمل انتخاب کلام ہے۔ چند اشعار ملاحظہ ہوں،

لطف بے حد سے ترے سب دشمن جاں ہو گئے
ابرِ رحمت ہائے میرے حق میں طوفاں ہو گیا

Marfat.com

عجب ڈھب کی یہ تعمیر خراب آباد بستی ہے
کہ پستی یہاں بلندی ہے بلندی یہاں کی پستی ہے

مثنوی سراپا سوز ۱۲۴۴ھ میں منظوم ہوئی۔ یہ ایک مسلمان نوجوان اور بنارس کی ایک ہندو لڑکی کی عشقیہ داستان ہے۔ تیسری بار ۱۸۵۸ء میں لکھنؤ میں شائع ہوئی (یہی اختر کا سال وفات بھی ہے)۔ اس کے بعد ڈاکٹر نورالحسن ہاشمی نے مرتب کر کے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا۔ ایک دوسرا نسخہ مسعود حسن رضوی ادیب نے بھی ترتیب دیا اور چھاپا۔

دیکھیے، اردو مثنوی شمالی ہند میں ۲: ۴۰۰-۴۰۲، بنگال کا اردو ادب: ۳۴۹-۳۵۲

فہرست ڈھاکہ ۲: ۴۳۱

ص ۵۲

سنگھاسن بتیسی

فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات، ص ۲۵۸-۲۶۳؛

"سنگھاسن ۳۲ کہانیوں کا مجموعہ ہے۔ ۔ ۔ ۔ سنسکرت میں ان بتیس کہانیوں کے دو مجموعوں کا سراغ ملتا ہے ایک کا نام "سنہاسن دواترن ست" اور دوسرے کا نام "وکرما چرترم" ہے۔ ۔ ۔ ۔ سنگھاسن بتیسی اردو رسم الخط میں مکمل طور سے ۱۸۰۵ء ہندوستانی پریس (کلکتہ) سے شائع ہوئی۔ ۔ ۔ مجنوں گورکھپوری نے ۱۹۴۱ء میں سنگھاسن بتیسی کو آسان اردو میں منتقل کیا تھا۔"

نیز دیکھیے، بنگال کا اردو ادب: ۱۳۲-۱۳۳، اردو داستان، ۱۳۲-۱۳۶۔

کتاب کے مترجمین کاظم علی جوان کا انتقال ۳ جولائی ۱۸۱۶ء میں اور للوجی لال کوی (ولادت ۱۷۶۳ء) کا انتقال ۱۸۲۵ء میں ہوا۔

ص ۵۲

سوز ابد

بنگال میں اردو زبان و ادب، ص ۱۶۸-۱۶۹؛

Marfat.com

"عبدالرحیم شاد ابد کا وطن لکھنو تھا۔ لیکن وہ عرصہ تک کلکتہ میں رہے۔ وہ حکیم مولوی سید محمد سجاد موہانی کے شاگرد تھے۔ انہوں نے کلکتہ سے چند اخبارات وجرائد جاری کیے جو قادریہ پریس محلہ نیبو تلہ گلی کلکتہ سے شائع ہوئے۔ جن اخبارات اور رسائل سے ان کا تعلق تھا، ان میں (۱) جام جہاں نما (۱۸۷۳ء)۔ (۲) بہار ہند (۱۸۸۵ء)۔ (۳) پیک صبا (۱۸۸۵ء) اور (۴) لخت جگر (سن اجرا ۱۸۸۵ء) وغیرہ شامل ہیں۔ وہ اپنے عہد کے ایک جانے پہچانے صحافی تھے۔ ۔ ۔ ان کی حسب ذیل تصانیف جو نظم میں ہیں گواہ ہیں کہ وہ شاعر بھی تھے:

۱۔ گنجینۂ عشق۔ اسے محمد عمر نے قادریہ پریس کلکتہ سے ۱۳۰۱ھ میں ۔ ۔ ۔ شائع کیا۔ اس کے ۱۶ صفحات ہیں۔ ۔ ۔ ۔

۲۔ سوز ابد۔ یہ بھی ایک نعت ہے جس کے ۱۶ صفحات ہیں۔ اسے مصنف نے ۔ ۔ ۔ کلکتہ سے ۱۸۸۴ء میں شائع کیا۔

۳۔ افضل اشعار ملا کعبہ، ہستی گوہر۔ ابد کی یہ تصنیف ۔ ۔ ۔ کلکتہ سے یکم دسمبر ۱۸۹۵ء کو شائع ہوئی۔ اس کے صفحات ۳۰۴ ہیں ۔ ۔ ۔ اس میں انہوں نے حضرت محمدؐ، فاطمہ، حسن وحسین اور چاروں خلفا ۔ ۔ ۔ کی مختصر سوانح کو منظوم طور پر پیش کیا ہے"۔

ص ۴۳

شاہد عشرت

نساخ، حیات و تصانیف، ص ۲۰۲-۲۰۴:

"سراپا ہے سراپا تماشا" اس کتاب کا نام ہے اور "شاہد عشرت" اسم تاریخی۔ کل صفحات ۱۸ ہیں۔ ۱۲ صفحات پر مشتمل اشعار ہیں اور بقیہ صفحوں میں تقریظیں اور قطعات تاریخ ہیں۔ سال ترتیب ۱۲۸۰ھ ہے۔ ۔ ۔ شاہد عشرت میں اشعار کی مجموعی تعداد ۷۷ ہے۔ ۔ ۔ شاہد عشرت کی ابتدا ساقی نامہ سے ہوئی جس میں ۲۴ اشعار ہیں۔ ۔ ۔ نساخ نے ۲۲ عنوانوں کے تحت معشوق کا سراپا اختصار کے ساتھ لکھا ہے۔ ۔ ۔"۔ اس کے بعد اشعار کا نمونہ ہے۔

Marfat.com

ص ۵۵

صولتِ عالمگیری

ادیب سہیل نے اپنے مقالے" بنگال میں اردو ڈراما اور بیمار بلبل" مشمولہ سہ ماہی" اردو" کراچی شمارہ ۱، سنہ ۱۹۸۸ء، ص ۲۸ - ۳۱ میں اس ڈرامے پر بھی تبصرہ لکھا ہے، ان کے بقول:

"اس ڈرامے کے مصنف سید مولوی ابوالفضل الفیاض ہیں۔ اس کا سالِ اشاعت ۱۲۹۲ھ مطابق ۷۶ - ۱۸۷۵ء ہے۔ اسے ایڈٹ کر کے پرنسپل ابراہیم یوسف دوبارہ منظرِ عام پہ لائے۔ آپ اسے ابراہیم یوسف کی دریافت بھی کہہ سکتے ہیں۔ اس کے پبلشرز میں ادارۂ ادب اردو، بمبئی کا نام درج ہے۔"

جو نسخہ مؤلف ثلاثۂ غسّالہ کے پیشِ نظر تھا وہ مطبع برکتی، کلکتہ میں لکار پردازی منشی احمد علی خاں ۱۲۹۲ھ میں چھپا تھا۔

ص ۵۸

طومارِ اغلاط

سخن شعرا۔ ص ۵۰:

"انسخ تخلص، مولوی عصمت اللہ ولد چودہری رحمت اللہ مرحوم باشندۂ قصبہ پنڈوہ متعلق ضلع ہوگلی۔ سالِ تولّد ان کا ۱۲۵۳ھ بارہ سو ترپن ہجری ہے۔ طبع سلیم رکھتے ہیں۔ ذہن مستقیم رکھتے ہیں۔ شعر و سخن سے بہت شوق ہے۔ ادا بندی سے نہایت ذوق ہے۔ شعر اچھا کہتے ہیں۔ ایام صبا سے دارالسلطنت کلکتہ میں رہتے ہیں۔ کلام اپنا راقم الحروف کو دکھاتے ہیں۔ صاحبِ دیوان ہیں۔ بیشتر" مجبور" تخلص کرتے تھے۔"

اس کے بعد ۳۳ شعروں کا انتخاب ہے۔ ازاں جملہ:

ایک دن یہ ہے کہ پابند سلاسل پاؤں میں
ایک شب وہ تھی کہ تھی زلفِ معنبر ہاتھ میں

Marfat.com

نہ پہنچے فائدہ سنگیں دلوں سے خلق کو ہرگز
بجھاتے پیاس کب دیکھا کسی نے آبِ آہن کو

نساخ سے وحشت تک، ص ۸۹۔۱۱۰:

"۔۔۔اُن کی وفات ۱۲۹۹ھ اور ۱۳۰۲ھ کے درمیان واقع ہوئی۔۔۔النسخ کے دیوان کا تاریخی نام "سخن بے مثال" ہے جس سے مادۂ تاریخ (کذا) ۱۲۹۴ھ نکلتا ہے۔النسخ کا دیوان ایسا ناپید ہوا کہ اس کا نام تک ملتا نہ تھا۔بڑی خوش قسمتی تھی کہ نام معلوم ہوگیا۔۔۔انتقادی رسالہ "طومار اغلاط"۔۔۔کی تصنیف کی وجہ النسخ خود بتاتے ہیں:

> بیشتر اہالیان لکھنؤ الانسان مرکّب من الخطا والنسیان کے قائل نہیں۔
> اس لیے لکھنؤ کے چھ نامی شاعر یعنی جناب شیخ امام بخش ناسخ،
> جناب خواجہ حیدر علی آتش، جناب خواجہ محمد وزیر، وزیر (علی
> صبا)، جناب منشی اسمٰعیل حسین منیر و جناب امیر احمد امیر
> کے کلام میں بادی النظر جابجا جو نقص نظر آئے ان کو اس رسالے
> میں جمع کیا۔

اہلِ لکھنؤ کے ادبی سپرو مولوی آغا علی مدرس عالیہ محمود آباد میدان عمل میں آگئے اور اس کے رد میں "تردید الایرادات" شائع کی۔۔۔النسخ کا ایک دوسرا تنقیدی رسالہ "خرزن" ہے جس کا قلمی نسخہ مغربی بنگال ایشیاٹک سوسائٹی (کلکتہ) میں موجود ہے (نمبر ۴۶۵)"۔
اس ماخذ میں اس قیاس کی تردید کی گئی ہے کہ "طومار اغلاط" درحقیقت النسخ کے استاد نساخ کی تصنیف ہے۔

نساخ، حیات و تصانیف، ص ۹۷۔۱۰۶:

"۔۔۔مولوی عبدالباری آسی نے "معرکہ سخن" میں دونوں (یعنی النسخ اور آغا علی) کے اعتراضات پر محاکمہ کیا ہے اور "طومار اغلاط" کے بہت سے اعتراضات کو جائز اور درست قرار

Marfat.com

دیا ہے۔ ڈاکٹر شادانی کے خیال میں بھی النسخ کے اکثر اعتراضات درست ہیں۔

نیز دیکھیے، بنگال کا اردو ادب: ۳۵۳،

ص ۵۹

خرد افروز = ترجمۂ عیار دانش

کچھ اور اشاعتیں:

۱۔ ۱۸۰۵ء۔ (بحوالہ سہیل بخاری)

۲۔ ۱۸۰۹ء۔ مکمل اشاعت۔ (بحوالہ عبیدہ بیگم)

۳۔ ۱۸۴۷ء۔ کلکتہ۔

۴۔ ۱۸۵۷ء۔ انگلستان (بحوالہ سہیل بخاری)

۵۔ مجلس ترقی ادب۔ لاہور، ۱۹۶۳ء

دیکھیے، اردو داستان: ۱۳۰-۱۳۳؛ فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۱۹۶-۱۹۸، ۲۴۹، ۳۵۸۔ بنگال کا اردو ادب: ۱۴۰-۱۴۸۔

ص ۶۰

غایۃ الانتباہ لمن جعل اوفہ فی قفاہ

سلہٹ میں اردو، ص ۱۸۴-۱۸۶:

"شمس العلماء مولانا ابو نصر محمد وحید ولد قاری جاوید بخش کا آبائی وطن موضع کالاڑخا ضلع سلہٹ تھا۔ بعد کو سلہٹ کے محلہ ہوا پاڑہ میں مقیم ہو گئے . . . انگریزی، عربی، فارسی اور اردو میں اچھی صلاحیت تھی . . . دینی علوم میں بھی تبحر تھا۔ زندگی کا زیادہ حصہ درس و تدریس میں گذرا۔ . . . مولانا نے علم کی بڑی خدمات انجام دی ہیں۔ مدرسہ کے لیے نصاب وضع کرنے کی غرض سے سرکاری طور پر مصر کا دورہ بھی کیا۔ اور جامع الازہر سے استفادہ کیا۔ واپسی پہ مدرسہ کے نصاب

Marfat.com

پر کئی رسالے اور رپورٹ مرتب کی۔ پنشن کے بعد سیاست کے میدان میں داخل ہوئے اور صوبہ آسام کے وزیر تعلیم مقرر کیے گئے . . . کسی کام سے ڈھاکہ تشریف لے گئے اور ۱۲ مئی ۱۹۵۲ء کو وہیں انتقال ہو گیا۔ مولانا وحید نے کئی کتابیں اور رسالے عربی، اردو اور فارسی میں لکھے۔ ایک رسالہ بزبان اردو میلاد اور قیام پر بھی ان سے یادگار ہے . . .''

ص ۶۵

قاعدہ بغدادی جدید

مصنف کے حالات حکیم حبیب الرحمٰن نے ''مفید القاری'' کے اندراج میں تحریر کیے ہیں۔

فہرست ڈھاکہ ۱۲۴۵ھ میں ایک رسالہ بعنوان ''ترتیب جدید قاعدہ بغدادی'' متعارف ہوا ہے۔ مگر اولاً اس میں مصنف کا نام مذکور نہیں ہے۔ ثانیاً اس کا آغاز الف بے کی بجائے مندرجہ ذیل عبارت سے ہوتا ہے۔

''سب تعریف ہے اللہ عز و جل کے کہ جس نے انسان کو پیدا کر کے ایسی عقل اور تمیز دی اور زبان اور منہ کو . . .''

ص ۶۸

قطعۂ منتخب

نساخ، حیات و تصانیف، ص ۲۴۵-۲۵۱

''قطعۂ منتخب جمادی الاولیٰ ۱۲۹۱ھ مطابق جولائی ۱۸۷۴ء میں مطبع منشی نول کشور لکھنؤ میں طبع ہوئی۔ قطعۂ منتخب تاریخی نام ہے۔ اس کا اصل نام ''تذکرہ شعرائے زبان اردو سے معلّیٰ'' ہے۔ قطعۂ منتخب کے حروف سے تاریخ ۱۲۷۶ھ نکلتی ہے۔ یہی سال ترتیب ہو سکتا ہے . . . قطعات کی تعداد ۵۵۲ ہے۔ ایسے شعرا جن کے قطعے اس تذکرے میں شامل کیے گئے ہیں ان کی مجموعی تعداد ۱۱۲ ہے۔ قطعۂ منتخب میں نساخ نے اپنے شاگردوں کے قطعوں کو بھی شامل کیا ہے . . . قطعۂ منتخب میں جن شعرا کے حالات مذکور ہیں ان سب کا

Marfat.com

حالؔ "سخن شعرا" میں بھی لکھا ہے۔۔۔"
"قطعۂ منتخب" کو ڈاکٹر انصار اللہ نے مرتب کیا ہے اور انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

ص ۶۹

رسالۂ قوتِ لایموت

الذریعہ الی تصانیف الشیعہ میں مصنف کے مختصر حالات اور بعض تالیفات کا ذکر ہوا ہے۔
آغا احمد بن آغا محمد علی بن استاد وحید بہبہانی نے ۱۲۳۵ھ میں انتقال کیا۔ "مرآۃ الاحوال" فارسی کتاب ہے اس کی پہلی جلد میں مصنف کے آباد اجداد کے حالات اور سفرنامۂ ہندوستان وفرنگ درج ہوا ہے۔ (ذریعہ ۲۰ ا ۲۶۱)۔
"ربیع الازہار" اصولِ فقہ کے متفرق مسائل پر مبنی ہے اور عظیم آباد میں ۱۲۲۶ھ لکھی گئی۔ (ذریعہ ۱۰ : ۷۵)
"قوتِ لایموت"، نماز اور روزے کے واجبات کے بارے میں ہے (ذریعہ ۱۷: ۲۰۵)
"مخزن القوت"۔ رسالۂ قوت لایموت کی شرح ہے۔ (ذریعہ ۲۰ : ۲۲۹)۔
اگرچہ صاحبِ الذریعہ نے رسالۂ قوتِ لایموت کی زبان کی تصریح نہیں کی کیونکہ انہوں نے بھی اسے "مرآۃ الاحوال" کے حوالے سے درج کیا ہے، مگر یہ رسالہ فارسی زبان میں ہے کیونکہ مؤلف ایرانی ہے۔ اور صرف سفر ہندوستان پر آیا ہے۔ اسے مختصر مدت میں اردو پر قدرت حاصل ہونا مشکل ہے۔ غالباً صاحبِ ثلاثۂ غسالہ نے محض اس وجہ سے کہ آغا بہبہانی ڈھاکہ آئے تھے ان کی اس کتاب کا ذکر کردیا ہے۔

ص ۷۰

کام کلا

سخن شعرا، ص ۲۹۲:
"ضیغم تخلص، جناب حافظ اکرام احمد خلفِ حافظ قطب الدین مرحوم باشندۂ رام پور، داماد و

Marfat.com

شاگرد شاہ رؤف احمد رافت سرہندی پیرزادے ہیں۔ پہلے "حشمت" تخلص کرتے تھے۔ عروض و قوافی و صنائع و بدائع شعری میں فی زماننا بے مثل ہیں۔ جمیع اصنافِ سخن پر قادر ہیں۔ شعر پُر مضمون اور عاشقانہ فرماتے ہیں۔ ہزل اور ریختی اور مرثیہ میں "مہمان" تخلص کرتے ہیں۔ بہت سے ملکوں کی سیر کی ہے۔ بہت سی زبانوں سے واقف ہیں۔ طبِ یونانی اور ہندی و ڈاکٹری اور بیشتر فنون و ہنر میں کامل ہیں۔ چودہ پندرہ برس تک کلکتے میں تھے۔ سات آٹھ برس سے ڈھاکہ میں تشریف فرما تھے۔ "کیمیاگر" مشہور ہیں۔ ۱۲۸۶ھ میں انتقال کیا۔" اس کے بعد نساخ نے ضیغم کے مصنوع اشعار نقل کئے ہیں۔

تذکرہ کاملان رام پور، ص ۴۹:

"... حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ کی اولاد سے تھے۔ ۱۲۰۳ھ سالِ ولادت ہے۔ فارسی کی استعداد بہت اچھی تھی۔ عربی کی کچھ ابتدائی کتابیں پڑھی تھیں۔۔ نظم میں میاں احمد حسین راحت اور شاہ رؤف احمد رافت سے تلمذ تھا۔ ایک مثنوی کلارانی اور کام روپ کے عشق میں لکھی تھی۔ جو چھپی نہیں ہے[1]۔ ۱۲۸۶ھ بمقام ڈھاکہ انتقال ہوا۔ تراسی برس کی عمر پائی۔"

کندن لال نے بھی "کلا کام" لکھی تھی۔ جو ۱۸۰۳ء تک طبع ہو چکی تھی اور گل کرسٹ نے فورٹ ولیم کالج کونسل سے سفارش کرکے سو روپیہ انعام دلوایا تھا۔ کونسل نے اس کی زبان موزوں اور انداز خوبصورت قرار دیا تھا اس لیے بعید ہے کہ ضیغم نے اس کی ترتیب نو کی ہو۔

دیکھیے، فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۲۳۰، مشرقی بنگال میں اردو: ۳۴-۳۷، بنگال کا اردو ادب ۲۹۹-۳۰۱۔

حافظ ضیغم نے نوابین بنگال کے دفتر انشا سے مرتب کردہ منشآت کے مجموعے "دستور الانشا" از منشی یار محمد کی تصحیح کی تھی اور ۱۸۴۷ء میں کلکتہ سے چھپوایا تھا۔ (کلکتہ کے قدیم

۱۔ مطبوعہ ۱۲۶۳ھ موجود ہے۔

Marfat.com

اردو مطابع: ۵۹)

ص ۲

ترجمۂ کریما

فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات۔ ص ۵۰۲-۵۰۳،

"انھوں (ولا) نے یہ ترجمہ ہربرٹ ہارنگٹن کی خدمت میں پیش کرنے کے لیے کیا تھا چنانچہ وہ "جہانگیر شاہی" کے دیباچے میں لکھتے ہیں:

... مسٹر ہارنگٹن دام حشمتہ کی نذر کے لیے پند نامہ سعدی شیرازی کا ترجمہ زبان اردو میں شعر کا شعر کیا۔ چنانچہ ہزار جلد اس کی چھاپی گئی۔ پانسے گلستانِ ہندی کے ساتھ اور پانسے علحدہ۔

ولا کا یہ پند نامہ باغ اردو کی جلد دوم مطبوعہ ۱۸۰۲ء اور گل کرسٹ کی اتالیق ہندی مطبوعہ ۱۸۰۳ء میں بھی شامل ہے۔ ترجمہ پند نامہ ۱۸۰۳ء میں علحدہ بھی شائع ہو گئی تھی۔ اس میں ۳۵ صفحات تھے ..."

ص

رسالۂ کشتی

سلہٹ میں اردو۔ ص ۴۶-۴۸-۵۶،

"کشتی کے لیے مست کا اکھاڑہ محلہ عنبر خانہ میں جس جگہ تھا وہاں اب سرکاری کوارٹرز بن گئے ہیں۔ ہندوستان کے مشہور پہلوان خاندان کے خوجی صاحب سے جو دہلی کے رہنے والے تھے مست کو شاگردی کا فخر حاصل تھا۔ ان کے علاوہ گھاسی پہلوان اور ریاست رامپور کے بندو خلیفہ بھی مست کے استاد تھے۔ ان استادوں کا تذکرہ رسالہ کشتی میں ملتا ہے... فنِ کشتی کے داؤں پیچ کو اشعار میں بیان کرنا مست ہی کا کام تھا۔ کشتی ایک قصیدے کی شکل

Marfat.com

میں ہے۔ ۵۷ اشعار پر مشتمل ہے تمام ورزشوں کے نام اور طریقے اشعار میں بیان کیے گئے ہیں۔ ... ضخامت ۸ صفحے، مطبع نبوی میں ۱۲۷۶ھ مطابق ۱۸۵۹ء میں چھپا۔ فن کشتی کو تمام داؤں پیچ کے ناموں کے ساتھ اشعار میں بیان کر دینا مست کی قادر الکلامی پر دال ہے۔ ایسے اشعار کہنا کیا معنی انہیں صحیح طور پر پڑھنا بھی ہر ایک کا کام نہیں۔ یہ رسالہ نایاب اور فن کے لحاظ سے بے نظیر ہے اور چونکہ بہت شکستہ حالت میں ہے جس کی وجہ سے ضائع ہو جانے کا قوی احتمال ہے اس لیے اس کو از اول تا آخر یہاں نقل کیا جاتا ہے ...

سر ٹیک سجدۂ صمدی پہلے کیجیے
یعنی زمین پہ رکھ کے سر عجز و انکسار
ہر ہر گرہ میں پٹھوں میں اس نے دیا ہے زور
ورزش سے بندگی کے نہ غافل ہو زینہار ... الخ"

ص ۳۰

کلمۃ الحق

موضع بولائی۔ کشور گنج ضلع میمن سنگھ سے چار میل دور ہے۔ اختر کے بزرگوں میں سے شیخ محمد جمال عرب سے ترکِ وطن کر کے ہمایوں کے زمانے میں دہلی آئے تھے۔ انہی کی نسل میں سے امیر عبدالکریم یا امیر محمد کریم امیر البحر کے عہدے پر فائز ہو کر بنگال گئے۔ یہ جہانگیر کا زمانہ تھا۔ اختر انہی کے اخلاف میں سے ہیں۔ عربی اور فارسی میں بچپن (دد) کتابیں لکھیں ۱۹۱/۹-۱۹۰۱ء میں وفات پائی۔ مشرقی بنگال کے اردو کے معروف ادیب اور شاعر محمود الرب صدیقی عرف خالد بنگالی اختر کے لائق فرزند تھے۔ انہوں نے اپنے والد کی یادگار کے طور پر اردو ماہنامہ اختر جاری کیا تھا۔

دیکھیے: مشرقی بنگال میں اردو، ۹۶-۱۰۱، ۱۳۰۔

ص ۴۰

کلیات افسوس

سخن شعراء، ص ۳۹:

"افسوس تخلص، میر شیر علی خلفِ میر مظفر خان داروغۂ توپ خانہ ... خان ... علی ... باد

Marfat.com

باشندۂ نارنول، شاگرد میر حیدر علی حیران و میر سوز، ملازم مرزا جوان بخت بہادر۔ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کی اولاد میں تھے۔ آخر ایام میں کلکتہ میں فورٹ ولیم کالج کی منشی گری میں مقرر ہوئے تھے۔ حضرت شیخ سعدی شیرازی کی گلستان کو اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ ترجمہ گلستان و دیوان ان کا نظر سے گذرا۔"

اس کے بعد ۱۲ شعروں کا انتخاب ہے۔ ایک شعر لکھتا ہوں؛

اشکِ گرم اپنے سے یہ دیدۂ تر جلتے ہیں
دیکھ لو مردمِ آبی کے بھی گھر جلتے ہیں

افسوس نے مرزا نوازش علی خان کے ایام مصاحبت (۱۱۸۹ھ/۱۷۷۵ء-۱۱۹۹ھ/۱۷۸۴ء) میں اپنا دیوان مرتب کیا تھا اور فورٹ ولیم کالج کی ملازمت کے دوران کالج کو پیش کیا۔ اس کا ۵۲۶ صفحات پر مشتمل خستہ مخطوطہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ میں موجود ہے۔ اس میں غزلوں کی تعداد تقریباً چار سو سات ہے۔ اس کے علاوہ قصائد، قطعات، رباعیات، مرثیے اور حمد و سلام بھی ہیں۔

دیکھیے، فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۱۱۰-۱۱۷، ۵۸۷-۵۹۰۔

ص ۴،

کلیاتِ حرق

سخن شعراء، ص ۱۲۴، ۱

صاحبِ ثلاثہ غسالہ نے حرق کے مختصر حالات اور اشعار "سخن شعراء" سے لیے ہیں۔ صرف یہ بات نقل نہیں کی:

"کلکتہ میں بھی آئے تھے۔ راقم کے احباب میں ہیں۔"

نیز دیکھیے، ڈھاکہ پچاس برس پہلے: ۱۷

Marfat.com

ص ۷۵

کلیاتِ ضیا

سخن شعراء، ص ۲۹۱:

"... تھوڑی سی غزلیں اور ایک مثنوی کے بعض بعض داستان راقم کو دکھلائے تھے۔ طبیعت ان کی علمِ شعر سے نہایت مناسبت رکھتی ہے۔ صاحبِ دیوان ہیں۔"

ص ۷۷

کنزِ تواریخ

نساخ، حیات و تصانیف، ص ۲۱۲۔۲۱۴:

"کنزِ تواریخ بھی پچاس صفحات کا رسالہ ہے۔ جس میں "گنجِ تواریخ" ہی کی طرح تاریخی قطعے اور شعر ہیں۔ اس کا اصلی نام "ضمیمۂ گنجِ تواریخ" ہے اور "کنزِ تواریخ" نام تاریخی جس سے ۱۲۹۴ھ تاریخ نکلتی ہے ... سرورِ کائنات، صحابہ کرام، صوفیائے عظام و شیوخ و سلاطین و نیز اپنے معاصرین اور لواحقین کی تاریخ وفات وغیرہ اس رسالے میں نساخ نے درج کی ہے۔ علاوہ ازیں اپنے بعض معاصرین کے ترتیب دیوان کی تاریخ پر اور ڈھاکے کے شاہ باغ کی بنا سے تاریخ (تعد، تاریخ بنا) و ملکہ وکٹوریہ کے لقب شاہنشاہی پر تاریخی قطعات اس رسالے میں شامل ہیں ..."

ص ۸۰

گلدستۂ خیال

سخن شعراء، ص ۳۰۶

"طپش تخلص، رحمن علی خلفِ منشی سبحان علی باشندۂ ڈھاکہ۔ شاگرد احمد جان عطش۔ آٹھ نو برس ہوئے کلکتے میں آکر حافظ اکرام احمد ضیغم کے شاگرد ہوئے تھے۔ راقم کے ملاقاتیوں

Marfat.com

میں ہیں۔

آنکھیں غماز ہو گئی ہیں طپش
راز افشا ہوا ہے محرم سے"

مشرقی بنگال میں اردو، ص ۷۶-۷۹:

" طپش کی دوسری تصنیف "گلدستۂ خیال" ہے جو اسٹار آف انڈیا پریس، آرہ میں مصنف کی حیات ہی میں چھپ چکی تھی۔ تیسری تصنیف "گلشن قدرت" جو بچوں کی تعلیم کے لیے ایک مفید کتاب ہے، مصنف کے انتقال کے بعد شائع ہوئی۔ ان کتابوں کے علاوہ ان کی تصانیف نثر و نظم کی تعداد خاصی بڑی بتائی جاتی ہے۔ جن میں دیوانِ طپش، مناظرۂ آہن وزرا اور معرکۂ شہر و دیہات خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ آخری کتاب ۱۳۲۲ھ میں مطبع ظہور الحق آگرہ میں چھپی[۱]۔ دیوانِ طپش ہنوز غیر مطبوعہ ہے اور نہیں معلوم کہ اس کا مسودہ کس کے پاس ہے لیکن اب طپش کی معرکتہ الآراء (معرکہ آرا) تصنیف "تواریخ ڈھاکہ" ان سب کتابوں پر سبقت رکھتی ہے ان کے انتقال کے بعد یعنی ۱۸۱۰ء میں جناب احمد علی . . . خلفِ طپش نے اس کتاب کو اسٹار آف انڈیا پریس، آرہ میں چھپوا کر شائع کیا۔ تواریخ ڈھاکہ کا حجم ۲۵۲ صفحات ہے . . .

. . . حکیم حبیب الرحمٰن صاحب کے کاغذات میں طپش سے متعلق ایک پرزہ اور ہاتھ لگ گیا . . . اسے بھی نقل کرتا ہوں:

"طپش طویل القامت، جسیم اور بزرگ صورت و سیرت تھے۔
بَرکا پاجامہ، چوگوشیا ٹوپی اور انگرکھا ان کی وضع تھی جسے
انہوں نے تادمِ آخر قائم رکھا۔ رجسٹری آفس ڈھاکہ میں وہ

۱۔ حکیم حبیب الرحمٰن کے اندراج کے مطابق "مناظرہ آہن وزرا" اور "معرکۂ شہر و دیہات" علیحدہ علیحدہ تصانیف نہیں بلکہ گلدستۂ خیال میں شامل منظومات ہیں اور گلدستۂ خیال ہی مطبع ظہور الحق میں چھپی تھی۔ دیکھیے متن۔ع۔ن

Marfat.com

ملازم تھے اور اپنی فرصت کے تمام لمحات تصنیف و تالیف میں صرف کرتے تھے۔ بڑی خوبیوں کے بزرگ تھے۔ فقیر پر بڑی شفقت فرماتے تھے۔ ان کی یاد ہمیشہ دل میں تازہ رہے گی:

ص ۸۱

گلدستۂ نشاط

جو مطبوعہ نسخہ کتاب خانۂ گنج بخش، اسلام آباد (شمارہ ۸ ۳ ۱۱۱) میں موجود ہے وہ کلکتہ سے نستعلیق ٹائپ میں بتصحیح داتا رام برہمن خلفِ منشی گنگا بشن چھپا ہے۔ مطبع کا نام اور تاریخ طباعت موجود نہیں۔ تعدادِ صفحات ۸ + ۲۶۴۔ مصحح پہلے مرزا جوان بخت اور میرزا خرم بخت کا منشی تھا پھر ایسٹ انڈیا کمپنی میں ملازمت اختیار کر لی۔

یہ انتخابِ اشعار سات گلدستوں پر مشتمل ہے اور ہر گلدستے میں مزید "گل" ہیں۔ تفصیل کے لیے دیکھیے: فہرست کتاب ہای فارسی چاپ سنگی و کمیاب کتاب خانہ گنج بخش ۱: ۶۶۴-۶۶۵۔

ص ۸۲

گلزارِ نعت

ایک قلمی نسخہ انڈیا آفس لائبریری، لندن میں بشمارہ Urdu - 154 موجود ہے۔ اس نسخے میں ستائیس نعتیں ہیں اور مقدمہ فارسی زبان میں ہے:

"حمد بے حد مر قادری را سزد کہ مشاطۂ قدرتش عروس معنی بکر را در حجلۂ ..."

اس کا اختتام ان اشعار پر ہوتا ہے:

ہمیشہ وردِ جاں اے طپش کر نام مبارک کو
محمد یا رسول اللہ محمد یا رسول اللہ
یقیں ہے حال پہ تیرے نظر رحمت کی ہوئیگی
سرک جائے گا کوہ غم دل پر ہم سے مثل کاہ

Marfat.com

دیکھیے: فہرست انڈیا آفس ۱۴۱۔

ص ۸۵

لطائف المثانی لمختصر المعانی

سلہٹ میں اردو، ص ۲۳۸-۲۴۰:

"الحاج مولانا لطف الحق چودھری ابن مولانا ظل الحق چودھری ساکن گوہرپور، تھانہ بالاگنج ضلع سہلٹ ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم دادپور میں ہوئی۔ مدرسہ عالیہ کلکتہ سے فخر المحدثین کی سند حاصل کی۔ پھر کلکتہ یونیورسٹی سے ایم۔ اے کی ڈگری لی۔ ۔ ۔ ۔

مولینا لطف الحق نے چند کتابیں اردو اور بنگلہ میں لکھیں۔ اردو تصنیفات مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ ہدایۃ الحکمۃ فی حل ہدایۃ الحکمۃ[۱]۔ کل ۴۸ صفحے، مطبوعہ بنگال لیتھو پریس، کلکتہ، ۱۹۳۰ء

۲۔ لطائف لمثانی لمختصر المعانی۔ کل صفحے ۶۱، مطبع مجتبائی نمبر ۷۴ رپن سٹریٹ کلکتہ میں چھپی۔

۳۔ رسالہ منتخب المعقولات۔ ضخامت ۳۲ صفحے، مطبع مجتبائی نمبر ۷۴ رپن اسٹریٹ کلکتہ میں چھپی۔

۴۔ حمایۃ النحو فی حل ہدایۃ النحو۔ یہ کتاب راقم کو نہیں مل سکی۔ ۔ ۔ ۔

مولانا لطف الحق صاحب ۱۹۴۶ء میں انجمن ترقی اردو سلہٹ کی مجلس عاملہ کے رکن ہوئے اور اب تک ہیں[۲]۔ ۔ ۔"

ص ۸۶

لطائف ہندی

فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات، ص ۱۵۲-۱۵۸:

"للوجی لال کوی فورٹ ولیم کالج کے شعبۂ ہندوستانی میں بھاکھا منشی تھے۔ ۔ والد کا نام

۱۔ کتاب کا نام شائد "حمایۃ الحکمۃ فی ۔ ۔" ہو۔

۲۔ یعنی ۱۹۶۷ء تک جو محولہ کتاب کے دیباچے کی تاریخ ہے۔

Marfat.com

چین سکھ تھا۔ للوجی کی پیدائش آگرہ میں ہوئی . . . ان کا سن پیدائش ۱۷۶۲ء کے قریب متعین ہوتا ہے . . . .

للوجی بڑے فعّال اور باصلاحیت تھے۔ انہوں نے گل کرسٹ کی فرمائش پر ۱۸۰۱ء میں چار کتابوں سنگھاسن بتیسی، بے تال پچیسی، سکنتلا ناٹک، اور مادھونل کو برج بھاشا سے ہندوستانی (اردو) میں منتقل کروایا۔ . . . للوجی نقلیات لقمانی کے مترجمین میں بھی شامل تھے۔ اس کے علاوہ انہوں نے راج نیتی، پریم ساگر، لطائف ہندی، برج بھاشا کی قواعد اور لال چندریکا بھی تالیف کی۔ سبھا بلاس، مادھو ولاس اور جھتر پرکاش ان کے منظوم کارنامے ہیں . . . .

۱۸۲۴ء سے ۱۸۲۵ء کے درمیان للوجی نے وفات پائی ۔"

محولہ بالا کتاب کے صفحہ ۱۴۱ تا ۱۶۴ "لطائف ہندی" پر تبصرہ ہے۔

نیز دیکھیے: بنگال کا اردو ادب ۱۶۱ - ۱۶۳۔

ص ۸۷

لوفر کلب

نواب سید محمد آزاد ۱۸۴۶ء میں ڈھاکہ میں پیدا ہوئے اور وہیں ابتدائی تعلیم حاصل کی۔ فارسی اور اردو کی تعلیم آغا احمد علی اصفہانی مصنفِ مؤید برہان سے پائی۔ اپنی ملازمت کے عہد میں کلکتہ میں پریسیڈنسی مجسٹریٹ اور انسپکٹر جنرل آف رجسٹریشن رہے۔ ۱۲ دسمبر ۱۹۱۶ء کو کلکتہ میں انتقال کیا۔

آزاد کی تصانیف حسب ذیل ہیں:

۱۔ خیالاتِ آزاد (مجموعۂ مضامین)۔ مرتبہ عبدالغفور شہباز، مطبوعہ قومی پریس، لکھنو ۱۸۸۰ء طبع دوم ۱۹۰۸ء مع اضافات۔

پاکستانی ایڈیشن ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار کا مرتب کیا ہوا ہے جسے مکتبہ خیابان ادب لاہور نے ۱۹۶۷ء میں شائع کیا ہے۔

۲۔ سوانح عمری آزاد۔

Marfat.com

۳۔ نامہ و پیام ۔ فرضی سفرِ ولایت کے فرضی خطوط کا مجموعہ۔

۴۔ نوابی دربار۔ جس کا ذکر ثلاثہ غسالہ میں بھی ہوا ہے۔

دیکھیے ؛ مشرقی بنگال میں اردو ؛ ۸۲ - ۸۷ ، مقدمۂ خیالاتِ آزاد ۔ لاہور ، مضامین چک بست ؛ ۲۴۷ - ۲۴۸ ۔ بنگال میں اردو ادب ؛ ۳۰۲ - ۳۰۳۔

ص ۸۸

مثنوی راجہ

یہ یمن کے شہزادے جہان شاہ اور شہزادی جہاں بانو کی عشقیہ داستان ہے۔ اس کا ایک قلمی نسخہ ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں بشمارہ HR - 44 موجود ہے۔ یہ وہی نسخہ ہے جو پہلے حکیم حبیب الرحمٰن کے پاس تھا۔ ۶۴ ، ورق ، نامکمل ، (فہرست ڈھاکہ ۲ : ۴۳۶)۔

اس مثنوی کا مفصل تعارف ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر نے اپنے مقالے" مثنوی جہان شاہ و جہان بانو" مشمولہ رسالہ" مجلس"، ڈھاکا ، جنوری ۱۹۸۸ء ص ۱۴ - ۳۴ میں پیش کیا ہے۔

ص ۸۹

مجمع الصنائع

ڈھاکہ کے خواجہ عبدالغنی کے ۱۸۶۵ء میں انڈین لیجسلٹو کونسل کا رکن نامزد ہونے ۱۸۶۸ء میں خواجہ احسن اللہ کے بیٹے کی تقریب جانشینی اور ۱۸۶۷ء میں خواجہ حفیظ اللہ ابن خواجہ احسن اللہ کی ولادت کے موقع پر لکھی جانے والی نظموں کا مجموعہ ہے۔

فہرست نویس ڈھاکہ نے سال ترتیب ۱۲۸۶ھ / ۱۸۶۹ء بتایا ہے۔

اوّلہ ؛ اے قلم پہلے پڑھ کے بسم اللہ
کر رقم لا الٰہ الّا اللہ

قلمی نسخہ ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری ، شمارہ DU - 182 ، ۴۳ اوراق ، کاتب کا نام درج نہیں تاریخ کتابت ۱۸۶۹ء ۔ (فہرست ڈھاکہ ۲ : ۴۴۳ - ۴۴۴)۔

Marfat.com

میرے خیال میں مذکورہ بالا نسخہ ہی حکیم حبیب الرحمن کے پاس موجود تھا کیونکہ دونوں کا سنہ کتابت ایک ہے۔

ص ۹۰

مجموعۂ نقلیات

مصنف کا خود نوشت مخطوطہ بشمارہ DU - 193 ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں موجود ہے ۔۶۲ صفحات۔ فہرست نویس ڈھاکہ کے مطابق جامع مظفر نے یہ مجموعہ خواجہ احسن اللہ نواب ڈھاکہ (م ۱۳۱۹ھ) کے لیے تیار کیا تھا۔ اس نسخے پر خواجہ احسن اللہ کی ایک یادداشت ہے جس کے مطابق اس مجموعے کی تصحیح خواجہ عبدالغفار نے کی تھی۔

آغاز: حمد بے حد اس خالق یکتا کے ہے جس نے ایک لفظ کُن سے ہجدہ ہزار عالم کو میدانِ نیستی سے طرف بادیۂ ہستی لایا۔

(فہرست ڈھاکہ ۲: ۴۱۸-۴۱۷)۔

ص ۹۲

مختصر الاشتقاق

آقا احمد علی بن شجاعت علی۔ ا شوال ۱۲۵۵ھ/ ۱۸۳۹ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندان نادر شاہ کے ساتھ ایران سے ہندوستان آیا تھا۔

انہوں نے ۱۲۷۹ھ/ ۱۸۶۲ء میں کلکتہ کے مدرسۂ احمدیہ کی بنیاد رکھی۔ ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۴ء میں کلکتہ کے سرکاری مدرسہ میں معلم مقرر ہوئے۔ ۶ ربیع الثانی ۱۲۹۰ھ/ ۱۸۷۳ء کو ڈھاکہ میں فوت ہوئے۔

برھان قاطع کے ردّ و دفاع میں ہندوستان میں جو معرکہ جاری رہا آقا احمد علی بھی اس میں شریک تھے اور غالب کی کتاب "قاطع برہان" کا جواب "مؤید برہان" کے نام سے لکھا۔ غالب نے اس کا رد "تیغ تیز" کے عنوان سے کیا تو آقا نے بھی اس کا جواب لکھا اور اسے "تیغ

Marfat.com

تیز تر" سے موسوم کیا۔

دیکھیے: مشرقی بنگال میں اردو: ۴۲-۴۵، بنگال میں اردو زبان و ادب: ۶۵-۶۸، کلیم سہسرامی کا مقالہ" غالب کا ایک حریف" مندرجہ" غالب نامہ"، دہلی، جولائی ۱۹۸۱ء۔

ص ۹۵

مذہب عشق

حکیم حبیب الرحمٰن نے اگرچہ مصنف کا ذکر نہیں کیا اور صرف دیباچہ نقل کیا ہے۔ لیکن اسی سے معلوم ہے کہ یہ نہال چند لاہوری کی کتاب ہے۔ اس نے عزت اللہ بنگالی کی فارسی کتاب کا اردو ترجمہ ۱۲۱۷ھ/ ۰۳-۱۸۰۲ء میں کیا تھا اور" مذہب عشق" نام رکھا تھا۔ یہ تاج الملوک اور گل بکاؤلی کی عشقیہ داستان ہے جو نثر میں لکھی گئی ہے مگر جا بجا اشعار بھی لائے گئے ہیں۔

یہ قصہ خلیل الرحمٰن داودی نے مرتب کیا ہے اور مجلس ترقی ادب لاہور نے ۱۹۶۱ء میں شائع کیا ہے۔ ۴۱+۲۵۴+۸ صفحات داودی صاحب کے مقدمے میں مذہب عشق کی بیسیوں اشاعتوں کا ذکر ہوا ہے۔

نیز دیکھیے۔ فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۲۳۳-۲۴۷۔

ص ۹۶

مشفقت برادری

مشرقی بنگال میں اردو ص ۱۵۷-۱۵۸ میں مصنف کا نام منشی وشنو کمار گوہا لکھا ہے اور کتاب کا نام" شفقت برادری" مرقوم ہوا ہے۔

رام لعل نابھوی کا مضمون" عربی فارسی اور اردو رامائنیں" ماہنامہ معارف، اعظم گڑھ، اکتوبر نومبر ۱۹۸۹ء، صفحات ۲۸۵-۳۸۹، رامائن کے تراجم کے بارے میں معلوماتی مواد فراہم کرتا ہے۔ مگر اس مقالے میں زیر بحث رامائن کا ذکر نہیں ہوا

Marfat.com

ص ۱۰۰

ملخص العقائد

سلہٹ میں اردو. ص ۵۷ - ۶۳ :

"حاجی سعید بخت مجموعہ دار سعید ابن محمود بخت ابن غلام ذکی ۔ حاجی اللہ بخش حامد اور اشرف علی مست کے چچا زاد بھائی اور حافظ اکرام احمد ضیغم کے شاگرد تھے ۔

سعید ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں فوت ہوئے ۔ اردو کے اچھے شاعر تھے ۔ فارسی میں بھی طبع آزمائی کرتے تھے ۔ دو تصانیف ان سے یادگار ہیں ۔

۱۔ مخلص العقائد (کذا) مطبوعہ ۱۲۷۱ھ / ۱۸۵۵ء ۔ اور

۲۔ رسالہ مسائل موتیٰ مطبوعہ ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء

تاریخ گوئی میں بھی ماہر تھے ۔ نساخ کے ملاقاتیوں میں تھے ۔ مولانا اجیرالدین محمد نے تاریخ وفات کہی جو "ریاض النور" میں درج ہے ۔ چار قطعے لکھے ہیں ۔ ایک قطعہ کا شعر یہ ہے :

برائے سال وصال سعید پاک شیم
بخواند یغفرہ ہاتفے بگوش دلم

"یغفرہ" سے ۱۲۹۵ نکلتا ہے ۔

مسائل موتیٰ اصل کتاب "زاد الآخرۃ" کا اردو ترجمہ ہے ۔ ضخامت ۱۳۶ صفحے کی ہے ۔ یہ کتاب ۱۲۶۱ھ / ۱۸۴۵ء میں مطبع احمدی کلکتہ میں چھپی ۔ ۔ ۔ اصل کتاب "زاد الآخرۃ" مولوی مولا بخش بہاری نے لکھی تھی ۔

۔ ۔ ان دو تصانیف کے علاوہ سعید کے کلام کا ایک قلمی نسخہ بھی ہے ۔ ۔ ۔"

مشرقی بنگال میں اردو ص ۱۴۱ پر بھی کتاب کا نام "مخلص العقائد" درج ہوا ہے ۔ مگر ثلاثہ غسالہ کے مسودے میں صاف "ملخص العقائد" پڑھا جاتا ہے ۔ رسالہ مسائل موتیٰ کا سالِ طباعت ۱۲۷۵ھ لکھا ہے ۔

Marfat.com

نیز دیکھیے : تذکرۃ المعاصرین ، ص ۵۵ ۔

ص ۱۰۲

موعظہ حسنہ

یہ ڈپٹی نذیر احمد دہلوی (م ۲۷ اپریل ۱۹۱۲ء) کے ان خطوط کا مجموعہ ہے جو انہوں نے اعظم گڑھ ، حیدر آباد اور دہلی سے اپنے بیٹے بشیر الدین احمد کو لکھے تھے۔

پروفیسر شہباز نے ۱۸۹۲ء میں اس کا ایک اور ایڈیشن مزید اضافے اور خاص انتظام کے ساتھ شائع کر دیا ۔

موعظہ حسنہ کا آخری ایڈیشن مجلس ترقی ادب ، لاہور کی طرف سے ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا ۔ اسے سردار مسیح گل نے مرتب کیا اور افتخار احمد صدیقی نے مقدمہ لکھا ۔ اس میں خطوط کی مجموعی تعداد ۱۱۶ ہے ۔

دیکھیے ، مولوی نذیر احمد دہلوی ، احوال و آثار ، ۲۴۰ - ۲۴۴ ، عبدالغفور شہباز حیات اور ادبی خدمات : ۱۰۱ ۔

ص ۱۰۵

نسخۂ دلکشا

نسخۂ دلکشا از سر نو رئیس انور رحمن نے مرتّب کیا ہے اور مئی ۱۹۷۹ء میں نشاط بک اسٹورس کلکتہ کی طرف سے شائع ہوا ہے ۔ اس ایڈیشن میں "نسخۂ دلکشا" کے غیر مطبوعہ حصّے کی وہ تلخیص بھی بعض معمولی ترامیم کے ساتھ شامل کر دی گئی ہے جو مالک رام نے مجلہ تحریر دہلی بابت اکتوبر ، دسمبر ۱۹۶۹ء میں شائع کی تھی ۔

یہ تذکرہ ۱۸۵۴ء میں زیر طبع تھا مگر مصنف کی وفات کے بعد ۱۸۷۰ء میں نامکمل شائع ہوا ۔ اس کا بقیہ حصّہ جناب مالک رام کو پیرس کے کتب خانۂ ملی میں ملا جس کی تلخیص انہوں نے شائع کی ہے ۔ اس میں ۲۰۹ شعراء اور ۲۳ شاعرات کے حالات ہیں ۔

Marfat.com

کلکتہ ۱۸۷۰ء کی اشاعت ۴۰۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ اور یہ ٹائپ میں ہے۔ شائع شدہ حصے میں تخلص کے اعتبار سے ۶۰۳ شاعروں کا ذکر ہے (حکیم حبیب الرحمن نے ۳۸۰ لکھا ہے)، اس تذکرے میں بنگال کے مختلف مقامات کے شاعروں کی نمائندگی ہوئی ہے۔

نسخۂ دلکشا کے مصنف ارمان، پرندرا بن چندر منتر کے بیٹے تھے۔ ۵ اکتوبر ۱۷۹۶ء کو پیدا ہوئے اور خاندانی دستاویزات کے مطابق ۲۵ اگست ۱۸۶۶ء کو وفات پائی۔ انکی اردو تصنیفات میں اردو شعرا کا ایک اور تذکرہ "منتخب التذکرہ" کے نام سے بھی موجود ہے۔ یہ غیر مطبوعہ ہے اور اس میں ۳۳۳ شاعروں کا حال اور کلام درج ہوا ہے۔

دیکھیے: مقدمہ نسخۂ دلکشا، طبع ۱۹۷۹ء، بنگالی ہندوؤں کی اردو خدمات: ۱۶۸-۱۷۶۔

ص ۱۰۷

نصرۃ المسلمین فی الرد علیٰ غیر المقلدین

نساخ، حیات و تصانیف، ص ۲۱۹-۲۲۲:

"۔۔۔ اس رسالے کے لکھنے کی تحریک مولوی سید عصمت اللہ الشیخ نے کی تھی ۔۔۔ رباعیوں کی تعداد ۷۶ ہے اور یہ سب بہ اعتبار حروف تہجی ہیں ۔۔۔ مضامین کے اعتبار سے نساخ کی رباعیاں اہل حدیث کی تعلیم آمین کا بالجہر کہنا، اجماع سے انکار کرنا، اماموں کی تقلید سے منع کرنا، حدیث کے مقابلے میں فقہ سے انکار کرنا، زیارت قبر کی ممانعت، شبینہ اور قیاس سے انکار، تقلید سے پرہیز اور دیگر فقہی مسائل کے اختلافات وغیرہ سے متعلق ہیں۔ ان رباعیوں میں انہی مسائل کی پرزور تردید کی گئی ہے ۔۔۔"

ص ۱۱۲

نغمۂ عندلیب

مرآۃ الکرام فی مآثر الکرام معروف بہ تذکرۂ مشاہیر کاکوری، ص ۷۱ تا ۷۵:

"نواب امیر حسن خاں بہادر بسمل ابن امیر عاشق علی خان بہادر سفیر شاہ اودھ بن شیخ طفیل

Marfat.com

علی فوجدار علوی مخدوم زادہ۔ یہ عربی و فارسی میں کامل استعداد رکھتے تھے اور قادر الکلام شاعر تھے۔ شاعری اور نثاری دونوں میں سرآمد سخن سنجان روزگار سمجھے جاتے تھے۔ شیخ غلام مینا ساحر کاکوروی کے ارشد تلامذہ میں سے تھے۔ مرزا نوشہ غالب مرحوم کے معاصر تھے۔ ایک بار ان سے چشمک بھی ہوگئی تھی . . . چونکہ غالب بڑے اداشناس تھے منت وسماجت سے معافی کرلی چنانچہ کلیات نثر غالب مطبوعہ میں دو رقعہ ان کے نام اور ایک رقعہ مظفر حسین خان کے نام اس کے شاہد حال ہیں . . . ان کی تصنیفات سے ایک نسخہ "پنج گلبن" ہے جو غالب کے "پنج آہنگ" کا جواب ہے۔ یہ ۱۲۶۰ھ میں تصنیف ہوئی۔ بہت عمدہ کتاب ہے۔ ایک رسالہ مختصر اور موسومہ بہ "میزان المعانی" فن عروض میں ہے۔ اس کے علاوہ ایک فارسی دیوان مکمل ہے . . . انہوں نے بتاریخ ۲۷ ماہ رمضان ۱۲۶۳ھ بمطابق ۸ ستمبر ۱۸۴۷ء وفات پائی۔ اور کلکتہ میں سیالدہ اسٹیشن کے قریب دفن ہوئے۔"

حکیم حبیب الرحمن نے بسمل کے حالات "سخن شعرا" (ص ۶۷) سے حاصل کئے ہیں۔

تذکرۂ نگارستان سخن، صبح گلشن، گلستان سخن، بزم غالب، سخنوران کاکوری (ص ۱۱) میں بھی بسمل کے حالات درج ہوئے ہیں۔

ص ۱۱۲

نوابی دربار

یہ ڈرامہ پہلے ۱۶ اپریل ۱۸۷۸ء تا ۱۶ جولائی ۱۸۷۸ء "اودھ پنچ" لکھنؤ میں چھپتا رہا۔ ایک ایڈیشن ۱۹۰۱ء کا ہے جس پر عبد الغفور شہباز کا مقدمہ ہے۔ یہی اشاعت حکیم حبیب الرحمن کے پیش نظر تھی جو آگرہ کی طبع شدہ ہے۔

حالیہ برسوں میں اسے از سر نو مرتب کر کے شائع کیا گیا ہے۔ ۱۹۶۶ء میں مکتبۂ خیابانِ ادب لاہور سے ممتاز منگلوری کا مرتب کردہ نسخہ اشاعت پذیر ہوا اور ۱۹۷۵ء میں پروفیسر مشتاق احمد کا

Marfat.com

مرتب کردہ نسخہ اردو اکادمی بہار (ہندوستان) کی طرف سے شائع ہوا ہے۔

دیکھیے: ادیب سہیل، مقالہ "بنگال میں اردو ڈرامہ . . ."، مشمولہ "اردو" شمارہ ۱۔ سال ۱۹۸۸ء

ص ۲۱ - ۲۷۔

ص ۱۱۵

ہادی العقائد

اسی مصنف کا ایک اور رسالہ "لذت الایمان" مسائل تصوف و اعمال و اذکار پر ۱۲۹۲ھ میں لکھا گیا اور ۱۲۹۴ھ میں مطبع بشیری کلکتہ سے شائع ہوا۔

دیکھیے: مشرقی بنگال میں اردو، ص ۱۵۳۔۔

ص ۱۱۵

ہدایت الاسلام

شیخ امانت اللہ شیدا، فورٹ ولیم کالج کلکتہ کے شعبۂ ہندوستانی میں مترجم کے عہدہ پر فائز تھے۔ غالباً ۱۲۶۲ھ میں انتقال ہوا۔

اردو تصانیف و تراجم:

۱۔ ترجمۂ قرآن شریف۔ باشتراک دیگران۔ ۱۲۱۹ھ/۱۸۰۴ء میں مکمل ہوا۔ قلمی نسخہ مخزونہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ (فورٹ ولیم کالج کی ادبی خدمات: ۲۳۴)

۲۔ جامع الاخلاق۔ اخلاق جلالی کا ترجمہ، بسال ۱۲۲۰ھ/۱۸۰۵ء پایۂ تکمیل کو پہنچا۔ مطبوعہ ۱۸۴۸ء (حوالۂ مذکور ص ۲۶۶)

۳۔ صرف اردو منظوم۔ بسال ۱۲۲۱ھ/۱۸۰۶ء۔ مطبوعہ ۱۸۱۰ء (حوالہ مذکور، ص ۲۶۲)

۴۔ ہدایت الاسلام۔ یہ دو جلدوں میں ہے۔ پہلی جلد ۱۸۰۴ء میں ۲۶۴ صفحات میں ہندوستانی پریس سے شائع ہوئی۔ تھامس روبک کے مطابق دوسری جلد ۱۸۱۹ء تک طبع نہ ہو سکی تھی۔ پہلی جلد میں گل کرسٹ کا انگریزی زبان میں دیباچہ ہے لیکن یہ ادھورا ہے۔ اس جلد میں

Marfat.com

مولوی شیدا نے انبیاء کے حالات بھی لکھے ہیں۔ (حوالۂ مذکور، ص ۲۶۳ - ۲۶۶)
نیز دیکھیے: بنگال کا اردو ادب ۱۹۴۱ - ۲۰۱، فہرست ڈھاکہ ۲: ۵۴ "صرف اردو" کے مخطوطے کا تعارف، ۲: ۵۵ "، ہدایت الاسلام" کے مخطوطے کا تعارف۔

ص ۱۱۷

رسالۂ ہیضہ و طاعون

سلہٹ میں اردو، ص ۴۸

"رسالہ طاعون و ہیضہ" ایک ساتھ مطبع نبوی ۱۲۸۳ھ/۱۸۶۶ء میں چھپا۔ ۱۸۴۷ء میں اس کی رجسٹری ہوئی۔ ضخامت ۴۴ صفحے، علاوہ فرہنگ ۴ صفحے، خان بہادر عبدالغفور نساخ نے جو اس وقت ڈپٹی مجسٹریٹ و کلکٹر کامل الاقتدار ضلع بھاگل پور (بہار) تھے، اس رسالہ کی تاریخ طبع لکھی ۔ ۔ ۔ ایک دوسرا قطعہ تاریخ مصطفیٰ حیدر خلف مولوی غلام حیدر نے بھی کہا ۔ ۔ ۔"

Marfat.com

فارسی کتب

تذکرہ و تشکر: زیر نظر تعلیقات لکھتے وقت مآخذ کی راہنمائی کے لیے مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد میں استاد احمد منزوی کے زیر نظر تیار ہونے والے " فہرست نوارۂ کتب فارسی" سے بھی استفادہ کیا گیا ہے۔ فارسی کتابیات پر کام کرتے وقت اس فہرست نوارہ سے رجوع کرنا ناگزیر ہو گیا ہے۔ میں استاد منزوی کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے فہرست نوارہ کی اشاعت سے قبل اس سے استفادہ کرنے کی اجازت مرحمت فرمائی۔

ص ۱۲۰

رسالہ در ذکر احکام عشر و خراج

مصنف، میر غلام علی آزاد بلگرامی کی اولاد سے ہے۔ وہ پٹنہ سے بلگرام جا رہا تھا کہ راستے میں مرشد آباد میں بیمار ہوا اور ۱۲۱۷ھ میں انت[illegible] لیا۔

دیکھیے، سٹوری: ۴۵۵-۵۵۵۔

تفصیل کے لیے دیکھیے: فہرست کتابہای چاپی گنج بخش ۱: ۹۰۳۔

ص ۱۲۰

رسالۂ اشتقاق

دیکھیے: "مختصر [illegible]شتقاق" (اردو کتب)

ص ۱۲۲

بحر العبارت

"مجموعہ رسائل پنجگانہ" کے عنوان سے مصنف کے جو رسائل چھپے ہیں ان میں یہ رسالہ بھی شامل ہے۔ اس مجموعے کی تفصیل یہ ہے:

Marfat.com

(۱) بحر العبارۃ، (۲) صحاح اللغۃ، (۳) شجرۃ الاضافہ، (۴) روضۃ الافادات (۵) معدن۔ الفضیلت، ۸ + ۴۸ + ۸ ص۔ مطبع محمدی، کلکتہ، ۱۲۹۰ھ (آر بری ۱۵۸ ۲ مشرقی بنگال میں اردو: ۱۵۹ - ۱۶۰)۔

ص ۱۲۴

بدر الشروح

یہ شرح "منتخب الشروح" کے عنوان سے بھی معروف ہے۔ کیونکہ سکندر نامہ پر متقدمین اور متاخرین کی شروح کا انتخاب ہے۔

اس کے دو اور ایڈیشن بھی نکل چکے ہیں۔ ایک طبع خانہ میاں فضل الدین کھمکر بمبئی سے، رمضان ۱۲۶۱ھ/۱۸۴۵ء، ۸۴۵ صفحات۔ دوسرا مطبع منشی نولکشور لکھنو سے صفر ۱۳۲۱ھ/مئی ۱۹۰۳ء، ۸۸۴ صفحات۔

دیکھیے: فہرست کتب چاپی گنج بخش ۱: ۱۴۴۶، فہرست مشترک ۱/۷: ۱۴۶۱۔

ص ۱۲۵

بیرنگ نامہ

کلکتہ کا مذکورہ ایڈیشن مطبوعہ ۱۸۷۹ء (نہ کہ ۱۸۷۶ء) میں نے دیکھا ہے۔ اس کا متن ۱۸۸ صفحات پر مشتمل ہے۔

دیباچے سے پتہ چلتا ہے کہ مصنف "بیرنگ نامہ" لکھنے سے پہلے ۱۸۷۰ء میں "امیر نامہ" لکھ چکا تھا جس میں اس کے اپنے اور آباو اجداد اور معاصر اکابر کے حالات ہیں۔ اس کے بعد ہندوستان کے بادشاہ وقت کے حالات پر ایک کتاب "وزیر نامہ" کے عنوان سے لکھی۔ "بیرنگ نامہ" کی تصنیف کے وقت مصنف کی عمر چھیاسٹھ سال تھی۔ وہ اس کی وجہ تسمیہ میں لکھتا ہے: چون . . . این نامہ را . . . بنام . . . نیاکان دودمان . . . "بیرنگیہ" برلبستہ ام لہذا بہ "بیرنگ نامہ" موسوم کردم۔

Marfat.com

امیر نامہ میں بھی مصنف نے لارڈ ارل آف میو کے حالات لکھے تھے ۔ بیرنگ نامہ ان حالات کا تکملہ ہے ۔ کتاب چھ ابواب اور ایک " دردانہ" پر مشتمل ہے ۔

ص ۱۲۶

پندنامۂ بہرامی

تمنا گورکھ پور میں پیدا ہوئے ۔ ۱۲۱۹ھ کے اواخر میں لکھنو گئے ۔ وہاں سے ۱۲۲۰ھ میں دہلی اور ۱۲۲۳ھ میں کابل کا سفر کیا ۔ ۱۲۲۵ھ میں کلکتے آئے اور وہاں شہزادہ محمد شکر اللہ ابن سلطان ٹیپو سے ملاقات ہوئی ۔ مصنف ڈھاکہ بھی گئے اور وہاں ایک سال رہے ۔ آخر کار جمادی الاول ۱۲۷۲ھ/ ۲۹ دسمبر ۱۸۵۶ء میں وفات پائی ۔

تمنا کی دیگر فارسی تصانیف حسب ذیل ہیں :

۱۔ تاریخ ہندوستان ۔ یہ John C. Marshman کی کتاب History of India کا ترجمہ ہے بہ تصحیح و تنقیح مولوی عبدالرؤف، مولوی عبداللہ اور منشی عبدالرؤف ۔ بپٹسٹ مشن پریس کلکتہ سے ۲۲ رمضان ۱۲۷۵ھ/ ۲۶ اپریل ۱۸۵۹ء کو ۸ + ۱۲ + ۳۴۵ صفحات میں شائع ہوئی ۔ مطبوعہ نسخہ کتابخانۂ گنج بخش اسلام آباد میں موجود ہے ۔

۲۔ حکایات عبرت آیات ۔ یہ انگریزی کتاب Aesop's Fable کا ترجمہ ہے اور ۱۸۳۰ء میں کلکتہ سے چھپا ہے ۔

۳۔ حکایات لقمان حکیم ۔ انگریزی سے ترجمہ ۔ مطبوعہ کلکتہ ۔

۴۔ شنگرف بیان ۔ اسی فہرست میں مذکور ہے ۔

۵۔ فرہنگ دلستان ۔ فارسی گرائمر

۶۔ کارنامۂ حیدری ۔ اسی فہرست میں مذکور ہے ۔

۷۔ مشرق الانوار ۔ John Gay کی کتاب کا نامکمل ترجمہ جسے عبید اللہ عبیدی نے مکمل کیا ۔

دیکھیے : دانش شمارہ ۱۵ ص ۱۴۷ - ۱۴۸ ، کلکتہ کے قدیم اردو مطابع ۱۴، ۴۷ - ۷۵ ۔

Marfat.com

ص ۱۲۸

تاریخ سلاطین افاغنہ

"تاریخ شاہی" کے نام سے بتصحیح محمد ہدایت حسین، ۱۳۵۸ھ/۱۹۳۹ء میں رائل ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ سے شائع ہو چکی ہے۔ تاریخ تصنیف (۱۰۵۴ھ) اسی شعر میں موجود ہے۔

تمام آمد چنین زیب نگارم
سن الف و برو پنجاہ و چہارم

مگر میرے خیال میں یہ سن درست نہیں ہے کیونکہ مصنف، داؤد شاہ کرانی (حکومت ۹۸۰-۹۸۴ھ) کا مصاحب تھا اور اسی کی فرمائش پر یہ کتاب لکھی۔ لہذا تاریخ تصنیف ۸۴-۹۸۰ھ کا درمیانی عرصہ ہونا چاہیے۔

ایک مخطوطہ ذخیرہ شیرانی جامعۂ پنجاب لاہور میں بھی موجود ہے۔ شمارہ ۱۷۹۔ تاریخ کتابت ۱۰۶۶ھ

دیکھیے: تاریخ نویسی فارسی: ۳۲۰-۳۲۵، فہرست کتابہای چاپی فارسی ۱: ۱۹۶،

ریو ۳: ۹۲۲

ص ۱۲۹

تاریخ کشمیریان ڈھاکہ

ڈھاکہ کے کشمیری خاندان کے بارے میں دلچسپ تاریخ ہے۔ جو محمد شاہی عہد (۶۱-۱۱۳۱ھ) میں کشمیر کے گورنر خواجہ عبدالحکیم اور ان کے ساتھیوں خواجہ عبداللہ اور عبدالوہاب مقیم ڈھاکہ سے شروع ہوتی ہے۔

کتاب کے مصنف کے والد خواجہ حلیم اللہ، خواجہ علیم اللہ کے بھائی تھے جو نوابان ڈھاکہ کے ایک معروف فرد نواب خواجہ سرسلیم اللہ بہادر کے پردادا تھے۔ خود مصنف اردو اور فارسی کے اچھے شاعر تھے۔ ان کی وفات ۱۲۸۸ھ میں ہوئی۔

دیکھیے سخن شعرا ص ۲۷۸۔

یہ کتاب دو حصوں پر مشتمل ہے۔ دوسرا حصہ جو پہلے حصے سے ضخیم تر ہے۔ مولوی خواجہ

Marfat.com

عبداللہ کی اولاد کے سوانح حیات اور خاندانی تعلقات پر مشتمل ہے۔ خود مصنف بھی انہی کی اولاد میں سے تھے۔

یہ کتاب خواجہ علیم اللہ کی فرمائش پر تصنیف ہوئی مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کتاب کی تکمیل سے پہلے ہی ان کی وفات واقع ہو چکی تھی۔ (ورق ۸۶ ب، نسخہ ڈھاکہ یونیورسٹی) کیونکہ مصنف نے خواجہ علیم اللہ (کی وفات) کے بعد ان کے پوتے خواجہ احسان اللہ کا نام خاندان کے سربراہ کے طور پر لکھا ہے۔

کتاب میں کشمیری خاندان کے معاملات، ان کی جاگیروں اور زمین داریوں کا ذکر ہوا ہے علاوہ ازیں اس خاندان میں رائج بعض رسوم اور تقریبات کے بارے میں بھی بتایا گیا ہے۔ مثلاً لونڈیاں رکھنے کا رواج۔

ڈھاکہ یونیورسٹی میں اس کا جو نسخہ موجود ہے اس کا نمبر DU 113 ہے۔ ضخامت ۸۷ ورق، سائز ۸ × ۵½ انچ، عمدہ یورپی کاغذ، صفحہ ۸۴ کے بعد سرخیوں کی جگہ چھوڑ دی گئی ہے۔ خط نستعلیق مگر کاتب کا نام اور تاریخ کتابت مذکور نہیں۔

(فہرست ڈھاکہ ۱: ۱۴)۔

ص ۲۹۔

تاریخ نصرت جنگی

جہانگیر نگر اب ڈھاکہ سے موسوم ہے اور بنگلہ دیش کا دارالحکومت ہے۔ یہ کتاب اس شہر کی اکبر (۱۵۵۶-۱۶۰۵ء) کے عہد سے لے کر ۱۲۰۰ھ/۸۶-۱۷۸۵ء تک مختصر تاریخ ہے۔

مصنف کا پورا نام انتظام الدولہ ناصر الملک سید علی خان بہادر نصرت جنگ ہے۔ وہ ۱۷۸۵ء تا ۱۸۲۲ء ڈھاکہ کے "نواب ناظم" تھے۔

مصنف نے مقدمہ میں بتایا ہے کہ یہ کتاب ان انگریزوں کی مرضی سے لکھی گئی جو "حقایق کی تصدیق کرنے اور سچ معلوم کرنے" کے لیے متجسس تھے۔

یہ کتاب اپنے معروف نام "تاریخ نصرت جنگی" کے عنوان سے Harinath De کے

Marfat.com

اہتمام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس ایڈیشن کے ساتھ ایک ضمیمہ بھی شامل ہے۔ جس میں ڈھاکہ کے آخری "نواب ناظم" غازی الدین محمد (م ۱۸۴۳ء) تک کے حالات موجود ہیں۔ یہ ضمیمہ الیس عبدالغنی معروف بہ حامد میر نے لکھا ہے۔

ڈھاکہ یونیورسٹی میں اس کا وہی نسخہ موجود ہے جو کبھی ثلاثہ غسالہ کے مصنف کے پاس تھا اس کا نمبر DU - 30 ہے، یہ ۵۴ صفحات پر مشتمل ہے۔ سائز ۹×۵ انچ، کاغذ جدید، واضح نستعلیق، کاتب کا نام اور تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔

اس نسخے پر بلوخمان Blochmann کی جو یادداشت موجود ہے اس میں اصل نسخہ مخزونہ ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ کی نشاندہی کی گئی ہے۔ HARINATH DE کا ایڈیشن اسی کلکتے والے نسخے پر مبنی تھا۔ حاشیے پر بلوخمان نے پنسل سے نشانات لگائے ہیں۔

ابتدا: زیب دیباچہ سخن حمد کبریائی ست جل شانہٗ کہ ایزدی قدرت کاملہ۔

اختتام: شاہ ٹونکی نام فقیری بنا کردہ است ہوا ز آبادی شہر جہانگیر نگر تخمیناً بفاصلۂ پنج و شش کروہ واقع است۔

(فہرست ڈھاکہ ۱ : ۱۳)

ایشیاٹک سوسائٹی کے نسخے کا شمارہ D 170 ہے۔ ایوانف نے اس کا ذکر "مختصر در احوال بنگالہ" کے عنوان سے کیا ہے۔ ایوانف: ۲۰۸ ، نیز دیکھیے سٹوری ۱: ۷۲۱۔

ص ۱۳۱

تجارب صحیحہ

۱۔ امداد الصبیان۔ ۲۔ انشاے اذکی۔ ۳۔ ایقاد القنادیل لدفع ظلمات الاباطیل۔ ۴۔ دیوان اردو۔ ۵۔ کوکب لامع فی ترجیح العلم النافع۔

دیکھیے۔ تذکرۃ المعاصرین: ۷۔

Marfat.com

ص ۱۳۱

تحفۃ الاحباب

مطبوعہ ۱۲۵۵ھ/۱۸۳۹ء۔ (سلہٹ میں اردو: ۳۹)

ص ۱۳۱

تحفۃ المحسنین

مطبوعہ مطبع عصر جدید، کلکتہ، ۱۲۷۶ھ/۱۸۵۹ء

آغاز: بنامِ خداوندِ عرش و فلک
مُہیّا کنِ انس و جنّ و مَلک
خدائے خرد بخش پروردگار
عزیز صمد خالق پختہ کار
بر آدم عطا کرد ہوش و تمیز
بدادش ازیں گونہ بسیار چیز
فرا زندۂ گنبد نہ سپہر
فرو زندۂ انجم و ماہ و مہر

دیکھیے: سلہٹ میں اردو: ۴۰۔

ص ۱۳۲

تحفۃ الودائع فی حل دقائق الوقائع

بوہار کلیکشن اور انڈیا آفس میں قلمی نسخے موجود ہیں (برگل ا: ۱۹۹۱، سٹوری: ۳۲۰)۔

ص ۱۳۲

تذکرہ یوسف علی خان

مصنف کے والد کا نام یوسف علی خان ہے۔ یہ تذکرہ، آرزو کے تذکرۂ شعراء "مجمع النفایس"

Marfat.com

کا تکملہ اور خود مصنف کی ایک دوسری کتاب "حدیقۃ الصفا" کا خاتمہ ہے۔

یوسف علی خان نے تین سو متقدم اور متاخر اور تتمہ میں بیس معاصر شعراء کا ذکر کیا ہے اور تذکرے کی اہمیت انہی معاصر شعراء کے حالات کے اندراج کی وجہ سے ہے۔ اشپرنگر نے ان بیس شعراء کے ناموں کی فہرست درج کی ہے۔

نسخۂ بادلیان (فہرست ۱۸۱۰) بخط مصنف ہے۔ نسخۂ برلن (فہرست ۶۶۱) ۱۲۱۳ھ کا لکھا ہوا ہے۔ بانکی پور (فہرست ۴۸۰۱۶) میں صرف تتمہ ہے۔ ایک نسخہ کلکتہ میں بھی ہے (ایوانف ۴۵)
دیکھیے: تذکرہ نویسی فارسی در پاکستان و ہند: ۴۴۶

ص ۱۳۳

ترجمۂ خلاصۃ الحساب

خلاصۃ الحساب کا متداول ترجمہ اور شرح ہے۔ ۱۲۲۹ھ میں بھی کلکتہ سے شائع ہو چکا ہے۔

دیکھیے: فہرست مشترک ۱: ۱۹۵۱۔ ۱۹۶۔

ص ۱۳۴

ترجمۂ کتاب الجنایات

قاضی نجم الدین کاکوروی کے ایک چوتھے فرزند قاضی سعید الدین نام بھی تھے۔ مفتی خلیل الدین مترجم کتاب الجنایات (۱۲۳۰۔ ۱۲۸۱ھ) اور قاضی نجم الدین کے حالات کے لیے دیکھیے: تذکرۂ علمائے ہند ۵۰۹۔ ۵۱۳۔

ص ۱۳۵

ترجمۂ کتاب الحدود

مولوی خلیل الدین کا ذکر سطور بالا پر گذر چکا ہے۔ اوحدالدین بلگرامی، معروف فرہنگ

Marfat.com

"نفائس اللغات" کے مصنف ہیں۔ جو ۱۲۵۳ھ میں مکمل ہوئی۔

دیکھیے "تذکرۂ علمائے ہند: ۱۲۶-۱۲۷۔

ص ۱۳۶

رسالۂ جبر ومقابلہ

علامہ تفضل حسین نے شیعہ مذہب اختیار کیا۔ اگرچہ سیالکوٹ میں پیدا ہوئے لیکن دہلی میں پرورش پائی۔ علوم عقلیہ ونقلیہ میں نہایت فاضل تھے۔ کلکتہ میں فالج یا مالیخولیا کے مرض میں مبتلا ہوئے۔ تبدیلِ آب وہوا کی غرض سے لکھنؤ جا رہے تھے کہ کلکتہ اور مرشدآباد کے درمیان ۱۸ شوال ۱۲۱۵ھ میں انتقال ہوا۔

مرحوم محمد ایوب قادری نے ان کی تصانیف میں رسالۂ جبر ومقابلہ کا بھی ذکر کیا ہے۔

دیکھیے: "تذکرۂ علمائے ہند: ۱۳۹-۱۴۰۔

ص ۱۳۶

حدیقۃ الارشاد

کتب خانہ مشرقی (خدا بخش) بانکی پور کے جس نسخے کا مصنف نے ذکر کیا ہے اس کے بارے میں کتب خانہ مذکور کے فہرست نگار نے گمان ظاہر کیا ہے کہ بخط مصنف ہے اور تاریخ کتابت ۱۲۲۶ھ ہے۔ ۱۲۱ ورق ۱۵ سطر متفرق رقعات کا مجموعہ ہے اور مکتوب الیہ کے شایان شان القاب وآداب کا ذکر ہے کتب خانہ مشرقی بانکی پور میں اس کا نشان ثبت ۱۰۷ ہے۔

دیکھیے: مرآت العلوم ۱: ۱۲۵، فہرست بانکی پور ۹: ۱۲۳۔

ص ۱۳۶

حکایت زال ومخدورہ عزیب

اب یہی نسخہ ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں منتقل ہو چکا ہے نمبر ۳۳۲۰۵، صفحات۔

Marfat.com

۹ × ۶ انچ سائز، ہندوستان میں ہاتھ سے بنے ہوئے گلابی اور سفید کاغذ پر واضح نستعلیق میں بڑے اہتمام سے کتابت کی گئی ہے ایسا لگتا ہے یہ نسخہ کسی کو پیش کیا گیا ہے۔

یہ ایک نوجوان مرد "زال" اور عورت "مخدورہ" کی عشقیہ داستان ہے۔

مصنف نے اپنا اور اپنے مربی کا نام اور تاریخ تصنیف بتائے بغیر دیباچے میں لکھا ہے کہ اس نے یہ قصہ لکھنے میں ضیا نخشبی (م ۷۵۱ھ) کا تتبع کیا ہے۔ کتاب میں کئی ایسے اشعار موجود ہیں جن میں تخلص مشتاق استعمال ہوا ہے۔ واقعات مشتاقی کے مصنف کا نام رزق اللہ اور تخلص مشتاقی تھا اور وہ ہندی اور فارسی میں شعر کہتا تھا مگر وہ اکبری عہد کا شاعر ہے (فہرست ڈھاکہ ۱۱۶۳)۔ اس کے علاوہ نورالحق سوستانی حسین قصہ خوان شیرازی اور علی روزنامہ نگار بھی ایسے شعرا گذرے ہیں جن کا تخلص مشتاق ہے۔ (فرہنگ سخنوران : ۵۴۲)

ص ۱۳۷

حملہ حسینی

نسخۂ بانکی پور چار کالمی صفحے پر ۱۵۱ اوراق میں لکھا گیا ہے۔ تاریخ کتابت موجود نہیں تخمیناً چودہویں صدی ہجری، خط نستعلیق (فہرست بانکی پور ۳ : ۲۷۶)۔

ص ۱۳۸

خلاصۃ الافکار

مصنف کی نسبت اگرچہ لندنی ہے لیکن وہ ۱۱۶۷ھ میں لکھنو میں پیدا ہوا اور بعد میں مرشد آباد (بنگال) اور کلکتہ وغیرہ میں رہا۔ پانچ سال (۱۲۱۳-۱۲۱۸ھ) یورپ کے سفر میں گذارے اور ۱۲۲۰ھ میں لکھنو میں انتقال کیا۔

خلاصۃ الافکار میں مشمولہ جن رسائل کا ذکر مؤلفِ ثلاثہ غسالہ نے کیا ہے وہ خود ابوطالب کی تصانیف میں سے ہیں۔

انڈیا آفس (ایتھے : ۶۹۶-۶۹۷) اور بانکی پور (فہرست ج ۸ : ش ۱۲۷) کے علاوہ

Marfat.com

پنجاب یونیورسٹی لاہور، بادلیان، اودھ اور برٹش میوزیم لندن (ریو ۱ : ۲۷۸) اور کتابخانہ مجلس شورای اسلامی شمارہ ۲، تہران (فہرست ۲ : ۲۱۸) کتابخانۂ ملک تہران میں بھی اس تذکرے کے نسخے موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو۔

تذکرہ نویسی فارسی در پاکستان و ہند : ۴۷۷-۴۸۹، تاریخ تذکرہ نویسی فارسی ۲ : ۵۶۴-۵۷۵۔

ص ۱۳۹

خلاصۃ الحکمۃ

حکیم علوی خان شیرازی دہلوی (م ۱۱۶۲ھ/ ۱۷۴۹ء) طب پر اپنی ایک کتاب مکمل نہ کر سکے تو ان کے بھانجے حکیم میر محمد حسین عقیلی خراسانی ثم شیرازی نے اسے "مجمع الجوامع" کے نام سے مکمل کیا۔ مجمع الجوامع پانچ "فن" پر مشتمل ہے اور ہر فن ایک مستقل کتاب ہے۔ اس کا پہلا فن "خلاصۃ الحکمۃ" سے موسوم ہے اور ۱۱۸۵ھ/ ۱۷۷۱ء میں لکھا گیا۔

اس کتاب کا مقالۂ اول نظری طب پر ہے اور مقالۂ دوم عملی طب پر۔ ۱۲۶۲ھ میں شائع ہو چکی ہے۔

دیکھیے: فہرست مشترک ۱ : ۲۸۷۔

ص ۱۳۹

خورشید جہان نما

کتاب کا نام تاریخی ہے اور ابتدائے تصنیف کے سال (۱۲۷۰ھ) کو ظاہر کرتا ہے۔ یہ کتاب بارہ فصول پر مبنی ہے۔

(۱) تخلیق کائنات۔ (۲) امریکہ۔ (۳) افریقہ۔ (۴) یورپ۔ (۵) ایشیا۔ (۶) آسٹریلیا (۷) انبیاء۔ (۸) عقلاء۔ (۹) اولیاء، شعراء وغیرہ۔ (۱۰) صوفیہ کی تعلیمات کی تاریخ۔ (۱۱) مشہور عمارات۔ (۱۲) مصنف اور اس کے خاندان کے حالات۔

مصنف اور کتاب کے بارے میں مزید مآخذ کے لیے دیکھیے: برگل ۲ : ۶۸۵۔

Marfat.com

سٹوری : ۱۹۰۔
ص ۱۴۰

داستان عبرت بار

اسے خود نوشت سوانح عمری لکھنا درست نہیں۔ داستان عبرت بار کے آخر میں جو سطریں ہیں ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ مولانا عبید اللہ عبیدی کے شاگرد کی لکھی ہوئی ہے۔ (کلیم سہسرامی کی یادداشت)

ص ۱۴۱

دستور عشق

چونکہ تلاثہ غسالہ کے مصنف نے دستور عشق کا نسخہ خود نہیں دیکھا اس لیے اس کے مصنف کا نام، نسبت مکانی اور تاریخ تصنیف لکھنے میں غلطی کی ہے۔ یہ دراصل منشی جوت پرکاش کی تصنیف ہے جو نواب حفیظ اللہ خاںؒ حاکم کشمیر (۱۰۹۵ - ۱۱۰۶ھ) کے دیوان، مل رائے (م ۱۱۱۹ھ) کا بیٹا ہے اور اس نے یہ قصہ ۱۱۳۶ھ/۲۴ - ۱۷۲۳ء میں منظوم کیا۔

آغاز : بنام آنکہ حسن آئینہ اوست
نعشق خازن گنجینۂ اوست

اس کے قلمی نسخے جامعۂ پنجاب لاہور، نیشنل میوزیم کراچی اور کتاب خانۂ مجلس شورای اسلامی شمارہ ۲ تہران میں موجود ہیں۔ دیکھیے: فہرست پنجاب ۲ : ۴۰۹؛ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان : ۵۷۱، فہرست کتاب خانۂ مجلس ۲ : ۱۲؛ پاکستان میں فارسی ادب ۳ : ۲۶۹، پنجابی قصے فارسی زبان میں ۱ : ۲۔

ص ۱۴۱

دستور العمل

ایک نسخہ برٹش میوزیم لندن میں ہے۔ شمارہ Add 6592 ورق ۵ ب - ۱۴۰ اب۔

Marfat.com

(ریلو ۱، ۴۰۸)۔ انڈیا آفس کے نسخے کا شمارہ ۱۵۶۶ ہے، ورق ۱-۲۲ (ایتھے) : ۴۸۲۔

ص

دیوان آزاد

سید محمود آزاد ۱۲۵۹ھ میں ڈھاکہ میں پیدا ہوئے۔ مرزا غالب سے کئی بار ملاقات کی اور ان سے خط وکتابت بھی تھی۔

دیوان آزاد پروفیسر عبدالغفور شہباز (م ۱۳۲۶ھ) کے مقدمے کے ساتھ باہتمام مہدی حسن خان شاداب، عظیم آباد (پٹنہ) سے شائع ہوا ہے۔ مقدمے پر ۱۳۰۷ھ/۱۸۸۹ء کی تاریخ درج ہے۔ دیوان کے پہلے حصے میں نو قصائد، تیرہ غزلیات اور مقطعات، رباعیات، تاریخی قطعات اور ایک مثنوی شامل ہے۔ دوسرا حصہ اردو کلام پر مشتمل ہے جس میں تیرہ غزلیں اور پانچ رباعیاں ہیں۔

مندرجہ ذیل اشعار ڈھاکہ کی تعریف میں ایک قصیدے سے لیے گئے ہیں:

ہمایوں خطہ، مینو سواد و دلگشا شہری
کہ باشد روکش گلزار جنت ہر بیابانش
مقر دولت و اقبال شارستان معموری
کہ از رفعت بہ کیوان می زند پہلو ہر ایوانش
غبارش غازۂ رخسارۂ گردون مینائی
سوادش سرمۂ چشم مہ و خورشید رخشانش
ز تاثیر ہوا و آب جاں بخش و رواں پرور
فراغ از فیض انفاس مسیح و آب حیوانش

سید محمود کے چھوٹے بھائی سید محمد کا تخلص بھی "آزاد" تھا جس سے مغالطہ ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میں نے کتاب شناسی شمارہ دوم صفحہ ۱۱۰ پر دیوان آزاد پر تعلیقات لکھتے ہوئے اسے محمد آزاد سے منسوب کر دیا تھا جو صریحاً غلط ہے۔

Marfat.com

دیکھیے، مشرقی بنگال میں اردو ۱، ۔ ۵، کلکتہ کے قدیم اردو مطابع : ۵۰، ۲ - ۱۰ - بنگال میں اردو زبان و ادب : ۷۰ - ۷۳ ۔

ص ۱۴۲

دیوان بہرام سقا

بہرام جس سلسلۂ طریقت میں بیعت رکھتا تھا وہ شیخ حاجی محمد خبوشانی المعروف مخدوم اعظم (م ۹۳۷ یا ۹۳۸ھ) سے منسوب ہے۔ یہ سلسلہ ماوراء النہر میں رائج تھا۔ شیخ کے حالات پر دو فارسی کتابیں "جامع السلاسل" اور "جادۃ العاشقین" لکھی گئی ہیں۔ جامع السلاسل کا مخطوطہ میرے پاس موجود ہے۔

دیوانِ بہرام دنیا میں کہاں کہاں بصورتِ مخطوطہ موجود ہے اس کے لیے دیکھیے: فہرست مشترک ۹ : ۲۰۱۲ "دیوانِ سقا"

ص ۱۴۳

دیوانِ توفیق

توفیق، سلطان شکر اللہ کے بیٹے تھے۔ نکتہ یابی اور تاریخ گوئی میں مہارت رکھتے تھے غالب دہلوی سے دوستانہ تعلقات تھے۔ فارسی اور اردو میں شعر کہتے تھے اور نثر لکھتے تھے۔

تقریباً ۱۲۹۵ھ / ۱۸۷۸ء میں وفات پائی۔

دیکھیے: خمخانۂ جاوید ۴ : ۱۵۳، بنگال میں اردو زبان و ادب ۱۶۱ - ۷۷، سالِ وفات ۱۸۸۵ء لکھا ہے، نگارستان سخن از سید نور الحسن مطبوعہ ۱۲۹۳ھ، ص ۱۸ - ۱۹۔

ص ۱۴۵

دیوان خادم

ڈھاکہ یونیورسٹی میں دیوان خادم کا جو نسخہ بشمارہ ۲۸۸ موجود ہے وہ بظاہر کسی دوسرے

Marfat.com

خادم کا ہے۔ مذکورہ نسخے میں غازی بیگ متخلص بہ خادم لکھنوی کا فارسی اور اردو کلام قلمبند ہوا ہے۔ خادم لکھنوی کا فارسی دیوان ۱۲۱۱ھ/۱۷۹۶ء میں اور اردو (ریختہ) دیوان ۱۲۱۵ھ/۱۸۰۰ء میں مرتب ہوا تھا۔ اس کی ایک فارسی غزل کا شعر ملاحظہ ہو۔

بر فرق خود نہاد چو یارم کلاہ کج
شد بر فلک ز سوز من ایں دود آہ کج

(فہرست ڈھاکہ ۱: ۴۳۱-۴۳۴)۔

ص ۱۴۷

دیوانِ سلطان

شاعر کے حالات کے لیے دیکھیے: نگارستان سخن: ۴۰-۴۱۔

ص ۱۴۹

دیوانِ ہجری

ہجری تخلص والے شاعر کے فارسی دیوان کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ ۱۱۹۲ھ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ میں بشمارہ ۱۵۲۲ دیوان (۳۵۴) موجود ہے (فہرست نسخہ ہای فارسی ۳: ۲۵۰۸)

ص ۱۵۰

راہِ جنت

آربری نے اس کا سال طباعت ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۳ء لکھا ہے۔ (آربری: ۴۲۰)

ص ۱۵۰

رسالہ ردّ المعقول

مولانا عبدالقادر کی ایک اردو تصنیف "خلاصۃ المسائل" کا حال اردو حصے میں ہے۔ نیز دیکھیے تعلیقات خلاصۃ المسائل۔

Marfat.com

ص ۱۵۱

رقعاتِ مؤمن

یہ رقعات دو بار" انشاے مؤمن" کے نام سے شائع ہو چکے ہیں۔ دوسرا ایڈیشن مرتبہ و مترجمہ ڈاکٹر ظہیر احمد صدیقی، شائع کردہ غالب اکیڈیمی دہلی، ۱۹۷۷ء ۱۱۴ ص۔

ص ۱۵۱

رموز الاخلاق

رموز الاخلاق کے دیباچے میں مصنف نے بتایا ہے کہ اسے اخلاق جلالی اور اخلاق ناصری پڑھنے کے بعد پتا چلا کہ یہ کتابیں یونانی فلاسفہ کے بیان کردہ علم اخلاق اور منطق پر مبنی ہیں۔ موجودہ دور میں نوجوان طلبہ کی تربیت کا آغاز ان کتابوں سے کرنا خطرناک ہے اور ان کی ہدایات ناقابل عمل ہیں لہذا مصنف نے اپنے کام کی بنیاد قرآن اور حدیث پر رکھی۔ یہ کتاب ایک مقدمہ، تین ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

مقدمہ : انسان کے علم کے تین مختلف ادوار۔

باب اوّل : تہذیب اخلاق۔

باب دوم : تدبیر منزل۔

باب سوم : سیاست مدن۔

خاتمہ : امام ابوحنیفہ کی وصیتیں۔

ابتدا: الحمد للہ الذی کرم بنی آدم من کل ما خلق وخلق الآدم من طین واولادہ من علق۔

ثلاثہ غسالہ کے مصنف نے اس کتاب سے جو ابتدائی سطور نقل کی ہیں مذکورہ بالا سرآغاز اس سے مختلف ہے۔

رموز الاخلاق کے ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں دو قلمی نسخے ہیں۔ ایک کا نمبر AR141

Marfat.com

ہے اور دوسرے کا AR - 137 دونوں نسخے ایک ہی کاتب کے لکھے ہوئے ہیں (فہرست ڈھاکہ ۱ : ۳۱۶ - ۳۱۷)۔

ص ۱۵۲

روایح المصطفیٰ من ازھار المرتضیٰ

کتاب کے مصنف صدرالدین ۱۲۵۹ھ میں بوہار ضلع بردوان میں پیدا ہوئے۔ ان کے پردادا منشی صدرالدین بن محمد صادق (م ۱۲۱۱ھ) میر جعفر نواب مرشد آباد کے میر منشی اور مدارالمہام تھے اور انہی نے بوہار میں مدرسۂ جلالیہ قائم کیا۔ اس مدرسہ سے ملحقہ کتب خانہ ۱۹۰۴ء میں ان کے پڑپوتے نے حکومت ہند کو پیش کر دیا جو بعد میں کلکتہ کی امپیریل (موجودہ نیشنل) لائبریری کا حصہ بن گیا اور بوہار کلیکشن کے نام سے معروف ہوا، اور اس کے عربی اور فارسی مخطوطات کی فہرست ۱۹۲۱ء اور ۱۹۲۳ء میں شائع ہوئی۔

مولوی صدرالدین مؤلف روائح کا انتقال ۱۹۰۵ء میں ہوا۔ روائح کی تصنیف ۱۳۰۲ھ میں شروع ہوئی اور ۱۳۰۳ھ میں ختم ہوئی۔ اس کا بخط مصنف نسخہ مورخ ۱۳۰۴ھ خدا بخش لائبریری بانکی پور (فہرست ۸، ص ۲۴۷) میں موجود ہے۔ (سٹوری مسلسل شمارہ ۲۰۵)۔

ص ۱۵۲

ریاض السلاطین

یہ کتاب ایک مقدمہ اور چار روضہ پر مشتمل ہے۔ مقدمہ میں بنگال کا جغرافیہ بیان ہوا ہے۔

روضۂ اول: ان حاکمانِ اسلام کی حکومت کے بارے میں جو سلاطین دہلی کی نیابت میں بنگال میں حکمرانی کرتے رہے۔

روضۂ دوم: بنگال کے ان سلاطین کے بارے میں جو تخت پر بیٹھے اور اپنے نام کا خطبۂ سلطنت پڑھوایا۔

Marfat.com

روضۂ سوم، بنگال میں چغتائی سلاطین کی طرف سے مامور ہونے والے ناظمان۔
روضۂ چہارم، بنگال اور دکن میں فرانسیسی اور برطانوی استعمار کا آغاز۔
قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی کے نسخہ مکتوبہ ۱۲۳۱ھ بشمارہ ۱۷-۵-۱۹۷۵ کی ابتدا اس عبارت سے ہوتی ہے، حمد و سپاس بیقیاس کہ قدم شہسوار عقل دواسپہ بسر حد عد و احصای آن نرسد۔

دیکھیے، فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان کراچی: ۳۲-۳۱-۷۔

عبدالسلام کا انگریزی ترجمہ پہلے ۱۹۰۳ء میں اور پھر ۱۹۷۵ء میں ادارۂ ادبیات دہلی کی طرف سے شائع ہوا۔

ص ۱۵۳

سفینۂ منتخب

سفینۂ منتخب تاریخی نام ہے مطابق با ۱۲۹۷ھ۔ سیّد محمود آزاد نے اس پر جو مقدمہ لکھا ہے اس کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمایئے:

"... منتخب دواوین میرزا وصال شیرازی ست کہ اوّل بہ تتبع ثالث رُسل ثلاثۂ شعرا حضرت شیخ سعدی، دوم بطرز لسان الغیب بندگی خواجہ حافظ، سوم بطرز خودش رقم فرمودہ و در میخانۂ بی خروش معانی بر روی حریفان دریانوش بزم سخندانی رایگان گشودہ۔ ساقی این ذوق افزا شراب و ساغر این دل ربا انتخاب سخن فہم سخندان مقتدای شعرای زمان عالی جناب محامد انتساب مولوی ابو محمد عبدالغفور خان بہادر دام فیضہم را نازم کہ دریں کار عجب ساحری بکار بردہ۔ غلط کردم طرفہ ید بیضای نمودہ۔ جرعہ کشانِ خمستان افکار ازیں شراب عاشقانہ کہ سر جوش بادم خم سہ گانہ است چون بہ ضیافت دل و دماغ پردازند، در یابند۔"

دیکھیے، نساخ، حیات و تصانیف: ۲۳۳-۲۳۴۔

ص ۱۵۴

سوالات نعیم الدّین محمد

میں نے اس کا ایک نسخہ قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں بشمارہ: ۱۳/۹۰۹-۱۹۵۸ دیکھا

Marfat.com

ہے۔ فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان : ۸۳۲۔

ص ۱۵۵

سوانح اکبری

امیر حیدر بلگرامی، آزاد بلگرامی کی اولاد میں سے تھے۔ وہ پٹنہ سے بلگرامی جاتے ہوئے مرشد آباد کے مقام پر علیل ہوئے اور ۱۲۱۷ھ میں انتقال کیا۔ (سٹوری: ص ۵۵۴-۵۵۵)۔

خدابخش لائبریری بانکی پور میں اس کا جو نسخہ موجود ہے وہ ۲۰۴ اوراق پر مشتمل ہے۔ (فہرست ج ۷، ص ۵۲) دوسرا نسخہ برٹش میوزیم لندن میں بشمارہ Or 1665 محفوظ ہے۔ (ریو ۳ : ۹۳۰)

آغاز: خداوندا شاہا شکرت حد گفتارم نیست۔

ص ۱۵۶

سہیل یمن

اعجاز الحق قدوسی نے تذکرہ صوفیائے بنگال میں شیخ جلال الدین تبریزی (م ۶۲۲ھ یا ۶۴۲ھ) اور شیخ جلال الدین مجرد سلہٹی (م ۸۴۰ھ یا ۸۴۹ یا ۸۹۱ھ) کا علیحدہ علیحدہ ذکر کیا ہے اور سہیل یمن کو مجرد سلہٹی کے حالات کا ماخذ بتایا ہے۔ (تذکرہ صوفیائے بنگال ص ۱۳۱ تا ۱۵۳)۔

سہیل یمن، باہتمام و اضافات بہ زبان اردو از شاہ ساجد علی سلہٹی، مطبع غوثیہ کلکتہ (۱۳۱۲ھ) سے شائع ہوئی۔ اور اس کا اردو ترجمہ از حاجی بشیر علی دبیر، ۱۲۷۷ھ میں "تاریخ جلالی" کے نام سے ہوا اور مطبع قیومی کانپور سے ۱۳۲۲ھ میں چھپا (ترجمہ ہای متون فارسی : ۴۰۷)

ص ۱۵۹

محیی شرح دیوان متنبی

کلکتہ کا مطبوعہ نسخہ میری نظر سے گذرا ہے۔ اس میں شارح نے اپنے والد کا نام محمد مدین اللہ بن

Marfat.com

امین اللہ انصاری ورددائی لکھا ہے اور تاریخ شرح ،شوال ۱۲۶۱ھ۔ یہی تاریخ طباعت بھی ہے - یہ نسخہ نستعلیق ٹائپ میں چھپا ہے اور کتابخانۂ گنج بخش اسلام آباد میں بشمارہ ۲۶۰۰ و ۴۸۱۶ موجود ہے۔

دیکھیے : فہرست کتابہای چاپی ۱ : ۸۱۵ -

ص ۱۶۰

شرح سبعۂ معلقہ

مولانا رشید النبی مجددی بن مولوی حبیب النبی بن ضیاء الدین۔ وہ مولانا ولی النبی کے بڑے بھائی تھے۔ مدرسۂ عالیہ کلکتہ میں معاونِ سوم کے طور پر کام کرتے رہے۔ ۱۲۷۰ء میں ہوگلی میں وفات پائی۔

مصنفِ ثلاثہ غسالہ کے پیشِ نظر شرح سبعہ معلقہ مطبوعہ کلکتہ تھا۔ نستعلیق ٹائپ میں چھپا تھا۔ بعد میں یہ شرح مطبع سرکاری لاہور سے ۱۲۸۸ھ/۱۸۷۱ء میں ۱۳۸ صفحات میں چھپی۔

دیکھیے : تذکرۂ کاملان رام پور ۱۴۳، بنگال کا اردو ادب : ۳۵۷-۳۶۰ فہرست کتابہای چاپی فارسی ۱ : ۳۶۱ - ۶۳۵ . اردو نثر کے ارتقا میں علما کا حصہ از ڈاکٹر محمد ایوب قادری، ادارۂ ثقافت اسلامیہ، لاہور، ۱۹۸۸ء، ص ۵۲۰۔

ص ۱۶۰

شرح قصائد عرفی

ایک قلمی نسخہ کتابخانۂ آیت اللہ مرعشی قم (ایران) میں موجود ہے۔ اس میں تاریخ شرح غرہ رجب ۱۲۵۴ھ/۱۸۳۸ء درج ہے۔ جب کہ ثلاثہ غسالہ کے مصنف نے یہ کلکتہ ایڈیشن کا سالِ طباعت بتایا ہے۔

میں نے قومی عجائب گھر کراچی میں جو نسخہ بشمارہ ۱۲۵۴ - ۱۹۶۱ دیکھا ہے اس کا آغاز اس عبارت سے ہوتا ہے : سپاس بیغایت و ثنا بینہایت مر سلطانی را سزد کہ۔

دیکھیے : فہرست نسخہ ہای خطی کتابخانۂ مرعشی قم ۵ : ۳۰۶، فہرست نسخہ ہای خطی فارسی

Marfat.com

موزہ ملی پاکستان : ۵۱۱ ۔

ص ۱۶۰

شرح گلستان

اس شرح کا نام "ریاض رضوان" ہے۔ ۱۲۶۰ھ میں بمبئی سے بفرمائش بدلجی دھنجی بھائی جو نسخہ شائع ہوا تھا وہ اس کا پانچواں ایڈیشن تھا۔ ۱۲۹۳ھ میں منشی نولکشور نے بھی اسے کانپور سے شائع کیا۔

اس شرح کا اردو ترجمہ مولوی محمد ابوالحسن نے ربیع الاول ۱۳۰۲ھ میں کیا۔ یہ ترجمہ بھی مطبع نولکشور لکھنؤ سے ۱۸۸۶ء میں طبع ہو چکا ہے۔

دیکھیے : فہرست کتابہای چاپی ۱ : ۴۹۹۔

ص ۱۶۱

شکرستان

منت نے یہ کتاب ۱۱۹۷ھ/۱۷۸۳ء میں لکھی۔ ان کا انتقال ۱۲۰۸ھ/۹۴-۱۷۹۳ء میں ہوا۔
شکرستان سات "نقل" پر مشتمل ہے۔

آغاز : منت قادری را جلت قدر نہ کہ طاعتش بتوفیقش منوط است۔

ایک قلمی نسخہ قومی عجائب گھر کراچی میں ہے۔ یہ جمادی الثانی ۱۲۳۶ھ میں خوبصورت نستعلیق میں لکھا گیا اور اس میں ایک تصویر بھی ہے۔ شمارہ ۱/۲۵۶ - ۱۹۵۸

دیکھیے : فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان : ۴۳۹۔

ص ۱۶۱

شگرف بیان

محترمہ ام سلمٰی نے اپنے ایک مقالے (مشمولہ دانش، اسلام آباد، شمارہ ۱۴) میں کتاب

Marfat.com

کا نام "شگرف بیان عبرت توامان" لکھا ہے اور اس کا موضوع فلسفہ بتایا ہے۔ انہوں نے ڈھاکہ یونیورسٹی میں اس کے مخطوطے کی نشان دہی کی ہے مگر فہرستِ ڈھاکہ میں اس کتاب کا کہیں ذکر نہیں ہوا۔

ص ۱۶۲

صبح صادق

میں نے صبح صادق کا ایک مخطوطہ قومی عجائب گھر پاکستان کراچی میں دیکھا ہے (شمارہ ۱۱۰۱ م ۱۹۶۱)۔ اس کے مقدمہ میں مصنف لکھتا ہے: از آنجا کہ خاطر فاترش از وضع زمان و زمانیان و طریقۂ جہان و جہانیان . . . خیلی آزردگی داشت بجز تفہیم حقیقت روزگار و اہل روزگار آنچہ بیان واقع و نفس الامر باشد چیز دیگر نپسندید و بتسویہ آن نہ از راستی کم کرد و نہ دروغ افزود و غلو و تعصب را بنوعی کار نفرمود۔

آغاز: شکر و سپاس کہ حضرت آفریدگار دانای نہاں و آشکار را سزد۔

دیکھیے: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان: ۴۴۰۔

ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں بھی شمارہ HR 230 کے تحت ایک مجموعۂ رسائل میں ورق ۱ تا ۱۹ ایک نسخہ موجود ہے۔ فہرست ڈھاکہ ۱: ۳۶۳)۔

ص ۱۶۲

صحیفۃ الاعمال

کتاب کا پورا نام "صحیفۃ الاعمال و مرآۃ الاعمال" ہے۔ حکیم صاحب نے "مرآۃ الاعمال" کا ذکر الگ کیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ یہ کتاب ۱۳۰۶ھ میں لکھی گئی اور کلکتہ میں چھپی (کلیم سہسرامی)

ص ۱۶۴

ضرب المثل علی وجوہ اخوان

کتب خانہ آصفیہ کی فہرست میں مصنف کا نام سید صدر الدین احمد لکھا ہے۔ وہاں کا قلمی نسخہ

Marfat.com

۱۲۲۰ھ میں کتابت ہوا، شمارہ ۶۶۶ (آصفیہ، ہینڈلسٹ ۲: ۱۳۵۰-۱۳۵۱ لہذا مصنف ثلاثہ غسالہ کی بتائی گئی تاریخ تصنیف (۱۳۰۷ھ) محتاج توجہ ہے۔

ص ۱۶۴

ضوابط فارسی

ایک اور ایڈیشن: بپٹسٹ مشن پریس، کلکتہ ۱۸۶۹ء، ۷۱ ص، بسلسلہ Lees's Persian Series No. 1 (آربری: ۱:۱)

ص ۱۶۵

طبقہ محسنیہ

مولوی اشرف الدین احمد بن نواب امیر علی خان وزیر السلطان ہوگلی، امام باڑہ محسنیہ کے ساتویں متولی تھے۔ انہوں نے مولوی کرامت علی حسینی کی وفات کے بعد ۱۸۸۵ء میں تولیت سنبھالی۔

مولوی اشرف الدین ۱۸۵۵ء میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم مدرسۂ عالیہ کلکتہ میں حاصل کی۔ مشنری کالج کلکتہ میں اعلیٰ تعلیم کے لیے گئے۔ وہ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ کے ٹرسٹیوں میں سے تھے۔

"وقائع بنگالہ" انہی کی نایاب تصنیف ہے۔

دیکھیے: کلکتہ کے قدیم اردو مطابع، ۱۲۱-۱۲۲۔

ص ۱۶۸

فتح عبریہ

کتاب کے نام کے سلسلے میں مصنف ثلاثہ غسالہ نے جو بحث کی ہے اس کے ساتھ ساتھ خود کتاب کے مصنف (شہاب الدین طالش) کی بیان کردہ وجۂ تسمیہ بھی پیش نظر رکھنی چاہیے۔ وہ کتاب کے مقدمے میں لکھتا ہے، "چون این تالیف مشعر از فتح و عبرت است بہ فتحیہ عبریہ

Marfat.com

موسوم باشد۔ کتاب کے خاتمے میں اس کا نام (تاریخ ملک آشام) بھی مذکور ہوا ہے۔

کتاب ایک مقدمہ اور دو مقالات پہ مشتمل ہے۔ چھاپہ خانہ آفتاب عالمتاب کلکتہ سے یکم رجب ۱۲۱۵ھ کو ۹۴ صفحات میں شائع ہو چکی ہے۔ ایک مطبوعہ نسخہ کتابخانہ گنج بخش میں بشمارہ ۱۶۲۷ موجود ہے۔ (فہرست کتابہای چاپی ۹۲۶۱۱)

ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال کلکتہ میں موجود قلمی نسخہ کا شمارہ 72 (1) ہے۔ (ایوانف: ۱۵۷)

اس کا اردو ترجمہ بنام "تاریخ آشام" اردو حصہ میں مذکور ہوا ہے۔

کلیم سہسرامی صاحب نے بتایا ہے کہ فتح عبریہ کا متن مع حواشی و تعلیقات ڈاکٹر حبیب اللہ فہرست نگار ڈھاکا یونیورسٹی نے مرتب کیا تھا مگر ان کے انتقال کے بعد نہ چھپ سکا۔

ص ۱۷۳

فوائد المبتدی

مصنف اسلام آباد (چٹاگانگ) کا رہنے والا تھا اور شاہ عالم (۱۸۰۶-۱۸۵۹ء) کا ہم عصر تھا۔ اس نے شرح وقایہ، جامع رموز، فتاوی نقشبندی، تحفۃ النصائح مفتاح الجنان، کفایۃ المؤمنین، خلاصۃ الاسلام اور سراج القلوب وغیرہ سے استفادہ کیا ہے۔

متفرق موضوعات پر مشتمل اس کتاب کے بعض عنوانات یہ ہیں: غیر مسلموں کو مسلمان کرنے کا طریقہ، بارہ اماموں کے نام، گرہن، زلزلہ اور بجلی کی کڑک کے اثرات، ہندی، فارسی اور عربی تقویم کے مطابق شمسی اور قمری مہینوں کے نام، شگون، مختلف مہینوں میں دن اور رات کی طوالت، مسلمانوں اور ہندوؤں کے مبارک ایام، ستارے اور ان کے اثرات، نومولود کا زائچہ تیار کرنا، علم نجوم پر مبنی پیش گوئی کرنا، علم ابجد . . .

جو مخطوطہ مصنف ثلاثہ غسالہ کی ملکیت میں تھا وہی نسخہ اب ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں بشمارہ DU - 85 موجود ہے۔

دیکھیے فہرست ڈھاکہ ۱: ۲۶۹۔

Marfat.com

ص ۱۸۱

قصائد منتخب (قصائد منتخبہ)

قاضی حمید نے مقدمہ میں لکھا ہے: "این اوراق چند موسوم بہ نام تاریخی" قصائد منتخبہ' افکار فصاحت بار شعرای نازک خیال است کہ در مدح امام ائمہ کلام مالک ازمۂ اقلام عالی جناب محامد انتساب استاذی مولانا ابو محمد عبد الغفور خان صاحب بہادر دام افاضتہم از قلم بدائع ایشان تراوبدہ است۔ ہرچند باعث تلف شدن اندکی از بسیاری و مشقتی از خرواری بیش نماندہ اما بطور یادگار بمصداق الآ یدرک کلمہ لا یترک کلمہ باصرار بعض احباب صورت ترتیب پذیرفتہ . . ."

سید محمود آزاد نے اپنے دیوان (ص ۱۰۰) میں قصائد منتخبہ کو خود نساخ کی تالیف قرار دیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔

دیکھیے، نساخ، حیات و تصانیف، ۲۲۵-۲۲۶۔

ص ۱۸۲

قصہ تاج الملوک

فہرست ڈھاکہ ۱: ۴۰-۲۴۴ میں یہی کتاب (گل بکاؤلی) کے نام سے مذکور ہوئی ہے اور وہاں اس کے تین خطی نسخوں کا تعارف کرایا گیا ہے۔ تیسرا نسخہ (بشمارہ ۴۴) سید احمد علی بن سید خادم علی بن قربان علی نے ۲۰ ذی الحجہ ۱۲۴۹ھ کو شیخ غلام مرتضیٰ کے مکتوبہ نسخہ مورخ ۱۲۱۵ھ سے نقل کیا ہے۔ غلام مرتضیٰ کا مکتوبہ نسخہ ثلاثہ غسالہ کے مصنف کے پاس تھا۔ احمد علی کے مکتوبہ نسخہ کے کوائف یہ ہیں: ۹۴ ورق، ہندوستانی کاغذ، کرم خوردہ، خط شکستہ، عنوانات سرخ۔

اس قصہ کا اردو ترجمہ مذہب عشق کے نام سے نہال چند لاہوری نے کیا۔ دیکھیے اردو کتب۔

اس کتاب اور مصنف کے بارے میں مزید مآخذ کے لیے دیکھیے: فہرست مشترک ۱۰۴۴۶۱۶-۱۰۴۷۔

Marfat.com

ص ۱۸۲

قواعد فارسی

یہ ۱۱۹۵ھ/ ۱۷۸۰ء سے پہلے کی تصنیف ہے اور ایک مقدمہ اور گیارہ ابواب اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔ قومی عجائب گھر پاکستان۔ کراچی میں اس متداول کتاب کے پانچ نسخے میری نظر سے گذرے ہیں۔ ان میں سے ایک نسخہ شمارہ ۱۹۳-۵۲۸ ذیقعدہ ۱۱۹۵ھ میں لکھا گیا۔ یعنی اس وقت آپ مصنف زندہ تھا۔

دیکھیے، فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان: ۳۶۷۔

ص ۱۸۲

قیامت نامہ

یہ ملاّ عبدالعلی بحرالعلوم لکھنوی (م ۱۲۳۵ھ) کی تصنیف ہے۔ مولوی رحمان علی نے "رسالہ در احوال قیامت" کے نام سے ذکر کیا ہے۔ (تذکرہ علمائے ہند: ۳۰۵)

ص ۱۸۳

کارنامۂ حیدری

شہزادہ غلام محمد، ٹیپو سلطان کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ ۱۷۹۹ء میں سرنگا پٹم میں سلطان کی شہادت کے بعد غلام محمد کو ان کے دوسرے بھائیوں کے ساتھ کلکتہ لایا گیا۔ جہاں انہوں نے نہایت ہی معزز شہری کے طور پر زندگی گذاری اور ۱۸۷۲ء میں وفات پائی۔ ان کا نام جنوبی کلکتہ میں بنوائی ہوئی ایک سڑک اور چورنگی اور دھرم ٹولہ (موجودہ تلفظ تلہ) سٹریٹ کے سنگم پر واقع مسجد کی وجہ سے آج بھی زندہ ہے۔

دیکھیے سٹوری ۲: ۷۶-۷۷۵۔

ڈھاکہ یونیورسٹی میں "اخبار انگلستان" کے مخطوطہ (شمارہ ۲۰۹) کے خاتمے پر چار

Marfat.com

اوراق پر مشتمل ایک فارسی خط کا مسودہ موجود ہے ۔ یہ خط شہزادہ غلام محمد مذکور نے شہزادہ ٹیس محمد کو لکھا تھا جس میں اسے بعض گھریلو معاملات کے بارے میں ہدایات دی گئی ہیں ۔

دیکھیے : فہرست ڈھاکہ ۱ : ۸ ۔

ص ۱۸۵

گلدستۂ محبت

لکھنؤ کا مذکورہ ایڈیشن ۱۲۳۹ھ میں نکلا تھا ۔

دیکھیے : سٹوری ۱ : ۹۴۰ ، برگل ۲ : ۸۰-۶۷۹ ۔

ص ۱۸۶

گلشن صبیان

اس کے دو ایڈیشن اور بھی ہیں :

۱ ۔ کلکتہ ، بسلسلہ Lees's Persian Series No. 3 ، ۱۹۵۵ء ، ۲ ، ۲ ص ۔

۲ ۔ کلکتہ ، ۱۸۶۱ء ، ۸۰ ص (آربری : ۱۷۳)

سید محمد تفضل حسین کی دیگر تصانیف ریاض المصطفیٰ ، منتخبات فارسی : ہدایت الصبیان (آربری : ۵۱۰) ۔

ص ۱۸۶

مثنوی گنج راز

شریف التواریخ از شرافت نوشاہی جلد سوم حصہ دوم ص ۲۴۰ میں اسے مولوی غلام احمد بریاں کے حوالے سے شیخ عبدالرحمان شاہجہان آبادی کی تصنیف قرار دیا ہے ۔ ان کا زمانہ حیات ۱۱۲۶ھ ہے جب کہ مثنوی گنج ر ۔ ۹۶۶ھ میں لکھی گئی ۔ اس سے حکیم صاحب کا قول

Marfat.com

زیادہ معتبر ہے۔
جناب کلیم سہسرامی نے ہمیں اسکے بارے میں بتایا ہے کہ یہ بنگال میں عہد افغان کی تنہا فارسی کتاب ہے۔

ص ۱۸۸

مجموعۃ الانشاء

مجموعۃ الانشاء کا قلمی نسخہ ہم نے کراچی میں خواجہ علی احمد صاحب کے ذاتی کتب خانہ میں دیکھا ہے۔ اس پر تاریخ کتابت درج نہیں ہے۔ مگر خط بارہویں صدی ہجری کا ہے ۔ ۲۴۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ عنوانات سرخ روشنائی سے لکھے گئے ہیں۔

اس انشاء کے دیباچے سے پتا چلا ہے کہ مصنف ۲۵ سال بنگال میں رحمت خان کی ملازمت میں رہا اور جب وہ فوت ہوگیا تو مصنف لاہور چلا آیا اور یہاں منشی کی حیثیت سے کام کرنے لگا اور یہ کتاب لاہور ہی میں ۱۱۴۲ھ/۲۹-۱۷۲۸ء سے تھوڑا عرصہ بعد کسی وقت تصنیف کی ۔ ۱۱۴۲ھ میں مصنف نواب شجاع الدین محمد خان بہادر اسد جنگ کی ملازمت میں تھا۔

یہ کتاب تین فصول اور خاتمہ پر مبنی ہے۔ فصل اول : رحمت خان کی نوکری کے زمانے کے مسودات۔ فصل دوم : نواب محمد شجاع الدین کی ملازمت کے دوران کی تحریریں۔ فصل سوم : آغاز شباب کے مکاتبات۔

خاتمہ : خط و کتابت کے لیے اشعار اور القاب۔

آغاز : الحمد للہ فاطر السموات والارض ۔ شکر و سپاس کثرت اساس و نیایش و ستایش افزون از اندازہ وہم و قیاس ۔

ص ۱۸۹

محامد حیدری

اودھ کے فرمانروا ابوالمظفر معز الدین شاہ زمن غازی الدین حیدر بادشاہ غازی (۴۳)۔

Marfat.com

۱۲۲۹ھ) کے حالات اور اوصاف پر مبنی ہے۔ کل انیس باب ہیں۔

(۱) حمد۔ (۲) نعت۔ (۳) سبب تالیف و مشرف شدن بملازمت شاہ و تعریفات عمارات۔ (۴) محاسن جبلی و مکارم فطری شاہ۔ (۵) ذکر مشیر شاہ۔ (۶) خداشناسی و معرفت و آگاہی شاہ۔ (۷) طاعت و عبادت شاہ۔ (۸) ذوق و ولولۂ باطن شاہ در عشق و محبت ایزدی۔ (۹) عقل و دانش شاہ و ذکر فیلسوفان و دانایان سلف۔ (۱۰) علم و فضل شاہ و علمای آن زمان۔ (۱۱) سخنان منثور و منظوم شاہ۔ (۱۲) وسعت اخلاق شاہ۔ (۱۳) سخاوت شاہ۔ (۱۴) شجاعت و ثبات قلب شاہ۔ (۱۵) عدالت۔ (۱۶) سخنان ظرافت آمیز شاہ۔ (۱۷) بلاد ہفت اقلیم و انتخاب نمودن ہندوستان از ممالک اقلیم سبعہ و ترجیح دادن دارالسلطنت لکھنو را بر جمیع بلاد ہند۔ (۱۸) عجائب و غرائب ممالک محروسۂ شاہ و برخی از نوادر دیگر بلاد و امصار دوران شاہ۔ (۱۹) خاتمہ کتاب۔

آغاز: سر بسجود آوردن خامہ بدائع نگار در بارگاہ حمد و ثنا حضرت آفریدگار۔

اس کتاب کے دو قلمی نسخے قومی عجائب گھر پاکستان، کراچی میں موجود ہیں۔ ایک کا نمبر ۵۷۷ - ۱۹۵۷ ہے اور نہایت خوش خط اور اہتمام کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ دوسرے کا نمبر ۴۴۸ ہے۔ یہ لکھنو میں کتابت ہوا اور اس کے ساتھ تقاریظ اور صحت نامہ بھی موجود ہے۔

دیکھیے: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان: ۲۴۷۔

ص ۱۸۹

مختصر مفید

نسخہ بانکی پور ۱۵۲ اوراق پر مشتمل ہے۔ (مرآت العلوم ۱: ۱۳۳، فہرست بانکی پور مفصل بزبان انگریزی، مسلسل شمارہ ۶۹۱)۔

ص ۱۹۱

مخزن الاخلاق

ایک اور ایڈیشن، مسلم ہتیشی پریس، ڈھاکہ ۱۹۲۲ء، ۶۶ صفحات (آربری: ۲۸۷)

Marfat.com

ص ۱۹۴

مظفر نامہ

دیگر مخطوطات :

۱۔ برٹش میوزیم لندن ۔نمبر Add - 16702، تاریخ کتابت ۱۱۸۸ھ، ۲۴۴ اوراق ۔

۲۔ سالار جنگ میوزیم حیدر آباد دکن ۔نمبر ۴۱۹ - ۴۱۸ تاریخ ۳۵۷ - ۳۵۶ ف ، تاریخ کتابت ۱۱۸۸ھ ، ۱۲۸ + ۱۶۹ اوراق ۔

۳۔ خدا بخش پبلک لائبریری، پٹنہ ، ۲۴۴ اوراق ۔

دیکھیے : فہرست نسخہ ہای فارسی ۶ : ۴۶۹۹ - ۴۷۰۰

اس کا ایک بہت اچھا نسخہ قاضی عبدالودود صاحب پٹنہ کے پاس تھا اور ایک زمانے میں وہ اسے مرتب کرنا چاہتے تھے ۔

ص ۱۹۴

مظہر معمّا

۱۲۹۶ھ میں مرتب اور ۱۳۰۲ھ میں شائع ہوا جیسا کہ اس قطعہ تاریخ سے ظاہر ہوتا ہے:

کتابی از معمّا شد مرتب
ز فکر ثاقبِ نساخ یکتا
برای یادگار طبع ای کلک
رقم کن سالِ او رخشان معمّا
۱۳۰۲

نساخ مقدمہ میں لکھتے ہیں : " در اثنا ے مشق سخن معمّای چند نوشتہ بودم ۔ دریں روز ہا حسب خواہش احباب آن را دریں رسالہ جمع نمودم و بہ " مظہر معمّا " نامیدم ۔

اس مجموعے میں ۹۳ معمّے شامل ہیں ۔ ۲۹ معمّے فارسی میں اور ۱۰ معمّے اردو میں ۔

مظہر معمّا کا ایک مخطوطہ بشمارہ (HRL) P 491-55 ABM ڈھاکہ یونیورسٹی میں

Marfat.com

موجود ہے۔

دیکھیے انساخ، حیات و تصانیف: ۲۱۵۔

ص ۱۹۷

مفید الصبیان

مصنف نے یہ کتاب اپنے بڑے بھائی حسین رفعت علی کے لیے لکھی۔ ڈھاکہ یونیورسٹی لائبریری میں جو نسخہ بشمارہ KS 413 موجود ہے وہ ۱۵ بھدرا ۱۳۱۵ بنگلا کا مکتوبہ ہے اور فہرست نگار ڈھاکہ کا خیال ہے کہ یہ بخط مصنف ہے۔ ۱۸ ورق، کرم خوردہ (فہرست ڈھاکہ ۲۸۵۱)۔

ص ۱۹۹

نجات النجات

تفضل علی متخلص بہ فضلی ۱۲۹۶ھ/۱۸۷۹ء میں انگاجور ضلع سلہٹ میں پیدا ہوئے ۱۲ جمادی الاول ۱۳۴۵ھ/۱۹۲۶ء کو وفات پائی۔ وہ مدرس، صوفی اور اعمال و اوراد کے پابند تھے۔ ان کی عربی اور فارسی کتابوں کی مجمل فہرست اس طرح ہے۔

۱۔ اتالیق یٰسین۔ ۲۔ اتالیق مبین۔ ۳۔ اخذ الاربعین۔ ۴۔ تجوید الکلام۔
۵۔ المکتوبات العربیہ۔ ۶۔ الاقتباس۔ ۷۔ الکافی (شاید کافیہ کا ترجمہ ہے)۔
۸۔ حاشیہ بانت سعاد۔ ۹۔ غنیۃ العرفان۔ ۱۰۔ عجائب التقوین۔ ۱۱۔ شعبۃ الایمان۔
۱۲۔ منیۃ الاخوان فی شرح المیزان۔ ۱۳۔ معین الاحباب۔ ۱۴۔ مکتوبات
۱۵۔ حاشیہ عقائد اسلام۔ ۱۶۔ عین الحق۔ ۱۷۔ غزلیات فضلی۔ ۱۸۔ انجار الافکار (؟)
۱۹۔ پیام عزم۔ ۲۰۔ بردو انجاری (؟)۔ ۲۱۔ تجوید اللسان۔ ۲۲۔ مرأۃ العبرت۔
۲۳۔ عقائد مشہودی۔

مؤخر الذکر کتاب قصیدۂ بدء الامالی کا منظوم فارسی ترجمہ ہے اور مولانا مشہود بن حاجی صوفی عبداللہ نقشبندی مجددی ساکن بھادسر ضلع سلہٹ کے نام پر معنون ہے۔ یہ مطبع نظامی کانپور سے ۱۶ صفحات میں چھپ چکی ہے۔

Marfat.com

آغاز:

بنام شاہد و مشہودِ عالم
پناہ عابد و معبودِ عالم
دل اہل دلان از یادِ او شاد
صدور عارفان از عشقش آباد
....
بطرزِ مثنوی از شرح خالی
نمودم ترجمہ بدعالا مالی

فضلی کی مذکورہ کتب انجمن ترقی اردو سلہٹ، مدرسہ عالیہ سلہٹ، ساہتیہ سنگسد سلہٹ اور ڈھاکہ یونیورسٹی میں موجود ہیں۔

دیکھیے: سلہٹ میں اردو: ۱۵۳ - ۱۶۲ -

ص ۲۰۲

واقعات ودودی

اس کتاب کا کلکتہ ایڈیشن میری نظر سے گذرا ہے اس کے سرورق پر کتاب کا نام

"واقعات ودوی ومجموع الفتاوی" درج ہے اور مقدمہ میں "واقعات الودودیہ من الاقاویل المرضیہ"۔ ۱۲۹۳ھ میں ابھی مصنف زندہ تھا۔

کلکتہ ایڈیشن کی پہلی جلد ۱۲۹۰ھ میں اور دوسری جلد ذوالحجہ ۱۲۹۳ھ/ ۲۵ دسمبر ۱۸۷۶ء میں بتصحیح مولوی عبدالباری سوناکنیائی اور مولوی عبدالسبحان اور باہتمام مولوی محمد اسمٰعیل اسلام آبادی شائع ہوئی۔ پہلی جلد ۲۰۶ صفحات اور دوسری جلد ۹۲ صفحات پر مشتمل ہے۔ ثلاثہ غسالہ کے مصنف نے اس کے برعکس لکھا ہے۔ یہ ایڈیشن ٹائپ میں چھپا تھا۔

دوسری جلد کتاب معاملات سے شروع ہوتی ہے۔

دیکھیے: فہرست کتابہای چاپی ۱: ۲۴۸-

Marfat.com

ص ۲۰۳

ہفت آسمان

اس کتاب کی ۱۲۸۵ھ/ ۱۸۶۹ء میں تصنیف شروع ہوئی۔ مصنف نے مثنوی کے سات اوزان پر اپنی کتاب کو ایک "اوج" (مقدمہ)، سات "آسمان" اور ایک "افق" (خاتمہ) پر تقسیم کیا۔ اس کے مقدمے میں ۱۵ مثنوی گو شعراء (متقدمین) کے حالات درج ہوئے ہیں اور "آسمان اول" میں ۸۰ فارسی مثنویات کا حال بیان ہوا ہے۔ یہ سب نظامی کی مخزن الاسرار کی بحر میں ہیں۔

اس تذکرے کا جو حصہ مصنف لکھ پائے ہیں وہ باہتمام بلوخمان۔ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ کی طرف سے ۱۸۷۳ء میں شائع ہو چکا ہے۔ کتاب فروشی اسدی تہران نے ۱۹۶۵ء میں اسی ایڈیشن کی عکسی اشاعت کی ہے۔

دیکھیے: سٹوری: ۱۱۲۴؛ نقوی: ۵۸۵، گلچین معانی: ۱: ۲۰۸۔

Marfat.com

عربی کتب

ص ۲۱۱

شرح سلّم العلوم

دوسرا نسخہ ڈھاکہ یونیورسٹی میں بشمارہ 27 - HR موجود ہے۔ کاتب کا نام اور تاریخ کتابت موجود نہیں۔ ۲۲۴ صفحات۔

آغاز دیباچہ: سبحان . . . ساحتہ الوجود و وضع علیہا موائد صنوف الکرم وانواع الجود و ابدع النفوس الکاملہ۔

آغاز شرح: فہا انا شرعت فی شرح الکتاب متوکلا علی فہم والصدق والصواب سبحانہ الکنایہ اما راجع الی لفظ اللہ المذکور فی التسمیہ او المذکور فی القلب المصر . .

دیکھیے۔ فہرست ڈھاکہ ۲ : ۵۴۸۔

Marfat.com

اشاریہ

۱۔ مصنّفین ، مترجمین ، شارحین

۲۔ موضوعات

۳۔ کتب و رسائل

Marfat.com

مصنّفین ، مترجمین ، شارحین

ا = اردو ، ف = فارسی ، ع = عربی

آ

آزاد ، سید محمدؒ

لوفر کلب (ا) ۸۷ ، ۲۶۵

نوابی دربار (ا) ۱۱۴ ، ۲۷۲

آزاد ، سید محمود

دیوان آزاد (ف) ۱۴۲ ، ۲۸۷

الف

ابدعظیم آبادی ، عبدالرحیم

سوزابد (ا) ۵۲ ، ۲۵۰

ابراہیم ← محمد ابراہیم بہاری

ابراہیم ← محمد ابراہیم ساکن نواکھالی

ابوالبشر محمد عثمان غنی

بستان الادب (ع) ۲۰۶

ابوالحکم محمد اسماعیل

انشاے جان بخش (ف) ۱۲۱

ابوعلی صابر ، محمد نوح شاکر

سفینۂ نوح (ف) ۱۵۴

ابوالعیاش عبدالعلی بحرالعلوم

Marfat.com

قیامت نامہ (ف) ۱۸۲، ۳۰۰

ابوالفتح احسن اللہ

احسن الانشا (ف) ۱۲۰

ابوالفضل عبدالکریم خوندکار

گلشن فضل (ف) ۱۸۶

ابوالفضل محمد اسحاق اسلام آبادی

شرح المعلقات الاربعہ (ف) ۱۶۱

ابوالفضل الفیاضی

صولتِ عالمگیری (ا) ۵۵

ابونصر محمد وحید

غایۃ الانتباہ لمن جعل اوفہ فی قفاہ (ا) ۶۰، ۲۵۴

باکورۃ الادب (ع) ۲۰۶

خطب النبی والصحابہ (ع) ۲۱۰

مرقاۃ الادب (ع) ۲۱۳

نخبۃ العلوم (ع) ۲۱۶

اثیم، عبدالرحیم تنگ

پہیلی نامہ (ا) ۸، ۲۲۰

قلوب الفرقان فی ذکر الرحمان (ا) ۶۸

احسن اللہ ← ابوالفتح احسن اللہ

احمد بن عبدالرحیم صفی پوری

شرح قصائد عرفی (ف) ۱۶۰، ۲۹۴

احمد بن محمد علی بن محمد باقر اصفہانی

قوت لایموت (ا) ۶۹، ۲۵۶

Marfat.com

احمد جیون

مواہب المرام فی تفسیر الاحکام (ا) ۱۰۳

احمد علی ← شاہ جان شریف

احمد علی جہانگیر نگری

مختصر الاشتقاق (ا) ۹۲، ۲۶۷

رسالۂ اشتقاق (ف) ۱۲۰

رسالۂ ترانہ (ف) ۱۳۳

ہفت آسمان (ف) ۲۰۳

احمد علی خلیفۂ الحاج ابوبکر

لآلی صدیقیہ (ا) ۸۴

احمد، غلام احمد

فرامش یاد (ا) ۶۲

احمد یادگار

تاریخ سلاطین افاغنہ (ف) ۱۲۸، ۲۷۸

اختر ؟

منظومۂ اختر در نعت سید البشر (ا) ۱۰۱

اختر، قاضی محمد صادق خان

سراپا سوز (ا) ۵۰، ۲۴۹

حدیقۃ الارشاد (ف) ۱۳۶، ۲۸۳

صبح صادق (ف) ۱۶۲، ۲۹۶

گلدستۂ محبت (ف) ۱۸۵، ۳۰۱

محامد حیدری (ف) ۱۸۹، ۳۰۲

اختر، عبدالحق

Marfat.com

تبصرۃ الاطفال (ف) ۱۲۹

اختر، عبدالحئی

کلمۃ الحق (ا) ۴۳، ۲۵۸

مسلک الاحناف فی مسائل الاعتکاف (ف) ۱۹۳

نسیم السحر (ف) ۲۰۰

اختر الدین جہانگیر نگری

ہدایۃ التلمیذ الی مدارج الترجمہ (ا) ۱۱۶

" " " " (ع) ۲۱۷

اخلاص، اسد اللہ بن منشی حیدر

دیوانِ اخلاص (ا) ۳۶، ۲۳۶

اذکی، معین الدین احمد

تجارب صحیحہ (ف) ۱۳۱، ۲۸۰

دیوان اذکی (ف) ۱۴۲

ارمان، راجہ جنم جے متر

نسخۂ دلکشا (ا) ۱۰۵، ۲۷۰

اسحاق اسلام آبادی ← ابوالفضل محمد اسحاق اسلام آبادی

اسحاق بردوانی ← محمد اسحاق بردوانی

اسد اللہ بن ارادت اللہ

فرہنگ القاب (ف) ۱۶۹

فرہنگ منتخب اسد (ف) ۱۶۹

اسلم ← محمد اسلم پنڈوی

اسماعیل ← ابوالحکم محمد اسماعیل

اسماعیل ← محمد اسماعیل رحمانی اعجازی

Marfat.com

اشرف جہانگیر نگری ، محمد اشرف خان

تعلیم اشرف (ف) ۱۳۵

نجم السعادت (ف) ۲۰۰

اشرف الدین ، محمد بن خواجہ محی الدین

خوبی قسمت (ا) ۳۳

اشرف ـــــ محمد اشرف بن ابی محمد العباس

اصغر علی

تواریخ حیدر کرار (ا) ۳۰ ، ۲۳۴

اظہر جہانگیر نگری ، اظہر حسین

معراج نامہ (ا) ۹۶

افسوس ، شیر علی

کلیات افسوس (ا) ۷۴ ، ۲۵۹

افضل ، محمد افضل

غم ماہ پیکر (ف) ۱۶۶

اکرام الحق

شرح مرغوب فی کشاف القلوب (ا) ۷۲

اکرم علی اسلام آبادی

منہاج المومنین من احادیث سید المرسلین (ا) ۱۰۱

اللہ بخش بن محمد مہدی مجموعہ دار ـــــ حامد

الم ، محمد اسماعیل فضل رحمانی

دیوان الم (ا) ۳۷ ، ۲۳۷

الٰہی بخش حسینی

خورشید جہان نما (ف) ۱۳۹ ، ۲۸۵

Marfat.com

امیر حیدر بلگرامی

احکام عشر و خراج و مالکان زمین و بیان عشر (ف) ۲۷۵، ۱۲۰

سوانح اکبری (ف) ۲۹۳، ۱۵۵

امیر علی، نواب

بیرنگ نامہ (ف) ۲۷۶، ۱۲۵

امین الحق اسلام آبادی

دافع الشبہات فی جواز الاستیجار علی الطامات (ا) ۳۴

انسخ، عصمت اللہ

طومار اغلاط (ا) ۲۵۲، ۵۸

انشا، انشاء اللہ خان

دیوانِ آمیختہ (ا) ۲۲۶، ۳۶

اوج، ریاضت اللہ

فوائد شمسیہ (ف) ۱۷۱

اوحد، ابوالسعید محمد عبدالودود

دیوانِ اوحد (ا) ۲۳۷، ۳۷

اوحدالدین بلگرامی

ترجمۂ کتاب الحدود (ف) ۲۸۲، ۱۳۵

ایڈمنسٹن N.B. Edmonstone

قانون پنجم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۵

قانون ہفتم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۶

قانون دوازدہم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۸

قانون سیزدہم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۸

قانون چہاردہم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۸

Marfat.com

قانون پانزدہم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۸

قانون ہجدہم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۹

قانون نوزدہم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۷۹

قانون بیست ویکم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۸۰

ب

باقر ← محمد باقر طباطبائی

بدر، بدر الزمان

• احسن (ا) ۲، ۲۲۰

بدر علی عظیم آبادی

بدر الشروح (ف) ۱۲۴، ۲۷۶

برہان اللہ بن میزان احسن قادری

برہان العارفین (ف) ۱۲۵

مخزن حقیقت، حصہ اوّل (ف) ۱۹۱

مخزن حقیقت، حصہ دوم (ف) ۱۹۱

برہمن، داتارام

صرف فارسی (ف) ۱۶۳

نشاۃ الطالبین (ف) ۲۰۰

بسمل، امیر حسن خان

نغمۂ عندلیب (ا) ۱۱۲، ۲۷۱

بشیر ← محمد بشارت العلا بشیر

بہادر علی حسینی

تاریخ آشام (ا) ۸، ۲۲۷

Marfat.com

بہاء الدین عاملی

خلاصۃ الحساب (ف) ۱۳۳، ۲۸۱

بہرام سقا

دیوان بہرام سقا (ف) ۱۴۳، ۲۸۸

بنکم چندر چٹرجی

بس کا روکھ (ا) ۶، ۲۲۴

پ

پرشنو کنار گر ہا ٹھاکر نہ

مشفقت برادری (ا) ۹۶، ۲۶۸

پنچو، محمد امین

تنویر العینین فی فتاوی الجمعہ والعیدین (ا) ۲۶

پیارے صاحب، رحیم اللہ

رکن اعظم (ا) ۴۷

پیر محمد لکھنوی

سراج القراۃ (ا) ۵۰

ت

تبارک علی ــــ محمد تبارک علی

تجمل حسین صدیقی

شجرۂ طریقۂ علیہ (ف) ۱۵۹

تفضل حسین، حکیم

تلخیص المسائل (ا) ۲۴، ۲۳۱

Marfat.com

صحیح خلاصۃ المسائل (ا) ۲۵

تفضل حسین، سیّد مدرس مدرسۂ عالیہ کلکتہ

گلشن صبیان (ف) ۱۸۶، ۳۰۱

تفضل حسین خان سیالکوٹی

جبر و مقابلہ (ف) ۱۳۶، ۲۸۳

تقی ← محمد تقی سودارامی

تمنا گورکھپوری، عبدالرحیم دہریہ

پندنامۂ بہرامی (ف) ۱۲۹، ۲۷۷

ترجمۂ رسائل حکمیہ (ف) ۱۳۴

شگرف بیان (ف) ۱۹۱، ۲۹۵

کارنامۂ حیدری (منسوب) (ف) ۱۸۳، ۳۰۰

توفیق، محمد بشیرالدین

دیوان توفیق (ف) ۱۴۳، ۲۸۸

نہال خیال ۲۰۱

ج

جان علی

حل مقامات ح[illegible] [illegible]ف) ۱۳۰

جرٹیٹ، ایچ۔ [illegible]

منتخبات البہیہ فی لسان العربیۃ (ع)

جسونت پرکاش

دستور عشق (ف) ۱۳۱، ۲۸۶

جسیم الدین احمد

Marfat.com

گوہر دانش، حصہ اول (ف) ۱۸۷

جمیل ایرانی

دیوانِ جمیل (ف) ۱۴۳

جوان دہلوی، کاظم علی

سنگھاسن بتیسی (ا) ۵۲، ۲۵۰

جودت، جواد الجواد

دیوانِ جودت (ف) ۱۴۴

فوائد الفواد (ف) ۱۷۱

جیان، بینی نرائن

تنبیہ الغافلین (ا) ۲۵۰، ۲۳۱

چ

چارلس ہائن

رسائل حکمیہ (ف) ۱۳۴

ح

حامد، اللہ بخش مجموعہ دار

برہان الموحدین (ا) ۴، ۲۲۳

قاتل الفجار (ا) ۶۵

مسائل ضروریہ (ا) ۹۵

تحفۃ الاحباب (ف) ۱۳۱، ۲۸۱

تحفۃ المحسنین (ف) ۱۳۱، ۲۸۱

دیوان حامد (ف) ۱۴۵

Marfat.com

مسدس حامد (ف) ۱۹۲

حبیب الرحمٰن (مؤلف ثلاثۂ غسالہ)

ترکِ موالات پر مستند علمائے ہند کی رائے (ا) ۱۹

نعت ہی نعت (ا) ۱۱۱

حبیب النبی خان

سلوک سالکان (ف) ۱۵۴

حراست اللہ

رسالہ زبان ریختہ (ا) ۴۹، ۲۴۸

حرق، میر حسن، میرزا

کلیات حرق (ا) ۷۴، ۲۶۰

مجمع الصنائع (ا) ۸۹، ۲۶۶

حسرت عظیم آبادی، محمد حیات ملقب بہ ہیبت قلی خان

دیوان حسرت (ا) ۳۸، ۲۳۸

حسین (حسن) علی جونپوری

بدر الشروح (ف) ۱۲۴، ۲۷۶

حشمت، عبدالاحد

خزائن نزانہ (ف) ۱۳۸

دفتر منفعت معروف بہ پند نامۂ حشمت (ف) ۱۴۱

حفیظ اللہ جہانگیر نگری

کلید تاریخ ہندوستان (ا) ۷۶

حفیظ الدین احمد بردوانی

خرد افروز (ا) ۵۹، ۲۵۴

حمید الرحمٰن چاٹگامی، حکیم سید

Marfat.com

حکمت افلاطون (ا) ۳۰

نظارۂ فانی (ا) ۱۰۹

حمید ، عبدالحمید

انشائے حمید (ا) ۴، ۲۲۳

راحت العاشقین (ا) ۴، ۲۲۳

قصائد منتخب (ف) ۱۸۱، ۲۹۹

خادم ، محمّدی بردوانی

دیوانِ خادم (ف) ۱۴۵، ۲۸۸

خاکی الایچی پوری ، عبدالکریم خان بہادر

تزکیۃ القلوب (ا) ۲۷، ۲۳۲

کنوز الاخلاق (ا) ۴۸، ۲۴۸

مواہب المرام فی تفسیر الاحکام معروف بہ تفسیر فتح الکریم (ا) ۱۰۳

تنویر القلوب (ف) ۱۳۵، ۲۳۲

رموز الاخلاق (ف) ۱۵۱، ۲۹۰

مصباح الجنان (ف) ۱۹۴

خجستہ اختر، سہروردیہ بیگم

کوکب دری (ا) ۷۸

خلاق مدنی پوری ، تصدق حسین

دیوانِ خلاق (ف) ۱۴۶

خلیل الدّین خان

ترجمہ کتاب الحدود (ف) ۱۴۵، ۲۸۲

خلیل الرحمٰن نتدن پوری

تحفۂ قادری معہ سفرنامۂ خلیلی (ا)

Marfat.com

تحفۂ محبوب سبحانی (ا) ۱۵

توشۂ خلیل (ا) ۲۷

شمس العارفین (ا) ۵۴

مقامات محبوب سبحانی (ا) ۹۹

وسیلۂ محبوب سبحانی (ا) ۱۱۴

د

دبیر، مشیر علی

جواہر مفید (ف) ۱۳۶

نقد الجواہر (ف) ۲۰۱

دردمند، محمد فقیہ

دیوان دردمند معہ ساقی نامہ (ا) ۳۸، ۲۳۹

دستور علی میدنی پوری

مفتاح التہجی (ف) ۱۹۶

ذ

ذوقی، ابوالمکارم محمد عبدالمنعم

دبستان دانش (ف) ۱۴۰

ر

راجہ، جنم جے متر

مثنوی راجہ (ا) ۸۸، ۲۶۶

رام پرشاد بن گنگا پرشاد عظیم آبادی

برء الامراض (ف) ۱۲۵

معیار الامراض (ف) ۱۹۶

Marfat.com

رحمتی سراج گنجی، ابو ناظم محمد کاظم

تہذیب الاطفال (ا) ٢٨

مائتہ عامل (ا) ٨٧

پند نامۂ کاظم (ف) ١٢٧

رحیم اللہ پیارے صاحب

رضوان، میر غلام علی

حملۂ حسینی (ف) ١٣٧، ٢٨٤

رفیع الدین دہلوی

تنبیہ الغافلین (ا) ٢٥، ٢٣١

رفیق محمد بن صغیر محمد

فرہنگ عزیز الصبیان (ف) ١٦٩

روان، عبدالکریم

قصائد عزیزیہ (ا) ٦٦

روشن علی الغفاری جونپوری

تخفیف ہمزہ و اعلال و ادغام (ف) ١٣٢

ترجمۂ خلاصۃ الحساب (ف) ٣٣، ٢٨٢

قواعدِ فارسی (ف) ١٨٢، ٣٠٠

ریاض علی سلہٹی

شرح گلستان (ف) ٩٠، ٢٩٥

ریحان، ریحان الدین

دیوانِ ریحان (ف) ١٤٦

رینالڈس

مڈلٹن کا ترجمۂ "خوبی قسمت" (ا) ٣٣

Marfat.com

سراج الحق

فضائل العلوم (ف) ۱۸۱

سعید، سعید بخت

ملخص العقائد (ا) ۱۰۰، ۲۶۹

سعید الرحمٰن، محمد

تذکرۃ الراشدین (ا) ۱۶

سعید صدر الدین

ضرب المثالب علیٰ وجوہ اخوان (ف) ۱۶۴، ۲۹۶

سلطان، محمد اعظم الدین

دیوان سلطان (ف) ۱۴۷، ۲۸۹

سلیم، غلام حسین

ریاض السلاطین (ف) ۱۵۲، ۲۹۱

سیف اللہ ـــــ محمد سیف اللہ

سیوطی، جلال الدین

الحصول الرفق بوصول الرزق کا ترجمہ "وظیفہ روزی" (ا) ۳۰

ش

شاد، میاں خان

مفید السامعین (ا) ۹۷

شائق، خواجہ فیض الدین

دیوانِ شائق (ا) ۳۹، ۲۴۱

شاد جان شریف، احمد علی

لطائف شافیہ بر تردید تحریفات مرضیہ غلو و تصریفات وہابیہ (ا) ۸۵

Marfat.com

شرف، شرف الدین

فریاد شرف (ا) ۶۲

شمیم، عبدالرؤف

نظم معطر (ا) ۱۰۹

شہاب الدین اسلام آبادی

فوائد المبتدی (ف) ۱۴۳، ۲۹۸

شہاب الدین طالش

فتح عبریہ (ف) ۱۶۸، ۲۹۷

شہباز، عبدالغفور

رباعیات شہباز (ا) ۴۵، ۲۴۷

موعظہ حسنہ (ا) ۱۰۲، ۲۷۰

شیخ زادہ، نجم اللہ الکرون

بسیط . . . (ع) ۲۰۷

شیدا، امانت اللہ

ہدایت الاسلام (ا) ۱۱۵، ۲۷۳

شیدا جہانگیرنگری، عتیق اللہ

بیت بخشی (ا) ۶، ۲۲۵

قصۂ جادوگر (ا) ۶۷

ص

صادق ـــ محمد صادق

صبا، عبدالرحیم

تاریخ کشمیریان ڈھاکہ (ف) ۱۲۹، ۲۷۸

Marfat.com

صحیفہ بانو

یادگار صحیفہ (۱) ۱۱۷

صدرالدین ثانی بوہاری بردوانی

روائح المصطفیٰ من ازہار المرتضیٰ (ف) ۱۵۲، ۲۹۱

صغیر احمد

فضائل رمضان (۱) ۶۴

نعت عزیزی (۱) ۱۱۰

وعظ عزیزی مع خطبت عزیزی (۱) ۱۱۵

صغیر محمد بن مولوی حافظ عزیز محمد کانپوری

تحفۂ حسامیہ (۱) ۱۲

ض

ضمیر الدین چاٹگامی

ہدیۂ ضمیر معروف بہ وعظ بے نظیر (۱) ۱۱۷

ضیاء، وارث علی

کلیات ضیاء (۱) ۷۵، ۲۶۱

ضیغم، اکرام احمد

کام کلا (۱) ۷۰، ۲۵۶

مثنوی چندن (۱) ۸۸

ط

طالب حسین

صنعت الحروف (۱) ۵۵

Marfat.com

طالب لندنی ۔ ابو طالب

خلاصۃ الافکار (ف) ۱۳۸ / ۲۸۴

طپان دہلوی ، احمد بیگ

دیوانِ طپان (ا) ۴۰ / ۲۴۱

طپش دہلوی ، محمد اسماعیل عرف مرزا جان

بہارِ دانش (ا) ۶ / ۲۲۴

طٰہٰ مکی

قانونِ الٰہی (ع) ۲۱۲

طیش جہانگیرنگری

گلدستۂ خیال (ا) ۸۰ / ۲۶۱

گلزارِ نعت (ا) ۸۲ / ۲۶۳

ع

عاشق ، عبدالودود

دیوانِ عاشق (ف) ۱۴۸

عاشق علی خان

نغمۂ عندلیب (ا) ۱۱۲ / ۲۷۱

عبدالاحد ــــــ محمد عبدالاحد

عبداللہ بن بہادر علی حسینی

ترجمۂ اربعین (ا) ۳

تفسیرِ مقبول (ا) ۲۳ / ۲۳۰

عبداللہ ــــــ محمد عبداللہ

عبدالاوّل

تذکرۃ الحمام (ا) ۱۵ / [illegible]

Marfat.com

ترغیب التالیف (ا) ۱۸

سفرنامۂ بلوقیا (ا) ۵۱

فضائل بسم اللہ (ا) ۶۳

کتاب الحنفائی ذکر الضعف والضعفا (ا) ۷۱

وسیلۃ الرزق (ا) ۱۱۳

تمرین الطلاب لحصول الآداب (ع) ۲۰۸

نفحۃ الادب (ع) ۲۱۶

عبدالجبار بردوانی

مخبرالواقعات (ا) ۹۱

عبدالجبار فریدپوری

تزکیۃ النسا (ا) ۲۰

سوالات العشرین (ا) ۵۲

نصاب المسائل (ا) ۱۰۷

عبدالحق

ضوابط فارسی ۔ حصۂ اوّل (ف) ۱۶۴، ۲۹۷

" " ، حصۂ دوم (ف) ۱۶۵

عبدالحمید ساکن اننت رام پور

تنویر التوضیح فی حل غوامض التنقیح (ا) ۲۶

عبدالحمید ساکن نواکھالی

معیار المنطق (ف) ۱۹۶

عبدالحیٔ ـــــ محمد عبدالحیٔ

عبدالرب بن عبدالحیٔ

نسیم السحر (ف) ۲۰۰

Marfat.com

عبدالرحمٰن ← لعل میاں

عبدالرحمٰن ← محمد عبدالرحمٰن بردوانی

عبدالرحمٰن جہانگیر نگری

مولد صمدانی (ا) ۱۰۴

عبدالرحمٰن فتح آبادی

مثنوی گنج راز (ف) ۳۰۱/۱۸۶

عبدالرحیم

تعلیم المنطق (ا) ۲۲

عبدالرحیم رنگپوری

فضیلت مکہ (ا) ۶۴

عبدالرشید شہزادپوری

مصباح اعظم ومفتاح الحکم فی مدح سید العرب والعجم (ع) ۲۱۴

عبدالسبحان ← محمد عبدالسبحان

عبدالصمد

راہِ جنت (ف) ۲۸۹، ۱۵۰

عبدالعزیز چندوری

ہدایۃ الوری فی اثبات الجمعہ فی القری (ا) ۱۱۶

عبدالعزیز دہلوی

سوالات نعیم الدین محمد (ف) ۲۹۲، ۱۵۴

عبدالعلی اسلام آبادی

صحیفۃ الاعمال (ف) ۲۹۶، ۱۶۲

مرآۃ الاحوال (ف) ۱۹۲

عبدالغفار تاجر کلکتہ

زمزمۂ حقانی (ا) ۵۰

Marfat.com

نغمۂ حقانی (ا) ۱۱۱

نونہال روشن عرف نو بہار کلکتہ (ا) ۱۱۳

عبدالقادر بن ابوالنصر محمد ادریس سلہٹی

خلاصۃ المسائل (ا) ۳۲، ۲۴۴

ردّ المعقول (ف) ۱۵۰، ۲۸۹

عبدالقادر شمس القادری، ابوالارشاد علی

حرز جان عارفان فی مناقب محبوب سبحان (ا) ۲۸، ۲۲۳

عبدالکریم خان

مخزن الاخلاق (ف) ۱۹۱، ۳۰۳

عبدالکریم خوندکار ← ابوالفضل عبدالکریم

عبدالمنان بن شجاعت علی جہانگیرنگری

قاعدہ بغدادی جدید (ا) ۶۵، ۲۵۵

مفید القاری (ا) ۹۸

عبدالودود اسلام آبادی

واقعات ودودی (ف) ۲۰۲، ۳۰۶

عبدالوہاب ولایتی

غایۃ الانتباہ لمن جعل اوفہ فی قفاہ (ا) ۶۰، ۲۵۴

عبیداللہ بغدادی، محمد صفی اللہ قادری

فیوضات غوثیہ (ف) ۱۷۳

عبیدی، عبیداللہ

بستان دانش آموز (ا) ۵

دیوانِ عبیدی (ا) ۴۱، ۲۴۲

طریق الرشاد فی تحقیق جواز اقامۃ الجمعہ والاعیاد فی ھذہ البلاد (ا) ۵۷

Marfat.com

داستانِ عبرت بار (ف) ۱۴۰، ۲۸۶

ضمیمہ درایۃ الادب (ع) ۲۱۲

طراز الازھار فی سیر الفلاسفۃ الکبار (ع) ۲۱۲

لُب الاعراب، (ع) ۲۱۳

مفتاح الادب، حصہ اوّل (ع) ۲۱۴

" " ، حصہ دوم (ع) ۲۱۵

" " (ع) ۲۱۵

عثمان غنی ← ابوالبشر محمد عثمان غنی

عرشی غازی پوری، عزیز الرحمٰن

مفید الواعظین (ا) ۹۹

عزت، غلام حیدر

حسن و عشق (ا) ۸۴

عزت اللہ بنگالی

قصۂ تاج الملوک (ف) ۱۸۲، ۲۹۹

عضد شہباز پوری، ابو معین عضد الدین محمد

رسالۃ العروض والقوافی (ف) ۱۶۶

عطاء الرحمٰن

لغات اربعہ (ا) ۸۶

عظیم الدین بن برہان اللہ

رسالۂ عظیم الدین حنفی (ا) ۴۶

علامی، ابوالفضل

عیار دانش (ا) ۵۹، ۲۵۴

علی قلی خان، منشی نکھراج

Marfat.com

مفید الانشا (ف) ۱۹۷

عنایت اللہ بن ریحان الدین عنایت پوری

تحریک الیمان لتریک العثمان (ا) ۱۰

غ

غلام احمد خان

نعتِ احمد (ا) ۱۱۰

غلام سبحان صدیقی

نصرۃ المسلمین فی الرّد علیٰ غیر المقلدین (شرح رباعیات ناسخ) (ا) ۱۰۷، ۲۷۱

غلام قادر پابنای

وظیفۂ روزی (ا) ۳۰

غلام محمد، شہزادہ محمد سلطان

کارنامۂ حیدری (ف) ۱۸۳، ۳۰۰

غلام مصطفیٰ، منشی سید

گردیا ہنگ غالب (ف) ۱۸۴

غلام نبی بن عنایت اللہ

قصۂ خلاصۃ الانبیاء (ا) ۹۷

غلام نجف

وصیۃ النبی (ع) ۲۱۷

ف

فارسٹر H.P. Forster

قانون بیستم ۱۷۹۳ عیسوی (ف) ۱۸۰

Marfat.com

فاروق احمد، ابوالہاشم

تحفۂ مجددیہ (ا) ۱۵

فاضل فریدپوری، محمد فاضل

دیوانِ فاضل (ف) ۱۴۹

کنز السعادۃ (ف) ۱۸۳

مثنوی لطیفہ (ف) ۱۸۷

فراق دہلوی، مرتضیٰ قلی خان

دیوانِ فراق (ا) ۴۲، ۲۴۲

فرحت فرخ آبادی، فرحت اللہ

دیوانِ فرحت (ا) ۴۲، ۲۴۳

فریدالدین احمد

ترجمہ ایکٹ ہشتم ۱۸۵۹ء (ف) ۱۲۱

ترجمہ ایکٹ ۹ ۱۰۰، ۱۱، ۱۴، ۱۸۵۹ء (ف) ۱۲۲

فضل الکریم بردوانی

تبصرۃ النحو (ف) ۱۳۰

فضل الوہاب، ابوالمکارم

تاریخِ اسلام (ا) ۹

قاسم علی

ترتیب ختم الشفا (ا) ۱۸

قدر علی خان رامپوری

بس کا رودکھ (ا) ۶، ۲۲۴

قسیم الدین احمد

منتخب مثنویات و دیوانات (ف) ۱۹۸

Marfat.com

قوس، محبوب علی

دیوانِ قوس (ا) ۴۳، ۲۴۴

ک

کاظم الدین احمد صدیقی چوہدری

فریاد عاصی (ف) ۱۷۰

کالی راج

قاعدہ زبان پنجابی (ا) ۶۶

کرامت علی جونپوری

دعوات مسنونہ (ا) ۳۴، ۲۳۵

رفیق السالکین (ا) ۴۷

قوت الایمان (ا) ۶۹

قول الحق (ا) ۷۰

مرآۃ الحق (ا) ۹۵

مفتاح الجنۃ (ا) ۹۷

مقامع المبتدعین (ا) ۱۰۰

براہین قطعیہ (ع) ۲۰۶

نسیم الحرمین الشریفین (ع) ۲۱۶

کرم علی خان مرشد آبادی

مظفر نامہ (ف) ۱۹۴، ۳۰۴

کمال الدین احمد صدیقی

تحفہ الودایع فی حل دقائق الوقایع (ف) ۱۳۲، ۲۸۱

کنور، اپورب کشن ادیب

دیوانِ کنور (ا) ۴۳، ۲۴۴

Marfat.com

کوکب، احمد علی

قواعد بے نظیر (۱) ۶۸

گ

گلکرسٹ، جان

رسالہ زبانِ ریختہ (۱) ۴۹، ۲۴۸

گوبند سنگھ

نغمۂ عندلیب (۱) ۱۱۲، ۲۷۱

ل

لالو (للو) جی گجراتی

سنگھاسن بتیسی (۱) ۵۲، ۲۵۰

لطائف ہندی (۱) ۸۶، ۲۶۴

لطف الحق ـــــ محمد لطف الحق

لطف الرحمٰن مرشد آبادی

ریحانۃ الانشا (ف) ۱۵۳

لعل خان مدراسی

تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ (۱) ۹، ۲۲۸

خزانۂ کرامت (۱) ۳۱

لعل میاں، عبدالرحمٰن

اصل الاصول فی سلوک الی اللہ (۱) ۲، ۲۲۲

م

ماجد علی سلہٹی

مراتب الدین (۱) ۹۴

Marfat.com

ماہر، غلام نبی جان

تحفۃ الاتقیا فی تذکرۃ الانبیاء (ا) ۱۱

محمد ابراہیم بہاری

مجبی شرح دیوان متنبی (ف) ۱۶۹، ۲۹۳

محمد ابراہیم ساکن نواکھالی

نزہتہ القاری (ا) ۱۰۴

محمد اسحاق اسلام آبادی ← ابوالفضل محمد اسحاق

محمد اسحاق بردوانی

لولوُ المکنون فی الامثال اللتی تمثل بہا الابین المامون (ع) ۲۱۳

محمد اسلم پنڈوی

مختصر مفید (ف) ۱۸۹، ۳۰۳

" " (ف) ۱۹۰

محمد اسماعیل ← ابوالحکم محمد اسماعیل

محمد اسماعیل رحمانی اعجازی

گلزار ظرافت وسعادت (ا) ۸۱

محمد اشرف بن ابی محمد العباس

شرح سلم العلوم (ع) ۲۱۱، ۳۰۸

محمد باقر بن علی طباطبائی اصفہانی

تفسیر قرآن (ف) ۱۳۵

محمد بشارت العلا ربشیر

انشائے بشیر (ف) ۱۲۱

محمد تبارک علی

فتاوی حسام الذاکرین والقارئین علی رؤس المنکرین والمقلدین (ا) ۶۱

Marfat.com

محمد تقی سودارامی

طریقہ نقشبندیہ (ا) ۵۸

محمد حسین خان مرشد آبادی

خلاصۃ الحکمۃ (ف) ۱۳۹، ۲۸۵

محمد سیف اللہ صدیقی قادری

نظم العقائد (ف) ۲۰۱

محمد شاہ رامپوری

فیض معظم (ا) ۶۴

محمد صادق، ملا

حاشیہ بدیع المیزان (ع) ۲۰۹

محمد صادق بن مظفر حسین

مجموعۃ الانشا (ف) ۱۸۸، ۳۰۲

محمد عاقل

ریاض القلوب (ف) ۱۵۴

محمد عبدالاحد

شرح مرغوب فی کشاف القلوب (ا) ۷۲

محمد عبداللہ

مخزن الفتاوی (ف) ۱۹۱

تسہیل الفرائض (ع) ۲۰۷

محمد عبدالحی بن مخلص الرحمان اسلام آبادی

تحقیق الامنا بیر فی سماع المزامیر (ع) ۲۰۷

محمد عبدالرحمان بردوانی

تذکرۃ المولی، حصہ اول (ا) ۱۶

Marfat.com

تذکرۃ المولیٰ ، حصہ دوم (ا) ۱۷

محمد عبد السبحان

حل دیوان علی (ف) ۱۳۷

محمد عثمان غنی ← ابو البشر محمد عثمان غنی

محمد علی

تحفۂ حنفیہ (ا) ۱۲

محمد علی ، ابو یوسف

شفاء العلیل فی حکم ختم القرآن والتہلیل (ا) ۵۴

محمد لطف الحق سلہٹی

لطائف المثانی لمختصر المعانی (ا) ۲۶۴، ۸۵

محمد محسن

طبقۂ محسنیہ (ف) ۲۹۷، ۱۶۵

محمد مظفر

مجموعۂ نقلیات (ا) ۲۶۷، ۹۰

محمد منگل کوٹی ، مولوی

وقایۃ الصرف (ف) ۲۰۲

محمد موسیٰ

الارشاد الیٰ تربیۃ الاولاد (ع) ۲۰۶

تعلیم الفرائض (ع) ۲۰۸

تیسیر المنطق (ع) ۲۰۹

محمد نصیر الدین خان

حزب الارواح (ع) ۲۰۹

محمد نعمان

ترغیب اللمعۃ فی توحد الجمعہ (ا) ۱۹

Marfat.com

محمد نوح شاکر ← ابو علی صابر

محمد وارث ، منشی

گلشن عشق (ا) ۸۴

محمد وحید ← ابو نصر محمد وحید

محمد یونس بہاری

صحیفۂ شہبازیہ (ا) ۵۵

مخلص مرشد آبادی ، مخلص علی خان

دیوان مخلص (ا) ۴۴ ، ۲۴۵

مخلص الرحمان اسلام آبادی

شرح بدیع المیزان (ع) ۲۱۱

مخمور شیرازی ، میرزا محمد

تاریخ حسینی دالان (ف) ۱۲۷

مست ، اشرف علی

اشرف البیان فی تکمیل الایمان (ا) ۳ ، ۲۲۰

رسالۂ چیچک (ا) ۲۸ ، ۳۳۲

رسالۂ کشتی (ا) ۷۳ ، ۲۵۸

رسالۂ ہیضہ و طاعون (ا) ۱۱۷ ، ۲۷۴

مشتاقی ، میرزا زاہد

حکایت زال و مخدورۂ غریب (ف) [illegible]

مظفر ← محمد مظفر

مظہر الاسلام

درِّ مکنون (ف) ۱۴۰

Marfat.com

معظم حسین

تحفۃ الطالبین الی طریق الحق و... (ا) ۱۳

تعلیم العبادات (ا) ۲۱

معین الدین احمد ← انذکی

ممتاز الدین احمد جہانگیر نگری

نوٹ رشیدیہ (ا) ۴۷

نوٹ سلم العلوم (ا) ۵۲

مفتاح الخزانہ فی حل کلیلہ و دمنہ (ا) ۷۷

نوٹ مختصر المعانی (ا) ۹۳

نوٹ نور الانوار (ا) ۱۱۲

وشاح اللالی (ا) ۱۱۴

منت، میر قمر الدین

شکرستان (ف) ۱۶۱، ۲۹۵

منور حسین بن فضل حسین امروہی

کنایات (کفایات) منوری (ع) ۲۱۳

منو لال

گلدستۂ نشاط (ا) ۸۱، ۲۶۳

منیر اللہ صدیقی

رسالہ النکاح والطلاق ... (ف) ۱۵۰

موسیٰ ← محمد موسیٰ

مومن خان دہلوی

رقعات مومن (ف) ۱۵۱، ۲۹۰

مہر محمد

مفتاح المنتخبات (ا) ۱۰۰

Marfat.com

ن

نادر حسین خالص الدّولہ

تفسیر سورۂ کوثر فی بیان فضائل خیر البشر (ا) — ۲۳

نور ایمان فی فضائل شہر رمضان (ا) — ۱۱۳

نجم الدین احمد صدیقی ← کاظم الدین احمد صدیقی

نجم الدین حیدر

مثنوی نجم نظم بختیاری (ا) — ۸۹

نجم الدین خان

ترجمہ کتاب الجنایات (ف) — ۱۳۴ ، ۲۸۲

نذیر احمد دہلوی

موعظۂ حسنہ (ا) — ۱۰۲ ، ۲۷۰

نسّاخ، عبدالغفور

ترانۂ خامہ (ا) — ۱۷ ، ۲۲۹

شاہد عشرت (ا) — ۵۳ ، ۲۵۱

طومار اغلاط (منسوب) (ا) — ۵۸ ، ۲۵۲

قطعۂ منتخب (ا) — ۶۸ ، ۲۵۵

کنز تواریخ (ا) — ۷۷ ، ۲۶۰

نصر المسلمین فی الردّ علی غیر المقلدین (ا) — ۱۰۷ ، ۲۷۱

سفینۂ منتخب (ف) — ۱۵۳ ، ۲۹۲

مظہر معمّا (ف) — ۱۹۴ ، ۳۰۴

نصرت جنگ

تاریخ نصرت جنگی (ف) — ۱۲۹ ، ۲۷۹

Marfat.com

نصیر الدین ، حیدر سامی

سہیل یمن (ف) ۲۹۳، ۱۵۶

نصیر الدین خان ← محمد نصیر الدین

نظارت اللہ

بدا سندر (ف) ۱۲۳

نظام الدین بن عصمت علی

ضرورۃ المسلمین فی الصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین (ع) ۲۱۱

نعمان ← محمد نعمان

نعیم الدین محمد

سوالات نعیم الدین محمد (ف) ۲۹۲، ۱۵۴

نوازش علی

مختصر جغرافیہ (ا) ۹۳

نور اللہ جہانگیر نگری

مچھلی نامہ (ا) ۹۰

نہال چند لاہوری

مذہب عشق (ا) ۲۶۸، ۹۴

نہال ، صادق حسین

کوئل (ا) ۷۹

و

واحد علی خوند کار

روضۃ الافادات (ا) ۴۹

بحر العبارت (ف) ۲۷۵، ۱۲۲

Marfat.com

شجرۃ الامانت (ف) ۱۵۸

صحت اللغات (ف) ۱۶۲

وارث ← محمد وارث

وافر جہانگیر نگری، احمد حسین

بیمار بلبل (ا) ۷، ۲۲۶

وحشت رام پوری، رشید النبی

شرح سبعہ معلقہ (ف) ۱۶۰، ۲۹۴

وحید ← ابونصر محمد وحید

وحید، محمد عبد الرؤف

ناظورۂ جان فزا (ف) ۱۹۸

ولا دہلوی، مظہر علی خان

دیوانِ ولا (ا) ۴۵، ۲۴۶

ترجمۂ کریما (ا) ۴۲، ۲۵۸

ولایت حسین، شمس العلماء

شرح دیوان علی (ف) ۵۹

نالہ حسینی (ف) ۹۸

ولی اللہ دہلوی

اربعین (ا) ۳

ہ

ہادی اسلام آبادی، عبد الہادی

ہادی العقائد (ا) ۱۱۵، ۲۷۳

ہجری

دیوانِ ہجری (ف) ۱۳۹، ۲۸۹

Marfat.com

ہدایت حسین، شمس العلماء

ہدایتہ الادب (ع) ۲۱۷

ہنری فنوک

دولتِ ہند (ا) ۳۵، ۲۲۵

ہیبت قلی خان ← حسرت

ی

یوسف علی خان

تذکرۂ یوسف علی خان (ف) ۱۳۲، ۲۸۱

یونس ← محمد یونس بہاری

Marfat.com

موضوعات

دائرۃ المعارف / متفرق علوم

فارسی:

خورشید جہاں نما – ۱۳۹، ۲۸۵

فضائل العلوم – ۱۷۱

فوائد المبتدی – ۱۷۳، ۲۹۸

مختصر مفید – ۱۸۹، ۱۹۰، ۳۰۳

عربی:

منتخبات البہیتہ فی لسان العربیۃ – ۲۱۵

نخبۃ العلوم – ۲۱۶

منطق

اردو:

تعلیم المنطق – ۲۲

فارسی:

معیار المنطق – ۱۹۶

Marfat.com

عربی :
تیسیر المنطق ۲۰۹
حاشیۂ بدیع المیزان ۲۰۹
شرح بدیع المیزان ۲۱۱

تصوف

اردو :
اصل الاصول فی سلوک الی اللہ ۳، ۲۲۲
تحفۃ الطالبین الی طریق الحق ۱۳
تحفۂ محبوب سبحانی ۱۵
تذکرۃ المولیٰ ۱۶، ۱۷
تزکیۃ القلوب ۲۷، ۲۳۲
رفیق السالکین ۴۷
شمس العارفین ۵۴
فتاویٰ حسام الذاکرین والقارئین علیٰ رؤس المنکرین والمقلدین ۶۱
کشاف القلوب، شرح = شرح مرغوب فی کشاف القلوب ۶۲
مراتب الدین ۹۴
فارسی :
برہان العارفین ۱۲۵
شجرۂ طریقۂ علیہ ۱۵۹
فیوضاتِ غوثیہ ۱۷۳

Marfat.com

کلام / عقائد / مناظرانہ مباحث

اردو :

تاریخ وہابیہ و دیوبندیہ ۹، ۲۲۸

تحریک البنان لتریک العثمان ۱۰

تحفۂ حنفیہ ۱۲

تذکرۃ الحمام ۱۵، ۲۲۸

ترغیب اللمعہ فی توحد الجمعہ ۱۹

تنبیہ الغافلین ۲۵، ۲۳۱

تنویر العینین فی فتاوی الجمعہ والعیدین ۲۶

خزانۂ کرامت ۳۱

رسالۂ عظیم الدین حنفی ۴۶

رشیدیہ، نوٹ ۴۷

سوالات العشرین ۵۲

شفاء العلیل فی حکم ختم القرآن والتہلیل ۵۴

طریق الرشاد فی تحقیق جواز اقامۃ الجمعہ والاعیاد فی ھذہ البلاد ۵۷

غایۃ الانتباہ لمن جعل اذنہ فی قفاہ ۶۰، ۲۵۴

فیضِ معظم ۶۴

قاتل الفجار ۶۵

قوت الایمان ۶۹

قول الحق ۷۰

کلمۃ الحق ۷۳، ۲۵۹

لطائف شافیہ بر تردید تحریفات مرضیہ غلو و تصریفاتِ وہابیہ ۸۵

Marfat.com

مرأۃ الحق ۹۵
مقامع المبتدعین ۱۰۰
ملخص العقائد ۱۰۰، ۲۶۹
نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین ۱۰۷، ۲۷۱
ہادی العقائد ۱۱۵، ۲۷۳
ہدایۃ الاسلام ۱۱۵، ۲۷۳

فارسی:

احکام عشر و خراج و مالکانِ زمین ۱۲۰، ۲۷۵
تنویر القلوب ۱۳۵، ۲۳۲
ردّ المعقول ۱۵۰، ۲۸۹
سوالات نعیم الدین محمد ۱۵۴، ۲۹۲
ضرب المثالب علی وجوہ اخوان ۱۶۴، ۲۹۶
قیامت نامہ ۱۸۲، ۳۰۰
مصباح الجنان ۱۹۴
نظم العقائد ۲۰۱
نقد الجواہر ۲۰۱

عربی:

براہین قطعیۃ ۲۰۶
تحقیق الاضابیر فی سماع المزامیر ۲۰۷
نسیم الحرمین الشریفین ۲۱۶

ملکی قوانین

فارسی

ترجمۂ ایکٹ ہشتم ۱۸۵۹ء ۱۲۱

Marfat.com

ترجمہ ایکٹ ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۴۰، ۱۸۵۹ء ۱۲۲
دستور العمل ۱۳۱، ۲۸۶
۱۷۹۳ء کے قوانین ۱ تا ۹، ۱۲ تا ۲۳ ۱۷۴ تا ۱۸۱

اخلاق / نصائح

اردو :
تہذیب الاطفال ۳۸
رموز الاخلاق، ترجمہ کنوز الاخلاق ۳۸، ۲۴۸
سلم العلوم، نوٹ ۵۲
گلزار ظرافت وسعادت ۸۱
گلستان، ترجمہ ۸۳
مشفقت برادری ۹۶، ۲۶۸

فارسی :
پندنامۂ بہرامی ۱۲۶، ۲۷۷
پندنامۂ کاظم ۱۲۷
رموز الاخلاق ۱۵۱، ۲۹۰
شرح گلستان ۱۶۰، ۲۵۵
شکرستان ۱۶۱، ۲۹۵
فرہنگ منتخب اسد ۱۶۹
مخزن الاخلاق ۱۹۱، ۲۰۳

عربی :
الارشاد الی تربیۃ الاولاد ۲۰۶
شرح سلم العلوم ۲۱۱، ۳۰۸

Marfat.com

تفسیر قرآن کریم

اردو:

تفسیر سورۂ کوثر فی بیان فضائل خیر البشر ۲۳

تفسیر مقبول ۲۳، ۲۳۰

لآلی صدیقیہ ۸۴

مواہب المرام فی تفسیر الاحکام ۱۰۳

فارسی:

تحفہ الودایع فی حل دقائق الوقایع ۱۳۲، ۲۸۱

تفسیر قرآن ۱۳۵

جواہر مفید ۱۳۶

عربی:

سوانح النعم فی تفسیر الجزء عمّ ۲۱۰

تجوید

اردو:

تحفۂ حامیہ ۱۲

سراج القرأۃ ۵۰

صنعت الحروف ۵۵، قاعدہ بغدادی جدید ۶۵، مفید القاری ۹۸، نزہتہ القاری ۱۰۴

حدیث و متعلقات حدیث

اردو:

اربعین ترجمہ ۳

Marfat.com

کتاب الحنفانی ذکر الضعف والضعفا	۷۱
منہاج المؤمنین من احادیث سید المرسلین	۱۰۱

عربی :

خطب النبی والصحابہ	۲۱۰
لؤلؤ المکنون فی الامثال التی تمثل بہا الامین المامون	۲۱۳
وصیۃ النبی	

اصولِ فقہ

اردو :

تنویر التوضیح فی حل غوامض التنقیح	۲۶
نور الانوار، نوٹ	۱۱۲
وشاح اللآلی	۱۱۴

دین / فقہ

اردو :

اشرف البیان فی تکمیل الایمان	۳، ۲۲۰
برہان الموحدین	۴، ۲۲۲
تذکرۃ الحمام	۱۵
تزکیۃ النسا	۲۰
تعلیم العبادات	۲۰
تلخیص المسائل، صحیح خلاصۃ المسائل	۲۴، ۲۵، ۲۳۱
تنبیہ الغافلین	۲۷، ۲۳۱
حکمتِ افلاطون	۳۰
خلاصۃ المسائل	۳۲، ۲۳۴

Marfat.com

دافع الشبہات فی جواز الاستیجار علی الطامات ۳۴
رکنِ اعظم ۴۷
فضائل بسم اللہ ۶۳
فضائل رمضان ۶۴
فضیلت مکہ ۶۴
مسائل ضروریہ ۹۵
مفتاح الجنۃ ۹۷
مفید السامعین ۹۷
مفید الواعظین ۹۹
نصاب المسائل ۱۰۷
نورِ ایمان فی فضائل شہرِ رمضان ۱۱۳
وعظ عزیزی مع خطبت عزیزی ۱۱۵
ہدایۃ الاسلام ۱۱۵، ۲۷۳
ہدیۂ ضمیر ۱۱۷

فارسی :

ترجمۂ کتاب الجنایات ۱۳۴، ۲۸۲
ترجمۂ کتاب الحدود ۱۳۵، ۲۸۲
تنویر القلوب ۱۳۵، ۲۳۲
راہِ جنت ۱۵۰، ۲۸۹
رسالہ النکاح والطلاق ۱۵۰
فوائد المبتدی ۱۷۳، ۲۹۸
مخزن الفتاوی ۱۹۱
مسلک الاحناف فی مسائل الاعتکاف ۱۹۳

Marfat.com

واقعاتِ ودودی ٢٠٣، ٣٠٦

عربی :

تسہیل الفرائض ٢٠٧

تعلیم الفرائض ٢٠٨

نفحۃ الادب ٢١٦

اوراد وادعیہ

اردو :

تحفۂ محبوب سبحانی ٥

ترتیب ختم الشفا ١٨

توشۂ خلیل ٢٧

حصول الرفق باصول الرزق، ترجمہ = وظیفہ روزی ٣٠

حکمتِ افلاطون ٣٠

دعوات مسنونہ ٣٢، ١٣٥

رفیق السالکین ٤٧

طریقہ نقشبندیہ ٥٨

قلوب القرآن فی ذکر الرحمٰن ٦٨

کشاف القلوب، شرح = شرح مرغوب فی کشاف القلوب ٧١

مراتب الدین ٩١

وسیلۃ الرزق ١١٣

وسیلہ محبوب سبحانی ١١٤

فارسی :

فیوضات غو ٧٣

Marfat.com

عربی :

حزب الارواح ۲۰۹

ضرورۃ المسلمین فی الصلوٰۃ علی سید المرسلین ۲۱۱

لُغت

اردو :

باکورۃ الادب، فرہنگ ۴ ، ۲۲۳

کلیلہ ودمنہ، حل = مفتاح الخزانہ فی حل کلیلہ ودمنہ ۷۷

لغاتِ اربعہ ۸۶

فارسی :

حل مقاماتِ حریری ۱۳۷

صحت اللغات ۱۶۴

فارسی نامہ ۱۶۷/ ۱۶۸

فرہنگ عزیز الصبیان ۱۶۹

زبان آموزی

فارسی :

تبصرۃ الاطفال ۱۲۹

تعلیم اشرف ۱۳۵

دبستان دانش ۱۴۰

ضوابط فارسی (دو حصے) ۱۶۴/ ۱۶۵/ ۲۹۷

فارسی نامہ ۱۶۷/ ۱۶۸

گلشن صبیان ۱۸۶، ۳۰۱

Marfat.com

گلشن فضل ۱۸۶

گوہر دانش ۱۸۷

مفتاح التہجی ۱۹۶

نجم السعادۃ ۲۰۰

عربی :

باکورۃ الادب ۲۰۶

بستان الادب ۲۰۶

تمرین الطلاب لحصول الاداب ۲۰۸

درایۃ الادب فی لسان العرب ۲۱۰

ضمیمہ درایۃ الادب ۲۱۲

مرقاۃ الادب ۲۱۳

مفتاح الادب ۲۱۴

ھدایۃ الادب ۲۱۷

قواعد زبان

اردو :

روضۃ الافادات ۴۹

زبانِ ریختہ، رسالہ ۴۹، ۲۸۰ -

قاعدۂ زبان پنجابی ۶۶

قواعد بے نظیر ۶۸

لطائف المثانی لمختصر المعانی ۸۵ / ۲۶۴

مائۃ عامل ۸۷

مختصر الاشتقاق ۶۰، ۲۶۷

Marfat.com

مختصر المعانی ۔ نوٹ — ۹۳

مفتاح المنتخبات — ۱۰۰

وشاح اللآلی — ۱۱۴

ہدایۃ التلمیذ الی مدارج الترجمۃ — ۱۱۶

فارسی:

اشتقاق — ۱۲۰، ۲۷۵

تبصرۃ النحو — ۱۳۰

تخفیف ہمزہ و اعلال و ادغام — ۱۳۲

شجرۃ الاضافت — ۱۵۸

صرف فارسی — ۱۶۳

ضوابط فارسی — ۱۶۴/ ۱۶۵/ ۲۹۷

قواعد فارسی — ۱۸۲/ ۳۰۰

نجاۃ النحاۃ — ۱۹۹/ ۳۰۵

وقایۃ الصرف — ۲۰۲

عربی

لب الاعراب — ۲۱۳

ہدایۃ التلمیذ الی مدارج الترجمہ — ۲۱۷

حساب / ریاضی / جبر

فارسی:

ترجمہ خلاصۃ الحساب — ۱۳۳/ ۲۸۲

ترجمہ رسائل حکمیہ — ۱۳۴

جبر و مقابلہ — ۱۳۶/ ۲۸۳

Marfat.com

طبیعیات

اردو :

بستان دانش آموز ۵

طبّ

اردو :

چیچک، رسالہ ۲۸، ۲۳۲

حکمتِ افلاطون ۳۰

خواص الادویہ ۳۳

ہیضہ وطاعون ۱۱۷، ۲۷۴

فارسی :

برُ الامراض ۱۲۵

تجارب صحیحہ ۱۳۱، ۲۸۱

خلاصۃ الحکمۃ ۱۳۹، ۲۸۵

معیار الامراض ۱۹۶

عربی

کنایات (کفایات) منوری ۲۱۳

زراعت

اردو : دولتِ ہند ۲۵، ۲۲۵

حیوانیات

اردو : مچھلی نامہ ۹۰

فارسی : تذکرۃ الحمام ۱۵، ۲۲۸

Marfat.com

ناول

اردو :

احسن — ۲ ، ۲۲۰
بس کا روکھ — ۶ ، ۲۲۴
خوبیٔ قسمت — ۳۳
مخبر الواقعات — ۹۱

معمّا / پہیلی

اردو :

پہیلی نامہ ، — ۸
گلدستۂ نشاط — ۸۱ ، ۲۶۳

فارسی :

مظہر معمّا — ۱۹۴ ، ۳۰۴

ڈراما

اردو :

بیمار بلبل — ۷ ، ۲۲۶
صولتِ عالمگیری — ۵۵
فرامش یاد — ۶۲
نوابی دربار — ۱۱۲ ، ۲۷۲

طنز و مزاح

اردو :

لطائف ہندی — ۸۶ ، ۲۶۴

Marfat.com

لوفرکلب ۸۷، ۲۶۵
مجموعۂ نقلیات ۹۰، ۲۶۷
نظارۂ فانی ۱۰۹

انشا / مجموعۂ خطوط

اردو :

انشاے حمید ۴، ۲۲۳
موعظۂ حسنہ ۱۰۲، ۲۷۰

فارسی :

احسن الانشا ۱۲۰
انشاے بشیر ۱۲۱
انشاے جان بخش ۱۲۱
حدیقۃ الارشاد ۱۳۶، ۲۸۳
رقعاتِ مومن ۱۵۱، ۲۹۰
ریحانۃ (الانشا) ۱۵۲
فرہنگ القاب ۱۶۵
فواد الفواد ۷۱
گردبا ہنگ غالب ۱۸۴
مجموعۃ الانشا ۱۸۸، ۳۰۲
مفید الانشا ۱۹۷
مفید الصبیان ۱۹۷، ۳۰۵
نسیم السحر ۲۰۰
نشاءۃ الطالبین ۲۰۰

Marfat.com

قصے (منثور و منظوم)

اردو:

بہار دانش ۶، ۲۲۴

سنگھاسن بتیسی ۵۲، ۲۵۰

عیار دانش، ترجمہ = خرد افروز ۵۹، ۲۵۴

قصۂ جادوگر ۶۷

کام کلا ۷۰، ۲۵۶

گلشن عشق، ترجمہ = حسن و عشق ۸۴

لطائف ہندی ۸۶، ۲۶۴

مثنوی چندن ۸۸

مثنوی راجہ ۸۸، ۲۶۶

مذہب عشق ۹۴، ۲۶۸

نغمۂ عندلیب ۱۱۲، ۲۷۱

فارسی:

بدا سندر ۱۲۳

حکایت زال و مخدرۂ غریب ۱۳۶، ۲۸۳

قصۂ تاج الملوک ۱۸۲، ۲۹۹

ادبی معرکے / نقدِ شعر

اردو:

تحریرِ فتوح ۹

طومارِ اغلاط ۵۸، ۲۵۲

Marfat.com

عروض وقافیہ

فارسی :

رسالۂ ترانہ ۱۳۳

رسالۃ العروض والقوافی ۱۶۶

مثنویات

اردو :

بہار دانش ۶، ۲۲۴

تہذیب الاطفال ۲۸

سراپا سوز ۵۰، ۲۴۹

شاہد عشرت ۵۳، ۲۵۱

فرامش یاد ۶۲

کریما۔ ترجمۂ ۷۲، ۲۵۸

کام کلا ۷۰، ۲۵۳

مائتہ عامل ۸۷

مثنوی چندن ۸۸

مثنوی راجہ ۸۸، ...

مثنوی نجم نظم بختیاری ۱۹

مجمع الصنائع ۸۶، ۲۶۶

فارسی :

پندنامۂ کاظم ۲۷

تحفۃ المحسنین ۱۳۱، ۲۸۱

Marfat.com

حملۂ سیفی	۱۳۷، ۲۸۴
دستور عشق	۱۴۱، ۲۸٦
دفتر منفعت	۱۴۱
فوائد شمسیہ	۱۷۱
کنز السعادۃ	۱۸۳
گنج راز	۱۸٦، ۳۰۱
مثنوی لطیفہ	۱۸۷
منتخب مثنویات و دیوانات	۱۹۸
نہال خیال	۲۰۱

دیگر منظومات

اردو:

بیت بخشی	٦، ۲۲۵
تحفۂ مجددیہ	۱۵
زمزمۂ حقانی	۵۰
ساقی نامہ	۳۸، ۲۲۹
فریاد شرف	٦۴
قاتل الفجار	٦۵
قصائد عزیزیہ	٦٦
قواعدِ بے نظیر	٦۸
کشتی	۷۳، ۲۵۸
کنز تواریخ	۷۷، ۲٦۱
کوئل	۷۹

Marfat.com

گلدستۂ خیال ۸۰ ، ۲۶۱
گلدستۂ نشاط ۸۱ ، ۲۶۳
معراج نامہ ۹۶
مقامات محبوبِ سبحانی ۹۹
نغمۂ حقائق ۱۱۱
نونہال روشن ۱۱۳

فارسی :
سلوک سالکان ۱۵۴
غم ماہ پیکر ۱۶۶
فریادِ عاصی ۱۷۰
قصائدِ منتخب ۱۸۱ ، ۲۹۹
مسدس حامد ۱۹۲
منتخب مثنویات و دیوانات ۱۹۸
نالۂ حسینی ۱۹۸
عربی :
قانونِ الٰہی ۲۱۲

نعتِ رسول (منظوم)

اردو :
راحت العاشقین ۴
توشۂ خلیل ۲۷
سوزِ ابد ۵۲ ، ۲۵۰

Marfat.com

گلزارِ نعت	۸۲، ۲۶۳
منظومۂ اخمز در نعتِ سیّد البشر	۱۰۱
نعتِ احمد	۱۱۰
نعتِ عزیزی	۱۱۰
نعت ہی نعت	۱۱۱
یادگارِ صحیفہ	۱۱۷

عربی؛

تحفۃ العرب والعجم فی مدح سیّد ولد آدم	۲۰۷
مصباح اعظم ومفتاح الحکم فی مدح سید العرب والعجم	۲۱۴

دواوین / کلیات

اردو:

ترانۂ خامہ	۱۷، ۲۲۹
حرزجان فی مناقب محبوب سبحان	۲۸، ۲۲۳
دیوانِ آمیختہ	۳۶، ۲۳۶
دیوانِ اخلاص	۳۹، ۲۳۶
دیوانِ الم	۳۷، ۲۳۷
دیوانِ اوحد	۳۷، ۲۳۷
دیوانِ حسرت	۳۸، ۲۳۸
دیوانِ دردمند	۳۸، ۲۳۹
دیوانِ شائق	۳۹، ۲۴۱
دیوانِ عبیدی	۴۱، ۲۴۲
دیوانِ فراق	۴۲، ۲۴۲
دیوانِ فرحت	۴۲، ۲۴۳

Marfat.com

دیوانِ قوس	۴۳، ۲۴۳
دیوانِ کنور	۴۳، ۲۴۴
دیوانِ مخلص	۴۴، ۲۴۵
دیوانِ ولا	۴۵، ۲۴۶
رباعیات شہباز	۴۵، ۲۴۷
سوز ابد	۵۲، ۲۵۰
قطعۂ منتخب	۵۸، ۲۵۵
کلیات افسوس	۶۴، ۲۵۹
کلیاتِ حرق	[illegible]
کلیاتِ ضیا	[illegible]
نصرۃ المسلمین فی الرد علی غیر المقلدین	۱۰۷، [illegible]
نظم معطر	۱۰۹

فارسی :

خزائن ترانہ	[illegible]
دیوانِ آزاد	[illegible]
دیوانِ اذکی	[illegible]
دیوان بہرام سقا	[illegible]
دیوانِ توفیق	[illegible]
دیوانِ جمیل	۱۴۳
دیوانِ جودت	۱۴۴
دیوانِ حامد	۱۴۵
دیوانِ خادم	۱۴۵، ۲۸۸

Marfat.com

دیوانِ خلاق ۱۴۶
دیوانِ ریحان ۱۴۶
دیوانِ سلطان ۱۴۷، ۲۸۹
دیوانِ عاشق ۱۴۸
دیوانِ فاضل ۱۴۹
دیوانِ ہجری ۱۴۹، ۲۸۹
سفینۂ منتخب ۱۵۳، ۲۹۲
مخزنِ حقیقت دفتر اول و دوم ۱۹۱
ناظورۂ جان فزا ۱۹۸

شرح منظومات / دواوین

فارسی :

بحر العبارت ۱۲۲، ۲۷۵
بدر الشروح ۱۲۳، ۲۷۶
حل دیوانِ علی ۱۳۷
شرح دیوانِ علی ۱۵۹
محیی شرح دیوانِ متنبی ۱۵۹، ۲۹۳
شرح سبعۂ معلقہ ۱۶۰، ۲۹۴
شرح قصائد عرفی ۱۶۰، ۲۹۴
شرح المعلقات الاربعہ ۱۶۱

جغرافیہ

اردو :

فضیلتِ مکہ ۶۴

Marfat.com

مختصر جغرافیہ — ۹۳

فارسی :

تاریخ حسینی دالان — ۱۲۷

خورشید جہان نما — ۱۳۹، ۲۸۵

دُرِّ مکنون — ۱۴۱

طبقۂ محسنیہ — ۱۶۵، ۲۹۷

سفرنامہ

اردو :

تحفۂ قادری مع سفرنامہ خلیلی — ۱۴

سفرنامۂ بلوقیا — ۵۱

تاریخ

اردو :

تاریخِ آشام — ۸، ۲۲۷

تاریخِ اسلام — ۹

تذکرۃ الراشدین — ۱۶

ترکِ موالات پر مستند علماے ہند کی راے — ۱۹

تواریخ حیدر کرار — ۳۰، ۲۳۳

کلید تاریخ ہندوستان — ۴۶

کنز التواریخ — ۷۷، ۲۶۱

فارسی :

بیرنگ نامہ — ۱۲۵، ۲۷۶

Marfat.com

تاریخ سلاطین افاغنہ ۱۲۸، ۲۶۸

تاریخ کشمیریان ڈھاکہ ۱۲۹، ۲۶۸

تاریخ نصرت جنگی ۱۲۹، ۲۶۹

حملۂ حسینی ۱۳۷، ۲۸۴

خورشید جہان نما ۱۳۹، ۲۸۵

ریاض السلاطین ۱۵۲، ۲۹۱

سفینۂ نوح ۱۵۳

سوانح اکبری ۱۵۵، ۲۹۳

غم بادپیکر ۱۶۶

فتح عبریہ ۱۶۸، ۲۹۷

کارنامۂ حیدری ۱۸۳، ۳۰۰

گلدستۂ محبت ۱۸۵، ۳۰۱

مظفر نامہ ۱۹۴، ۳۰۴

نالۂ حسینی ۱۹۸

سیرت النبیؐ

اردو:

تاریخ اسلام ۹

تفسیر سورۂ کوثر فی بیان فضائل خیر البشر ۲۳

کوکب دری ۷۸

مثنوی نجم نظم بختیاری ۸۹

معراج نامہ ۹۶

مولد صمدانی ۱۰۴

Marfat.com

تذکرۂ بزرگانِ دین

اردو :

تحفۃ الاتقیا فی تذکرۃ الانبیاء — ۱۱

تذکرہ الراشدین — ۱۶

تذکرۃ المولیٰ — ۱۶، ۱۷

قصص خلاصۃ الانبیا یعنی ترجمۂ قصص الانبیاء — ۶۷

کتاب الحنفائی ذکر الضعف والضعفا — ۷۱

فارسی :

روایح المصطفےٰ من ازہار المرتضیٰ — ۱۵۲، ۲۹۱

تذکرۂ شعراء

اردو :

قطعۂ منتخب — ۶۸، ۲۵۵

نسخۂ دلکشا — ۱۰۵، ۲۷۰

فارسی :

تذکرۂ یوسف علی خان — ۱۳۲، ۲۸۱

خلاصۃ الافکار — ۱۳۸، ۲۸۴

ہفت آسمان — ۲۰۳، [illegible]

تذکرۂ فلاسفہ

عربی :

طراز الازہار فی سیر الفلاسفۃ الکبار — ۲۱۲

Marfat.com

انفرادی سوانح عمری/مناقب/خود نوشت سوانح حیات

اردو:

تذکرۃ المولیٰ حصہ اول و دوم ۱۶، ۱۷

صحیفۂ شہبازیہ ۵۵

مقاماتِ محبوبِ سبحانی ۹۹

فارسی:

داستان عبرت بار ۱۴۰، ۲۸۶

سوانح اکبری ۱۵۵، ۲۹۳

سہیل یمن ۱۵۶، ۲۹۳

شگرف بیان ۱۶۱، ۲۹۵

صبح صادق ۱۶۳، ۲۹۶

طبقۂ محسنیہ ۱۶۵، ۲۹۷

محامدِ حیدری ۱۸۹، ۳۰۲

جن کتب کا موضوع متعین نہیں ہو سکا

اردو:

ترغیب التالیف ۱۸

قوت لایموت ۶۹، ۲۵۶

فارسی:

تحفۃ الاحباب ۱۳۱، ۲۸۱

ریاض القلوب ۱۵۳

صحیفۃ الاعمال ۱۶۲، ۲۹۶

مرأۃ الاحوال ۱۹۲

Marfat.com

کتب و رسائل

چونکہ متن میں متعارفہ کتابوں کا تذکرہ حروف تہجی کی ترتیب کے مطابق ہوا ہے اور ابتدا میں ان کے ناموں کی فہرست دی جا چکی ہے لہٰذا یہاں صرف انہی کتب و رسائل کا اشاریہ جا رہا ہے جو ضمنی طور پر متن میں مذکور ہوئے ہیں۔

الف

احسن التواریخ ۱۲۹
اخلاق، رسالہ ۱۳۸
اخوان الصفا ۲۱۶
اردو انگریزی ڈکشنری ۱۸۰
ارمغانی ۱۰۹
اشتقاق ۹۲، ۹۳
افضل الصلوٰۃ علی سید السادات ۲۱۱
اقلیم بلاغت ۱۳۹
اکبر نامہ ۱۵۵
الف لیلیٰ ۲۱۶
المشرق ۲
المغتنم ۱۰
انموذج الکمال، قصیدہ ۱۵۸
اودھ پنچ ۸۷

ب

بحر العبارت ۴۵
بدء الامالی ۱۹۴، ۲۰۱
برء الامراض ۱۹۶
بشا برکھا ۶
بہار دانش ۱۳۷
بہار سخن ۷۴

Marfat.com

بیتال پچیسی ۴۵

پ

پشہ نامہ ۱۵۷

پنج آہنگ ۴۰، ۱۸۴

ت

تاریخِ آسام ۱۶۸

تاریخ بدایونی ۱۵۵

تاریخ جلالی ۱۵۶

تاریخ حسام ۲۰

تاریخ فرشتہ ۱۵۵

تاریخ ہندوستان ۱۶۹

تحقیقات الاصطلاحات ۱۵۵

تذکرۂ شیر خان (مرآۃ الخیال) ۱۳۸

تذکرۃ المعاصرین ۳۶، ۱۳۱، ۱۴۲، ۱۴۵، ۱۴۶ مکرر، ۱۴۷، ۱۵۷، ۱۶۲

تسہیل الفرائض ۱۹۲

تفسیر احمدی ۱۸، ۸۴، ۱۰۳

تفسیر مقبول ۳

تقریر خلاصہ ۲۱

تنویر الشرق ۲ مکرر

تواریخ کلکتہ ۱۹۲

توضیح تلویح ۲۶ مکرر

توضیح ملیح ۱۰ مکرر

تہذیب الہجات ۴۹

ج

جہان نما ۱۳۸

چ

چشمۂ محبت ۲۳

چہل حدیث ۳، ۱۰۱

ح

حامز نامہ ۲۱

حیات بے نظیر ۴۵

خ

خالق باری ۱۶۷

خدا کی شان ۶۷

خطوطِ غالب ۳۹، ۴۰

خلاصۃ المسائل ۲۴

خمسۂ طب ۱۳۸

د

دافع الشرور ۲۱

درمختار ۹۸

دلگداز ۲

دیوانِ حافظ ۱۵۴

دیوانِ علی ۱۳۷

دیوانِ متنبی ۱۵۹

دیوانِ وصال شیرازی ۱۵۳

Marfat.com

ر

راحت روح ۴۷
راحت العاشقین ۴
ربیع الازہار ۷۰
رسالہ تانیث و تذکیر ۴۹
رسالہ جواب مسائل مرشد آباد ۷۰
رشیدیہ ۴۷، ۱۱۴
روزنامچہ ٹیپو سلطان ۱۵۵

س

ساقی نامہ ۳۸، ۳۹
سبعہ معلقہ ۱۶۰، ۲۰۷
سخن شعراء ۱۱، ۴۰، ۴۳، ۴۴ مکرر ۴۴
سراجیہ ۲۰۸
سروش سخن ۹۰
سکندر نامہ ۱۲۴
سوالات العشرین ۲۱

ش

شاہنامہ فردوسی ۱۳۸
شرح علمائے کلکتہ ۱۲۴
شرح وقایہ ۴۷
شعلۂ عشق ۸۶
شکنتلا ۶۲
شکوہ (اقبال) ۶۲

ص

صرف اردو ۱۱۵

ط

طبقات اکبری ۱۵۵

ع

عالمگیر نامہ ۱۶۸
عجیبہ غریبہ ۱۶۸
عرض حال زبان فارسی ۱۴۷
عروض وقافیہ ۱۳۸
عزیز الصبیان ۱۶۹
عقود فارسی ۱۶۵
عنوان دلخراش ۱۰

ف

فتاویٰ عالمگیری ۹۸، ۱۳۴
فتح البوریہ ۸، ۶۸
فتح ابہریہ ۶۸
فتح عبرتیہ ۸، ۱۶۸
فسانہ عجائب ۱۱۲
فنون، رسالہ مختصر در ۱۳۸
فہرست انڈیا آفس ۳۶، ۴۷
فہرست کتب خانہ اودھ ۴۴ مکرر، ۴۵، ۱۴۷

Marfat.com

ق

قال اقول ۲۱۶
قرابادین کبیر ۱۳۹
قرآن مجید کا بنگلہ ترجمہ ۱۸۶
قطبی ۲۰۹،۱۱۴
قواعد اردو ۱۱۶
قصص الانبیاء ۶۷
قوت لایموت کی شرح ۷۰

ک

کافیہ ۱۹۹
کلیلہ ودمنہ ۲۱۶،۷۷
کنز المصادر ۱۳۹

گ

گلدستۂ ریویوز ۱۲۷
گلدستۂ نیتر سخن ۵۳
گلزار اعظم ۱۴۸
گلزار خلیل ۱۵۳

م

مآثر الامراء ۱۵۵
مثنوی جامی ۸۸
مختصر المعانی ۱۱۴،۱۰۰،۸۵
مخزن الادویہ ۱۳۹
مخزن الحساب ۱۹۲
مڈلٹن ۳۳
مرآۃ الاحوال جہان ۷۰
مصطلحات موسیقی ۱۳۸
مفتاح الجنۃ کا بنگلہ ترجمہ ۹۸
مقامات حریری ۱۳۷
مقدمۂ ابن خلدون ۱۴۱
مکتوب دلپذیر ۱۲۱
منتخب العرف ۱۵۵
منتخب النحو ۱۵۵
موازنۂ انیس ودبیر ۵۹
موسیقی، رسالہ در ۱۳۸
مؤید برہان ۱۴۲
میزان المنطق ۱۹۶

ن

نشیب وفراز ۱۰
نصاب المسائل ۲۱
نصیحت المؤمنین ۷۳

Marfat.com

و

وقائع نعمت خان عالی ۱۳۲

ہ

ہدایہ ۴۷، ۱۳۵

ہفت پیکر ۲۰۳

ی

یوسف و زلیخا ۱۲۳

Marfat.com

Marfat.com

کتابیاتِ ماخذِ تعلیقات

(ا) کتب

آربری :

Catalogue of the Library of the India Office, Vol. (II), Part VI, Persian Books, by A.J. Arberry, London, 1937.

آصفیہ ہینڈلسٹ ۲ : فہرست کتب عربی، فارسی و اردو مخزونہ کتب خانہ آصفیہ سرکار عالی ...
جلد دوم، حیدر آباد دکن، ۱۳۳۳ھ

ایتھے :

Catalogue of the Persian Manuscripts in the Library of the India Office, by Herman Ethe, Vol. (I), 1903, Vol. (II), 1937, London.

(فہرست میں مسلسل شمارے کے حوالے سے)

ایوانف :

Concise Descriptive Catalogue of the Persian Manuscripts of Asiatic Society of Bengal, by Wladimir Ivanow, Calcutta, 1927.

Marfat.com

اردو داستان (تحقیقی و تنقیدی مطالعہ)، ڈاکٹر سہیل بخاری، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد مارچ ۱۹۸۷ء طبع اول۔

اردو مثنوی شمالی ہند میں، جلد دوم، پروفیسر گیان چند، انجمن ترقی اردو (ہند)، نئی دلی، ۱۹۸۷ء طبع دوم۔

اردو میں سائنسی ادب کا اشاریہ ۱۵۹۱ء تا ۱۹۰۰ء، الوان اردو کراچی، اگست ۱۹۶۹ء

انشاء اللہ خان، عابد پشاوری، اتر پردیش اردو اکادمی، لکھنو، ۱۹۸۵ء

انشاء اللہ خان انشا عہد اور فن، اسلم پرویز، مکتبۂ شاہراہ، دہلی، ۱۹۶۱ء

برگل ۱-۲: ادبیات فارسی بر مبنای تألیف استوری، ترجمہ (روسی) یو۔ا۔برگل، ترجمان (فارسی) یحییٰ آرین پور، سروس ایزدی۔کریم کشاورز، زیر نظر احمد منزوی جلد اول و دوم، مؤسسہ مطالعات و تحقیقات فرہنگی، تہران۔ ۱۳۶۲ش۔

بزم غالب، عبدالرؤف عروج، ادارۂ یادگار غالب، کراچی، ۱۹۶۹ء۔

بک لینڈ

Dictionary of Indian Biography, by C.E. Buckland, Al-Biruni, Lahore, 1975.

بنگال کا اردو ادب (انیسویں صدی میں)، ڈاکٹر جاوید نہال، عثمانیہ بک ڈپو، کلکتہ، ۱۹۸۴ء، طبع دوم۔

بنگال میں اردو زبان و ادب (چند تحقیقی مضامین)، ڈاکٹر شانتی رنجن بھٹاچاریہ، نصرت پبلشرز، لکھنو، ۱۹۷۶ء

بنگالی ہندوؤں کی اردو خدمات، شانتی رنجن بھٹاچاریہ، ای/۱/۲، اشوک نگر، ریجنٹ پارک، کلکتہ، ۱۹۶۳ء طبع اول۔

بہار دانش از مرزا جان طپش، مرتبہ خلیل الرحمٰن داودی، مجلس ترقی ادب، لاہور، ۱۹۶۲ء طبع اول۔

پاکستان میں فارسی ادب، جلد سوم، ڈاکٹر ظہور الدین احمد، ادارۂ تحقیقات پاکستان، دانش گاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۷۷ء

Marfat.com

پنجابی قصے فارسی زبان میں، جلد اوّل، ڈاکٹر محمد باقر، پنجابی ادبی اکادمی لاہور ۱۹۶۰ء
تاریخ ادبیات مسلمانان پاک و ہند، جلد پنجم (فارسی ادب)، جامعہ پنجاب، لاہور، ۱۹۷۲ء
تاریخ بنگلہ ادب از ڈاکٹر سکمار سین، مترجم شانتی رنجن بھٹاچاریہ، ساہتیہ اکادمی، دہلی ۱۹۷۵ء
تاریخ تذکرہ ہای فارسی، گلچین معانی، دانشگاہ تہران، تہران، جلد اوّل ۱۳۴۸ش، جلد دوم ۱۳۵۰ش۔
تاریخ نویسی فارسی در ہند و پاکستان، تیموریان بزرگ از بابر تا اورنگ زیب ۹۳۲-۱۱۱۸ھ، نگارش دکتر آفتاب اصغر، خانہ فرہنگ جمہوری اسلامی ایران، لاہور، ۱۳۶۴ش/۱۹۸۵ء
تذکرۂ صوفیائے بنگال، اعجاز الحق قدوسی، مرکزی اردو بورڈ، لاہور، ۱۹۶۴ء
تذکرۂ علمائے حال، محمد ادریس رام نگری، مطبع نولکشور، ۱۸۹۷ء
تذکرۂ علمائے ہند (فارسی) رحمٰن علی، مطبع نولکشور، لکھنؤ، ۱۹۱۴ء
تذکرہ علمائے ہند، رحمٰن علی، مرتبہ و ترجمہ (اردو) محمد ایوب قادری، پاکستان ہسٹاریکل سوسائٹی، کراچی، ۱۹۶۱ء
تذکرۂ کاملان رام پور، حافظ احمد علی خان شوق، عکسی اشاعت در خدا بخش لائبریری جرنل، پٹنہ ۱۹۸۵ء، مشترکہ شمارہ ۳۳، ۳۴، ۳۵۔
تذکرۂ مسلم شعرائے بہار، احمد آباد، حکیم سید احمد اللہ ندوی جلد اول، پیر الٰہی بخش کالونی کوارٹر نمبر ۸۹۵، کراچی۔
تذکرۂ مشاہیر کاکوری، حافظ شاہ علی قلندر، مطبع اصح المطابع، لکھنؤ، ۱۹۲۷ء
تذکرہ نویسی فارسی در پاکستان و ہند، دکتر سید علی رضا نقوی، کتاب فروشی علمی، تہران، ۱۳۴۳ش۔
ترجمہ ہای متون فارسی بہ زبانہای پاکستانی، اختر راہی، مرکز تحقیقات فارسی ایران و پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۶ء
تلامذۂ غالب، مالک رام، مکتبہ جامعہ لمیٹڈ، نئی دہلی، ۱۹۸۴ء طبع دوم،
خمخانۂ جاوید، لالہ سری رام، جلد ا مخزن پریس دہلی ۱۹۰۸ء، جلد ۳ دلی پرنٹنگ ورکس دہلی ۱۹۱۷ء۔ جلد ۴ ہمدرد پریس دہلی، ۱۹۲۶ء، جلد ۵ مرتبہ پنڈت برج موہن دتاتریہ کیفی، ناشر لالہ امیر چند کھنہ،

Marfat.com

دہلی ۱۹۴۰ء

خیالات آزاد (مجموعۂ مضامین)، نواب سید محمد آزاد، ترتیب و مقدمہ ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار، مکتبۂ خیابان ادب، لاہور۔

دیوانِ ولا، مظہر علی خان ولا، ترتیب و مقدمہ ڈاکٹر عبادت بریلوی، ادارہ ادب و تنقید، لاہور، دسمبر ۱۹۸۳ء۔

الذریعہ الی تصانیف الشیعہ، العلامہ الشیخ آقا بزرگ الطہرانی، دارالاضواء بیروت ۱۴۰۳ھ الطبعۃ الثانیہ، جلد ۱۰، ۱۸/ ۲۰۱

ریو او ۲؛

Catalogue of the Persian Msnuscripts in the British Museum, by Charles Rieu, London, 1964, Vol. I, II.

سٹوری؛

Persian Literature: A Bio-Bibliographical Survey, by C.A. Story, London, Vol. I, II.

(مسلسل شمارے کے حوالے سے)

سخن شعراء، عبدالغفور نسّاخ، اترپردیش اردو اکادمی، لکھنو، (عکسی اشاعت) ۱۹۸۲

سخنورانِ کاکوری، حکیم نثار احمد علوی، میخانۂ ادب کراچی، ۱۹۶۸ء

سلہٹ میں اردو، محمد عبدالجلیل بسمل، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۸۱ء

عبدالغفور شہباز حیات اور ادبی خدمات، ڈاکٹر محمد اختر الحسن، انجمن ترقی اردو ہند، نئی دہلی، ۱۹۸۸ء طبع اوّل

فرہنگ سخنوران، عبدالرسول خیامپور، تبریز، ۱۳۴۰ش

فورٹ ولیم کالج تحریک اور تاریخ تالیف پروفیسر سید وقار عظیم، تعلیقات سید معین الرحمٰن، یونیورسل بکس، اردو بازار لاہور، ۱۹۸۶ء

فورٹ ولیم کالج، کالج کی ادبی خدمات، ڈاکٹر عبیدہ بیگم، ناشر مؤلفہ، تقسیم کار نصرت پبلشرز، لکھنو، ۱۹۸۳ء طبع اوّل۔

Marfat.com

قاموس الکتب اردو، مؤلف و ناشر انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، جلد اوّل ۱۹۶۱ء،
جلد سوم ۱۹۸۰ء۔
قواعد زبان اردو مشہور بہ رسالۂ گل کرسٹ، مرتبہ خلیل الرحمن داؤدی، مجلس ترقی ادب،
لاہور، ۱۹۶۲ء
کلاسیکی ادب کا تحقیقی مطالعہ، ڈاکٹر وحید قریشی، مکتبۂ ادب جدید، لاہور، ۱۹۶۶ء
کلکتہ کے قدیم اردو مطابع اور ان کی مطبوعات: ایک تذکرہ، سید مقبیت الحسن، عثمانیہ بک ڈپو،
کلکتہ، ۱۹۸۱ء
گلشن سخن، مردان علی خان مبتلا لکھنوی، مرتبہ سید مسعود حسن رضوی ادیب، انجمن
ترقی اردو ہند، علی گڑھ، ۱۹۶۵ء،
گلشن ہند، حیدر بخش حیدری دہلوی، مرتبہ ڈاکٹر مختار الدین احمد، مجلس علمی، دلّی ۱۹۶۷ء
مذہب عشق، نہال چند لاہوری، مرتبہ خلیل الرحمن داؤدی مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۶۱ء
مرآت العلوم (فہرست نسخ خطی فارسی اورینٹل پبلک لائبریری بانکی پور) جلد اوّل۔
مرتبہ مولوی عبدالمقتدر، پٹنہ، ۱۹۲۵ء۔
مشرقی بنگال میں اردو، سید اقبال عظیم، مشرق کوآپریٹو پبلی کیشنز، ڈھاکہ، ۱۹۵۴ء
مضامین چک بست (پنڈت برج نرائن چک بست لکھنوی کے مضامین کا مجموعہ) انڈین
پریس لمیٹڈ، الہ آباد۔
مولوی نذیر احمد دہلوی: احوال و آثار، افتخار احمد صدیقی، مجلس ترقی ادب لاہور، ۱۹۷۱ء۔
ناسخ: حیات و تصانیف، ڈاکٹر محمد صدر الحق، انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، ۱۹۷۹ء۔
ناسخ سے وحشت تک یعنی ایک سلسلۂ استادی کے چار بنگالی شعرائے اردو کا تذکرہ۔
سید لطیف الرحمن، عثمانیہ بک ڈپو، کلکتہ، دسمبر ۱۹۵۹ء۔
نسخۂ دلکشا، جنمے جے مترارمان، مرتبہ رئیس انور رحمن، علمی مرکز، کلکتہ، ۱۹۷۹ء۔
نگارستان سخن، سید نور الحسن، مطبوعہ بھوپال، ۱۲۹۳ھ

Marfat.com

(ii) رسائل

اردو، سہ ماہی۔ انجمن ترقی اردو پاکستان، کراچی، شمارہ ا، سال ۱۹۸۸ء، ادیب سہیل کا مقالہ "بنگال میں اردو ڈراما اور بیمار بلبل" صفحہ ۸ - ۴۸

جدید اردو، ماہنامہ۔ زیر ادارت پرویز شاہدی، کلکتہ، مئی ۱۹۳۸ء، جنوری ۱۹۳۹ء

دانش، سہ ماہی۔ رایزنی فرہنگی سفارت جمہوری اسلامی ایران۔ اسلام آباد۔ شمارہ ۱۴، تابستان ۱۳۶۷ش، ام سلمٰی کا مقالہ "آثار وافکار مولوی عبدالرحیم تمنا گورکھپوری" صفحہ ۱۴۵ - ۱۴۸۔

دائرے، ماہنامہ، زیر ادارت حسنین کاظمی، کراچی، شمارہ دسمبر ۱۹۸۸ء، کلیم سہسرامی کا مقالہ۔

علی گڑھ میگزین (غالب نمبر) مرتبہ مختار الدین احمد، علی گڑھ، ۱۹۴۹ء۔

مجلس، ڈھاکہ، جنوری ۱۹۸۸ء، ڈاکٹر کلثوم ابوالبشر کا مقالہ "مثنوی جہان شاہ وجہان بانو" صفحہ ۳۱ - ۴۴۔

معارف، ماہنامہ، دارالمصنفین اعظم گڑھ، اکتوبر، نومبر ۱۹۸۹ء رام لعل نابھوی کا مقالہ "عربی، فارسی اور اردو رامائنیں" صفحہ ۲۸۵ - ۳۰۰، ۳۷۱ - ۳۸۹۔ شمارہ اپریل ۱۹۸۹ء مطبوعات جدیدہ کے باب میں "خود نوشت سوانح حیات" صفحہ ۳۱۹۔

Marfat.com